سلسلۂ نصابِ تعلیم جامعۂ عثمانیہ

اصول قانون شہادت

(جلد دوم)

جس کے ساتھ

گواہوں پر سوالاتِ ابتدائی اور سوالاتِ جرح کرنے کے آسان اصول بھی بیان کیے گئے ہیں

تصنیف

ڈبلیو۔ اے۔ ایم بسٹ۔ اے۔ ایم۔ ایل ایل۔ بی

طبع دوازدہم

از

سڈنی۔ ایل۔ فپسن۔ ایم اے۔ (کیانٹب) بیرسٹرایٹ لا (اِنر ٹمپل)

مترجمہ

ڈاکٹر مولوی میر سیادت علیخاں صاحب رضا۔ ایم۔ اے۔ ایل ایل۔ بی۔ مولوی فاضل۔ بی۔ سی۔ ایل۔ ڈی۔ فل (آکسن) بیرسٹرایٹ لا لنکنزان (لندن)

رفیق و سابق پروفیسر قانون کلیہ جامعۂ عثمانیہ

سنہ ۱۳۶۳ھ م سنہ ۱۳۵۳ف م سنہ ۱۹۴۴ع

دار الطبع جامعۂ عثمانیہ سرکار عالی حیدرآباد دکن

فہرست مضامین

جلد دوم

	صفحات کتاب انگریزی	صفحات ترجمہ
باب ششم :- راویوں کی شہادت	۴۳۴	۷۶۹
عام طور پر ناقابل ہوتی ہے	۴۳۴	۷۶۹
مستثنیات : ماہروں کی شہادت	۴۳۶	۷۷۳
شناخت اور غلط شناختیں	۴۴۱	۷۸۲
ٹچبورن کا مقدمہ	۴۴۲	۷۸۴
مشر باب کا مقدمہ	۴۴۸	۷۹۸
باب ہفتم :- اپنے متعلق شہادت	۴۵۲	۸۰۵
فصل اول :- عام طور پر	۴۵۲	۸۰۵
اقبالات و اقبالات جرم	۴۵۴	۸۰۹
فصل دوم :- امور مانع تقریر مخالف	۴۶۲	۸۲۴
فصل سوم :- فوجداری مقدمات میں مضر ذات بیانات	۴۷۰	۸۴۰
ذیلی فصل (۱) امور مانع تقریر مخالف فوجداری مقدمات میں	۴۷۰	۸۴۱
(۲) بیرون عدالتی بیانات کا قابل ادخال ہونا۔ اور ان کا اثر	۴۷۲	۸۴۵
(۳) مقصف مفروضات جو خود کو مجرم بنانے والی شہادت پر موثر ہوتے ہیں	۴۷۵	۸۵۱

	صفحات کتاب انگریزی	صفحات ترجمہ
غلط فہمی پر مبنی اقبالات جرم	۴۸۲	۸۶۳
غلط اقبالات جرم	۴۸۴	۸۶۸
باب ہشتم:۔ شہادت جو مصلحت عامہ کی بنا پر مسترد کی جاتی ہے	۴۹۵	۸۸۸
سیاسی یا عدالتی وجوہات کی بنا پر	۴۹۵	۸۸۸
وجوہات پیشے کی بنا پر	۴۹۷	۸۹۲
اطلاعیں جو سالیسٹرس کو دی جائیں...	۴۹۷	۸۹۳
جو ڈاکٹروں کو دی جائیں	۴۹۸	۸۹۴
جو پادریوں کو دی جائیں	۴۹۹	۸۹۶
اطلاعیں جو کسی زوج کو دی جائیں	۵۰۶	۹۰۹
باب نہم:۔ اقتدار امر فیصل شدہ	۵۰۸	۹۰۲
باب دہم:۔ تعدد گواہان	۵۱۴	۹۲۴
انگلستان کا عام اصول۔ ایک گواہ کافی ہوتا ہے	۵۱۴	۹۲۴
مستثنیات:۔		
مقدمات دروغ حلفی ..	۵۲۰	۹۳۵
ثبوت وصیت ناموں جات.	۵۲۶	۹۴۶
بغاوت (یا غداری) کے مقدمات	۵۲۷	۹۴۸
مقدمات تعین نسب (دفعہ ۶۲۱)	۵۳۱	۹۵۶
اقرارات نکاح	۵۳۲	۹۵۸
عورتوں کی عصمت ریزی	۵۳۳	۹۵۹
باب یازدہم:۔ ملزم اشخاص کی شہادت کا قابل ادخال ہونا	۵۳۵	۹۶۳
قانون شہادت فوجداری ۱۸۹۸ء....	۵۳۸	۹۶۸

صفحات کتاب انگریزی　صفحات ترجمہ

کتاب چہارم

عدالتی عملدرآمد اور گواہوں کا اظہار لینا

عنوان	صفحات کتاب انگریزی	صفحات ترجمہ
حصۂ اول:- عدالتی عملدرآمد	۵۴۵	۹۸۰
باب اول:- سماعت مقدمہ سے پہلے کی کارروائیاں	۵۴۶	۹۸۲
باب دوم:- سماعت مقدمہ اور اس کے اجزاء	۵۵۱	۹۹۰
خطاب بہ جیوری	۵۵۱	۹۹۰
گواہوں کو عدالت سے باہر جانے کا حکم دینا	۵۵۶	۱۰۰۰
شروع کرنے اور جواب دینے کا حق	۵۵۷	۱۰۰۲
بغیر شہادت کے کوئی واقعہ بیان نہیں کیا جا سکتا	۵۶۰	۱۰۰۰
ہدایتی سوالات	۵۶۱	۱۰۰۹
مخالف کے گواہ کا اعتبار ساقط کرنا	۵۶۳	۱۰۱۲
اپنے گواہ کا اعتبار ساقط کرنا	۵۶۶	۱۰۱۷
پیشی تبدیل کرنا	۵۶۸	۱۰۲۱
غلط قراردادوں کے خلاف چارہ کار:-		
دیوانی مقدمات میں	۵۶۹	۱۰۲۲
فوجداری مقدمات میں	۵۶۹	۱۰۲۴
حصۂ دوم:- گواہوں پر سوالات اور جرح کرنے کے اصول ...	۵۷۱	۱۰۲۵
ڈیوڈ پال براؤن کے زریں اصول ...	۵۸۱	۱۰۴۱

کتاب پنجم

عنوان	صفحات کتاب انگریزی	صفحات ترجمہ
ہدایتی اصولوں کا مجموعہ	۵۸۵	۱۰۴۷
گواہان	۵۸۵	۱۰۴۸

	صفحات کتاب انگریزی	صفحات ترجمہ
تعدد گواہان	۵۸۷	۱۰۵۰
دستاویزات	۵۸۸	۱۰۵۱
خط	۵۸۹	۱۰۵۳
دستاویزات کی اصلی شہادت	۵۸۹	۱۰۵۴
دستاویزات کی منقولی شہادت	۵۸۹	۱۰۵۴
واقعات کا متعلق ہونا	۵۹۰	۱۰۵۵
بار ثبوت	۵۹۰	۱۰۵۶
کس قدر ثبوت مطلوب ہوتا ہے	۵۹۱	۱۰۵۶
قیاسات	۵۹۱	۱۰۵۶
سنی سنائی شہادت	۵۹۱	۱۰۵۷
رائیں	۵۹۲	۱۰۵۸
اقبالات اور اقبالات جرم	۵۹۲	۱۰۵۸

ضمیمہ (الف)

مادی شہادت	۵۹۳	۱۰۶۰

ضمیمہ (ب)

متن قانون شہادت فوجداری ۱۸۹۸ء	۶۰۷	۱۰۸۴
متن قانون مرافعہ فوجداری ۱۹۰۷ء	۶۱۰	۱۰۸۸
اشاریہ	۶۲۳	۱۱۰۷

۴۳۴

باب ششم

رایوں کی شہادت

مضمون	صفحات اصل کتاب	صفحات ترجمہ
رایوں کی شہادت اکثر ناقابل ادخال ہوتی ہے	۴۳۴	۷۷۰
اس اصول کے معنی	۴۳۴	۷۷۰
اس اصول کے مستثنیات		
۱۔ علم وتجارت وغیرہ کے مسایل کے متعلق	۴۳۶	۷۷۳
"ماہروں" کی رائے	۴۳۶	۷۷۳
اس امر پر فرانس کا قانون	۴۳۹	۷۷۹
طبی شہادت	۴۴۰	۷۸۰
شہادت شناخت	۴۴۱	۷۸۲
غلط شناختیں	۴۴۲	۷۸۵
مقدمۂ ٹچ بورن	۴۴۲	۷۸۵
مقدمۂ مشربک	۴۴۸	۷۹۸
اس مقدمہ کی رپورٹ	۴۴۹	۸۰۱

دفعہ ۵۱: چونکہ گواہوں کا کام یہ ہوتا ہے کہ عدالت کو واقعات کی اطلاع دے۔ ان کی رائیں عام طور پر شہادت میں ناقابل ادخال ہوتی ہیں۔[1]

[1] اس موضوع پر موجودہ قانون، اور اس کی تاریخ کے لیے دیکھئے شہادت مصنفہ فیپسن طبع ششم

یہ اصول شہادت کے دوسرے اصولوں کو عملاً بے کار ہونے سے بچانے کے لیے ضروری ہے۔ قانون کے لیے یہ امر بے کار ہوگا کہ وہ جوری کو متنازع فیہ واقعات کا فیصلہ کرنے والی جماعت قرار دے۔ اصلی شہادت نہ پیش ہونے کی صورت میں مکسوبی شہادت کو ناقابل ادخال ٹھیرائے اور یہ اعلان کرے کہ کسی شخص کو ان اقوال و افعال سے ضرر نہیں پہنچے گا۔ جن سے کہ اس کو کوئی تعلق نہ ہو۔ اگر عدالتوں پر ان واقعات سے متعلق ان اشخاص کی رایوں کا اثر ہو جو ان کے سامنے گواہوں کی حیثیت میں پیش ہوتے ہیں۔ یہ رائیں جو اس طرح سے پیش ہوں اگر کسی شہادت پر مبنی نہ ہوں یا کسی ناجائز شہادت پر مبنی ہوں تو ان کو سننا نہیں چاہئیے۔ اور اگر وہ قانونی شہادت پر مبنی ہوں تو اس شہادت کو اہالیان جوری کے سامنے پیش کرنا چاہئیے جن کے متعلق قانون قیاس کرتا ہے کہ وہ بھی اس سے ازروئے انصاف جو نتائج ضروری ہوں نکالنے کے کم سے کم اتنے ہی قابل ہوتے ہیں جتنے کہ گواہ۔ گواہوں کو چاہئیے کہ اپنے علم کے وجوہات ظاہر کریں[1] گواہوں کو صرف اس امر کی شہادت دینی چاہئیے جس کا ان کو یقین ہو جس کو انھوں نے دیکھا یا سنا ہو[2] "ہر بیان حلفی حقیقی علم پر مبنی ہونا چاہئیے"[3]

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ: ۲۸۲ تا ۳۰۴۔ شہادت از ٹیلر طبع یازدہم دفعات ۱۴۱۴ تا ۱۴۲۵۔ نیز اس سے پہلے کے تقابل کے لیے دیکھیے شہادت از پیک ص ۱۹۵ طبع پنجم۔ شہادت مصنفہ فلپس و ایامس ۸۹۹۔ شہادت از فلی مور ۵۲۰۔ طبع دہم۔ شہادت از گرین لیف جلد ۱۔ ۴۸۰۔ طبع شانزدہم۔ ۳ بروس ۱۹۱۸۔ ۵ بار نوال داڈ الفس ۴۶ ۸۔ ۸۴۷۔ اور دوسرے حوالے جو ذیل کے نوٹس میں دیے گئے ہیں۔

[1] ہینکس بر پارلیمنٹ حصہ چہارم دفعہ ۱۴۴۔

[2] از تھارپ چیف جسٹس۔ ۲۳ کتاب اسس ساریم صفحہ ۱۱۔

[3] ہم انسٹی ٹیوٹ ۲۷۹۔

گواہ کے لیے یہ کافی نہیں کہ وہ کہے کہ اس کا یہ خیال ہے یا یہ کہ وہ یہ سمجھتا ہے۔ اور اس کے دو وجوہات ہیں۔ ایک تو یہ کہ جج قطعی سزا سناتا ہے اور اس کی بنیاد خیال سے زیادہ یقینی ہونی چاہیے۔ اور دوسرے یہ کہ گواہ پر دروغ حلفی کا مقدمہ نہیں چلایا جا سکتا۔[1] ۴۳۵

دفعہ ۱۲۔ لیکن اس اصول کو غلط نہیں سمجھنا چاہیے — قانون کے منصوبے سے اس سے زیادہ کوئی امر دور نہیں ہے کہ وہ جوری کے سامنے کوئی ایسا امر پیش نہ ہونے دے جس سے ان کو امور مختلف فیہ کے متعلق رائے قایم کرنے میں کوئی جائز مدد ملتی ہو۔ اس اصول کے معنی صرف اتنے ہیں کہ گواہ پر ایسے سوالات نہیں کرنا چاہئیے جن سے ارکان جوری کی رائے کے بجائے اس کی رائے قایم ہو جانے سے عملاً جوری کا کام گواہ انجام دے۔ اس کی اصلی ماہیت کی ایک اچھی مثال مقدمہ ڈینس وغیرہ بنام ہارٹ لے[2] (Daines & another v. Hartley) سے ملتی ہے۔ اس میں مدعیوں نے نالش کی تھی کہ ان کا تجارتی معاملات میں توہین تقریری کی گئی تھی۔ سماعت مقدمہ پر ایک گواہ نے گواہی دی کہ مدعا علیہم نے بعض ہنڈیات کے متعلق جو مدعیان نے ایک کوٹھی کو جس کا گواہ رکن تھا۔ دیے تھے حسب ذیل الفاظ استعمال کئے تھے کہ "تمھیں اسے دیکھتے رہنا چاہئیے کہ وہ ان ہنڈیوں کو چکا لیں گے بھی"۔ مدعیوں کے وکیل نے اس پر یہ سوال کرنا چاہا کہ "تم نے ان الفاظ کا کیا مطلب سمجھا"۔ اس سوال پر اعتراض کیا گیا۔ اور جج نے اس کی اجازت نہیں دی۔ بعد میں اس بنا پر کہ یہ سوال بیجا نامنظور کیا گیا۔ مقدمے کی دوبارہ سماعت

---

[1] ڈایر (Dyer) ۵۳ ب، طومار ۱۲ ۔ برحاشیہ ۔ طبع ۱۷۹۴ء۔

[2] (۳) اکسچیکر ۲۰۰۔

کے لیے ایک حکم اظہار وجہ حاصل کیا گیا۔ جس کو بحث کے بعد نامنظور کر دیا گیا۔ اور پالک چیف بیرن (Pollock, C. B.) نے عدالت کی جانب سے حسب ذیل فیصلہ سنایا کہ "اس میں کوئی شبہ نہیں کہ سامعین اس کی توجیہ کر سکتے ہیں کہ الفاظ کے ظاہری معنی کچھ ہوا اور ان سے بالکل ہی جدا اور معنی تھے۔ سامعین سمجھ سکتے ہیں کہ جو کچھ کہا گیا ہے وہ طنزاً کہا گیا ہے۔ اور اسی لیے اس کا مطلب ظاہر الفاظ کے بالکل برعکس ہے۔ ممکن ہے کہ پہلے کچھ گزرا ہو جس سے بعض الفاظ کے خاص معنی و مفہوم ہو گئے ہوں۔ اور بعض الفاظ جو معمولاً اور عام طور پر ایک معنی میں استعمال کئے جاتے ہیں کسی سابقہ واقعے کی وجہ سے کسی خاص مفہوم میں محدود یا ان کے معنی ان کے عام و معمولی معنی سے جدا ہو جاتے ہیں۔ لیکن اس وکیل کے لیے جو ان الفاظ کے جو مدعی علیہ نے مدعی کے متعلق استعمال کئے ہوں صاف و ظاہر معنی کو چھوڑ دینا چاہتا ہو۔ صحیح طریقہ یہ ہے کہ گواہ سے یہ نہ پوچھے کہ "تم نے ان الفاظ کے کیا معنی سمجھا" بلکہ یوں پوچھے کہ "کیا ان الفاظ کے معمولی معنی لیے جانے میں کوئی امر مانع تھا" کیونکہ اگر کوئی ایسا امر مانع ہو تو اس کی شہادت دی جا سکتی ہے اور اس کے بعد مذکورہ بالا سوال کیا جا سکتا ہے۔ جب آپ اس کی بنیاد ڈال دیں تو آپ یہ سوال کر سکتے ہیں کہ "تم نے ان الفاظ کے کیا معنی سمجھے" یعنی جب یہ ظاہر ہو کہ کوئی واقعہ ایسا ہوا ہے کہ جس سے گواہ نے الفاظ کے معنی ان کے معمولی معنی سے سوا سمجھے۔ میری دانست میں ہم کو عام طور پر کہنا چاہئیے کہ کوئی سوال اس شکل میں نہیں کیا جا سکتا جس سے خلاف قانون جواب کی طرف ہدایت ہو سکتی ہو۔ ملحوظ رہے کہ کسی شخص کا جس نے کہ کوئی جملہ سنا ہو صرف سمجھنا بنفسہٖ اس جملے کی توضیح کا قانونی طریقہ نہیں ہے اگر الفاظ لکھے یا چھاپے گئے ہوں تو ان الفاظ کے معمولی معنی ہی کو

۴۳۶

کہنے والے کا مطلب سمجھنا چاہئیے۔ لیکن بلاشبہ کسی اور واقعے کے وقوع کو ظاہر کرکے ایک بنیاد ڈالی جاسکتی ہے کسی اور امر کو پیش کیا جاسکتا ہے۔ اور ایسا کرلینے کے بعد اس امر کے حوالے سے گواہ سے پوچھا جاسکتا ہے کہ اس نے ان الفاظ کو جس معنی میں سمجھا وہ کیا تھے؛ لیکن محض یہ سوال کہ "تم نے اس جملے سے کیا سمجھا؟" ہمارے خیال میں اس سوال کو کرنے کا صحیح طریقہ نہیں ہے"[1]۔

دفعہ ۵۱۳: یہ اصول بھی مستثنیات بغیر نہیں ہے۔ چونکہ وہ اس قیاس پر مبنی ہے کہ واقعات کے متعلق عدالت بھی اسی طرح رائے قایم کرسکتی ہے جس طرح گواہ۔ تو جب حالات سے اس قیاس کی تردید ہو تو یہ اصول بھی باقی نہیں رہتا ہے۔ "سبب قانون کی وجہ باقی نہ رہے تو قانون بھی باقی نہیں رہتا ہے"[2]۔ ا۔ مسایل علم۔ مہارت۔ تجارت اور ایسے ہی امور کے متعلق جو اشخاص واقفیت رکھتے ہیں اور جن کو خارجہ ممالک کے قانون داں "ماہر" کہتے ہیں (یہ جملہ اب ہماری زبان کا بھی لفظ ہوگیا ہے) —— انھیں اپنی رایوں کو شہادت میں بیان کرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ یہ اس اصول قانون پر مبنی ہوتی ہے کہ "جو شخص اپنے فن میں ماہر ہو اس کا اعتبار کرنا چاہئیے"[3] اور مسٹر اسمتھ (Mr. Smith) نے کارٹر بنام بوہم (Carter v. Boehm) کے مقدمے پر تنقید کرتے ہوئے جس میں "غیر بیان کردہ واقعات کی اہمیت کے متعلق بیمے کے ایک دلال کی رائے کو ناقابل ادخال شہادت قرار دیا گیا"۔ اس اصول کو اس طرح بیان کیا گیا

[1] ٹیلر مصنفہ گلک ۱۰ب بچھے دفعہ ۴۸۶۔

[2] ٹیلر مصنفہ گلک صفحہ ۱۲-الف ۱۴ک ۲۹-الف اصول متعارفۂ قانون مصنفہ بروم طبع ہشتم ۱۴۱ وغیرہ۔

[3] لیڈنگ کیسس (جلد ۱) مصنفہ اسمتھ طبع دوازدہم۔ کارٹر بنام بوہم ۱۷۶۶ء ۳ بروس (۱۹۰۵ء)

ہے کہ "ایسے گواہوں کی رائیں جنھیں خاص مہارت حاصل ہو جب کبھی امر متنقیح طلب ایسا ہو کہ ناتجربہ کار اشخاص اس کے متعلق صحیح رائے ان کی مدد کے بغیر قایم نہیں کر سکتے قابل ادخال ہوتی ہیں۔ بالفاظ دیگر جب کبھی وہ امر اس حد تک سائنس یا علم سے تعلق رکھتا ہو کہ اس کے معلومات حاصل کرنے کے لیے سابقہ مطالعے یا مشق کی ضرورت ہو"۔ کتابوں میں اس اصول کے اطلاق کی بیشمار مثالیں ملتی ہیں[1]۔ بیماری یا موت کے وجوہات یا زخموں کے اثرات یا کسی شخص کی سیانگی یا دیوانگی کی ذہنی حالت، جس کا متعدد واقعات سے پتا چلایا گیا ہو اور پیشہ ورانہ مہارت کے دوسرے مضامین[2] وہ امور رہوتے ہیں جن کے متعلق اطبا کے آراء مسلسل قابل ادخال ہوتے رہتے ہیں۔ کسی مہر کے متعلق مہر کنوں کی رائے پوچھی جا سکتی ہے کہ وہ بیان کریں کہ کیا وہ نقش کسی اصلی مہر سے

۴۴۷

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ:۔ کے نوٹس جہاں نوکس بنام چاپ۔ ۳ ڈگلاس ۱۵۷ - اور دوسرے مقدمات کا حوالہ دیا گیا ہے اور دیکھیے فیصلہ لارڈ ڈالن بروء مقدمۂ ہک وتھ بنام سائیڈ بوتھام ۱۸۴۸ء کیمبل ۱۱۶ - ۱۱، رسل وریان ۵۲ - ۶ - اور مقدمۂ فن وک بنام بل کیا نہ جکسن وکرول جلد ا صفحہ ۳۱۴ نوٹ - الف۔

[1] مقدمۂ کارٹر بنام بھوم (بہ حوالۂ مذکورۂ بالا) کے نوٹس میں جن مقدمات کو جمع کیا گیا ہے ملاحظہ کیجیے۔

[2] شہادت مصنفۂ گرین لیف طبع شانزدہم دفعہ ۴۴۰ - اس نوع کی علمی شہادت سے کام لینے کا عملدرآمد ہرگز کوئی نئی ایجاد نہیں ہے۔ ۴۰ لبراسیس سا ریم حصۂ پنجم میں مذکور ہے کہ لنگڑے کرنے کے استغاثے پر مدعی علیہ نے درخواست کی کہ عدالت زخم کا معائنہ کرے تاکہ ظاہر ہو کہ لنگڑا کیا گیا ہے یا نہیں۔ اس پر عدالت حیران تھی کہ کیا فیصلہ کیا جائے کیونکہ زخم تازہ تھا تب مدعی علیہ نے ادعا کیا کہ زخم ایسا نہیں ہے کہ جس سے لنگڑ پیدا ہو جائے اور درخواست کی کہ اس کا معائنہ کرایا جائے۔ عدالت نے شریف کے نام حکمنامہ جاری

کیا گیا ہے یا کسی چھاپے سے کسی تصویر کے اصلی ہونے کی تنقیح میں مصوّر کی رائے شہادت ہوتی ہے۔ کوئی جہاز ساز ان لوگوں کی شہادت سننے کے بعد جنھوں نے جہاز کا امتحان کیا ہو اپنی رائے بیان کرسکتا ہے کہ کیا وہ سمندر میں چلنے کے قابل تھا یا نہیں۔ اور جب سوال یہ تھا کہ آیا ایک بند نے جو سمندر کے سیلاب کو روکنے بنایا گیا تھا۔ ایک بندرگاہ کے ریت سے بھر دینے کا سبب ہوا یا نہیں تو اس بند کے بندرگاہ پر اثر کے متعلق انجینیروں کے آرار قابل ادخال شہادت قرار دیے گئے[1]۔ ان میں یہ بھی اضافہ کرنا چاہیئے کہ قدیم خطوط کی تاریخ کے متعلق ماہرین آثار قدیمہ کی رائیں سنی گئی ہیں[2]۔ اور "خط یا دستخط کے ماہروں" کی رائیں یہ ثابت کرنے کے لیے کہ آیا کوئی خاص خط کسی شخص کا لکھا ہوا ہے یا نہیں[3]۔ جب چالان ایک جعلی دستاویز کے چلانے کا تھا۔ اور اس میں سوال یہ تھا کہ آیا ایک کاغذ پر ابتداءً پنسل کے نشانات تھے اور ان کو مٹا کر دوسری تحریر ان کی جگہ لکھی گئی تھی۔ تو ایک ماہر فن کی رائے کو ــــ جس کو کاغذوں پر باریک لکیروں کے دیکھنے کی عادت تھی اور جس نے اس دستاویز کو آئینے سے دیکھا تھا ــــ کہ ایسے نشانات موجود تھے قابل ادخال شہادت اس شرط سے قرار دیا گیا کہ اس شہادت کی وقعت دوسری شہادت سے اس کی توثیق ہونے پر

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ:۔ کیا کہ "بہترین ڈاکٹروں اور جراحوں کو شہر لندن سے طلب کیا جائے تاکہ ان کے آقا بادشاہ اور اس کی عدالت پر ان امور کو واضح کردیں جو بادشاہ کی جانب سے ان پر عائد کیے گئے ہیں" نیز دیکھیے پلوڈن ۱۲۵۔

[1] شہادت مصنفہ گرین لیف طبع شانزدہم دفعہ ۴۴۰۔

[2] ٹریسی پیریج کیس ۱۸۴۳ء۔ اکلارک وفنلی ریورٹس (دارالامرا) ۱۵۴-۵۹ رسل وریان ۵۹۔

[3] دیکھیے سی مان بنام نیدرکلفٹ ۲ کامن پلیس ڈیویژن ۵۳۔ ایسے گواہ کے امتیاز کے لیے۔

موقوف ہوگی۔[1] اسی اصول پر پیشہ ور اشخاص یا عہدہ داروں کی رائے ان کے اپنے خارجہ قانون[2] کے ثبوت کے متعلق قابل ادخال ہوتی ہے[3] اس موضوع کی ماہیت ہی کے لحاظ سے یہ لوگ صرف اپنے گمان یا رائے کا اظہار کر سکتے ہیں۔

۴۳۸ **دفعہ ۵۱۴:** اس شہادت اور ہر دوسری قسم کی شہادت کی وقعت کا تصفیہ عدالت کو کرنا چاہئے۔ عدالت کو اس کے سامنے پیش شدہ امور کے متعلق رائے قائم کرنی اور کسی گواہ کی رائے پر چاہے وہ کتنا ہی قابل ہو انحصار نہیں کرنا چاہئے۔ اور نہ یہ کام ہمیشہ آسان ہوتا ہے ــــ زیر غور شہادت کی وقعت سے زیادہ کسی اور شہادت کی وقعت مختلف نہیں ہوتی ہے۔ اور نہ کسی اور شہادت کے متعلق پہلے سے کوئی اصول مقرر کرنا اتنا دشوار ہے۔ اس کا نہایت ہی کارآمد جائزہ و حیرت ناک اطلاق زہر خورانی کے الزامات میں ہوتا ہے۔ جن میں نعش سے کیمیائی تجزیے کے ذریعے سے زہر نکالا جاتا ہے[4] ڈاکٹر بک[5] کہتے ہیں کہ "یقیناً یہ انسانی مہارت کی کوئی ادنیٰ کوشش

---

[1] از پارک بیج و ٹنڈل چیف جسٹس بمقدمہ ملک بنام ولیمس۔ ۸ کیارنگٹن دیبین ۴۲۴-۴۳۵۔

[2] ان دی گڈس آف بوئلی۔ ۱ پروبیٹ ڈیویژن-۶۹۔

[3] دی سکس پیریج کیس ۱۸۴۴ء ۱۱ کلارک و فنلی ریورٹس (دارالامرا) ۸۵-۶۵ رسل دریان-۱۱، ارل نلسن بنام لارڈ برڈ پورٹ ۴۲۰۔ دی بیرن ڈی بوڈس کیس (۱۸۴۵ء) ۸ کوئنس بنچ ۲۰۸-۲۰۷ رسل وریان ۸۴۴۔ برسٹو بنام سیکوے ول-۵ ماکسچیکر ۲۷۵۔ وانڈر ڈانکٹ بنام تھیلوسن (Vander Donckt v. Thellusson) ۱۸۴۹ء ۸ کامن بنچ ۸۱۲-۷۹۰ رسل دریان ۷۹۱۔ پرتھ پیریج کیس ۲ مقدمات دارالامرا ۸۷۴۔

[4] پیچھے دفعہ ۸۴۴۔

[5] طبی اصول قانون از بک ۱۰۸۵-طبع ہفتم۔

نہیں ہے جو ایک مردہ جسم کی گندہ حالت کا امتحان کرتی ہے ۔
ایسا مردہ جسم جو مہینوں بلکہ برسوں بعد قبر سے کھود کر نکالا جاتا ہے ۔
اُس کے عروق کا (جو اکثر نہایت ہی کم مقدار میں ہوتے ہیں) تجزیہ
کرتی ہے ۔ اور مسلسل اور ٹھیک ٹھیک منطقی نتایج کے ذریعے سے
ایک ایسی رائے ظاہر کرتی ہے جو متعدد قراین یا مجرم کے اقبال جرم
سے صحیح ثابت ہوتی ہے۔" "یہ ایسی ہی قابلیت سے انجام دیے ہوئے
فرایض ہوتے ہیں جن سے ہمارا پیشہ دنیا کی نظروں میں اعلیٰ حیثیت
حاصل کرتا ہے ۔ اور جن کی وجہ سے گنوار لوگ جو ہمیشہ طب کے
غیر مفید ہونے کے متعلق غل مچاتے رہتے ہیں ۔ اس عجیب و غریب
مخفی طاقت پر حیرت کرنے لگتے ہیں ۔ جیسے سنکھیا کے ایک ذرے
کو جو معدے کی دوسری اشیا کے طومار میں ملا ہوا ہو دریافت کر لیا جاتا
ہے ۔ یہ اور بھی زیادہ امور انجام دیتے ہیں ۔ وہ ان قاتلوں کے
دلوں پر جو زہر سے کام لیتے ہیں پکڑے جانے سے بچنے کے سخت
ناممکن ہونے کو نقش کر دیتے ہیں۔" "اور ان فرایض کو اگر صحیح طور پر
انجام دینا ہے تو افواہ کا لحاظ کئے اور تعصبات کو عمل کرنے کا موقع
دیے بغیر انجام دینا چاہیے ۔ نیز بہت سے اطبا نے اپنی تحقیقات
کے ذریعے سے معصوم اشخاص کو بچا لیا ہے ۔ کیونکہ" انھوں نے
بتلا دیا کہ " اتفاقی یا قدرتی اسباب نے تمام مظاہر پیدا کئے تھے۔"
بہت سے مشکل و نازک مقدمات میں نہ صرف اطبا و علمائے فعلیات
بلکہ علم و ہنر و تجارت کے مختلف شاخوں کے تجربے کار اشخاص و
علما کی دی ہوئی شہادت کی اہمیت اور قدر و قیمت میں مبالغہ
کرنا آسان نہیں ہے لیکن چونکہ بیش از بیش کسی گواہ کی دیانت یا
کسی خاص علم، ہنر یا تجارت کے جاننے والے شخص کی مہارت
کا اندازہ لگانا مشکل ہے ۔ عدالت کو ضرورۃً ان تمام اشخاص کو
سننا پڑتا ہے جو بطور گواہ پیش ہوتے ہیں ۔ پس اس قدرتی طرفداری

کے لیے جو گواہ معمولاً ان مقدمات کے لیے محسوس کرتے ہیں جن میں وہ پیش ہوتے ہیں۔ ہر تخفیف کرنے اور نیک نیت رایوں کے لیے چاہے وہ کتنے ہی بے بنیاد خیالی ہوں جو اشخاص ایسے مضامین پر جو وہم و قیاس پر مبنی ہوتے ہیں لازماً قائم کر لیتے ہیں۔ نہایت ہی وسیع میدان چھوڑنے کے بعد بھی ـــــ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہماری عدالتوں میں روزانہ "سائنٹفک یا علمی شہادت" کے نام سے ایسی شہادت منظور ہوتی رہتی ہے جس پر اس لفظ کا اطلاق بھی ایک آلودگی معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ فہم معمولی کے بھی سخت خلاف اور گواہوں کی معمولی دیانت کے بھی سخت مغایر ہوتی ہے۔ فی الحقیقت ایسے گواہوں کا رجحان یہ ہوتا ہے کہ جس مضمون پر وہ اظہار دے رہے ہیں اس سے ان کے سامعین کے لاعلم ہونے پر بہت کچھ بھروسا کریں۔ اور انھیں دروغ حلفی کی بنا پر چالان کیے جانے کا کچھ خوف نہیں رہتا ہے۔ کیونکہ اس جرم پر کسی ایسے شخص کو مجرم ٹھیرانا جو صرف اپنا خیال و رائے بیان کرنے پر حلف اٹھا رہا ہو اگر تقریباً ناممکن نہیں تو سخت دشوار ضرور ہے۔ خصوصاً جب کہ وہ شخص علمی مضامین کے متعلق اپنا خیال بیان کر رہا ہو۔[1] لیکن اس کے برخلاف کبھی کبھی سائنٹفک شہادت کو کافی وقعت نہ دینے سے غلطیاں بھی ہوئی ہیں۔ اور یہ زیادہ تر اس وقت ہوتا ہے

۴۳۹

[1] بلنٹے نے اپنی کتاب شہادت میں چھٹے فرمان نو کو ذکر کرنے کے بعد جس سے صاف طور پر ظاہر ہوتا ہے کہ قدیم روما میں یہ بدچلنیاں اچھی طرح سمجھی جاتی تھیں طنزاً کہتے ہیں کہ "ماہروں کی مروت کچھ ہمارے زمانے سے شروع نہیں ہوئی ہے" دفعہ ۶۔ اسی طرح وہ پرزور طریقے پر کہتے ہیں کہ "ماہر مثل ایک شیشے کے ہیں ہے جو تصویروں کو بڑا کر دکھائے جج کو چاہئے کہ اس کی قوتوں سے فائدہ اٹھائے اور کامل آزادی سے ان تصویروں کو جو وہ اس کے سامنے پیش کرتا ہو جانچے اور یہ دیکھے کہ آیا وہ صاف آئے ہیں۔"

جب کہ عدالت اور عام طور پر معاشرے کے بھی معلومات گواہ کے سائنٹفک معلومات سے بہت کم ہوتے ہیں۔ قانون شہادت کے ایک جدید مصنف نے اس کی ایک نہایت ہی عجیب مثال بیان کی ہے خشکی پر انجن کے ذریعے سے سفر کرنے کے ایام طفولیت میں ایک بہت ہی مشہور انجینیر نے ایک پارلیمنٹی کمیٹی کے روبرو بیان حلفی دیا کہ دخانی گاڑیاں آہنی پٹریوں پر دس میل فی گھنٹے کی رفتار سے چل سکتی ہیں۔ اس پر سوال کرنے والے وکیل نے حقارت سے اسے حکم دیا کہ وہ بیٹھ جائے کیونکہ وہ کوئی اور سوال نہیں کرے گا اور اس سے پہلے جو شہادت اس نے دی تھی اس کی وقعت بہت کم ہو گئی۔[۱]

دفعہ ۵۱۵: فرانس میں ماہروں کو عدالت کی جانب سرکاری طور پر واقعات کی تحقیق کرنے اور رپورٹ کرنے مقرر کیا جاتا ہے۔ اور ان کا رتبہ ہمارے پاس کے معمولی یا سائنٹفک گواہوں کے رتبے سے بہت زیادہ ہوتا ہے۔ تاہم وہاں بھی یہ اصول قانون ہے کہ ”ماہروں کے مقولات کبھی بھی عدالتی فیصلے نہیں ہوتے“[۲] لیکن ہمارے قانون نے اس بلا شبہ صحیح اصول کو قایم کرنے کے لیے کہ عدالتی و تحقیقاتی وضایف کو علحدہ علحدہ رکھنا چاہیئے عدالتوں کو کافی اختیارات شہادت کے پیش کرنے پر مجبور کرنے کے نہیں دیے ہیں۔ کیونکہ گو ماہروں کی شہادت کو حاصل کرنے کے اختیارات میں جدید قوانین

---

[۱] نعفتی شہادت مصنفۂ گریسلے صفحہ ۳۶۹۔ لیورپول و مانچسٹر ریلوے کے مسودۂ قانون کی کمیٹی کے روبرو اسٹیفن سن کی شہادت بھی ایسی ہی بے اعتباری سے سنی گئی دیکھو سوانح عمری اسٹیفن سن مصنفۂ اسمائیلس (Smile's Life of Stephenson.)

[۲] کتاب شہادت مصنفۂ بانٹئے دفعہ ۴۷۔

موضوعہ کی رو سے بہت اضافہ ہوا ہے۔ تاہم ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ احکام ان اختیارات کو بحیثیت عہدے کے استعمال کرنے کی اجازت نہیں دیتے ہیں، بلکہ ان کو صرف فریق مقدمہ کی درخواست پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔

۴۴

فصل ۴۸۱ جہاں تک طبی شہادت کا تعلق ہے طبی قانون دانوں کو شکایت ہے کہ تمام ان لوگوں کو جو ڈاکٹر کہلاتے ہیں بطور گواہ سننے میں بہت کم امتیاز سے کام لیا جاتا ہے۔ ایک قابل مصنف جن سے ہم تراشے لے چکے ہیں کہتے ہیں کہ انگلستان میں نہ صرف اطبا، جراح اور عطار جن کے علاوہ کسی اور کو نہیں سننا چاہئے۔ بلکہ دواخانوں کے زخم باندھنے والوں، طلبا اور اناڑیوں کو بھی طبی گواہوں کی حیثیت سے گواہی دینے کی اجازت دی جاتی ہے۔ اڈنبرا میڈیکل سرجیکل جرنل (Edinburgh Medical and Surgical Journal) کے مدیروں نے کہا ہے کہ ہم زہر خورانی کا ایک ایسا مقدمہ بتا سکتے ہیں جس میں شہادت کا نہایت اہم جزو ایک اناڑی حکیم کی شہادت پر مشتمل تھا

لے قانون تعین قانون برطانوی ۱۸۵۹ء اور قانون تعین قانون ممالک خارجہ ۱۸۶۱ء ۲۲ و ۲۳ وکٹوریا باب ۶۳۔ اور ۲۴ و ۲۵ وکٹوریا باب ۱۱ (دیکھئے قوانین موضوعہ مصنفہ چٹی عنوان شہادت) کی رو سے عدالتوں کو بعض صورتوں میں بحیثیت عہدے کے کارروائی کرنے کا اختیار دیا گیا ہے اول الذکر قانون کی رو سے بادشاہی قلمرو کے ایک حصے کی عدالتوں کو کسی دوسرے حصے کی عدالت کو کسی ایسے امر سے متعلق جس پر اس دوسرے حصے کا قانون مختلف ہو مقدمات کو رائے لینے کیلئے بھیجنے کا اختیار دیا گیا ہے۔ اور موخر الذکر قانون کی رو سے کسی مقدمے کو مع سوالات ممالک خارجہ کی عدالتوں کو اس غرض سے بھیجنے کا اختیار دیا گیا ہے تاکہ ان ممالک کا قانون متعین اور معلوم کیا جا سکے۔

لے طبی علم اصول قانون مصنفہ ٹیلر صفحہ ۱۰۹۱ طبع ہفتم۔

اور اس شہادت کو قابل ادخال ٹھیرایا گیا" لیکن ان مصنفین کا انھیں
کی زبان میں جواب یہ ہو سکتا ہے کہ جو علاج وہ تجویز کرتے ہیں وہ بیماری
سے بدتر ہے۔ کیا جج کو اس شخص کی گواہی سننے سے پہلے جو فن شفا کے
جاننے کا اظہار کرتا ہے اس امر کی تحقیق کرنی چاہیئے کہ وہ "قانونی حکیم"
کی تعریف میں آتا ہے ـــ یہ لفظ زبان کے نہایت مبہم الفاظ میں
سے ہے' اور خاص افراد پر اس کے اطلاق کی صحت ہمیشہ ایک حد تک
رائے کا سوال رہے گی۔ اس کے علاوہ یہ ہمارے [illegible] آئین
کی آزاد منشی کے خلاف ہوگا کہ تمام ان اشخاص کی جن پر جرائم کا الزام
ہو جان و آزادی کو ان کو ایسے دوسرے اشخاص کی گواہی سے فائدہ
اٹھانے سے منع کر کر جنھوں نے زیر بحث مضمون کو پڑھا اور اس پر
عمل کیا ہو ایک امتیازی حیثیت رکھنے والی جماعت کے ہاتھوں
میں دیدے۔ تاہم اتنا ماننا چاہیئے کہ اس خصوص میں ہمارا عملدرآمد
بہت بے قاعدہ ہے' اور یہ کہ جب طبی یا دوسرے سائنٹفک گواہ
پیش ہوتے ہیں تو ہمارے جج اور اہل جوری کافی حد تک وجوہات علمی
ـــ یعنی ان ذرائع کو جن کے استعمال سے ماہروں نے رائے قائم کی
ـــ دریافت نہیں کرتے ہیں۔ ان صاف و صریح قصوروں سے
قطع نظر کرتے ہوئے بھی جن میں مطالعہ اتنا کم یا تجربہ اتنا [illegible] ہو
کہ جج کو چاہیئے کہ ایسے گواہ کو بالکلیہ مسترد کر دے ـــ یہ بھی [illegible] آتا ہے
کہ جو لوگ سائنس یا پیشے کی ایک شاخ میں امتیاز و شہرت رکھتے ہوں
ان کو اس کی دوسری شاخوں کے صرف سطحی معلومات [illegible] ہیں۔
ایک نہایت ہی قابل طبیب یا جراح کو زہر [illegible] کی دریافت
کے طریقے یا علم طب کے دوسرے پیچیدہ مضامین کے متعلق نسبتہً بہت کم
معلومات ہو سکتے ہیں۔ اور اسی لیے ایک کیمیا دان یا عالم فعلیات
جو ہر دوسرے خصوص میں اس سے بے اندازہ کم درجے کا ہو
کسی ایسے مقدمے میں جس میں ایسے معلومات درکار ہوں

کہیں زیادہ کارآمد گواہ ہوسکتا ہے[1]۔

دفعہ ۵۱۷: ایک دوسرے قسم کے مستثنیات وہ ہوتے ہیں۔ جن میں کسی ایسے امر پر جس کا لحاظ کرنا عدالت کے لیے بہت ضروری ہوتا ہے گواہ کی رائے یا فیصلہ ایسے پیچیدہ واقعات پر مبنی ہوتا ہے کہ ان کی ماہیت ہی کے لحاظ سے ان کو عدالت میں پیش کرنا ممکن نہیں ہوتا ہے۔ مثلاً کسی گواہ کا کسی شخص یا شے کی شناخت کرنا لازماً اس کی قوت فیصلہ کا استعمال ہوتا ہے۔ لیکن اشخاص و اشیا دونوں کی شناخت میں بہت سی غلطیاں کی گئی ہیں۔ اشخاص کے درمیان مشابہت اکثر بہت زیادہ ہوتی ہے۔ اور کسی شناخت کے صحیح ہونے کا قرینہ شناخت کرنے والے، شناخت کئے جانیوالے اور شناخت کے وقت کے بہت سے اور مختلف خصوصیات پر موقوف ہوتا ہے جس شخص کی شناخت کی گئی ہو اس سے شناخت کنندہ یا تو اکثر دیکھتے رہنے کی وجہ سے خوب واقف ہوتا ہے یا یہ کہ اس میں کوئی جسمانی خصوصیت مثلاً لکنت یا ترچھاپن ہوتا ہے۔ ان صورتوں میں شناخت آسان اور سہل ہوتی ہے۔ دوسری صورتوں میں ہوسکتا ہے کہ شناخت کنندہ نے اس شخص کو جس کی وہ شناخت کرتا ہو صرف ایک مرتبہ

---

[1] شہرہ بیان ہنٹر جو ایک بڑے جراح تھے اور جن کا ڈونلن (Donellan) کے اہم مقدمہ میں جس کو اپنے سالے کو زہر دینے کی بنا پر چالان کیا گیا تھا۔ اظہار لیا گیا تھا۔ اپنے لکچروں میں علی الاعلان افسوس ظاہر کیا کرتے تھے کہ عدالت انصاف میں رائے دینے کی جرأت کرنے سے پہلے انھوں نے سمیات کے مضمون پر اور زیادہ توجہ نہیں کی تھی۔ قول سر آسٹلے کوپر (Sir Astley Cooper) منقولہ فی علم اصول قانون مصنفہ پک صفحہ ۹۰۶ طبع ہفتم۔

تھوڑی دیر کے لیے اور عرصے قبل دیکھا ہو۔ اور اسی لئے شناخت بہت زیادہ مشکل ہو جاتی ہے۔ نیز داروغۂ محبس[۱] کی ماہرانہ شناخت یا ایک قدرتی طور پر غور سے دیکھنے والے شخص کی شناخت اور ایک ایسے شخص کی شناخت میں جو قدرتی طور پر گھبراہٹ بھرا ہو۔ یا جو انتقام کے جذبات کے تحت شناخت کرنے میں حد سے زیادہ زود و باز ہو۔ بہت بڑا فرق ہوتا ہے۔ ٹیلر کی طبی علم اصولِ قانون (Tayler's Medical jurisprudence) کے بیان کردہ بائیس شناخت کے ذرائع میں سے حسب ذیل طریقے بہت اہم ہیں:-

"تعلیم۔ بول چال۔ خط۔ پیشے کے نشانات۔ زخموں کے نشانات۔ پیدائش وغیرہ کے نشانات۔ کپڑے۔ زیور اور جیب کا سامان۔ گالٹن (Galton) کے نشانات ابہام۔ قد و قامت دانت۔ زخموں کے داغ۔ بال۔ عمر۔"

۴۴۲ "گالٹن کے نشانات ابہام" ایسے کاغذ پر جس پر مطبع والوں کی سیاہی پھیلی ہوئی ہو۔ یہ نام سر ڈگلاس گالٹن (Sir Douglas Galton) کے انکشافات کی وجہ سے دیا گیا ہے — کے متعلق

---

[۱] مسٹر جسٹس ولس (تراپنی شہادت از ولس طبع ششم بر صفحہ ۱۸۷) بیان کرتے ہیں کہ ان کی ججی کے سترہ اٹھارہ سال کے تجربے میں سابقہ سزایابی کے سوال پر غلطی کی صرف ایک مثال ملی جبکہ لندن کے بڑے محبسوں میں سے ایک کے داروغہ نے کی تھی اور جب اس سے اس غلطی کے سنگین ترین ہونے کے متعلق کہا گیا تو بطور عذر کے کہا کہ "حضور! میں سالانہ تین ہزار اشخاص کی شناخت کرتا ہوں۔"

مسٹر سکریٹری آکرس ڈگلاس (Mr Secretory Akers Douglas) نے جون ۱۹۰۵ء میں دار العوام کے ایک سوال کے مطبوعہ جواب میں کہا کہ قابل چالان جرائم پر سزایابیوں کی سالانہ تعداد ۴۸ ہزار ہے اور ان میں سے پچھلے دس برسوں میں ۴ کو معافی دی گئی اور ۱۰ بندہ کو باقی سزا معاف کر دی گئی۔

کہا جاتا ہے کہ ایک ہی شخص کے نقوش ابہام مستقل و غیر تبدیل پذیر ہوتے ہیں اور دو جدا اشخاص کے نقوش ابہام کبھی بالکل منطبق نہیں ہوتے ہیں۔ اور کسی ایسے شخص کی جس کے نقوش ابہام معلوم ہوں۔ اس ذریعے سے شناخت کو پولس بہت پسند کرتی ہے[۱]۔

شاہراہ عام میں مزاحمت پیدا کرنے کے ایک مقدمے میں مقام مزاحمت کو بتلانے عکسی تصویروں کو قابل ادخال شہادت قرار دیا گیا ہے[۲] اور اسی طرح ایک زوج کی زندگی میں دوسرے سے نکاح کرنے کے مقدمے میں پہلے شوہر کی شناخت کے لیے بھی[۳]۔ لیکن باستثنا نہایت ہی خاص حالات کے ازدواجی مقدمات میں عدالت صرف عکسی تصویر کے ذریعے سے شناخت پر یقیناً عمل نہیں کرسکے گی۔ کیونکہ اس قسم کی شہادت پر بہت سے صاف و صریح اعتراضات عاید ہوتے ہیں[۴]۔

دفعہ ۵۱۷: الف۔ کتابوں میں غلط شناخت کے بہت سے قدیم و جدید مقدمات ملتے ہیں۔ مثلاً اُس فیشن والے شخص کا مقدمہ جو ڈاکو سمجھا گیا اور مجرم قرار دیے جانے سے بال بال بچا۔ اور جس میں سر ٹامس ڈاون پورٹ (Sir Thomas Davenport) ایک ممتاز بیرسٹر نے دو اشخاص کے ڈاکو ہونے پر حلف اٹھایا لیکن ان کے عذر عدم موجودگی کے ثابت ہو جانے پر اپنی غلطی کا اقرار کیا۔ اور داروغہ محبس کی شناخت کا ولیمس والا مقدمہ جس کی سماعت اور

---

[۱] طبی علم اصول قانون۔ طبع پنجم جلد ا صفحہ ۱۰۔
[۲] ملکہ بنام یونائیٹیڈ کنگ ڈم الکٹرک ٹیلگراف کمپنی ۳ فاسٹر و فنالسن رپورٹس ۴۰۔
[۳] ملکہ بنام نولسن ۴ فاسٹر و فنالسن۔ ۱۰۲۔
فرت بنام فرت (۱۹۲۶ء) پروبیٹ ۴۰۔ از بلرنس جسٹس۔
[۵] طبی اصول قانون از بک طبع ہفتم بر صفحہ ۴۰۸۔

ذکر دونوں مسٹر جسٹس ولس (Mr. Justice wills) نے کئے ہیں[1]۔ غلط شناخت کے دو مقدمے، یعنی مقدمہ ٹچ بورن (Tichborne's Case) جس میں، ایک چانسری کے مقدمے کے نتیجے بطور ایک دیوانی اور ایک فوجداری سماعت ہوئی۔ اور مقدمۂ بک (Beck Case) جس کے اچھی طرح سمجھنے کے لیے چار سماعتوں کا مطالعہ ضروری ہے ہماری قانونی تاریخ میں تمام دوسرے مقدمات سے بلحاظ اہمیت پیچیدگی اور اس عظیم دلچسپی کے جو عوام نے اس میں لی۔ نہایت ممتاز حیثیت رکھتے ہیں۔ ٹچ بورن[2] کا مقدمہ ۱۸۷۴ء میں ایک شخص آرتھر اورٹن (Arthur Orton) کے دروغ حلفی کی بنا پر مجرم قرار دیے جانے پر ختم ہوا۔ اس شخص نے غلط طور پر ظاہر کیا تھا کہ وہ سر چارلس ٹچ بورن ہے جو جہاز کی تباہی سے بچ نکلا ہے۔ حالانکہ سر چارلس ٹچ بورن درحقیقت اسی تباہی میں ہلاک ہو گیا تھا۔ بک کا مقدمہ ۱۹۰۴ء میں مسٹر بک کے قید سے رہا کئے جانے پر ختم ہوا۔ ان صاحب کو ۱۸۹۶ء اور ۱۹۰۴ء میں غلطی سے ایک دوسرے شخص اسمتھ (Smith) کے بجائے جس کو ۱۸۷۷ء (اور ان کی رہائی کے بعد) ۱۸۸۱ء میں سزا دی گئی۔ مجرم ٹھیرایا اور قید کیا گیا تھا۔

ذیل میں ان دو مقدمات کے مختصر حالات بیان کئے جاتے ہیں:-

دفعہ ۵۱۷: (ب) روجر چارلس ڈفٹی ٹچ بورن[3] (Roger Charles Daughty Tichborne) ۱۸۲۹ء میں پیرس میں پیدا ہوا تھا اور ۱۸۴۵ء تک

---

[1] قرائنی شہادت از ولس طبع ششم ۱۰۵ تا ۱۰۶

[2] پوری تفصیل کے لیے دیکھئے لغت "قومی سوانح عمری" ضمیماتی عنوان "اورٹن" (Dectionary of National Biography, Supplemental Volume, tit. Orton)-

[3] قانون جاگیرات ٹچ بورن اور ڈفٹی ۱۸۴۶ء ۔ ۲۱۴ و ۲۱۸ ۔ وکٹوریا باب ۱۰ (خانگی) ۔ مقدمۂ ملکہ بنام

اس کی عمر ۱۰ برس گزری تھی۔ اس سال وہ تعلیم کے لیے اسٹونی ہرسٹ
۴۴ Slonyhurt میں انگلستان۔ بھیجدیا گیا۔ اس کے ماں اور باپ

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ:- کیاسٹرو (Req. v. castro) ۲ جلدیں از سویٹ ۱۸۷۵ء میں کاکبرن میر مجلس کی فرد جرم۔ مقدمہ ملکہ بنام کیاسٹرو کے مختصر نوٹس۔ اور خصوصاً "صدی کے مشہور مقدمات" مصنفہ جے۔ بی اٹلے بیرسٹر اٹ لا "(Famous Trials of the Century." (by J. B. Atlay, M. A. Barister-at-law) (مطبوعہ گرانٹ رچرڈس ۱۸۹۹ء) جو مصنف "سماعت مقدمہ لارڈ کاکرین" (The Trial of Lord Cochrane)' ہیں اور "لغت قومی سوانحعمری" میں مضمون "ارٹن" کے مصنف بھی: نیز دیکھئے مقدمہ ملکہ بنام کیاسٹرو یا آرتھر اورٹن یا سر روجر چارلس ڈفٹی ٹچ بورن بیرونٹ (۱۸۷۳ء) لارپورٹ ۹ کوئنس بنچ ۲۱۹۔ جس میں مسٹر آنسلو و مسٹر والی اراکین پارلیمنٹ۔ مسٹر اسکپ ورتھ اور مدعیٰ علیہ (جو جرم دروغ حلفی کے ارتکاب کے بعد ضمانت پر رہا کیا گیا تھا) کو مدعی علیہ کی جواب دہی کی تائید میں عوام کے سامنے تقریریں کرکے ہتک عدالت کرنے کے جرم میں سزا دی گئی تھی۔ اور دیکھئے کیاسٹرو بنام ملکہ ۱۸۸۱ء۔ لارپورٹ ۹ اکیپکر ۲۱۳۔ اور ٹامس کیاسٹرو عرف وغیرہ بنام ملکہ۔ ۱۸۸۱ء ۹ مقدمات مرافعہ ۲۲۹۔ جہاں قرار دیا گیا کہ اورٹن کے دو دروغ حلفیاں اگرچہ ایک ہی مقصد کے لیے کی گئی تھیں لیکن ان کی سزا علحدہ علحدہ دی جاسکتی تھی۔ اور اسی لیے چودہ سال کے حبس دوام کی سزا صحیح تھی۔ اور دیکھئے مباحثہ جات پارلیمنٹ از ہانسارڈ جلد ۲۲۴۔ (سلسلۂ ثالث) مورخہ ۲۳ اپریل ۱۸۷۵ء جس میں اس طویل مباحثے کی رپورٹ ہے جس میں سر ہنری جیمس مسٹر برائیٹ اور بہت سے دوسروں نے اس تحریک پر تقریریں کیں جو ۴۳۳ رایوں سے بمقابلہ ڈاکٹر کینیلی کیو۔ سی۔ رکن پارلیمنٹ برائے اسٹوک اور کونسل مدعی علیہ کی ایک رائے کے مسترد کی گئی۔ اور جو اس لیے کی گئی تھی کہ مقدمے کی سماعت کی دریافت کے متعلق ایک شاہی کمیشن مقرر کیا جائے۔ اور آرتھر اورٹن کے دستخطی اقبال جرم کے لیے اخبار "پی پل" دیکھئے جس کو بعد میں ایک ایک آنہ قیمت کے رسالے کی شکل میں بھی شایع کیا گیا (اور جس سے صفحات ۷۴۴ تا ۷۴۴ کتاب انگریزی آگے کے خلاصے لیے گئے ہیں) اور جس کا عنوان تھا کہ "آرتھر اورٹن دعویدار جاگیرات ٹچ بورن کی مکمل سوانحعمری اور اقبال جرم (نوشتہ خود) اور تاریخی سماعت

دونوں رومن کیتھولک تھے۔ سنہ ۱۸۴۹ء میں اسے چھٹی ڈراگون گارڈس (Dragoon Guards) — قرابینوں — کی فوج میں عہدہ افسری ملا جسے اس نے آخر سنہ ۱۸۵۲ء میں فروخت کر دیا۔ اور مارچ سنہ ۱۸۵۳ء میں پیرس میں اپنے ماں باپ سے وداعی ملاقات کر کے ہاورے (Havre) سے ایک فرانسیسی جہاز میں سوار ہو کر والپریسو (Valparaiso) چلا گیا۔ اس کی آمدنی بہت تھی۔ ٹچ بورن جاگیرات کی آمدنی اور ان کی بیرنی وخطاب جن کا وہ وارث تھا سالانہ پچیس ہزار پونڈ تھی جنوبی امریکا میں تقریباً ایک سال رہنے کے بعد وہ ۲۰ اپریل سنہ ۱۸۵۴ء کو ایک انگریزی جہاز بلا (Bella) میں جمیکا (jamaica) جانے کے لیے ریو (Rio) سے سوار ہوا۔ یہ جہاز جلد ہی بعد سمندر میں ڈوب گیا۔ اور کسی پسماندگوں کی کوئی اطلاع نہیں ملی۔ بیمے کی رقم ادا کر دی گئی۔ اور روجر ٹچ بورن کا وصیت نامہ بھی ثابت کیا گیا لیکن اس کی ماں کو اس کے بچ جانے کا اصرار کے ساتھ یقین تھا اور اس کے باپ کے مرنے کے بعد (جو سر جیمس ٹچ بورن ہو گیا تھا۔ اور جس کا جانشین اس کا چھوٹا بیٹا الفرڈ (Alfred) ہوا تھا) اس نے سنہ ۱۸۶۲ء میں اپنے بیٹے کی خبر کے متعلق بہت سے اخباروں اور بہت سی زبانوں میں اشتہار دیا خصوصاً سڈنی (Sydney) میں اس نے ایک کارندے کے خدمات آسٹریلیا کے اخباروں میں اشتہار دینے کے لیے حاصل کیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ واگا واگا (Wagga Wagga) موقوعہ کوئینس لانڈ (Queensland) کے ایک اٹرنی نے اشتہار کا اس کے ایک موکل کے بیانات سے مقابلہ کر کے لیڈی ٹچ بورن کے کارندے کو اطلاع دی کہ اس نے "گم شدہ" شخص کو

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ بہ اجلاس کامل انڈو اکٹر نیلی جنھوں نے اندرٹن کی جانب سے وکالت کی تھی۔

دریافت کر لیا ہے۔ اور اس کے جلد ہی بعد لیڈی ٹچ بورن کو یہ خط ملا:-

"میری پیاری امّاں: میرے پچھلے خط مورخہ ۲۲ اپریل ۱۸۶۵ء کے بعد سے جو تاخیر واقع ہوگئی ہے۔ اس کی وجہ سے اس خط کو شروع کرنا بہت مشکل ہوگیا ہے۔ میرے اس سے پہلے نہ لکھنے سے جو تکلیف و تردّد آپ کو ہوا ہوگا اس کا مجھے سخت افسوس ہے۔ لیکن وہ میرے اٹرنی کو معلوم ہیں۔ اور اور زیادہ خانگی حالات اور تفصیلات کو میں خاص آپ کے سننے کے لیے محفوظ رکھنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔ مسٹر گبس (Mr. Gibbes) اس کو ناگزیر سمجھتے ہیں کہ میں آپ کو ایسی باتیں یاد دلاؤں جو صرف آپ کو معلوم ہو سکتی ہیں اور جن سے آپ کو میری شناخت یقینی طور پر ہو جائے۔ میری پیاری امّاں میں اس کو ضروری نہیں سمجھتا گو میں ان کو لکھ بھیج رہا ہوں۔ یعنی میرے بازو کا بھورا نشان اور برائٹن کا کارڈ والا معاملہ (The Card Case at Brighton) میری پیاری امّاں میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں نے اس کے بعد جو آپ سے اقرار کیا تھا اس کا ہمیشہ پابند رہا ہوں۔ میرے نام آپ کے خط کو براہ کرم مسٹر گبس کے پاس بھیج دیجئے تاکہ غیر ضروری دریافت نہ ہو۔ کیونکہ میری یہ خواہش نہیں ہے کہ اس ملک میں میں مشہور ہو جاؤں۔"

۴۴۴

لیڈی ٹچ بورن بھورے نشان کو سمجھی نہیں۔ اور برائٹن والے معاملے کو نظر انداز کر دینا پسند کرتی تھی اور اس نے "اپنے پیارے اور چہیتے روجر" کو ایک خط لکھا۔ اور دستخط ایچ۔ ایف ٹچ بورن کئے۔ خط میں اس نے اپنے فرضی بیٹے سے درخواست کی تھی کہ وہ انگلستان آئے۔ چنانچہ وہ چند مہینوں کے وقفے سے انگلستان آیا اس سے پہلے اس نے ایک وصیت نامہ تیار کیا تھا جس میں اپنی ماں لیڈی ہانا فرانسس ٹچ بورن (Lady Hanah Frances Tichborne)

کو (حالانکہ لیڈی ٹچ بورن کا نام ہنریٹ فلیسیٹی (Henreitte Felicite)) تھا کاؤس (Cowes) موقوعہ جزیرۂ وایٹ (Isle of Wight) کی اپنی کل جایداد وصیت کی تھی۔ (واقعہ یہ تھا کہ اس جزیرے میں ٹچ بورنسن کی کوئی جایداد نہیں تھی)۔ اور اس نے خاندان ٹچ بورن کے دو قدیم ملازموں سے گفتگو بھی کی۔ جن سے اس کو بہت ہی قیمتی معلومات حاصل ہوئے تھے اور ان میں سے بوگل (Bogle) ایک حبشی نے اس کے ساتھ انگلستان تک سفر کیا تھا۔ ڈسمبر ۱۸۶۶ء میں وہ پہلے اور فوراً ہی واپنگ (Wapping) گیا۔ اور خاندان اورٹن کے اکثر ارکان کے متعلق دریافت کیا۔ اس کے بعد وہ ٹچ بورن کے خاندانی مقام موقوعہ ہامپ شیر (Hampshire) گیا۔ اس کے سامان پر حروف آر-سی-ٹی ("R.C.T.") تھے۔ شروع شروع میں ٹیسلر کے نام سے موسوم ہوتا گیا۔ اور بعد میں ٹچ بورن کے نام سے۔ اور پھر وہ مسٹر ہومس (Mr. Holmes) سالیسیٹر کے ساتھ جن سے ایک شناسائی نے تعارف کرادیا تھا پیرس گیا تاکہ لیڈی ٹچ بورن اس کی شناخت کرے۔ ان کو اس نے لکھا تھا کہ:-

"پیاری اور چہیتی اماں: میں ٹچ بورن گیا تھا۔ اور اس پیاری پرانی جگہ کو ایک نظر دیکھا۔ اس کی تباہی کو دیکھ کر میرا دل خون ہوگیا لیکن چونکہ میرا بھائی مرگیا ہے ہمیں اس کا ذکر نہیں کرنا چاہیے۔ گزشتہ راصلواۃ اور اس کے متعلق کچھ نہیں کہنا چاہیے۔"

پیرس کی ملاقات کا نتیجہ یہ ہوا کہ مسٹر ہومس نے "ٹائمز" کو ۲۳ر جنوری ۱۸۶۷ء کو ایک خط لکھا جس کا عنوان ٹچ بورن بیرونٹی ("Tichborne Baronetcy".) تھا:-

---

عہ املا غلط لکھا۔ کیونکہ ٹچ بورن کی ٹی کو چھوٹی ٹ لکھا (مترجم)۔

عہ۔ اس لفظ کا املا غلط ہے کیونکہ (As) کو (has) لکھا ہے۔ (مترجم)۔

"سر روجر ٹچ بورن سے متعلق اخباروں میں اتنے بہت سے مبہم بیانات شایع ہوئے ہیں کہ میں آپ کو اطلاع دینا مناسب سمجھتا ہوں کہ میں اور ایک دوسرے صاحب ان کے ساتھ ۱۰ تاریخ کو پیرس گئے تھے۔ ان کی والدہ ڈو وجر لیڈی جمیس ڈفنی ٹچ بورن نے فوراً ہی ان کی شناخت کر لی۔ اور انھیں اپنا بیٹا سر روجر تسلیم کیا۔ اور گزشتہ دس دن سے ان کے ساتھ ہیں۔ میں کل شام ہی وہاں سے واپس آیا ہوں۔ اور سر روجر کی شناخت کے ضروری اعلانات کو جو برطانوی سفارت خانے میں ان کی اور ان کی والدہ اور پیرس کے دو ممتاز ڈاکٹروں کی موجودگی میں کئے گئے تھے اپنے ساتھ لایا ہوں۔ وکلا کے مشورے پر عمل کرتے ہوئے اب سر روجر جاگیروں کے قبضے کے لیے ضروری تدابیر اختیار کریں گے۔"

۴۴۵ عدالت چانسری کی کارروائیوں میں، جو جلد ہی بعد شروع کی گئیں لیڈی ٹچ بورن نے شناخت کا حلف نامہ داخل کیا۔ اس پر جرح نہیں کی گئی۔ وہ دعویدار کو فی ہفتہ بیس پونڈ دیتی تھیں۔ اور ۱۸۶۸ء میں دیوانی مقدمے سے کچھ قبل اپنی موت تک اکثر اس کے ساتھ رہتی تھی اسی طرح پر کھلی عدالت میں ان کا کبھی اظہار نہیں لیا گیا لیکن ان کے شناخت کرنے کے علم کا عوام پر بڑا اثر ہوا تھا۔ اور وہ اس کو صحیح تسلیم کرنے لگے تھے۔ پہلی ملاقات ایک اندھیرے کمرے میں ہوئی تھی۔ اور دعویدار کو اس میں بہت پس و پیش تھا۔ کسی قریبی قرابت دار نے اس کی سر روجر ہونے کی شناخت نہیں کی تھی۔ لیکن دور دور کے قرابت داروں اور روجر کی پرانی رجمنٹ کے بہت سے عہدہ داروں اور سپاہیوں نے ایسی شناخت کی تھی۔ بہت سی صورتوں میں شناخت دعویدار کے خاندانی واقعات حالات و دستاویزات کے معلومات کے اظہار سے حاصل کی گئی تھی۔ یہ معلومات ہوشیاری سے ایسے ذرایع سے حاصل کی گئی تھیں جن کا شناخت کنندہ کو علم نہیں تھا۔

خصوصاً یہ مسٹر ہاپکنس (Mr. Hopkins) ٹچ بورن کے خاندانی سالیسٹر کی صورت میں ہوا۔ لیکن وہ مقدمے کی سماعت سے پہلے انتقال کر گئے۔ اور نیز ان کے وکیل چاپمن باربر (Mr. Chapman Barber) کی صورت میں بائیس دن کی جرح میں دعویدار نے (جو ایک معمولی نیک نیتی پر مبنی مقدمے میں خود پہلا گواہ ہوتا نہایت ہی معزز چالیس گواہوں کے اس کی شناخت کرنے کے بعد پیش ہوا۔ ان میں کرنل لشنگٹن (Colonel Lushington) بھی تھے جو برائے نام مدعیٰ علیہ تھے اور جنھوں نے خاندانی تصویروں سے واقف ہونے کا حلف لیا تھا) روجر کی زندگی کے اہم واقعات سے عظیم ترین لاعلمی اور ناواقفیت کا اظہار کیا۔ اور کہا کہ اس کی ماں کا نام (جس کو اس نے ایک حلف نامے میں ہانا فرانسس کہا تھا) ہنرییٹ فلی سٹی (جس کا تلفظ اس نے فلی سیٹ کیا) تھا سو سے زیادہ گواہوں نے اس کے روجر ہونے کا جس کو انھوں نے بیس سال سے زیادہ عرصے سے نہیں دیکھا تھا حلف اٹھایا۔ لیکن برخلاف اس کے بہت سے قریبی قرابت داروں نے اس کے خلاف حلف لیا۔ یہ امر ثابت کیا گیا تھا کہ روجر کو گوندا تھا اور ایک گواہ نے حلف اٹھایا کہ مدرسے میں اس نے روجر کو گوندا لگایا تھا۔ لیکن دعویدار پر گوندے کے کوئی نشانات نہیں تھے۔ دعویدار بہت موٹا تھا۔ اور گو بعض خصوص میں وہ ٹچ بورن کے خاندان کے لوگوں کے مشابہ تھا۔ روجر سے بہت مختلف تھا جو بہ نسبت باپ کے اپنی ماں سے بہت مشابہ تھا۔ جوری کے مقدمے کو روک دیتے پر دعویدار کے وکیل نے مقدمے کے خارج کر دیے جانے کو پسند کیا۔ اور بووِل چیف جسٹس (Bovill, C. J.) نے فوراً ہی دروغ حلفی کے لیے مقدمہ چلانے کا حکم دیا۔ اجلاس کا ملہ (کاکبرن چیف جسٹس ملر اور لش جسٹس (Cockburn, C. J. v. Mellor Lush JJ.) کے روبرو ۱۸۸ دن مقدمے کی سماعت کی گئی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ (جوری کے ایک گھنٹہ

غور و خوض کے بعد) چودہ سال کے حبس دوام کی سزا دی گئی لیکن معمولی عمل درآمد کے مطابق اچھے چال چلن کی بنا پر وہ اس مدت سے پہلے ہی رہا کر دیا گیا۔

رہا ہونے کے کچھ عرصے بعد تک اورٹن انگلستان میں ادھر ادھر بےگناہی کا اظہار کرتے ہوئے پھرتا رہا اور حکومت نے اس سے کوئی تعرض نہیں کیا لیکن اپریل ۱۸۹۵ئہ میں اس نے کمشنر حلف کے روبرو ایک طویل و مکمل اقبال جرم کیا۔ اور اس پر حلف لیا اور جو اس کی منظوری سے اخبار "پیپل" ("People") میں ہر ہفتے شایع کیا گیا۔ اسی سے حسب ذیل خلاصہ لیا گیا ہے:۔

"میں آرتھر اورٹن حلف اٹھاتا اور اعلان کرتا ہوں کہ میں جارج اورٹن مرحوم قصاب ۶۹۔ ہائی اسٹریٹ واپنگ۔ لندن کا چھوٹا بیٹا ہوں۔ میرے باپ کو آٹھ بیٹے اور چار بیٹیاں تھیں۔۔۔۔ میں مسٹر ہگنس (Mr. Higgins) کا قصاب تھا اور اس زمانے میں واگا واگا (Wagga Wagga) کی پہاڑی کے اس طرف ایک چھوٹے سے جھونپڑے میں رہتا تھا۔ ڈک سلیڈ (Dick slade) اور مجھ میں دوستانہ روابط تھے۔۔۔۔۔ سلیڈ مجھے ٹامس کیاسٹرو (Thomas Castro) کے نام سے جانتا تھا۔۔۔۔۔ وہ میرے پاس آیا اور کہا "ٹام میں تمہارے لیے ایک اخبار لایا ہوں جس میں ایک عجیب اشتہار ہے"۔ میں نے اس اشتہار کو جو آسٹریلین ٹائمز" ("Australasian Times") میں تھا پڑھا۔۔۔۔۔ اس اشتہار کو پڑھتے وقت مجھے یہ خیال پیدا ہوا کہ میں سلیڈ سے ایک مذاق کر سکتا ہوں۔ میں اس سے اور واگا واگا بلکہ آسٹریلیا میں ہر شخص سے ہمیشہ کہا کرتا تھا کہ میں ایک اچھے خاندان سے تعلق رکھتا ہوں۔ اور یہ کہ میں اپنی موجودہ حیثیت سے برتر ہوں ڈک نے کہا۔ کہ "اس اشتہار کی تفصیلات تم پر صادق آتی ہیں" محض شرارت اور صرف مذاق کی غرض سے میں نے اپنا سر ہاتھوں

۲۴۴

میں لے لیا اور اپنے پر رقت کے آثار ظاہر کیے۔ میں نے تو یہ محض مذاق سے کیا۔ لیکن ڈک اس کو صحیح سمجھ گیا۔۔۔۔"

(اس کے بعد بیان کیا گیا ہے کہ سلیڈ نے گبس سے ذکر کیا جن سے ملاقات فیصلہ کن ثابت ہوئی)

"اس (گبس) نے مجھ سے کہا کہ 'ٹام یہ اشتہار تمھارے متعلق ہے' میں نے کہا نہیں۔ میرے متعلق نہیں ہے' اس نے کہا۔ تمھارا کہنا کہ وہ تم سے متعلق نہیں ہے بے فایدہ ہے۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ وہ تمھارے متعلق ہے۔ اشتہار میں دیے ہوئے مرقع کی بنا پر میں اور میری بیوی نے تم کو پہچان لیا' میں نے پھر کہا کہ "نہیں وہ میرے متعلق نہیں ہے" اس پر گبس نے کہا کہ "دیکھو ٹام۔ اگر تم اقرار نہ کروگے تو میں انگلستان لکھ بھیجوں گا اور تمھاری ماں سے کہدوں گا کہ تم کہاں ہو اور کیا کر رہے ہو" میں نے اس پر بہت پریشانی کا اظہار کیا اور اس سے کہا کہ اپنے کام سے غرض رکھئے۔ دو سروں کے بیچ میں نہ آئیے"

(اس کے بعد بیان کیا گیا ہے کہ کس طرح سلیڈ نے جو ہاپشیر کا باشندہ تھا۔ ہاپشیر سے متعلق بہت مفید معلومات بہم پہنچائیں)۔

"اس کے بعد میں نے اس سے ہاپشیر کے متعلق بہت سے معلومات حاصل کیں۔ اور اس سے زیادہ معلوم کر لیا جتنا کہ میں اس کے متعلق کبھی جانتا تھا۔ دراصل ہاپشیر سے متعلق سب کچھ میں نے اسی سے معلوم کیا۔ کیونکہ جب تک کہ اس نے بیان نہیں کیا کہ ہاپشیر کہاں تھا۔ میں نہیں جانتا تھا کہ وہ کہاں تھا"

(اس معاملے میں بوگل کے حصے کو اس طرح بیان کیا گیا ہے:-)

"بوگل نے مجھے فوراً پہچان لیا۔ اور کہا کہ اس کو کچھ بھی شبہ نہیں ہے کہ میں کون ہوں میں بوگل سے سرے سے واقف ہی نہیں تھا۔

لیکن برک کی کتاب بیرج (Burke's Peerage) سے میں نے
بچ بورن خاندان کے اراکین کے متعلق معلومات حاصل کر لی تھیں
...... جن کی وجہ سے میں خواہ مخواہ اراکین خاندان کے متعلق گفتگو
کر سکا ..... بوگل کے مجھ پر وجہ سمجھ لینے کے بعد بھی میں نہیں
جانتا تھا کہ مجھے کیا کرنا ہے ...... لیکن ظاہر ہے کہ بوگل سے
بھی میں نے بہت کچھ معلومات حاصل کیں۔"

(لیڈی بچ بورن سے پہلی ملاقات کا اس طرح بیان
کیا گیا ہے:-)

"صبح کے دس بجے تھے جب وہ آئی۔ میں اس صبح ناشتے
کے لیے اٹھا تھا۔ لیکن کھانے کے بعد میری طبیعت بہت
ناساز ہو گئی تھی۔ میری ناسازئ مزاج کی اصلی وجہ میں بیان
نہیں کر سکتا۔ لیکن شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ ایک ایسی خاتون
سے جس کو میں نہیں جانتا تھا ملنے کے خیال سے میں سخت
گھبرا گیا تھا...... اپنے کو سخت بیمار محسوس کرتے ہوئے میں
کپڑوں ہی میں بچھونے میں لیٹ گیا تھا...... میں بچھونے
میں ایسا لیٹا تھا کہ میرا منہ دیوار کی طرف تھا۔ اور اس طرح پر
لیٹنے کی وجہ سے میری پیٹھ لیڈی بچ بورن کی طرف ہوتی تھی....
اس نے مجھے دیکھا اور اس کے بعد آگے آئی۔ اور مجھے پیار کیا اور
کہا کہ "اوہ۔ روجر میں تمھیں دیکھ کر بہت خوش ہوں"۔ وہ جذبات
سے بھری ہوئی اور بہت متاثر نظر آتی تھی..... وہ مجھ پر بہت
مہربان اور میری طرف بہت متوجہ تھی اور ہم نے فی الحقیقت
بہت ہی آزادی سے گفتگو کی۔ لیکن میں نہیں سمجھتا کہ اس
موقع پر جو گفتگو ہمارے درمیان ہوئی وہ بہت اہم تھی"۔

"مجھے اپنے پہلے مقدمے کے دوران میں صبح کی ڈاک سے ۳۴۷
ہر حیثیت اور ہر درجے کے عوام سے بہت سے خطوط ملا کرتے تھے

ان تمام خطوں میں جاگیروں کے لیے میں جو بڑی لڑائی لڑ رہا تھا۔ اس میں میرے ساتھ ہمدردی کا اظہار ہوتا تھا اور ہر خط میں ایک چیک ہوتا یا بینک انگلستان کی کوئی نوٹ : رقمیں جو مجھے وصول ہوتی تھیں وہ مختلف مقدار کی ہوتی تھیں۔ لیکن اکثر خطوط میں چیک یا نوٹس پچاس تا ۱۰۰ اور ۵۰۰ تا ۱۰۰۰ پونڈ کے ہوتے تھے۔ ان خطوں کے متعلق ایک عجیب بات یہ تھی کہ اکثر رقم جو مجھے نوٹس میں بھیجی گئی تھی وہ غیر رجسٹر شدہ خطوں کے ذریعے سے بھیجی گئی تھی۔

"میں کٹہرے میں ۲۵ دن رہا۔ اور ۲۹ دن مجھ پر جرح ہوتی رہی۔ جس زمانے میں مجھ سے گیارہ ہزار سوال کئے گئے اور اختتام مقدمہ پر استغاثے کو تسلیم کرنا پڑا کہ میں نے نو ہزار تین سو کے جواب صحیح دیئے تھے۔

"سارجنٹ بالنٹاین (Serjeant Ballantine) میرے بڑے وکیل تھے میرے دعوے کی تائید میں مقدمے کی ابتدا ایک تقریر کے ذریعے سے کی گئی جس میں کئی دن لگ گئے۔ اکثر لوگوں کا خیال تھا کہ وہ تقریر بہت ہی ہوشیاری سے کی گئی تھی۔ لیکن میرے خیال میں وہ لغو تھی۔ وہ مجھ سے وسٹ منسٹر ہال (Westminister Hall) میں ملے اور پوچھا کہ "ہاں سچ بورن۔ میری تقریر کے متعلق تمھاری کیا رائے ہے؟" میں نے کہا "میں اس کو بہت اچھی نہیں سمجھتا ہوں۔ میرے خیال میں وہ لغو تھی۔" ظاہر ہے کہ اس سے انھیں برا لگا۔ اور بلا شبہہ ان کے مقدمے کو خارج کر دینے کی درخواست کرنے کی وجہ یہی تھی۔

"میں چاہتا ہوں کہ ساری دنیا مجھ سے آخری مرتبہ ایمانداری سے اور صحیح صحیح طور پر ان حالات کو جو میرے اس مفصل و مکمل اقبال جرم کا باعث ہوئے ہیں معلوم کرلے۔ سب سے پہلے میں یہ

کہنا چاہتا ہوں کہ میں ایک ضعیف آدمی ہوں۔ میری عمر کا باسٹھواں سال اب شروع ہونے والا ہے۔ اور گو جو کچھ میں کہنے والا ہوں اس کو سب لوگ صحیح نہیں سمجھیں گے۔ تاہم وہ سچ اور واقعہ ہوگا۔ کیونکہ میں اپنے ضمیر سے بوجھ ہلکا کرنا چاہتا ہوں۔ اور عوام کے دلوں سے اس شبہ کو دور کرنا چاہتا ہوں جو ان کو میری بابت ممکن ہے کہ باقی ہو۔ اس اقبال جرم کرنے میں میرے پیش نظر کوئی مالی اغراض نہیں تھے۔

"مجھے توقع جو کچھ تھی (یعنی دعویدار بننے میں) وہ روپیہ حاصل کرنے کی تھی۔ میں روپیہ چاہتا تھا۔ اور روپیہ ہی میرا مقصد تھا۔ اور اگر سڈنی کے نوآباد باشندے میری اتنی ضیافتیں اور خاطر مدارات نہیں کرتے تو میں جہاز میں سوار ہوتا اور میری باقی عمر پانا ما (Panama) میں اپنے بھائی کے ساتھ گزارتا۔ اور گمنام مرجانا یہی دراصل میرا ارادہ تھا۔ لیکن میری بہتیری کوشش کے باوجود میں ان لوگوں سے چھٹکارا نہیں پا سکا جو میرے گرویدہ ہوگئے تھے۔ اور مضبوطی سے یقین رکھتے تھے کہ میں ہی اصل سر روجر تھا۔ ظاہر ہے کہ میں اچھی طرح سے جانتا تھا کہ میں سر روجر نہیں ہوں۔ لیکن ان لوگوں نے میری اتنی آؤ بھگت کی کہ میں دراصل بھول گیا کہ میں کون تھا۔ اور رفتہ رفتہ یقین کرنے لگا کہ جاگیروں کا اصل مالک میں ہی تھا.....

"ختم کرنے سے پہلے میں چاہتا ہوں کہ اس موقع سے فایدہ اٹھا کر بچ بورن جاگیرات کے وارث اور اس خاندان کے دوسرے اراکین پر اس بے حد تکلیف و پریشانی کے لیے جو میرے باعث انھیں سالہاسال تک ہوتی رہی ہے اپنے دلی تاسف کا اظہار کردوں۔

"میں مزید یہ امر بھی کہنا چاہتا ہوں کہ میں کالیفورنیا

(California) جانے اور اپنی باقی عمر اپنے بھائی کے ساتھ گزارنے کے اپنے ارادے کو پورا کرتا' اگر یہ واقعہ پیش نہیں آتا کہ میں بوگل (Bogle) اور گل فائل (Gilfoyle) اور بہت سے اشخاص سے آسٹریلیا میں ملا۔ جو خاندان ٹچ بورن سے اتنے واقف تھے' اور جنھوں نے دراصل اس کے متعلق مجھے اتنے معلومات بہم پہنچائیں کہ میرے دماغ پر ان کا اتنا اثر ہوگیا کہ میں دراصل یقین کرنے لگا کہ میں وہی شخص ہوں جو یہ لوگ کہتے ہیں کہ میں ہوں اس کی وجہ سے مجھے ایک عجیب واقعہ یاد آرہا ہے' جو میرے دوسرے مقدمے میں پیش آیا' جب کپتان ہوگل (Captain Hugel) جو ایک بڑے جہاز گلن اوون ("Glen owen") کے مالک تھے گواہی دے رہے تھے تو کاکبرن کے ایک سوال کے جواب میں انھوں نے کہا کہ "یہ شخص یقیناً آرتھر اورٹن ہے۔ لیکن مجھے یقین نہیں کہ وہ اس سے واقف ہے۔ میں نے اس سے گھنٹوں باتیں کی ہیں لیکن مجھے ایک بھی ایسی بات دریافت نہیں ہوئی جس سے ظاہر ہوتا کہ وہ اپنے کو بہ حیثیت اورٹن کے پہچانتا بھی ہے۔"

آرتھر اورٹن[1]

---

[1] اورٹن کا میری لی بون (Marylebone) میں اپریل ۱۸۹۸ء میں انتقال ہوا۔ کہا جاتا ہے کہ اس نے اپنے اقبال جرم کو واپس لیا۔ اور اس کے صندوق تعش پر جو نام منقوش تھا وہ سر روجر چارلس ڈوٹی ٹچ بورن تھا' اس دعویدار کے روجر ٹچ بورن ہونے کے امکان کو تمام ذی عقل اشخاص نے ترک کردیا ہے۔" دیکھیے ضمیمۂ لغت قومی سوانح میں ایک مضمون جس کے مصنف جے۔ پی۔ اٹلے کا موجودہ اڈیٹر بہت سے قیمتی معلومات کے لیے رہین منت ہے۔ مثلاً یہ کہ مسٹر چارلس ہال (Mr Charles Hall) مرحوم

۴۴۸ **دفعہ ۵۱۷:** ج مسٹر بک کے مقدمے کا حسب ذیل مختصر بیان کلیتہً ایک سرکاری ماخذ سے لیا گیا ہے۔[ل]

۱۸۷۷ء میں ایک شخص جو اپنے کو جان اسمتھ (John Smith) کہتا تھا عورتوں کو فریب دینے کے جرم پر اولڈ بیلی (Old Bailey) میں مجرم قرار دیا گیا۔ اس کے فریب دینے کے طریقے یہ تھے کہ وہ اپنا ایک دولتمند امیر لارڈ وِلوبی (Lord Willoughby) کے نام سے تعارف کراتا تھا اور ظاہر کرتا تھا کہ اس کی ڈیوڑھی سینٹ جانس ووڈ (St. John's wood) میں ہے۔ اور اس عورت کو اپنی داشتہ بننے کہتا تھا۔ اس کے بعد وہ کہتا کہ اس عورت کے لیے نئے کپڑے وغیرہ خریدنا چاہیئے۔ اور کسی مشہور تاجر کی دکان کو حکم لکھ دیتا جہاں سے کہ وہ مطلوبہ

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ:- جو دعویدار کے ساتھ وکیل کی حیثیت سے جنوبی امریکا ایک کمیشن پر گئے تھے۔ اور جس میں دعویدار اگرچہ اہم گواہ تھا۔ لیکن حاضر نہیں ہوا تھا۔ اسی بنا پر انھوں نے مسٹر اٹلے سے کہا تھا کہ انھوں نے "فریب کو اپنے آنکھوں کے سامنے نشوونما پاتے دیکھ لیا"۔

تدفین پاڈنگٹن کے قبرستان میں ۶ اپریل ۱۸۹۸ء کو عمل میں آئی۔ قبر پر کوئی کتبہ نصب نہیں کیا گیا ہے۔ گو کفن کے صندوق پر اور موت و تدفین کے رجسٹر میں وہی نام تھا جو اوپر بیان ہوا۔

ل رپورٹ کمیٹی تحقیقاتی (رائٹ آنریبل سر آر۔ ایچ کالنس۔ ماسٹر آف رولس۔ سر اسپنسیر والپول کے۔ سی۔ بی۔ اور سر جان ایج رکن کونسل آف انڈیا سابق میر مجلس عدالت عالیہ صوبہ شمالی مغربی۔ جنھیں مسٹر سکریٹری ایکرس ڈگلاس نے ۹ ستمبر ۱۹۰۴ء) "مسٹر اڈالف بک کی (۱۸۹۶ء اور ۱۹۰۱ء) کی دو سزاؤں کی تحقیقات کے لئے مقرر کیا تھا" نیز دیکھئے شہادت مسٹر اڈالف بک، مسٹر جارج آر۔ سمس کا ایک ۳ پنس کا رسالہ جسے ڈیلی میل سے دوبارہ طبع کیا گیا ہے۔ رپورٹ کے بعد شہادت کی یادداشتیں" اور مختلف دستاویزات" کے فوٹو دیے گئے ہیں۔

چیزیں خرید سکے۔ اور اسے ایک غیر موجود بنک "بنک آف لندن"
کے نام چک لکھ دیتا۔ پھر کسی حیلے پر وہ کوئی زیور مستعار لیتا، اور روپوش
ہو جاتا۔ اس کو پانچ سال حبس دوام کی سزا دی گئی۔ لیکن اپریل ۱۸۸۱ء
میں اس کو زیر نگرانی رہائی دی گئی۔

آخر ۱۸۹۴ء میں ایسے ہی فریب کی مختلف عورتوں نے پولس
سے شکایت کی۔ اور دسمبر ۱۸۹۵ء میں ایک عورت سٹربک سے
وکٹوریا اسٹریٹ (Victoria Street) میں ملی اور اس پر الزام لگایا کہ
اس نے اس کا سرقہ بالجبر کیا ہے۔ گو سٹربک نے احتجاج کیا کہ اس نے
اسے اس سے قبل کبھی دیکھا بھی نہیں ہے۔ ان بہت سی عورتوں کو
جنھوں نے پولس سے شکایت کی تھی سٹربک کو دیکھنے کا "حسب معمول"
موقع دیا گیا تاکہ معلوم ہو سکے کہ آیا وہ اس کی شناخت کر سکتے ہیں کہ وہ
وہی شخص ہے جس نے انھیں فریب دیا ہے۔ ان میں سے اکثروں نے
پولس کی عدالت میں مختلف درجوں کے یقین کے ساتھ اس کے
خلاف گواہی دی۔ اور وسٹ منسٹر کی عدالت پولس نے اس کے
چالان کے لیے حکم دے دیا۔ مارچ ۱۸۹۶ء میں اولڈ بیلی کی عدالت میں
اس پر مقدمہ چلایا گیا (اس کی اصل جواب دہی یہ تھی کہ اصل خاطی وہ
شخص ہے جسے ۱۸۷۷ء میں سزا دی گئی تھی۔ اور وہ مجرم نہیں ہے)
اور اسے سات سال کے حبس دوام کی سزا دی گئی۔ اس نے فوراً معروضہ
گزرانا۔ اور اس کے بعد بھی کئی معروضے گئے کہ مقدمے کی دوبارہ سماعت
کی جائے کیونکہ غلط شناخت کی بنا پر اسے سزا دی گئی ہے لیکن اسے کامیابی
نہیں ہوئی۔ اسے زیر نگرانی رکھ کر ۱۹۰۱ء میں رہا کیا گیا۔ اور اپریل ۱۹۰۴ء
میں اسے دوبارہ گرفتار کر لیا گیا۔ اور الزامات انھیں الزامات کے

لہ دیکھئے صفحہ (۵۰۴ کتاب انگریزی) آگے۔ جہاں پائے تخت کی پولس کو جو ہدایات شناخت کے
متعلق دیے گئے ہیں۔ ان کو بیان کیا گیا ہے۔

مماثل تھے جن کی بنا پر اسے سنہ ۱۸۹۶ء میں مجرم قرار دیا گیا تھا۔ اس کی سماعت گرانتھام جسٹس (Grantham J.) کے اجلاس پر ہوئی اور اسے دوبارہ نہ صرف الزامات عاید کردہ کا بلکہ سنہ ۱۸۹۶ء میں ان کے مماثل جرائم کے مجرم قرار پانے کا مجرم قرار دیا گیا۔ لیکن گرانتھام جسٹس نے اس مقدمے کے متعلق انھیں تشکوک ہونے کی وجہ سے حکم سزا کو دوسری میقات تک ملتوی کر رکھا۔ اور فی الواقع سزا کا کوئی حکم نہیں دیا گیا۔ کیونکہ اسی اثنا میں سابقہ سزا یافتہ مجرم اسمتھ مماثل الزامات پر جس کا اس نے ارتکاب مسٹر بک کے زمانۂ قید میں کیا تھا گرفتار ہوا۔ جس کی بنا پر مزید تحقیقات کی گئی اور مسٹر بک کی رہائی اور سنہ ۱۸۹۶ء و سنہ ۱۹۰۱ء دونوں سزاؤں سے معافی عمل میں لائی گئی۔ اس کے جلد ہی بعد اسمتھ کو فلی مور جسٹس (Phillimore, J.) کے اجلاس پر چالان کیا۔ اور ۱۵ ستمبر سنہ ۱۹۰۲ء کو اسے پانچ سال کے حبس دوام کی سزا دی گئی۔ یہ ناممکن تھا کہ اسمتھ اور بک دونوں ایک ہی شخص ہو سکتے تھے۔ کیونکہ اسمتھ کی ختنہ ہوئی تھی اور مسٹر بک کی ختنہ نہیں ہوئی تھی (سرکاری تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ میں بیان کیا گیا ہے) کہ مسٹر بک کے خلاف الزامات کی سرے سے کوئی بنیاد ہی نہیں تھی۔ اور نہ اس کے ان سے کسی قسم کے کوئی تعلق سمجھنے کی کوئی وجہ تھی۔" مسٹر بک کو دوبارہ معافی دی گئی۔ اور خزانے سے پانچ ہزار پونڈ معاوضہ دلایا گیا۔ اس واقعے سے کہ ایک معصوم شخص کو دوبارہ مجرم قرار دیا جا سکتا ہے اور نیز یہ کہ پہلی دفعہ سزا دی جانے کے بعد ہوم آفس کو درخواست دینے سے کوئی فایدہ نہیں ہوتا ہے عوام کے دلوں میں ہمارے نظام انصاف فوجداری کی ماہیت اور اس کے عمل سے سخت بدگمانیاں پیدا ہوگئیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مسٹر سکرٹری اکرس ڈگلاس نے ایک محکمہ جاتی کمیٹی جس میں کالنس ماسٹر آف رولس (Collins, M. R.) سر اسپنسر والپول کے۔ سی۔ بی (Sir Spencer Walpole, K. C. B.) اور سر جان ایج کے۔ سی۔ (Sir John Edge, K.C.) رکن کونسل آف انڈیا

اور صوبۂ شمال مغرب کی عدالت عالیہ کے سابق میر مجلس شامل تھے، مقرر کی۔ تاکہ ان دو سزاوں کے حالات کی تحقیقات اور رپورٹ کریں۔ اسی رپورٹ سے ذیل میں چند خلاصے دیے جاتے ہیں:-

"ہم نے اس مقدمے کی تمام اہم نوبتوں کی تحقیق کی طرف اپنی توجہ مبذول کی، تاکہ اگر ممکن ہو تو نہ صرف پہلی سماعت پر اصل غلطی کی وجہ معلوم ہو جائے بلکہ نظر ثانی کرنے والی بعد کی عدالت کی غلطی کو پکڑنے اور اس کی اصلاح کرنے میں ناکامی کا سبب ظاہر ہو جائے۔ ہماری دانست میں بعد کی کارروائی ہی دونوں کارروائیوں میں سے زیادہ اہم ہے۔ کیونکہ جج چاہے کتنے ہی قابل و تجربہ کار ہوں غلطی کر سکتے ہیں۔ اور شناخت کی شہادت جو محض شخصی تاثرات پر مبنی ہو۔ تمام اقسام شہادت میں سب سے کم قابل اعتبار ہے۔ اور اسی لیے جب تک دوسرے واقعات سے اس کی تائید نہ ہو۔ جوری کے فیصلے کے لیے بہت ہی غیر محفوظ بنیاد ہوتی ہے۔ تکنیک کے ان عناصر کو کسی بھی نظام قانون سے دور نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن اگر یہ امر معقول حد تک یقینی نہ ہو تب بھی ممکن ضرور ہونا چاہیے کہ جو غلطی ان دونوں یا کسی ایک سبب کی وجہ سے پہلی نوبت پر ہو۔ نظر ثانی کرنے والی عدالت کے ذریعے سے اس کی اصلاح ہو جائے...... عام الفاظ میں اس مقدمے میں اس غریب پر جو خوفناک حادثہ گزرا وہ غلط شناخت کی وجہ سے تھا۔ استغاثے نے اسے سابق میں سزا یافتہ شخص اسمتھ سمجھا۔ سزا دیے جانے پر اس کو جیل کے عہدہ داروں نے وہی خط و نشان دیا جو اسمتھ کو دیا گیا تھا۔ اور مسٹر بک کے مجرم قرار دیے جانے کے بعد اسمتھ کے دوبارہ گرفتار ہونے تک یہ نہ معلوم ہوا کہ ایسی قطعی شہادت موجود ہے جس سے اسمتھ اور مسٹر بک کے ایک ہونے کی قطعی تردید ہو جاتی ہے۔

"ہماری رائے میں اس خاص مقدمے کی غلطی بغیر اصلاح کے نہیں رہ جاتی اگر قابل ابتدائی جج (سر فارسٹ فلٹن) (Sir Forrest Fulton) عدالت مقدمات محفوظ کردۂ سرکار کے غور کرنے کے لیے اس امر پر جس کو مسٹر گل نے

۴۵۰

پیش کیا تھا۔ مقدمہ محفوظ کرنا مناسب سمجھتے .... فی الوقت جج کو اگر وہ انکار کرے تو مقدمہ محفوظ کرنے پر مجبور کرنے کے لیے کوئی احکام نہیں ہیں۔ یہ امر نہایت آسان ہوگا کہ ایسے احکام بنائے جائیں جن کی رو سے بادی النظری قوی وجوہات کی بنا پر جب عدالت سے درخواست کی جائے تو عدالت مجاز ہو کہ حکم اظہار وجہ جاری کر کے سرکار کو توجہ دلائے کہ جس فیصلے پر اعتراض کیا گیا ہے اس کی تائید کرے[1]۔ اگر عدالت کی رائے میں غلطی ہوئی ہو تو آیا صرف حکم سزا کو منسوخ کر دینا چاہیئے۔ یا مقدمے کی دوبارہ سماعت کا حکم دیا جانا چاہیئے ایک زیادہ بڑا سوال ہے..... اور گو اس کے متعلق کچھ خیال ظاہر کرنا ممکن ہے کہ ہمارے اختیارات سے باہر ہو لیکن کیا اس کا وقت نہیں آیا ہے کہ ایک ایسے شخص کو معاف کرنے کی بے ضابطگی جس کو سزا ہی نہیں دینی چاہیئے تھی، موقوف کر دی جائے۔ اور اٹارنی جنرل کی درخواست پر سجل یا ریکارڈ عدالت میں براۃ لکھانے کے زیادہ آسان طریقے کو اختیار نہ کر لیا جائے۔"

معصوم شخص کی معافی کو عقل سلیم سے مطابق کرنے کے لیے ایک ایسی ہی تحریک چند سال قبل اٹارنی جنرل سر فریڈرک پالاک (Sir F. Pollock) نے بھی کی تھی[2]۔

اس رپورٹ کے ضمیمے میں منجملہ اور بہت سے دستاویزات کے "مشتبہ یا قیدی اشخاص کی شناخت سے متعلق پائے تخت کی پولس کے لیے ہدایات" بھی تھے:۔

---

[1] اسی غرض سے اور دوبارہ سماعت کا حکم دینے کا مجاز بنانے لارڈ چانسلر ہالس بری (Lord Chancellor Halsbury) نے ۱۹۰۵ء میں ایک مسودۂ قانون پیش کیا تھا۔ لیکن اس پر بحث تک نہیں ہوئی۔ بالآخر قانون مرافعۂ فوجداری ۱۹۰۷ء (۷ ایڈورڈ سوم باب ۲۳) نافذ کیا گیا جس کی رو سے انصاف کی غلطیوں کی اصلاح کے بہت وسیع اختیارات دیے گئے۔ (لیکن دوبارہ سماعت کا اختیار نہیں دیا گیا)

[2] دیکھیے لغت قانونی مصنفہ وارٹن بعنوان "دوبارہ لن"

"اغراض شناخت کے لیے ان دوسرے اشخاص کے ساتھ جو آنے پر راضی ہوں پولس والوں کو بھی شریک نہیں کرنا چاہیے۔ سوائے اس کے کہ ضرورت ناگہانی ہو اور تھانے پر کافی تعداد میں اشخاص جمع نہ کیے جاسکیں۔ جہاں تک ممکن ہوسکے قیدی ہی کی شکل ولباس کے اشخاص کو منتخب کرنا چاہیے۔ مقدمے کی تنقیح کرنے والے عہدہ دار کو چاہیے کہ شناخت یا اس میں ناکامی کے تمام حالات کو غور سے دیکھے، تاکہ وہ ان سے متعلق شہادت دینے کے قابل ہوسکے۔ اغراض و مفاد انصاف کے لیے یہ امر نہایت اہم ہے کہ جو اشخاص شناخت کرنے کے لیے آئے ہوں، انھیں ان کے حال پر چھوڑ دیا جائے اور ملزم کے خلیے کے بیان، یا اس کی تصویر دکھلانے یا کسی اور طریقے سے ان کی مدد نہ کی جائے۔ جب کبھی کسی ملزم شخص کی شناخت کے لیے گواہوں کو لایا جائے تو ملزم کو انھیں دکھلانے سے پہلے اسی کے درجے اور معاشرتی حالات کے لوگوں کے ساتھ رکھنا ضروری ہے۔"

مذکورۂ بالا یا ان سے مماثل حالات میں جن اشخاص کو معائنہ کرنے بلایا جاتا ہے بعض ایسے ہوں گے جو شناخت کریں گے بعض ایسے جو شناخت نہیں کرسکیں گے اور بعضوں کو یقین ہوگا کہ جس شخص کا معائنہ کیا گیا وہ وہ شخص نہیں ہے جس کی شناخت مطلوب تھی عملدر آمد یہ ہے کہ کبھی صرف شناخت کی شہادت پیش کی جاتی ہے لیکن ہماری غرض یہ ہے کہ جس شخص کا معائنہ کیا جاتا ہے اس کے ساتھ انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ شناخت میں ناکام رہنے کی شہادت

ص ۵۱۴

و نیز اس یقین کی شہادت کہ جس شخص کا معائنہ کیا گیا وہ شخص نہیں ہے جس کی شناخت مطلوب تھی ان دونوں امور کی شہادت بھی دی جائے۔

۴۵۲
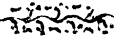
باب ہفتم

اپنے متعلق شہادت

دفعہ (۱)

اپنے متعلق شہادت عام طور پر

	صفحہ اصل کتاب	صفحہ ترجمہ
اپنے متعلق شہادت	۴۵۲	۸۰۶
عام اصول	۴۵۳	۸۰۷
اپنے مفید شہادت	۴۵۳	۸۰۸
اپنے مضر شہادت	۴۵۴	۸۰۹
کس طرح بہم پہنچائی جاتی ہے	۴۵۴	۸۰۹
اقوال کے ذریعے سے	۴۵۴	۸۱۰
تحریر سے	۴۵۴	۸۱۰
علامتوں سے	۴۵۴	۸۱۰
خاموشی سے	۴۵۴	۸۱۰
اس کے مختلف اقسام	۴۵۵	۸۱۱
۱۔ پہلی قسم	۴۵۵	۸۱۱
۱۔ عدالتی	۴۵۵	۸۱۱
۲۔ غیر عدالتی	۴۵۵	۸۱۱
۲۔ دوسری قسم	۴۵۵	۸۱۱

۱۔ اقبالات دیوانی ... ۴۵۵-۸۱۱

۲۔ اقبالات فوجداری ... ۴۵۵-۸۱۱

۳۔ تیسری تقسیم ... ۴۵۵-۸۱۱

۱۔ مکمل ... ۴۵۵-۸۱۱

۲۔ غیر مکمل ... ۴۵۵-۸۱۲

دستاویزات کی شہادت اصلی بطور قابل ادخال ہوتی ہے (سلاٹیری بنام پولی) ... ۴۵۶-۸۱۳

لیکن سوائے ازروئے قانون موضوعہ کے تکمیل دستاویز مہری کے ثبوت کے لیے نہیں ... ۴۵۹-۸۱۸

اپنے مضر بیانات وغیرہ کس سے کئے جا سکتے ہیں ... ۴۵۹-۸۱۹

اس شخص کی ذہنی حالت جو اپنے مضر بیانات وغیرہ کرتا ہے ... ۴۶۰-۸۲۰

نشہ ... ۴۶۰-۸۲۱

نیند میں باتیں کرنا ... ۴۶۰-۸۲۱

دیوانگی ... ۴۶۰-۸۲۱

غلطی سے مضر بیانات ... ۴۶۰-۸۲۱

واقعاتی غلطی ... ۴۶۰-۸۲۱

قانونی غلطی ... ۴۶۱-۸۲۱

اپنے مضر بیانات وغیرہ کون شخص کر سکتا ہے ... ۴۶۱-۸۲۲

دفعہ ۵۱۸:۔ گزشتہ ابواب میں ہم نے ان اصولوں کی ماہیت کو بیان کیا ہے۔ جن کی بنا پر شہادت اصلی نہ ہونے یا قریبی نہ ہونے کی وجہ سے مسترد کی جاتی ہے۔ موجودہ باب کسی شخص کے موافق یا مخالف شہادت کی اس نوع کے لیے مخصوص ہوگا جو خود اس کے یا اس کے نمایندوں کے یا ان لوگوں کے جن کا وہ نمایندہ ہوتا ہے قول یا فعل سے بہم پہنچتی ہے۔ ایسی تمام شہادت کو ہم "اپنے متعلق" شہادت کے جملے سے ادا کریں گے: جب وہ اس شخص کے موافق ہوگی جو اس کو بہم پہنچاتا ہے تو اس کو "اپنے مفید" شہادت کہیں گے۔ اور جب اس کے خلاف ہو تو "اپنے مضر"[۱]۔

[۱] ان تین میں سے پہلے دو لفظ عدالتی شہادت مصنفہ بنتھم جلد ۵ صفحہ ۲۰۴ سے لیے گئے ہیں "اپنے مضر" (Self disserving) کے لفظ کو طبع دہم کے اڈیٹر نے بنتھم کے لفظ "اپنے خلاف جانے والے" (Self harming)

۴۵۴ **دفعہ ۵۱۹ حب:** "اپنے متعلق" شہادت کے متعلق اصول قانون یہ ہے کہ جب وہ "اپنے مفید" ہو تو ناقابل ادخال ہوتی ہے۔ لیکن جب وہ "اپنے مضر" ہو تو بہ چند استثنا قابل ادخال ہوتی ہے۔ اور اکثر نہایت ہی قابل اطمینان قسم کی شہادت سمجھی جاتی ہے[1]۔ کیونکہ اگرچہ قانون کو ترک کرکر دیکھا جائے تو اس دعوی کو ثابت کرنا مشکل ہوگا کہ کسی شخص کے بیانات یا ان کے مماثل اقوال کی خاص صورتوں میں دوسرے شخص کے خلاف بطور شہادت کچھ وقعت نہیں ہوتی ہے — تاہم ہمارا قانون ان بیانات کو اپنے اس بڑے اصول کی تتبع میں جس کی رو سے شہادت کا قریبی ہونا ضروری ہوتا ہے مسترد کرتا ہے[2]۔ اور نیز اس وجہ سے بھی ان بیانات کو مسترد کرتا ہے کہ ایسی شہادت کو قابل ادخال ٹھیرانے سے علانیہ طور پر فریب و جعل سازی کے موقع بہم پہنچتے ہیں۔ یہ اس عام اصول کی ایک شاخ ہے کہ "کسی شخص کو بھی اس کی اجازت نہیں دینی چاہیئے کہ وہ اپنے لیے شہادت بنائے"[3]۔ لیکن اس کے برخلاف ایک عالم کا تجربہ اس پر گواہ ہے کہ چونکہ لوگ اپنے مفاد کو دیکھتے اور اپنے نفع کو مطلوب رکھتے ہیں اس لیے جو کچھ وہ اپنے مفاد یا نفع کے خلاف کہیں اس کو کافی محفوظ طور پر کم از کم اس وقت تک جب تک اس کے

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ: کے بجائے اختیار کرلیا ہے۔ لیکن مصنف نے بتتم ہی کے لفظ کو استعمال کیا تھا۔

[1] شہادت از گلبرٹ صہ ۱۱۹ طبع چہارم۔ قانون مصنفہ فنچ ۳۰ مقدمات جوری صہ ۱۳ ۔ نیز دیکھئے شہادت مصنفہ اسکارڈس۔ مسئلہ ۷۔ نوٹ ۱۰۔

[2] دیکھئے دفعہ ۹۱۔

[3] ماریج بنام لارنس ۳ بارن وال و اڈالفس ۱۴۲-۱۴۴۔ شہادت مصنفہ فیپس طبع ششم ۲۲۹-۲۳۰ نیز دیکھئے ۵۰۶۔

خلاف ظاہر نہ ہو صحیح سمجھا جا سکتا ہے۔

دفعہ ۵۲۰: اس لیے اپنے مفید شہادت کے موضوع کو چند لفظوں میں ختم کیا جا سکتا اور فی الحقیقت اس پر "دوسروں کے درمیانی معاملے سے کسی شخص کو متاثر نہیں ہونا چاہئیے" کے عنوان کے تحت فی الجملہ غور کیا جا چکا ہے[1]۔ لیکن اپنے مفید شہادت کو ناقابل ادخال ٹھیرانیوالے اصول کے چند مستثنیات بھی ہیں۔ پہلا استثنا یہ ہے جب کسی دستاویز یا بیان کا کوئی جزو کسی شخص کے خلاف اس کے مضر شہادت بطور پیش کیا جائے تو اس کو حق ہوتا ہے کہ کل دستاویز یا بیان کو جوری کے سامنے پیش کرائے جن کا فرض ہوگا کہ کسی اپنے مفید بیان پر جو اس میں ہو غور کریں اور اس کو اس کی مناسب وقعت دیں[2]۔ یہ تصور انصاف کے اس صاف اصول پر مبنی ہے کہ کسی شخص کے بیان کو اس کے خلاف استعمال کرنے سے آپ اس بیان کو کم از کم بطور شہادت قبول کرتے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ رومی فقہاء اس سے آگے گئے تھے۔ پوتھیے[3] (Pothier) کہتے ہیں کہ "غور کرو کہ جب میرے پاس تمھارے اقبال کے سوا کوئی اور شہادت نہیں ہے تو میں اس کو منقسم نہیں کر سکتا۔ مثلاً فرض کرو کہ میرا تمھارے خلاف دو سو لیور سے (livres) (فرانسیسی سکہ) کا دعویٰ ہے جس کے متعلق میں کہتا ہوں کہ تم نے قرض لیا ہے۔ اور میں اس کی ادائی کا

---

[1] دیکھیے دفعات ۵۰۶ تا ۵۱۰۔

[2] شہادت مصنفہ ٹیلر طبع یازدہم۔ ۷۳۰ تا ۷۴۰۔ شہادت از فیپاسن صفحہ ۱۶ طبع پنجم شہادت مصنفہ پوتھیے جلد دوم صفحہ ۱۵۶ تا ۱۵۸۔ رانڈل بنام بلاکبرن ۵ ٹانٹن ۲۴۵۔ تھامسن بنام آسٹن ۲۔ ڈارلنگ ورای لینڈ ریپورٹس ۲۸۵۔ اسمتھ بنام بلانڈی ریان و موڈی ۲۵۱۔ ڈاربی بنام اوسلی ۲ جورسٹ (سلسلۂ نو) ۴۹۷۔

[3] شہادت از پوتھیے جلد ۱۔ دفعہ ۷۹۹۔

خواستگار ہوتا ہوں۔ تم قرض کا اقبال کرتے ہو لیکن یہ بھی کہتے ہو کہ تم نے اس کو ادا کر دیا ہے۔ میں قرض کو تمھارے اقبال سے اس لیے ثابت نہیں کر سکتا کہ اسی میں تم نے ادائی بھی بیان کی ہے۔ یعنی ساتھ ہی وہ ادائی کی شہادت بھی ہوتا ہے۔ کیونکہ میں اس کو جیسا بھی وہ ہے یعنی مجموعی طور پر ہی آپ کے خلاف استعمال کر سکتا ہوں۔ لاطینی مقولہ ہے کہ جب کوئی گواہ کوئی اقبال کرتا یا ایسی گواہی دیتا ہے جو اس کے مضر ہوتی ہے تو اس کے متعلق سمجھا جاتا ہے کہ اس کو کل بیان سے اتفاق ہے[1]۔ یہ اصول ان کے عدالتی نظام میں غالباً منصفانہ تھا۔ لیکن ہمارے قانون میں گو پورا بیان قابل ادخال ہوتا ہے لیکن ہر جزو کی وقعت کا تصفیہ جوری کو کرنا ہوتا ہے۔ جو مفید ذاتی بیان پر اعتبار کرنے اور مضر ذاتی بیان کو ناقابل اعتبار ٹھیرانے یا اس کے برعکس قرار دینے کی مجاز ہوتی ہے۔ نیز جب کسی شخص پر مقدمہ چلایا جائے، تو کم از کم اس وقت جب کہ اس کی جواب دہی کے لیے کوئی وکیل نہ ہو اپنی جواب دہی میں ایسے امور بیان کر سکتا ہے جو شہادت سے ثابت نہیں ہوتے ہیں۔ اور جن کو وہ شہادت سے ثابت نہیں کر سکتا ہے۔ اور جوری ان امور پر اگر وہ ان کو قابل اعتبار سمجھے عمل کرنے کی مجاز ہو سکتی ہے[2]۔ اپنے مفید شہادت کو حالات متعلقہ کی شہادت سے مخلوط نہ کرنے میں بھی احتیاط کرنی چاہیئے۔ کسی شخص کے الفاظ جب وہ ایسے فعل یا عمل کے ساتھ کہے گئے ہوں جو شہادت ہو حالات متعلقہ کے جزو اور اسی لیے قابل ادخال شہادت ہو سکتے ہیں۔

دفعہ ۵۲۱: اس لیے اب ہم مضر ذات یا اپنے مضر شہادت کے زیادہ اہم اور زیادہ مشکل موضوع کی بحث کی طرف لوٹیں گے: یہ شہادت

---

[1] دیکھیے بیلڈن بنام والٹن (Baildon v. Walton) ا۔ ایکسچیکر ۶۱۷۔

[2] دیکھیے پیچھے دفعہ ۶۳۵۔

الفاظ۔ تحریر۔ علامات یا خاموشی سے بہم پہنچ سکتی ہے۔" یہ امر غیر اہم ہے کہ کوئی شخص اپنا ارادہ الفاظ کے ذریعے سے ظاہر کرتا ہے یا واقعات کے ذریعے سے[۱]" لیکن اپنے مضر شہادت کے اظہار کی معمولی شکل بلاشبہ دوسروں سے کہے ہوئے الفاظ ہوتے ہیں۔ یا تحریر۔ لیکن اپنے سے آپ گفتگو میں کہے ہوئے الفاظ بھی مساوی طور پر قابل ادخال شہادت ہوتے ہیں[۲]۔ اور علامتوں کے متعلق سچ کہا گیا ہے کہ "ظاہری افعال اندرونی رازوں کی شہادت ہوتے ہیں[۳]۔" مثلاً کسی گونگے اور بہرے شخص سے جواب دہی کرنے کے لیے کہا جا سکتا ہے۔ اور وہ کسی مترجم کے ذریعے سے جو عدالت و جوری کو اس کی علامتوں کا مفہوم سمجھا سکے اپنا مقدمہ بیان کر سکتا ہے[۴]۔ اسی طرح خاموشی بھی: "جو شخص خاموش ہو جاتا ہے رضامند سمجھا جاتا ہے[۵]" یہ ایک ایسا اصول قانون ہے جس کو کافی قیود کے ساتھ سمجھنا چاہیئے۔ اس اصول کی زیادہ صحیح توضیح حسب ذیل اصول قانون میں کی گئی ہے: کہ جو شخص خاموش ہو جاتا ہے وہ اقبال تو نہیں کرتا ہے۔ لیکن یہ بھی صحیح ہے کہ وہ انکار نہیں کرتا ہے[۶]" اور ہمارے قدیم اساتذہ میں سے ایک نے سچ کہا ہے کہ "انکار کی وقعت اتنی نہیں ہوتی ہے جتنی کہ اقبال کی ہوتی ہے[۷]" جس کو عصر جدید میں پوری طرح صحیح تسلیم کیا جاتا ہے[۸]۔ اس اصول قانون کو مشروط کرکے

۵۵۴

۱۔ ۱۰ اک ۲۴۱۔ الف۔ دیکھیے فورڈ بنام الیٹ۔ ۴ اکسچیکر ۷۸۔

۲۔ ملک بنام سمنز۔ ۲۔ کیا رنگٹن وپین ۵۴۰۔

۳۔ دیکھیے ۔ گک ۲۴۶ ب اصول متعارفۂ قانون مصنفۂ ونگیٹ ۱۰۸۔ اصول متعارفۂ قانون از برُوم طبع ہشتم۔

۴۔ ملک بنام جونس (۱) کراؤن لا مصنفۂ لیچ صد ۱۰۲۔ ملک بنام اسٹیل ایضاً ۴۵۱۔

۵۔ ہوبارٹ رپورٹس ۱۰۲۔ جنک سنٹ جلد ۱۔ مقدمہ ۶۴۔ سنٹ جلد ۲ مقدمہ ۴۔ سنٹ جلد ۵ مقدمہ ۸۷۔ فرامین پاپائی ازسکسٹن کتاب ۵ عنوان ۱۲۔ (De Reg. Juris. Reg. ۴۴۔ نیز مزید دیکھیے آگے دفعات ۵۴۷۔ ۵۴۶

۶۔ ڈائجسٹ کتاب ۵۰ عنوان ۱۷۔ دفعہ ۱۴۲۔ نیز دیکھیے فرامین پاپائی ازسکسٹن کتاب ۵ عنوان ۱۲ (De Reg. Juris. Reg.) ۴۴۔

۷۔ Long. Quint ۱۲۵, ۱۲۶۔

۸۔ ہیسلیپ بنام گمر (Hayslepp v. gymer) (۱) اڈالفس وایلس ۱۹۲۔ دیکھیے مارگنز بنام ایڈانس

اس طرح بھی بیان کیا گیا ہے کہ "جو شخص اس وقت جب کہ اس کا نفع زیر بحث ہو خاموش ہوتا ہے۔ رضامند سمجھا جاتا ہے[1]" اس اصول کا زیادہ تر اطلاق فوجداری مقدمات میں کیا جاتا ہے۔ جن میں جب کسی شخص پر کسی جرم کے ارتکاب کا الزام لگایا جاتا ہے اور وہ خاموش ہو جاتا ہے اس خاموشی کے اثر و وقعت پر پوری طرح ایک دوسری جگہ غور کیا جائے گا[2]۔

دفعہ ۵۲۲: مقرذات بیانات کے مختلف اقسام کے متعلق ملحوظ رکھئے کہ پہلے تو وہ "عدالتی" ہوتے ہیں یا "غیر عدالتی[3]" یعنی جب کہ وہ کسی عدالتی کارروائی میں کئے جاتے ہیں۔ یا جب کہ وہ کسی اور حالات میں دیئے جاتے ہیں۔

دفعہ ۵۲۳: (۲): دیوانی مقدمات میں مقرذات بیانات کو بالعموم "اقبال دیوانی" کہا جاتا ہے اور فوجداری مقدمات میں ان کو "اقبال فوجداری" کہتے ہیں۔ رومی و کلیسائی فقہا تمام اقسام کو لفظ "کنفسیو" ("Confessio") سے ادا کرتے تھے۔

دفعہ ۵۲۴ (۳): مقرذات بیانات "مکمل" و "غیر مکمل" میں منقسم ہیں "مکمل" اقبال میں مقرذات بیان ایسا ہوتا ہے جس پر اگر اعتبار

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ:- ۳ کلارک دفعتی ۵-۲۰ - گیا سکل بنام اسکن (۱۴) کوئنس بنچ ۶۶۴ - اور بائیل بنام وائبرمان ۱۰ - اسپیکر ۱۵۱ - ۶ -

[1] ۲۰ ہنری ششم ۱۳ ب - مقابلہ کیجئے "السکوت فی معرض الحاجۃ بیان"

[2] دیکھئے آگے دفعات ۵۷۴ تا ۵۷۶ -

[3] شہادت مصنفہ گرین لیف جلد ۱ - دفعہ ۲۱۶ طبع شانزدہم - شہادت مصنفہ بوچیے دفعات ۷۹۷ - ۸۰۱ -

کیا جائے تو وہ بیان کرنے والے کے خلاف کم سے کم ان امور کے جن سے وہ متعلق ہوتا ہے مادی واقعات کی حد تک قطعی ہوتا ہے۔ مثلاً جب کہ وہ شخص جس پر قتل کا الزام ہو کہے کہ متوفی کو میں نے قتل کیا ہے" یا "میں نے مار ڈالا ہے" ایسی صورتوں میں شہادت کی نوعیت بلاواسطہ شہادت کی ہوتی ہے۔ اور اصول قانون یہ ہے کہ "بہترین گواہ وہ ملزم ہے جو اقبال کرے"[1] غیر مکمل اقبال وہ ہوتا ہے جس میں مضرات بیان کی صداقت دوسرے ایسے واقعات سے جو اس کے مخالف ہوں قطعی طور پر مغائر نہیں ہوتی ہے۔ بلکہ اس کی صداقت کا صرف قیاس پیدا ہوتا ہے اور اسی وجہ سے اس کی نوعیت قرائنی شہادت کی ہوتی ہے۔

۴۵۶ مثلاً فرض کیجئے کہ الف مقتول پایا جائے یا یہ ثابت ہو کہ ب کا مال چوری گیا ہے۔ اور ملزم یا وہ شخص جس پر شبہہ ہو کہے کہ "مجھے افسوس ہے کہ مجھے الف سے کبھی سابقہ پڑا" یا یہ کہ "میں کبھی ب کے سامان کو ہاتھ لگایا" یہ بیانات صاف طور پر مبہم ہیں۔ کیونکہ اگر ان سے اعتراف جرم کا ارادہ بھی ظاہر ہوتا تو ساتھ ہی ممکن ہے کہ "ان سے اس امر پر

---

[1] شہادت مصنفہ فلپس ورایا مس ۴۱۹-۲ ہاگرڈ کنسٹری رپورٹس ۳۱۵ (ملحوظ رکھیے کہ مصنف اقبال کو سنی سنائی شہادت کا استثنا نہیں تصور کرتے ہیں (دیکھیے دفعات ۴۹۶-۵۰۵) جیسا کہ آج کل زیادہ عام طور پر تصور کیا جاتا ہے (مثلاً ٹیلر ۸۶۳-۲۳ - اسٹیفن دفعہ ۱۵- نیسن دفعہ ۲۲۷ تا ۲۲۹- پروفیسر مارگن ۳۰ ایل لا ریویو (Yale Law Review) ۴۵۸) بلکہ وہ اس کو سنی سنائی شہادت کے اصول سے بالکل علیحدہ تصور کرتے ہیں۔ اس امر پر ان کی تائید شہادت مصنفہ وگمور دفعات ۱۰۴۸ تا ۱۰۵۱- اور فلسفہ شہادت از نگلسن دفعات ۲۶۱-۲۸۲-۲۸۴-۲۶۱ تا ۴۸۸- اس امر کی بحث کے لیے دیکھئے شہادت مصنفہ فیسن- فوق- اور (۳۳) ایل لا ریویو صہ ۴۵۵ پر پروفیسر مارگن کا ایک مضمون جس میں زیادہ عام رائے کو اختیار کیا گیا ہے۔

[2] عدالتی شہادت جلد ۳ صہ ۱۰۸ مصنفہ بنتھم۔

اظہار افسوس کیا گیا ہو کہ ایسے حالات ظہور پذیر ہوئے ہیں جن سے اس پر شبہ ہو رہا ہے۔" یہی صورت اس وقت بھی ہوتی ہے جب کوئی شخص جس پر کسی جرم کا الزام ہو اقبال کرتا ہو کہ اس کے ارتکاب کا اس نے ارادہ کیا تھا۔ یا اس کی دھمکی دی تھی۔ یا چالان کئے جانے سے بچنے کی وجہ سے وہ فرار ہو گیا تھا[1]۔ اور اس وقت بھی جب کسی فریق مقدمہ نے دوسرے اشخاص سے خواہش کی ہو کہ سماعت مقدمہ پر جھوٹے بیانات دیں[2]۔

دفعہ ۵۲۴ (الف): بعض وقت اقبال جرم کو واپس لے لیا جاتا ہے

جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ یہ مشکل آ پڑتی ہے کہ کس پر یقین کیا جائے۔ اقبال جرم پر یا اس کے واپس لینے پر۔ اس قسم کے ایک عجیب مقدمے میں ایک شخص نے ۱۹۰۵ء میں اقبال جرم کیا کہ اس نے قاطع الطریقی اور سرقہ بالجبر کے بعد ۱۸۸۲ء میں قتل کا بھی ارتکاب کیا ہے۔ لیکن جب اس کو ڈرہام (Durham) کے دورہ کنندہ عدالت میقاتی کے اجلاس موسم گرما میں چالان کر دیا گیا، تو اس نے اقبال جرم کو واپس لے لیا۔ عذر "مجرم نہیں" پیش کیا۔ اور اپنی جانب سے شہادت دیتے ہوئے کہا کہ اس نے اقبال جرم اس وجہ سے کیا تھا کہ اس نے اخبار میں اس قتل کے واقعات کو اتنے غور سے پڑھا تھا کہ تھوڑی دیر کے لیے اس کو در اصل یقین ہو گیا تھا کہ اسی نے ارتکاب جرم کیا ہے۔ اس کا اقبال جرم بہت مفصل اور تحریری تھا۔ اور چونکہ وہ صحیح صحیح حالات پر مشتمل ثابت ہوا۔ اسے مجرم ٹھیرایا گیا۔ اور سزائے موت سنا دی گئی۔ لیکن بعد میں اس حکم سزا میں تخفیف کر دی گئی۔

---

[1] دیکھئے پیچھے دفعہ ۴۶۲۔

[2] موریارٹی بنام لندن چیاتم وڈوور ریلوے کمپنی لا رپورٹ (۵) کوئنس بنچ ۳۱۴۔

دفعہ ۵۲۵: گو جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے مفر ذات شہادت اس کے ہم پہنچانے والے کے خلاف عام طور پر قابل ادخال ہوتی ہے۔ لیکن یہ ایک بڑا سوال بنا دیا گیا ہے کہ کیا یہ مضامین دستاویز کی شہادت پر بھی حاوی ہے یعنی کیا یہ اصول کہ دستاویزات اپنے مضامین کی بہترین و اصلی شہادت ہوتے ہیں زیر بحث اصول پر مرجح ہوتا ہے یا نہیں۔ گو یہ سوال معمولی اور ابتدائی معلوم ہو لیکن وہ حال حال ہی میں طے ہوا ہے یعنی اگر اب بھی اس کو پوری طرح طے شدہ تصور کیا جا سکے۔ اور شاید ہی انگلستان کے پورے قانون میں کسی اور مسئلے ہی پر اس سے زیادہ اختلاف رائے رہا ہے۔ دیوانی مقدمات جوری کے ایک طویل اور باہم مغائر اقوال و فیصلہ جات عدالتی کے سلسلے کے بعد بالآخر ۱۸۴۰ء میں یہ مسئلہ سلاٹری بنام پولی[1] (Slatterie v. Pooley) میں عدالت اکسچیکر کے رو برو پیش ہوا۔ اس مقدمے میں سوال یہ تھا کہ کیا ایک قرض جس کے لیے ایک شخص جے۔ ٹی (J. T.) نے مدعی کے خلاف ایک نالش کی تھی، سمجھوتے کی دستاویز کی جدول میں شامل تھا یا نہیں۔ خود جدول چونکہ کافی حد تک اسٹامپ شدہ نہ ہونے کی وجہ سے شہادت میں ناقابل ادخال تھی۔ گرنی بیخ (Gurney, B.) نے مدعی علیہ کے زبانی اقبال کو کہ زیر بحث قرض وہی ہے جو جدول میں مندرج تھا۔ دیوانی مقدمۂ جوری میں اس بنا پر ناقابل ادخال ٹھیرایا کہ ایک ایسی تحریری دستاویز کے مضامین جو کافی طور پر اسٹامپ نہ ہونے کی وجہ سے ناقابل ادخال ہو۔ کسی قسم کی زبانی شہادت سے ثابت نہیں کئے جا سکتے۔ مدعی کا مقدمہ خارج کر دیے جانے پر از سر نو سماعت کے لیے حکم اظہار وجہ حاصل کیا گیا۔ جس کے خلاف وجہ بتائی گئی اور متعدد سابقہ نظائر کا

۴۵۷

---

[1] سلاٹری بنام پولی۔ ۵ میسن و ولزبی ۶۶۴۔ ۵۵۔ رسل و ریان ۶۰ ء۔

حوالہ دیا گیا لیکن عدالت نے — جس میں پارک آلڈرسن۔ گرنی اور رولف بیچس (Parke, Alderson, Gnrney, & Rolfe, B B.) شریک تھے — غور کرنے کے لیے وقت لینے کے بعد متفقاً اس حکم کو قطعی کر دیا اور اس کے مؤید کونسل کی بحث تک کو سماعت نہیں کیا — پارک بیچ نے اپنے فیصلے میں کہا کہ "ہمیں کوئی شبہہ نہیں ہے کہ مدعی علیہ کے بیانات قرض کے دہی ہونے کے متعلق جس کا ذکر جدول میں کیا گیا ہے قابل ادخال شہادت ہیں۔ گو ایسے اقبال اس دستاویز کے مضامین کے متعلق ہوں جو پیش نہیں کی گئی ہے۔ اور میری دانست میں لارڈ ابنگر (Lord Abinger) بھی جو بحث کے وقت موجود نہیں تھے اس سے کلیتہً متفق ہیں۔ اگر ایسی شہادت ناقابل ادخال ہو تو ہر مقدمے کی سماعت میں ایسی دشواریاں پیش آئیں گی کہ جن کا حل کرنا مشکل ہو جائے گا۔ ایسی زبانی بیانات کے تحریری دستاویز کو پیش کرنے کی اطلاع دینے اور اس کے پیش نہ کرنے کا سبب بتلانے کے بغیر قابل ادخال ہونے کی وجہ یہ ہے کہ ان پر وہ اعتراض عاید نہیں ہوتے ہیں جو دوسرے ماخذوں سے حاصل شدہ زبانی شہادت پر جن میں زبانی شہادت پیش ہو سکتی تھی عاید ہوتے ہیں۔ کیونکہ ایسی شہادت اس کے غیر صحیح ہونے کے اس قیاس کی بنا پر خارج کی جاتی ہے جو نوعیت معاملہ کی رو سے ہی بہتر شہادت کے نہ پیش کرنے کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ برخلاف اس کے جس امر کے صحیح ہونے کا خود فریق کو اقبال ہو اس کے صحیح ہونے کا معقول طور پر قیاس کیا جا سکتا ہے۔ ایسی شہادت کی وقعت اور قدر و قیمت ایک بالکل ہی جدا سوال ہے یہ حالات کے لحاظ سے مختلف ہو سکتی ہے اور بعض صورتوں میں وہ جوری کی رائے میں بہت ناقابل اطمینان بھی ہو سکتی ہے۔ لیکن موجودہ اغراض کے لیے یہ کہنا کافی ہے کہ یہ شہادت قابل ادخال ہے۔"

دفعہ ۵۲۶: سلاٹری بنام پولی کی نظیر کو کم از کم غیر عدالتی بیانات میں

بہت سے مقدمات میں[1] تسلیم کیا اور اس پر عمل کیا گیا ہے۔ لیکن آئرستان میں اس پر سختی سے نکتہ چینی کی گئی ہے[2]۔ اور انگلستان میں بھی اس پر اعتراض کئے گئے ہیں[3]۔ مقدمۂ لاس بنام کوئیل (Lawless v. Queale) میں لارڈ چیف جسٹس پنی فادر (L. C. J. Pennefather) نے اس مقدمے کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ "جو اصول وہاں قرار دیا گیا ہے وہ بہت ہی خطرناک ہے۔ اس کی رو سے کسی شخص کو دس ہزار پونڈ سالانہ کی غیر منقولہ جایداد سے جو اسے باقاعدہ طور پر خاندانی دستاویزات اور انتقالات کے ذریعے سے ملی ہو۔ ایک گواہ یا ایک یا دو سازشیوں کو پیش کر کے جن کو قسم کھا کر یہ کہنے پر آمادہ کیا جا سکے کہ انھوں نے مدعی علیہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ اس نے اپنا مفاد دستاویز مہری کے ذریعے سے منتقل کر دیا یا رہن یا اور طرح پر زیر بار کر دیا ہے۔ محروم کر دیا جا سکتا ہے پس اس طرح پر سہولت دینے سے فریب کا نہایت وسیع دروازہ کھل جائے گا۔ اور فریب اور بے ایمانی کی اس دعوت کی وجہ سے کسی شخص سے بھی اس کی جایداد چھین لی جا سکتی ہے"[4] اس شہادت

۴۵۸

---

[1] دیکھئے مثلاً ہوورڈ بنام اسمتھ (۳) اسکاٹ نیو رپورٹ ۵۷۴ - (۶۰) رسل و ریان ۵۰۶ - بولٹر بنام پپلو (Boulter v. Peplow) (۹) کامن بنچ ۴۹۳ - پرٹ چارڈ بنام باگشا (Pritchard v. Bagshawe) ۱۱ - ایضاً ۴۵۹ - کنگ بنام کول ۲ - اسپیکر ۶۲۸ - ۶۷ رسل و ریان ۶۰۷ - روڈلے بنام دی پلی موتھ گرانٹنگ کمپنی ۲ - اسپیکر ۱۱۷ - ٹول بنام لی ۴ ایضاً ۲۳ - مرّے بنام گرینگری ۵ ڈ کسچیکر ۴۶۸ - ملک بنام ہاٹن - کان بے سنگ اسٹوک ۱۴ - کوئنس بنچ ۶۱۱ -

[2] لاس بنام کوئیل ۱۸۴۵ء (۸) ایرش لا رپورٹ ۳۸۲ -

[3] دیکھئے شہادت از ٹیلر طبع یازدہم دفعات ۱۰۴۱ - ۱۰۴۱ - سانڈرس بنام کارنل (۱) فاسٹر و فنالسن رپورٹس ۳۵۶ -

[4] لاس بنام کوئیل ۱۸۴۵ء (۸) ایرش لا رپورٹ ۳۸۲ - اس مقدمے میں کراپٹن جسٹس کے ارشادات ملاحظہ ہوں۔ و نیز تھنڈر بنام وارن - ایضاً ۱۸۱ -

کے قابل ادخال ہونے کو ایسے معیار سے جانچنے پر ہمیں پوری طرح اختلاف اور سخت احتجاج کرنا چاہئیے۔ قوم کا معزز ترین اور معصوم شخص کسی بیّنہ شریک جرم کی تنہا شہادت پر قتل کے لیے سولی پا سکتا ہے۔ یا اس کو صرف کسی مسلّمہ طوائف کے حلف پر زنا بالجبر کے لیے حبس دوام کی سزا دی جا سکتی ہے۔ لیکن شریک جرم یا طوائف کی شہادت کے قابل ادخال ہونے کے قانون کو بدلنے کی کیا یہ کوئی وجہ ہو سکتی ہے۔ یا یہ کہ معصوم اشخاص اس سے اپنے کو کسی خطرے میں پاتے ہیں۔ زیر غور شہادت کی وقعت بے انتہا مختلف ہو سکتی ہے۔ اس کے مختلف اشکال جو ہو سکتے ہیں ان پر غور کیجئے ـــــ مکمل عدالتی اقبال جرم۔ غیر مکمل غیر عدالتی اقبال جرم۔ ناظم امن کے روبرو مکمل مماثل عدالتی اقبال جرم۔ متعدد قابل اعتبار گواہوں کے روبرو مکمل غیر عدالتی اقبال جرم۔ ایسا ہی اقبال جرم صرف ایک گواہ کے روبرو۔ متعدد قابل اعتبار اور معزز گواہوں کے روبرو غیر مکمل غیر عدالتی اقبال جرم۔ ایسا ہی اقبال جرم صرف ایک گواہ کے روبرو۔ متعدد مشتبہ گواہوں کے روبرو مکمل غیر عدالتی اقبال جرم ایسا ہی اقبال جرم صرف ایک گواہ کے روبرو۔ متعدد مشتبہ گواہوں کے روبرو غیر مکمل اور غیر عدالتی اقبال جرم۔ ایسا ہی اقبال جرم صرف ایک گواہ کے روبرو اور لفظ "غیر مکمل" کے معنوں میں ہر درجے کا اتفاقی بیان یا علامت بھی جس سے اصل واقعے کی موجودگی معلوم ہو سکے داخل ہے۔ ان میں سے کسی دو درجوں کی شہادتی وقعت کا فرق اتنا خفیف ہے کہ تقریباً غیر محسوس ہے۔ تاہم تمام اشکال شہادت ہیں ان میں سے اعلیٰ ترین درجہ نہایت قابل اطمینان قسم کی شہادت ہوتا ہے اور سب سے کم درجہ نہایت خطرناک شکل ہر قسم کی شہادت کے مفردات شہادت کی وقعت کا فیصلہ بھی جوری کے ذمے ہوتا ہے اس کا قابل ادخال ہونا ایک سوال قانونی ہے ـــ جس کا معیار یہ ہے کہ یہ دیکھا جائے کہ آیا شہادت پیش کردہ اپنی ماہیت کے لحاظ سے اصلی اور

قریبی ہے[1]۔ اور شاید ہی اس کے متعلق کوئی نزاع کی جا سکے تمام اقسام کے مفرد ذات بیانات ان دونوں شرائط کو پورا نہیں کرتے ہیں۔ یہ اعتراض تو واقعی ہو سکتا ہے کہ بالعموم وہ زبانی ہوتے ہیں۔ اور یہ بنسبت تحریری شہادت کے زبانی شہادت کم درجے کی ہوتی ہے۔ لیکن یہ ایک ایسا سوال ہے جس کو بہت غلط سمجھا گیا ہے[2]۔ بلاشبہ کسی دستاویز کے مضامین کو قرائنی شہادت کے ایک ایسے سلسلے سے ثابت کیا جا سکتا ہے جو ایسے افعال پر مشتمل ہوتا ہے۔ جس کی ہر کڑی زبانی شہادت سے ثابت کی ہوئی ہوتی ہے۔

دفعہ ۵۲۰ : لیکن گو کوئی شخص کسی دستاویز کے مضامین کا اقبال کر سکتا ہے۔ لیکن وہ قانون ضابطۂ قانون عمومی ۱۸۵۴ء ۱۷ و ۱۸ وکٹوریا باب ۱۲۵ سے پہلے کسی دستاویز مہری کی تکمیل کا اقبال کر کے گواہ حاشیہ کے ذریعے سے اس کے ثبوت کو غیر ضروری نہیں کر دیتا تھا (سوائے اس کے کہ ایسا اقبال اغراض مقدمہ کے لیے عدالت میں کیا گیا ہو)۔ اور اس امر پر یہ اصول کہ "تمام امور کے متعلق قیاس کیا جاتا ہے کہ وہ صحیح و درست طریقے پر کئے گئے ہیں" الٹ جاتا ہے۔ کیونکہ عدالتیں قرار دیتے ہیں کہ گو فریق تکمیل دستاویز کا اقبال کرتا ہے لیکن ممکن ہے کہ گواہ حاشیہ کو تکمیل دستاویز سے متعلق ایسے حالات معلوم ہوں جن سے فریق اقبال کنندہ ناواقف ہو اور جن سے دستاویز مہری باطل و بے اثر ہو جاتی ہو[3]۔ اس تحکمانہ اصول کو قرار دینے والے فیصلے مقدمہ سلائری بنام پولی سے پہلے کے ہیں۔

---

[1] دیکھئے پیچھے دفعات ۸۸ تا ۹۰۔

[2] دیکھئے پیچھے دفعہ ۲۲۲۔

[3] کال بنام ڈننگ ۴ ایسٹ ۵۳۔ جانسن بنام میسن ۱۔ ایسپنا ص ۸۹۔ بارنس بنام ٹرامپیس کی، ٹائمز رپورٹ ۲۶۵۔

اور غالباً گواہان حاشیہ کے ذریعے سے دستاویزات کی جانچ کرنے کے قدیم عملدرآمد کے باقیات سے ہیں[1]۔ اور یہ اصول قانون شہادت ۱۸۵۱ء۔ ۱۴ و ۱۵ وکٹوریا باب ۹۶ کی رو سے قانون میں جو تبدیلی کی گئی اور فریقین مقدمہ کو گواہی دینے کے قابل بنا دیا گیا۔ اس تبدیلی سے بھی متاثر نہیں ہوا[2]۔ لیکن اب قانون ضابطۂ قانون عمومی ۱۸۵۴ء۔ ۱۷ و ۱۸ وکٹوریا باب ۱۲۵۔ دفعہ ۲۶ کی رو سے کوئی دستاویز بھی جس کی صحت کے لیے گواہان حاشیہ ضروری نہ ہوں " اقبال کے ذریعے سے یا اور طرح پر یہ فرض کرتے ہوئے ثابت کی جا سکتی ہے کہ گویا کوئی گواہان حاشیہ موجود نہیں تھے۔"

دفعہ ۵۲۸: جہاں تک مفرزات بیان کے قابل ادخال ہونے کا تعلق ہے۔ عام طور پر یہ امر غیر اہم ہے کہ ایسا بیان کس سے کیا گیا[3]۔ لیکن اگر یہ بیان اُن اطلاعات میں سے ہے جن کو قانون اعتمادی سمجھتا ہے تو وہ قابل ادخال شہادت نہیں ہوگا[4]۔ اور نہ اس صورت میں جب کہ وہ ایسی اطلاع میں مندرج ہو جو " بغیر ذمہ داری " کے دی جاتی ہے۔ کیونکہ ایسی اطلاع کا مقصد صلح حاصل کرنا اور بغیر عدالتی کارروائیوں کے سمجھوتے کے ذریعے سے نزاعات کا تصفیہ کرنا ہوتا ہے[5]۔ یہ صحیح ہے کہ یہ قرار دیا گیا ہے

---

[1] ۔ دیکھئے پیچھے دفعات ۲۲۰ - ۲۲۱ -

[2] ۔ دای ہان بنام گارتھ ۸ اسپیکر ۸۰۳ -

[3] قدیم فرانسیسی فقہا نے ان بیانات کے اثر کے متعلق جو فریق مخالف سے کئے جائیں یا جو غیروں سے کئے جائیں بعض نازک فرق کئے تھے۔ دیکھئے شہادت مصنفہ پوتھیے جلد ا دفعہ ۸۰۱ -

[4] ۔ دیکھئے آگے دفعہ ۵۸۱ -

[5] ۔ کورے بنام برٹن ۲ کارنگٹن و پین ۲۶۲۔ پاڈک بنام فارسٹر (۱۸۴۲ء) ۳ مانگ و گرینگر ۹۰۳ واکر بنام ولشر ۱۸۸۹ء ۲۳ کوئنس بنچ ۳۳۷ -

۴۶۰ کہ پیش کردہ حساب کا کسی شخص کو پابند کرنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ ذمہ داری کا اقبال فریق مخالف یا اس کے کارندے سے کیا جائے[1]۔ لیکن یہ قرارداد اقبال کے اثر سے متعلق ہے۔ اس کے قابل ادخال ہونے سے نہیں۔
سابق میں ایسے اقبال جرم کے متعلق جو قیدی نے ایسے شخص کی جانب سے ترغیب کی بنا پر کیا ہو جسے اس پر یا الزام جرم پر کوئی اقتدار نہ ہو ایک فرق کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ اور گو ایسی ترغیب کی بنا پر جو اقبال جرم دوسروں[2] سے کئے جائیں ناقابل ادخال نہیں ہو جاتے لیکن اگر وہ اسی شخص (غیر ذی منصب) سے جس نے ترغیب دی ہو کئے جاتے تو ان کے قابل ادخال ہونے کے متعلق شک ظاہر کیا گیا تھا۔ لیکن اب اس فرق کو منسوخ کر دیا گیا ہے[3]۔

دفعہ ۵۲۹: مضرات بیانات وغیرہ جو کسی شخص نے ایسی حالت میں کئے ہوں جب کہ اس کا ذہن قدرتی یا معمولی حالت میں نہیں تھا۔ عام طور پر قابل ادخال شہادت ہونے چاہییں۔ اور اس کی ذہنی حالت کے ایک مضعف واقعہ ہونے کا جوری کو لحاظ کرنا چاہیے[4]۔ مثلاً اقبال جو قیدی نے حالت نشہ میں کیا ہو قابل ادخال شہادت قرار دیا گیا ہے[5]۔ اور گو معاہدات جو کسی شخص نے کامل نشے کی حالت میں

---

[1] برکن بنام اسمتھ (۱) اڈ العس والیس ۴۸۸۔ از ٹنل ڈیل جسٹس۔ ہیوس بنام تھارپ (۵) میسن ودلزبلی ۶۶۷۔ از پارک منصف ہیٹس بنام ٹاؤن لی (۲) اسپیکر ۱۵۶۔ از پارک بیج۔
[2] ملک بنام ڈن۔ ۴ کارنگٹن وپین ۵۴۳۔ ملک بنام اسپنسر ایضاً ۷۷۶۔
[3] ملک بنام ٹیلر ۸ کارنگٹن وپین ۷۳۳۔
[4] اس قسم کے دستاویزات کو ثابت شدہ یا غیر ثابت شدہ قرار دینے کے متعلق (اہل) زبان احتیاط سے غور کرتے ہیں کہ آیا وہ الفاظ شراب۔ خواب یا جنون کے اثر کے تحت کہے گئے تھے (Inst. Orat.) مصنفہ کوئنٹلین کتاب ۵ باب ۷۔
[5] ملک بنام اسپلسبری۔ کارنگٹن وپین ۱۸۷۔

کئے ہوں باطل ہوتے ہیں۔ لیکن جب نشہ پورا نہیں ہوتا۔ اور اس کی وجہ سے وہ اپنے فعل کی نوعیت کو سمجھنے سے قاصر نہیں رہتا تو معاہدے بھی باطل نہیں ہوتے ہیں[1]۔ اسی طرح جو کچھ کسی شخص[2] کو نیند میں کہتے ہوئے سنا گیا ہو اس کے خلاف قانون شہادت نہیں ہوتا ہے چاہے اس کی وقعت بطور علامتی شہادت کتنی زیادہ ہی کیوں نہ ہو[3]۔ کیونکہ اس صورت میں قوت فیصلہ کی موقوفی کے مکمل ہونے کا انصافاً قیاس کر لیا جا سکتا ہے دیوانوں کے افعال عام طور پر ذمہ داری نہیں پیدا کرتے ہیں۔ لیکن اس کے چند مستثنیات بھی ہیں۔ جو مقدمۂ مولٹن[4] بنام کیامروکس[5] (Molton v. Camroux) میں ایک جگہ پائیں گے۔

دفعہ ۵۳: کوئی شخص عام طور پر مفر ذات بیانات سے جو کسی واقعاتی غلطی کی بنا پر کئے گئے ہوں متاثر نہیں ہوتا ہے۔ "واقعاتی غلطی عذر ہوتی ہے[5]" جو اشخاص غلطی پر ہوں ان کی رضامندی کا قیاس نہیں کیا جاتا ہے[6]" اور رومی فقہا نے قرار دے دیا ہے کہ جو شخص غلطی پر

۴۶۱

---

[1] گور بنام گبسن ۱۸۴۵ء ۱۳ میسن وولز بی ۶۲۳ - ۶۰ رسل دریان ۶۳۴ - ۹ جورسٹ ۱۴۰- اور اس کی نوٹ برصفحہ ۱۴۲ - نیز دیکھئے شہادت قطعی مصنفہ ماسکارڈس ۵۸۰-

[2] یہ امر مقدمۂ ملک بنام ایلی زبیتھ سیٹس اجلاس موسم گرما موقوعۂ کنٹ ۱۸۳۹ء میں پیدا ہوا تھا۔ جہاں ٹنڈل چیف جسٹس کا رجحان ایسی شہادت کو قابل ادخال ٹھیرانے کا تھا اس کو انھوں نے خود بیان کیا تھا۔ نیز دیکھئے فیصلۂ آلڈرسن جج بہ مقدمۂ گور بنام گبسن۔ اوپر۔

[3] دیکھئے دفعہ ۹۴-

[4] مولٹن بنام کیامروکس ۱۸۴۸ء ۲ ایکسچیکر ۴۸۷ جس کی حکمنامۂ غلطی پر توثیق کی گئی ۴ ایکسچیکر ۱۷-

[5] اصول متعارفۂ قانون مصنفہ لا فٹ ۵۵۳-

[6] ڈائجسٹ کتاب ۵۰ عنوان ۱۷- دفعہ ۱۱۶-

ہو وہ اقبال جرم نہیں کرتا ہے[1]۔ اسی طرح جو رقم ایسے واقعات کو جو کبھی یاد تھے بھولنے کی وجہ سے دے دی گئی ہو واپس حاصل کی جاسکتی ہے[2]۔ لیکن جب اقبال جرم قانون کی غلطی کی وجہ سے کیا جاتا ہے صورت ہی جدا ہوتی ہے۔ یہاں رومی فقہا کہتے ہیں کہ "جو شخص غلطی پر ہو وہ اقبال جرم نہیں کرتا ہے اِلّا یہ کہ وہ قانونی غلطی ہو[3]" اور نہ کوئی شخص ایسے اقبال جرم سے متاثر ہوتا ہے جس میں صرف قانون کا اقبال ہو[4]" اس سے مطلب ایسا قانونی اقبال جرم ہے جس میں واقعات شامل نہیں ہیں۔ کیونکہ جو اقبال جرم قانون اور واقعات سے مرکب ہو وہ قابل ادخال شہادت ہوتا ہے۔ ہر قیدی یا مدعی علیہ جو کسی فوجداری مقدمے میں عدالت میں مجرم ہونے کا اقبال کرتا ہے۔ وہ اس جواب دہی سے نہ صرف اُن افعال کا اقبال کرتا ہے جن کا الزام اس پر لگایا جاتا ہے۔ بلکہ اس قانون کا بھی جو ان الزامات سے متعلق ہوتا ہے۔ اسی طرح ایک زوج کی زندگی میں دوسرے سے نکاح کرنے کے جرم کے چالان میں نکاح اول اگرچہ ملک غیر میں کیا گیا ہو ملزم کے اقبال سے ثابت ہوجاتا ہے[5]۔

---

[1] شہادت مصنفہ پوتھیے جلد ا دفعہ ۸۰۰۔

[2] بِلّی بنام سولاری سنہ ۱۸۴۲ء۔ ۹ میّن وولزبی ۵۴۔ ۶۰۔ رسل دریان ۶۶۶۔ اور وہ مقدمے جن کا وہاں حوالہ دیا گیا ہے۔

[3] ڈائجسٹ کتاب ۲۲ عنوان ۲ دفعہ ۲۔ شہادت از پوتھیے جلد ا دفعہ ۸۰۰۔ دیکھئے اوپر باب ۲ دفعہ ۲ ذیلی دفعہ ا۔

[4] گرین لیف کی شہادت جلد ا دفعہ ۵۶۳۔ (کے)

[5] پلیس آف دی کراؤن از ایسٹ جلد ا صفحہ ۴۷۱۔ ملک بنام نیوٹن ۲ موڈی وریان ۵۰۳۔ ملک بنام سمانسٹو (R.v. Simmonsto) ا۔ کارنگٹن وپین ۱۶۴۔ لیکن اب ایسی شہادت گو قابل ادخال ہوگی لیکن علانیہ طور پر ناکافی۔ دیکھئے ملک بنام فلہارٹی (R.v. Flaherty) ۲ ایضاً ۸۲، ملک بنام سادیج ۱۳ کاکس ۱۷۸۔ ملک بنام لنڈسے ۶۶ جسٹس آف دی پیس ۵۰۵ ملک بنام

دفعہ ۵۳۱: مصرّحات بیانات عام طور پر خود فریق کر سکتا ہے یا

اس کے پیش رو ان حقیقت یا اس کا باضابطہ طور پر مقرر کردہ کارندہ یا اٹرنی۔ اور ان صورتوں میں حسب ذیل اصول ہائے قانون کو اطلاق دیا جاتا ہے کہ جو شخص کسی دوسرے کے ذریعے سے کوئی کام کرتا ہے۔ اس کے متعلق قیاس ہوتا ہے کہ خود اس نے وہ کام کیا ہے[۱] اور جو شخص کسی دوسرے کے ذریعے سے کوئی کام کرتا ہے وہ خود وہ کام کرتا ہے[۲] ظاہر ہے کہ اس کے یہ معنی ہیں کہ جس شخص کے خلاف اقبال دیوانی یا اقبال فوجداری پیش کیا جاتا ہے۔ اس میں اس اقبال جرم یا اقبال دیوانی کرنے کی قابلیت ہوتی ہے۔ اس امر پر رومی فقہا نے قرار دے دیا ہے کہ جس شخص میں دینے کی قابلیت نہیں ہوتی ہے۔ اس میں اقبال جرم کی قابلیت بھی نہیں ہوتی ہے[۳] اسی طرح بعض اقبال ایسے ہیں جو اٹرنی کے ذریعے سے نہیں کئے جا سکتے ہیں۔ اور بعض اشخاص ایسے ہوتے ہیں جو اس کو مقرر بھی نہیں کر سکتے ہیں۔ مثلاً نابالغ۔ اور جو شخص کسی فعل کے کرنے کے لیے مقرر کیا جاتا ہے۔ وہ اپنا اختیار کسی تیسرے شخص کو تفویض نہیں کر سکتا ہے۔ کیونکہ یہ ایک اصول قانون ہے جس شخص کو اختیار تفویض کیا گیا ہو وہ خود تفویض نہیں کر سکتا[۴] معوض الیہ تفویض پر قادر نہیں ہوتا[۵]۔

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ:- نگیب (R. v. Naguib) سنہ ۱۹۱۷ء انگلش بنچ ۳۵۹-

[۱] لٹلٹن مصنفۂ لک ۲۵۰ الف - ۴ انسٹی ٹیوٹ ۱۰۹ - ۱۰ لک ۴۳ ب ۲ جوریسٹ سلسلۂ نو ۱۸۱ - نیز دیکھیے فرامین پاپائی از سکسٹن کتاب ۵ عنوان ۱۲ - (De. Req. Jur. Reg) قاعدہ ۷۲ -

[۲] اصول متعارفۂ قانون از لافٹ ۱۲۲ - اصول متعارفۂ قانون از بروم طبع ششم -

[۳] شہادت مصنفۂ پو تھیے دفعہ ۸۰۴ - جلد ۱

[۴] کامن بنچ سلسلۂ نو - ۴۹۶ - ۴۹۸ - انسٹیٹیوٹ ۵۹۷ - جلد ۲

[۵] اصول متعارفۂ قانون از بروم طبع ہشتم -

۴۶۲

فصل دوم

امر مانع تقریر مخالف

صفحہ اصل کتاب صفحہ ترجمہ

امر مانع تقریر مخالف ۴۶۲-۸۲۵

اس کی ماہیت ۴۶۲-۸۲۵

تعریف امر مانع تقریر مخالف ۴۶۲-۸۲۵

اس کا مصرف ۴۶۲-۸۲۷

اس سے متعلق اہم اصول .. ۴۶۴-۸۲۸

۱- باہمی اور دو طرفہ ہونا چاہیئے ۴۶۴-۸۲۸

۲- عام طور پر فریقین یا ان کے شرکا سے متعلق ہوتا ہے ... ۴۶۴-۸۲۹

۳- متضاد امر مانع تقریر مخالف ایک دوسرے کو بے اثر کردیتے ہیں ۴۶۵-۸۳۰

مختلف اقسام کے ۴۶۵-۸۳۰

صفحہ اصل کتاب صفحہ ترجمہ

۱- امور ریکارڈ (مثل) سے امر مانع تقریر مخالف ۴۶۵-۸۳۰

پلیڈنگ ۴۶۵-۸۳۱

پلیڈنگ میں اقبال ۴۶۵-۸۳۱

۲- امر مانع تقریر مخالف بذریعۂ دستاویز مہری- ۴۶۵-۸۳۱

تمہید دستاویزات ۴۶۶-۸۳۱

۳- امر مانع تقریر بذریعۂ عمل ۴۶۶-۸۳۳

یہ کس طرح حاصل ہوتے ہیں ۴۶۸-۸۳۵

آیا یہ اصول قانون کہ جو شخص خود اپنی رسوائی یا جرم کو بیان کرے اس کی شنوائی نہیں ہونی چاہیئے اصول قانون عمومی ہے ۴۶۸-۸۳۶

دفعہ ۵۳۲: مفروات شہادت کے پورے مضمون میں ایک اہم فرق پایا جاتا ہے یعنی یہ کہ گو عام طور پر اس کی وقعت کا اندازہ جوری کرتی ہے۔ قانون نے اس کے بعض اشکال کو قطعی وقعت دے دی ہے ان کو اصطلاحاً امور مانع تقریر مخالف کہتے ہیں۔ اور یہ ایسے اصول ہیں۔ جن کی مع ان کے تمام فروعات کی توضیح کا تعلق اصلی قانون سے ہے نہ کہ اضافی قانون سے۔ لیکن اس کی ماہیت اور اس کو منضبط کرنے والے چند عام اصولوں کا ذکر یہاں ناگزیر ہے[1]۔ اور فوجداری مقدمات کے امور مانع تقریر مخالف کا ذکر زیادہ خاص طور پر اگلی فصل میں کیا جائے گا[2]۔

دفعہ ۵۳۳: سر ایڈورڈ کک نے امر مانع تقریر مخالف کی جو بدنصیب تعریف یا توضیح کی ہے اس کی وجہ سے بہت کچھ غلط فہمی و تعصب پیدا ہو گیا ہے۔ یعنی وہ کہتے ہیں کہ امر مانع تقریر مخالف وہ ہے جس میں کہ "کسی شخص کا فعل یا قول۔ سچ کو بیان کرنے یا جواب دہی میں اس کا ذکر کرنے سے اس کا منہ بند کر دیتا ہے[3]" اگر یہ تعریف ہے تو اس سے منطق کے قواعد کی خلاف ورزی ہوتی ہے۔ کیونکہ نوع یا غیر اہم فرق کے ذریعے سے تعریف کی گئی ہے۔ اور اگر یہ توضیح ہے جیسا کہ خود سر ایڈورڈ اس کو موسوم کرتے ہیں تو پھر بھی وہ مساوی طور پر قابل اعتراض ہے۔ کیونکہ

---

[1] اس مضمون سے متعلق مکمل قانون کے لیے دیکھئے قانون امر مانع تقریر مخالف از ایورسٹ اور اسٹروڈ ("Everest & strode's Law of Estoppel.") طبع دوم ۱۹۰۷ء اور امر مانع تقریر مخالف بذریعۂ غلط بیانی پر مسٹر ایورسٹ (Estoppel by Mis-representation) کی جامع تصنیف دیکھئے۔

[2] نیچے دفعات ۵۴۰ تا ۵۵۰۔

[3] لٹلٹن مصنفۂ کک ۳۵۲ الف نیز دیکھئے ۲ کک ۴ ب۔

مذکورۂ بالا عبارت سے سمجھا جا سکتا ہے کہ سچ ہی وہ دشمن تھا جس کو نکالنے کے لیے قانون امر مانع تقریر مخالف ایجاد ہوا۔ لیکن حقیقت امر بالکل یہ نہیں ہے۔ بلکہ امر مانع تقریر مخالف کا مقصد فریب و پریشان کن مقدمہ بازی کا انسداد اور اشخاص کو اپنے باہمی معاملات میں زیادہ سچے بنانا ہے۔ اور اس میں کوئی شبہ نہیں ہو سکتا کہ اگر اس کو صحیح طور پر سمجھا اور ٹھیک طور پر اطلاق دیا جائے تو اس سے یہ نتائج پیدا ہوتے ہیں۔ اور وہ انصاف کے ہاتھ میں ایک قیمتی ہتھیار ہوتا ہے۔ جو تعریف حدود قانونی[1] ("Termes de La Ley") میں کی گئی ہے وہ بہت بہتر ہے۔ امر مانع تقریر مخالف وہ ہے جس میں کسی شخص کو اس کے عمل یا فعل کے خلاف کچھ بھی کہنے سے قانون منع کرتا ہے چاہے وہ سچ کہنا ہی کیوں نہ ہو۔ اور اس کو اس فعل کا پابند کر دیتا ہے۔" تاہم "سچ کہنے سے منع کرتا ہے" ذرا سخت معلوم ہوتا ہے۔ اور دونوں تعریفیں نامکمل ہیں۔ کیونکہ ان میں وہ تمام صورتیں شامل نہیں ہیں جن پر حد "امر مانع تقریر مخالف" کا اطلاق ہوتا ہے۔

۴۶۳

فی الجملہ امر مانع تقریر مخالف سے مراد یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے کسی سابقہ فعل یا بیان کی وجہ سے جس کا وہ فریق یا شریک ہو واقعات کی کسی خاص حالت کے وجود کو بیان کرنے سے منع کیا جاتا ہے۔ امر مانع تقریر مخالف اس اصول پر مبنی ہے کہ "جو شخص متضاد واقعات بیان کرے۔ اس کی شنوائی نہیں ہوگی"[2] اور وہ قطعی قیاس قانونی کی وہ نوع ہے جس میں وہ واقعہ جس کا قیاس کیا جاتا ہے۔ ساری دنیا کے خلاف نہیں بلکہ کسی خاص شخص کے خلاف صحیح تصور کیا جاتا ہے۔ اور وہ بھی اس لیے کہ کوئی خاص فعل کیا گیا تھا۔ در اصل یہ ایک قسم کا سابقہ اقبالات

---

[1] حدود قانونی عنوان امر مانع تقریر مخالف۔ ایسی ہی تعریف کے لیے دیکھئے پراٹیکل رجسٹرار فی ۲۴۲ ۔۵ جلد ۱

[2] انسٹیٹیوٹ ۲۷۹ ۔ بنگ سنٹ ۲ مقدمہ ۷۳ ۔ اصول متعارفۂ قانون از برُوم طبع ہشتم۔

کی بنا پر استدلال ہے[۱]"۔ اسی لیے ظاہر ہے کہ "امور مانع تقریر مخالف" کو قطعی شہادت کا مترادف نہیں سمجھنا چاہیئے۔ کیونکہ اول الذکر وہ نتائج ہوتے ہیں جو قانون اشخاص کے خلاف خاص واقعات سے اخذ کرتا ہے اور موخر الذکر سے مراد اس شہادت سے ہوتی ہے جو اتنی کافی قوی ہوتی ہے کہ عدالت[۲] کے ذہن میں یقین پیدا کر دیتی یا قانون عمومی یا قانون موضوعہ کی رو سے کسی شخص کے خلاف قطعی کر دی جاتی ہے۔

دفعہ ۵۳۴: مسٹر اسمتھ (Mr. Smith) مقدمۂ ڈچیس آف کنگسٹن (Duchess of Kingston) کے نوٹس میں کہتے ہیں کہ "امور مانع تقریر مخالف قانون کا ایک ایسا عنوان ہے جس میں کبھی مختلف قسم کے نہایت ہی لغو نزاکتیں پیدا کی گئی تھیں۔ لیکن جواب عقل سلیم و انصاف کے اصولوں کے مطابق کر دیا گیا ہے...... ہماری قدیم قانونی کتابوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ امر مانع تقریر مخالف کی مداخلت کی وجہ سے سچ کی اکثر شنوائی نہیں ہوئی ہے۔ حالانکہ عقل و مصلحت کا اقتضا یہ تھا کہ اس کی شنوائی ہوتی...... لیکن یہ اصول کسی لحاظ سے بھی خلاف انصاف و عقل نہیں ہے۔ بلکہ برخلاف اس کے یہ امر حد درجہ معقول اور منصفانہ ہے۔ کہ لوگوں کو دوسروں سے اپنے ایسے بیانات کی نیک نیتی و صداقت کا پابند کرانے کے لیے۔ جن پر دوسرے اشخاص نے عمل کیا ہو قانوناً بیانات کا کوئی اہم طریقہ مقرر کر دیا جائے۔ مملکت کا فایدہ اس میں ہے کہ مقدمہ بازی ختم ہو۔ لیکن اگر امور جو ایک وقت باضابطہ طریقے پر فیصل کر دیے گئے۔ دوبارہ معرض بحث میں لائے جائیں۔ اور اگر واقعات جو ایک مرتبہ اہمیت کے ساتھ بیان کیے گئے بعد میں جب کبھی بیان کنندہ اپنے لیے

[۱] دیکھئے فیصلۂ عدالت بہ مقدمۂ کالنس بنام مارٹن (۱۷۹۷ء) ایسا نکوے ویلر ۔ ۵۴۷ ۔ ۴ رسل وریان ۵۲۰ء۔

[۲] دیکھئے ماچہ بنام دی لندن اینڈ ساؤتھ ویسٹرن ریلوے کمپنی ۲ ایکسچیکر ۴۱۵۔

موقع دیکھے۔ ان سے انکار کرسکے تو مقدمہ بازی اور افراتفری کبھی ختم نہیں ہوگی۔ اسی لیے بعض ایسے ذرایع کا مہیا کرنا دانشمندی ہے۔ جن سے کسی شخص کو سچ کہنے سے منع نہیں کیا جاتا ہے۔ بلکہ اس کو ان واقعات کو جھوٹا کہنے سے باز رکھا جاتا ہے جو اس کی یا اس کے لوگوں کی مداخلت کی وجہ سے سچ سمجھے گئے تھے۔ اور غالباً کوئی مجموعۂ قانون چاہے وہ کتنا ہی بھدا نہ ہو کبھی ایسا نہیں گزرا ہے۔ جس میں لوگوں کی دوسروں کے بیانات پر عمل کرنے میں (جس کی ضرورت ہوتی ہے) کچھ نہ کچھ حفاظت نہیں کی گئی ہے[1]۔ عدالتیں کچھ عرصے سے اصول امر مانع تقریر مخالف کی افادیت کو پسند کرتی اور اس کے ضوابط کو ناپسند کرتی ہیں۔ یہ دیکھ کر کہ کاروبار کے جلدی اور آسانی سے انجام دینے کے لیے کسی شخص کا دوسرے کے عمل و بیانات پر بھروسا کرنا کتنا لازمی ہوتا ہے۔ ان کا رجحان ایسے عمل اور بیانات کو ان صورتوں میں جن میں ان کو بے اثر قرار دینے سے ناانصافی یا ضرر پہنچتا ہو قابل پابندی قرار دینے کا رہا ہے۔ لیکن ساتھ ہی وہ اس کو بھی ناپسند کرتی تھیں کہ لوگ ایسے اصطلاحی بیانات و اقبالات میں پھنس جائیں جن کو کرتے وقت غیر اہم سمجھا گیا ہو اور جن کی بنا پر کسی شخص نے نہ دھوکا کھایا ہو اور نہ حالت بدلی ہو۔ ایسے امور مانع تقریر مخالف کو اب بھی مثل سابق کے مذموم سمجھا جاتا ہے[2]۔

دفعہ ۵۲۵: کتابوں میں امور مانع تقریر مخالف سے متعلق بہت سے اصول ملتے ہیں۔ حسب ذیل اصول نہایت اہم ہیں۔ (۱) امور مانع تقریر مخالف باہمی اور دوطرفہ ہونا چاہیے: یعنی دونوں فریقین پر

---

[1] لیڈنگ کیس مصنفۂ اسمتھ۔ جلد ۲ مقدمۂ ڈچس آف کنگسٹن کے نوٹس۔ نیز دیکھئے فیصلۂ اجلاس منعقدہ بہ مقدمۂ کٹ برٹسن بنام اروِنگ ۴ ہرسٹن و نارمن ۷۵۸۔

[2] لیڈنگ کیسس مصنفۂ اسمتھ جلد ۲۔ حوالۂ مذکورۂ بالا۔

قابل پابندی[1] ۔لیکن اس اصول کا ہر صورت میں اطلاق نہیں ہوتا ہے۔ مثلاً حقیت مستقل کا منتقل کنندہ واہب اور اجارہ دہندہ وغیرہ کے خلاف دستاویز کے ذریعے سے امر مانع تقریر مخالف پیدا ہو جاتا ہے لیکن منتقل الیہ وغیرہ کے خلاف نہیں پیدا ہوتا[2] مسٹر جے ڈبلیو سمتھ (Mr. J. W. Smith) اپنی مذکورۂ بالا کتاب میں کہتے ہیں کہ یہ اصول انھیں صورتوں سے متعلق معلوم ہوتا ہے جن میں دستاویز کو فریقین پر قابل پابندی کردانا گیا تھا[3]

دفعہ ۵۳۶ (۲) عام طور پر امور مانع تقریر مخالف اس فعل کے جس سے کہ امر مانع تقریر مخالف پیدا ہوتا ہے۔ فریق یا شریک کے خلاف موثر ہوتا ہے۔ اشخاص ثالث ان کے پابند نہیں ہوتے اور ان سے فایدہ نہیں اٹھا سکتے ہیں[4] لیکن جب سجلی امر مانع تقریر مخالف کسی شخص کی ناقابلیت یا تصحیح نسب پر موثر ہو تو اشخاص ثالث اس ریکارڈ سے فایدہ بھی اٹھاتے اور اس کے پابند بھی ہوتے ہیں مثلاً قانون کے امن یا کلیسا سے خارج کرنے ۔ پیشے یا بادشاہ پر پوپ کی برتری تسلیم کرنے کے جرم کی بنا پر ضبطی جایداد و دیگر حقوق یا جرم سنگین وغیرہ کی صورتوں میں[5] لیکن جو سجل یا ریکارڈ کے کسی شخص کے نام کیفیت یا اضافے سے متعلق ہو اس کا یہ اثر نہیں ہوتا ہے[6]۔

۴۶۵

---

[1] ڈائجسٹ از کم ان امر مانع تقریر مخالف (بی) لٹلٹن مصنفہ کک ۳۵۲ (الف)۔ کروک ۔ ایلیزبتھ ۔۔۔ ۔ پلوڈن ۱۶ ۔

[2] لٹلٹن مصنفہ کروک ۴۷ ب ۔ ۳۶۳ ب ۔

[3] لیڈنگ کیسس از اسمتھ جلد ۲ ۔

[4] لٹلٹن مصنفہ کک ۳۵۲ الف ۔ ڈائجسٹ از کم ان بجا الہ بارن وال ... ۔

[5] لٹلٹن مصنفہ کک ۳۵۲ ب ۔

[6] ایضاً ۔

دفعہ ۵۳۷: (۳) متضاد امور مانع تقریر مخالف ایک دوسرے کو بے اثر کر دیتے ہیں۔ "امر مانع تقریر مخالف کے مقابل امر مانع تقریر مخالف سے امر تنقیح طلب غیر متاثر رہتا ہے"۔ مثلاً اگر کسی مقدمے میں مدعی کسی چراگاہ کی نسبت حقیت ایک ایسی عطا کے ذریعے سے ثابت کرتا ہے جو قانونی حافظے کے زمانے کے اندر دی گئی تھی۔ اور انھیں فریقین کے درمیان ایک دوسرے مقدمے میں حق قدامت کی بنا پر حقیت ثابت کرتا ہے ---- تو اس آخری امر مانع تقریر مخالف سے پہلا امر مانع تقریر مخالف کالعدم ہو جاتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مدعی حق قدامت کے ذریعے سے اپنی حقیت ثابت کر سکتا ہے[۱]۔

دفعہ ۵۳۸: امور مانع تقریر مخالف تین قسم کے ہوتے ہیں[۲]: (۱) ریکارڈ کے ذریعے سے۔ (۲) دستاویز مہری کے ذریعے سے[۳]۔ (۳) عمل کے ذریعے۔

دفعہ ۵۳۹: (۱) امور مانع تقریر مخالف بذریعۂ ریکارڈ۔ مثلاً منشورہائے شاہی عطاؤں سے قید اولاد نکالنے کی نالشات۔ پلیڈنگ وغیرہ[۵]۔ اس کی

۱؎ ایضاً ملک بنام ہاملٹن ۱۔ ایلس و بلاکبرن ۵۰۶۔ از لارڈ کیمبل چیف جسٹس۔

۲؎ مختصر از رول ۸۴۷۔ پلوڈن ۸۰۔ بحوالہ ۱۱ ہنری ششم صفحہ ۲۷-۷ ب- ۲۸ الف۔

۳؎ ٹیلٹن مصنفہ کک ۳۵۲ الف۔

۴؎ کک (حوالہ مذکورۂ بالا میں) "امر تحریری" کہتے ہیں۔ لیکن یہ بات صاف ہے کہ مراد "دستاویز مہری" سے تھی۔ اور ہماری قدیم کتابوں میں لفظ "تحریر" اس محدود معنی میں مسلسل استعمال کیا جاتا ہے۔ دیکھیے پیچھے دفعہ ۲۱۲ نوٹ ۵ اور دفعہ ۲۲۵۔ نوٹ ۲۔

۵؎ لٹلٹن مصنفہ کک ۳۵۲ الف۔ ڈائجسٹ از کم ان عنوان امر مانع تقریر مخالف۔ الف۔

۱ مختصر از رول ۸۶۸ دبسہ عنوان امر مانع تقریر مخالف۔

سب سے اہم شکل امر مانع تقریر مخالف بذریعۂ فیصلۂ عدالت ہے جس پر امر فیصل شدہ کے عنوان کے تحت غور کیا جائے گا[1]

دفعہ ۵۴۰-۵۴۱: امور مانع تقریر مخالف بذریعۂ پلیڈنگ: جو فریق قانون کے مقررہ وقت کے اندر جواب دہی نہیں پیش کرتا ہے اس کے متعلق قیاس ہوتا ہے کہ اسے اس کے فریق مخالف کے مستحق فیصلہ ہونے کا اقبال ہے۔ اسی طرح کوئی فریق ایک قسم کی جواب دہی پیش کرنے سے بعد میں کسی دوسری جواب دہی سے فایدہ اٹھانے سے باز رکھا جا سکتا ہے۔ عذرات تخفیف کی منسوخی سے پہلے پلیڈنگ کا یہ ایک مشہور ومعروف اصول تھا کہ عذرات تخفیف کسی فریق کے اجلاس کا ملہ کے سامنے پورے عذرات پیش کرنے کے بعد بھی پیش کئے جا سکتے تھے اور یہ کہ عذرات تخفیف پیش کرنے کے بعد اختیار سماعت سے متعلق عذرات نہیں پیش ہو سکتے تھے[2]۔ اور یہ بھی قرار دیا گیا تھا کہ اقبالات قطعی اثر رکھتے ہیں[3]۔

دفعہ ۵۴۲: (۲) امور مانع تقریر مخالف بذریعۂ دستاویزات مہری "کسی شخص کو اپنی دستاویزات مہری کے خلاف کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی[4]" مسٹر جسٹس بلاکسٹن کہتے ہیں کہ "اپنی جایداد پر تصرف سے متعلق نہایت ہی ۴۶۶

---

[1] آگے دفعات ۵۰۸ تا ۵۹۵

[2] اس موضوع پر مزید دیکھئے بلن اینڈ لیک ان پلیڈنگ (Bullen & Leake on Pleading) طبع نہم اور قواعد عالیہ عدالت حکم نوزدہم- ۱ اور "اینول پراکٹس" میں اس پر نوٹس۔

[3] دیکھئے پولیو بنام رٹلن، ۱۸۴۶ء- ۱۴ اسپیکر ۶۶۵ - ۶ ٹرسل دریان ۷۰۔

[4] ۲ انسٹیٹیوٹ ۶۶- اصول متعارفۂ قانون از لانٹ ۳۲۲۔

[5] شرحات بلاکسٹن جلد ۲ صفحہ ۲۹۵۔

اہم اور مصدقہ فعل جو کوئی شخص انجام دے سکتا ہے وہ دستاویز مہری ہے اسی لیے کسی شخص کے بھی خلاف اس کی دستاویز مہری سے ہمیشہ امر مانع تقریر مخالف پیدا ہونا چاہیے: اور اس کو اجازت نہیں دینی چاہیے کہ جو کچھ اس نے پہلے اتنی اہمیت اور سوچ بچار کے بعد اقرار کیا ہو اس کے خلاف کچھ ثابت کر سکے[1]" لیکن یہ اصول صرف اسی وقت اطلاق پاتا ہے جب کہ ان حقوق کے نفاذ کے لیے جو دستاویز مہری سے پیدا ہوتے ہیں نہ کہ ضمنی حقوق کے متعلق نالش کی جاتی ہے[2]۔ اور اس لیے کسی دستاویز مہری کی عام تمہید محض بھی داخل نہیں ہے۔ اور ایسی تمہید کا اثر امر مانع تقریر مخالف کا نہیں ہوتا ہے[3]" یہ اس اصول پر مبنی ہے کہ وہ عام بیان سے کوئی یقینی امر تصادر نہیں ہوتا ہے[4]" ــــ یہ ایک اصول ہے کہ امر مانع تقریر مخالف ہر طرح پر یقینی ہونا چاہیے۔ اور اس کو کسی حجت یا نتیجے سے اخذ نہیں کرنا چاہیے[5]" اور اسی لیے دستاویز مہری کی تمہید میں کسی خاص واقعے کے خاص طور پر ذکر کرنے ہی سے امر مانع تقریر مخالف پیدا ہوتا ہے[6]" اس فرق کی توضیح میں بہت سے مقدمات رپورٹس میں ملتے ہیں[7]، اور اس موضوع پر جو اصول ہے اس کو اس طرح قرار دیا گیا

---

[1] والیس بنام وڈوارڈ۔ ۵ ایجیکر ۵۵۔ ۵۶۳۔ اکس پارٹی مارگن۔ ان ری سمپلسن ۲ چانسری ڈیویژن ۷۲۔

[2] ۲۲ ہنری ششم ۱۷۔ ۳۵۔ ایضاً ۲۰۰ [illegible] ۱۲۷۔ ۲ دیکھیے لینسان بنام ٹریمر (Lainson v. Tremere)

۱۸۳۴ء (۱) اڈ الفس والیس ۸۰۱۔ ۸۰۲ کا فیصلہ۔ ۴۰ رسل دریان۔

[3] ۲ کک ۳۲ ب۔ ۸ کک ۹۸ الف۔

[4] ٹنلٹن مطبوعہ کک ۳۰۳ الف اور ۳۳۲۔ ب۔

[5] دیکھیے لینسان بنام ٹری مر ۱۸۳۴ء۔ (۱) اڈ الفس والیس ۷۹۲۔ ۴۰ رسل دریان ۲۲۶۔ کارپنٹر بنام بار۔ ۸ میسن وولزبی ۲۰۹۔

[6] دیکھیے مختصر بول جلد ۱۔ ۲۷۸ بعنوان امر مانع تقریر مخالف (پی)، نوٹس ولیم بر رپورٹس سانڈرس ۲۱۶۔ طبع ششم۔ ۲ لیونارڈ ۱۱۸۔ صفحہ ۱۶۸۔

ہے کہ "یہ بات صاف ہے کہ جب دستاویز مہری سے یہ امر ظاہر ہوتا ہو کہ فریقین دستاویز کو چند امور کے معاہدے کی بنیاد ہونے کا اقبال ہے۔ تو ان واقعات کا بیان گو بطور تمہید ہی کے کیوں نہ ہو ان کے اس کے خلاف کہنے کا مانع ہوگا[1]۔ غالباً اگر بجائے "فریقین کو اقبال ہے" کہنے کے یہ بھی کہا جاتا کہ "یا فریقین کو اقبال ہونا۔ فرض کیا جا سکتا ہے" تو یہ اصول زیادہ صحیح ہوتا جب کسی دستاویز کی تمہید کا منشا یہ ہو کہ وہ صرف ایک فریق کا بیان ہے تو امر مانع تقریر مخالف صرف اسی فریق تک محدود ہوتا ہے اور یہ منشا تعبیر دستاویز سے دریافت کیا جاتا ہے[2]۔

دفعہ ۵۴۳: (۳) امر مانع تقریر مخالف بذریعۂ عمل: اس کے متعلق مقدمۂ لیان بنام ریڈ[3] (Lyon v. Reed) میں پارک بیرن (Parke, B.) نے عدالت اکسچیکر کا فیصلہ سناتے ہوئے کہا کہ عمل یا افعال جن سے فریقین بذریعۂ امر مانع تقریر مخالف پابند ہو جاتے ہیں بہت تھوڑے ہوتے ہیں۔ اور لارڈ کک نے لٹلٹن مطبوعۂ کک میں ان کی صراحت کر دی ہے۔ یہ سب ایسے افعال ہیں جو قدیم زمانے میں دراصل اور قانون کے نزدیک ہمیشہ مشہور و علانیہ اور دستاویز مہری کی تکمیل سے کم باضابطہ اور اہم نہیں ہوتے تھے۔ مثلاً منتقلی۔ داخل ہونا۔ کسی حقیت کا قبول کرنا

۴۹۷

---

[1] ینگ بنام ریبن کاک، کامن بنچ صفحہ ۳۴۲ میں کولٹ مان جسٹس (Coltman J.) کا قول جو انھوں نے عدالت کامن پلیس کا فیصلہ سناتے ہوئے کہا۔ اس مقدمے کو اسٹرونگ ہل بنام بک (Stroughill v. Buck) (۱۴) کوینس بنچ ۷۸۷ میں تسلیم کیا گیا اور اس کی توثیق کی گئی۔

[2] اسٹرونگ ہل بنام بک (۱۴) کوینس بنچ ۷۸۷، ٹری نی ڈاڈ کمپنی بنام کاریاٹ (Trinidad Co. v. Coryat) ۱۸۹۶ء مقدمات مرافعہ ۵۸۷۔

[3] لیان بنام ریڈ ۱۳ میسن و ولسبی ۲۸۵-۳۰۹-۶۷۔ رسل و ریان ۵۹۲-نیز دیکھیے فیصلہ ٹنڈل چیف جسٹس بمقدمۂ سانڈرسن بنام کالمان ۴ مانگ و گرینگر ۲۰۹۔

وقس علیٰ ذالک۔ اس قسم کے فعل سے کسی فریق نے اتفاق کیا ہے۔ یا نہیں ایک ایسا امر تصور کیا جاتا تھا جس کی دریافت میں کوئی دشواری نہیں ہو سکتی تھی۔ اور بعد دریافت اس کے قانونی نتائج پیدا ہوتے تھے۔" لیکن ان وجوہات کی بنا پر جن کو بیان کر دیا گیا ہے[1] قانونی عدالتوں نے اس اصول کو اختیار کر کے جو نصفتی عدالتوں[2] میں عرصہ دراز سے متعارف تھا اس قسم کے امر مانع تقریر مخالف کو اس کے قدیم حدود سے آگے بڑھا دیا ہے۔ اور گو اس کے اطلاق کے متعلق اصل فیصلے بعض صورتوں میں قابل اعتراض ہوں لیکن ذیل کا اصول بہت سے مستند نظایر کی رو سے قرار پا چکا ہے اور اسی لیے مسلّمہ سمجھا جا سکتا ہے کہ "جب کوئی شخص اپنے الفاظ یا عمل سے دوسرے شخص کو عمداً یقین دلاتا ہے کہ اشیا کی حالت ایسی ہے اور اس یقین پر عمل کرنے کی اس کو ترغیب دیتا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ شخص اپنی حالت بدلتا ہے تو اول الذکر شخص کو موخر الذکر شخص کے خلاف اشیا کی حالت کے اسی وقت مختلف ہونے کو ثابت کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی[3]۔" یہ صحیح ہے کہ یہ کہا گیا ہے کہ جب تک بیان کنندہ کا یہ بیان اقرار یا پروانگی کی حد تک نہ پہنچے یا وہ شخص جس سے یہ بیان کیا گیا ہو اس کو ایسا نہ سمجھے۔ مذکورۂ بالا اصول اطلاق نہیں پاتا ہے[4]۔" لیکن غالباً اس اصول کا اطلاق اس طرح پر

---

[1] اوپر دفعہ ۸۳۴۔

[2] نصفت از فان بلانکوئے (Fonblanque's Equity) کتاب ۱ باب ۳ دفعہ ۴۔ طبع سوم۔

[3] پکارڈ بنام سیرس ۶ اڈالفس وایلس ۴۶۹-۴۷۴- ۵ رسل وریان ۵۴۰- فری مان بنام کک ۲ اکسچیکر ۶۵۴-۶۶۳- ہودرڈ بنام ہڈسن ۲ ایلس وبلاکبرن ۱- کلارک بنام ہارٹ ۶ مقدمات دارالامرا ۶۳۳-۶۴۴-۶۵۵-۶۵۶-۶۶۹- کارنش بنام ابنگٹن ۴ ہرلسٹن ونارمن ۵۴۹- گرگ بنام ولس ۱- اڈالفس وایلس ۹۰-(۵۰) رسل وریان ۳۴۷۔

[4] فری مان بنام کک ۲ اکسچیکر ۶۵۴-۶۶۳- کلارک بنام ہارٹ ۶ مقدمات دارالامرا ۶۳۳۔

محدود نہیں ہےلہ نیز اس اصول کے لفظ "عمداً" کا مطلب یہ نہیں سمجھنا چاہئیے کہ بیان کنندہ اس امر کے غلط ہونے سے واقف تھا جس کا کہ اس نے سچ ہونا بیان کیا ہے بلکہ صرف یہ کہ اس کا ارادہ یہ تھا کہ اس کے بیان پر عمل کیا جائے اور اس پر عمل کیا گیا ہو۔ کیونکہ چاہے کسی شخص کا اصل ارادہ کچھ ہو اگر اس کے بیان کو کوئی معقول شخص سچ سمجھے اور یہ یقین کرے کہ اس کا منشا یہ ہے کہ وہ اس پر عمل کرے ــــ تو اس صورت میں بھی بیان کنندہ اس بیان کے صحیح ہونے کی بابت نزاع کرنے سے باز رکھا جائے گا۔ دستور تجارت یا اور طرح پر جب کوئی فرض کسی شخص پر سچ کہنے کا عاید ہو اور اس شخص کا عمل غفلت یا سہو کی وجہ سے اس کے خلاف ہو تو اکثر اس کا بھی یہی اثر ہوتا ہے۔ مثلاً جب کوئی شریک حقہ شراکت سے علیحدہ ہو رہا ہو اپنے گاہکوں کو سہواً حسب معمول مطلع نہیں کرتا ہے کہ باقی شرکا اب اس کے کارندے کی حیثیت سے عمل کرنے کے مجاز نہیں ہیں۔ تو ان کو اس طرح پر مجاز سمجھ کر اشخاص ثالث نے ان سے جو معاہدے کئے ہوں وہ ان سب کا پابند سمجھا جائے گا۔سے

۴۶۸

دفعہ ۱۱۵: یہ ایک سوال بنا دیا گیا ہے کہ کیا امور مانع تقریر مخالف

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ: ۴۴-۶۴۴-۶۵۶۔ کارنش بنام انبگٹن ۴ ہرسٹون و نارمن ۵۴۹-۵۵۵۔

لہ سٹی زنس بنک آف لوئی سیانا بنام فرسٹ نیشنل بنک آف نیو اورلینز لا رپورٹ ۶ مقدمات مرافعہ ۳۵۲-۳۶۰۔ از لارڈ سلبورن چانسلر۔

سلہ فریمان بنام کک (Freeman v. Cooke) (۲) اکسچیکر ۴ ۶۵۴-۶۶۳۔ ہوورڈ بنام ہڈسن (۲) ایلس و بلاکبرن ۱۔ کارنش بنام انبگٹن ۴ ہرسٹن و نارمن ۵۴۹-۵۵۵ و داٹ بنام گرینٹش ۱۱ کامن بنچ (سلسلۂ نو)۔

سلہ فریمان بنام کک، ۲ اکسچیکر ۶۵۴-۶۶۳۔ نیز دیکھیے ڈی وسٹرن بنک آف اسکاٹ لینڈ بنام نیڈل (۱) فاسٹر و فنالسن رپورٹس ۴۶۱۔

بذریعۂ عمل کو پلیڈنگ میں بیان کیا جاسکتا ہے۔ اعتراض یہ ہے کہ عمل کے امر مانع تقریر مخالف ہونے کو پلیڈنگ میں بیان کرنا اصول پلیڈنگ کی خلاف ورزی ہے جس کی رو سے کسی بھی شہادت کو چاہے وہ کتنی ہی قطعی کیوں نہ ہو پلیڈنگ میں بیان کرنا منع ہے۔ لیکن مقدمہ سانڈرسن بنام کولمان[1] (Sanderson v. Colman) میں مدعی کے جواب الجواب میں امر مانع تقریر مخالف کو بیان کرنے پر مدعی علیہ نے اعتراض کیا تھا کہ اس کو ایسا کرنے کا حق نہیں ہے۔ اس طرح یہ امر صراحتاً پیش ہوا۔ اور عدالت کامن پلیس (Court of Common Pleas) نے متفقاً اس اعتراض کو نامنظور کردیا۔

دفعہ ۵۴۵-۵۴۶[2]۔ امر مانع تقریر مخالف کے مضمون کو ختم کرنے سے پہلے ہم اس سوال کی طرف توجہ منعطف کرانا چاہتے ہیں کہ آیا رومی قانون کا یہ اصول کہ جو شخص خود اپنی رسوائی یا جرم کو بیان کرے اس کی شنوائی نہیں ہونی چاہئیے[3] قانون عمومی کا بھی اصول ہے۔ چاہے یہ قدیم اصول کچھ ہو ۱۸۳۶ء میں کالنس بنام بلانٹرن (Collins v. Blantern)[4] کے

---

[1] سانڈرسن بنام کولمان ۴ مانننگ و گرینگر ۲۰۹- ہالی فاکس بنام ۔۔۔ ۳ ایکسچیکر ۲۴۴ (موجودہ عملدرآمد کی رو سے سوال یہ نہیں ہے کہ آیا ان کو پلیڈنگ میں بیان کیا جاسکتا ہے بلکہ یہ کہ آیا ان کو بیان کرنا لازم ہے اس امر پر دیکھئے مقدمہ فلیمنگ بنام بنک آف نیوزی لانڈ سنہ ۱۹۰۰ء مقدمات مرافعہ ۵۷۷- کاین گر بنام تاملن سنہ ۱۹۰۲ء (۲) ایکسٹس رپورٹ ۲۳۲-۲۴۵- پلیڈنگ از آجرس (Odgers, Pleading) طبع ہشتم ۲۳۶-۲۳۷- نوٹ)۔

[2] متوفی اڈیٹر نے طبع دہم میں ان دو دفعوں کو ایک کردیا۔

[3] ۳ انسٹی ٹیوٹ ۵۷۴۔

[4] کالنس بنام بلانٹرن سنہ ۱۷۶۷ء ۲ ولسن ۳۴۱ لیڈنگ کیس از اسمتھ جلد ۱۔

ہدایتی مقدمہ[1] میں قرار دیا گیا کہ جب کسی دستاویز قرض کی بنا پر نالش کی گئی
ہو تو مدعی علیہ عذر پیش کر سکتا ہے کہ اس نے وہ دستاویز کسی ناجائز اور
خلاف اخلاق بدل کی بنا پر لکھ دی تھی ۔ جہاں تک اس اصول
کا گواہوں سے تعلق ہے جدید نظایر کی رو سے کئی ایسے اصول کی موجودگی
سے قطعاً انکار کیا گیا ہے ۔ اب اس امر کے قانون ہونے میں کوئی شبہہ
نہیں ہے کہ گواہ سے ایسے سوالات کئے جا سکتے ہیں جن سے اس کا
مجرم ہونا ظاہر ہوتا ہو یا اس کو نقصان پہنچتا ہو یا جن سے اس کی
ذلت ہوتی ہو[2] گواہ ان سوالات کے جواب دینے پر مجبور نہیں ہوتا
ہے ۔ اسی طرح فوجداری مقدمات میں یہ مسلسل عملدرآمد رہا ہے کہ شریک
جرم اشخاص کی شہادت منظور کی جاتی ہے ۔ جو ملزم کے اور اپنے جرم کی
حلفاً شہادت دیتے ہیں ۔ اور شریک جرم کی دی ہوئی گواہی کے اہم
حصے کی کسی دوسری غیر مشتبہ شہادت سے تائید بھی لازمی نہیں اگرچہ
مناسب ہونے اور عملدرآمد پڑ جانے کی وجہ سے ایسی تائید چاہی جاتی
ہے[3] ۔ ٹی ٹس اوٹس اور ایلی زبیتھ چاننگ (Titus oates & Elizebeth
Channing) کے مقدمات جو اس اصول پر اہم سند تھے عدالت کنگس بنچ
کے فیصلے کی رو سے مقدمہ ملک بنام ٹیل (R. V. Teal) میں منسوخ کئے گئے ۴۶۹
اس مقدمے میں ٹامس ٹیل (Thomas Teal) ہانّہ ایس (Hannah S.)
وغیرہم کو مستغیث کے خلاف سازش کر کے ہانّہ ایس کے حرامی بچے کے
باپ ہونے کا غلط الزام لگانے کی بنا پر چالان کیا گیا تھا ۔ ہانّہ ایس کے
خلاف مقدمے کو روک دینے کے بعد اس کا اظہار لیا گیا جس سے

[1] دیکھو دفعہ ۱۲۴ و ۱۳۱ ۔

[2] دیکھو دفعہ ۱۱۲ ۔

[3] ملک بنام ٹیل (سنہ ۱۸۰۹ء) ۱۱ ایسٹ ۳۰۷ - ۱۰ رسل وریان ۱۶۵

ظاہر ہوا کہ اس نے مدعی علیہ ٹیل کے ورغلانے پر جھوٹا بیان حلفی دیا تھا کہ مستغیث اس بچے کا باپ ہے۔ مقدمے کو ازسر نو چلانے کی اس بنا پر درخواست دی گئی کہ وہ ناقابل گواہ تھی۔ اور راوٹس اور چانگ کے مقدمات پر بھروسا کیا گیا۔ اور یہ بھی بحث کی گئی کہ جس شخص کو بے دین ہونے کا اقبال ہو وہ گواہی دینے کے ناقابل ہوتا ہے۔ لیکن عدالت کی رائے دوسری ہوئی۔ اور لارڈ ایلن برو (Lord Ellenborough) نے کہا کہ "بے دین شخص کو حلف کے وجوب کا اقرار نہیں ہوتا ہے اور اسی لیے وہ اس کی تہدید کے تحت شہادت نہیں دے سکتا ہے۔ لیکن کو کسی شخص کے خلاف خود اس کے اقبال سے یا اور شہادت سے ثابت ہو کہ اس نے کسی خاص واقعے کے متعلق جھوٹی قسم کھائی ہے۔ اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ اس کے بعد کبھی بھی حلف کی ذمہ داری کو محسوس نہیں کرے گا گو اگر جوری کو یقین ہو کہ اس نے اس خاص واقعے کے متعلق جھوٹی قسم کھائی ہے تو اس کے لیے یہ کافی وجہ ہو سکتی ہے کہ اس کی کل شہادت کو ناقابل اعتبار سمجھے۔ لیکن یہ کوئی وجہ اس امر کی نہیں ہو سکتی کہ جج اس کی شہادت ہی کو مسترد کر دے۔ وہ صرف گواہ کے اعتبار پر موثر ہوتی ہے جس کا تصفیہ جوری کرے گی رانڈس بنام ٹامس (Rands v. Tomas) کے بعد کے مقدمے میں جو ایک نالش اس سامان کے لیے تھی جو ایک جہاز کو مہیا کیا گیا تھا۔ مدعی نے مدعی علیہ کو جہاز کا شریک مالک ہونا ظاہر کرنے کے لیے یہ ثابت کیا کہ اس کا نام رجسٹر پر اسی طرح لکھا ہوا تھا۔ اور یہ کہ سامان کے مہیا کر دینے کے بعد اس نے اپنا حصہ ایک شخص کاک کو بیچ دیا۔ اور اس شخص کاک کے بیان حلفی کے بعد رجسٹر منگایا گیا اور اس میں پایا گیا کہ وہی شریک مالک تھا۔ مدعی علیہ نے کہا کہ وہ کاک کو بحیثیت گواہ کے یہ ثابت کرنے طلب کرتا ہے کہ

لہ مال سیلون رپورٹس ۴۴۲۔ جلد ۵۔

اس لئے مدعیٰ علیہ کا رجسٹر میں نام بغیر اس کی اجازت یا شرکت کے لکھ دیا ہے۔ اس پر یہ اعتراض کیا گیا کہ کلک اپنی اس حلف کی تردید میں پیش نہیں ہو سکتا جو اس نے رجسٹر کے منگواتے وقت اٹھایا تھا گراہام بیرن (Graham, B.) نے اس نقطۂ نظر کو منظور کر لیا اور شہادت کو مسترد کر دیا۔ لیکن عدالت نے ملک بنام ٹیل کی نظیر کی بنا پر اس فیصلے کو برقرار نہیں رکھا۔ اور قرار دیا کہ یہ اعتراض صرف گواہ کے اعتبار سے متعلق ہے۔ اسی طرح مدعیٰ علیہ جس پر کسی معاہدے کی بنا پر نالش کی گئی ہو یہ عذر پیش کر سکتا اور اس کو ثابت کر سکتا ہے کہ اس کے اور مدعی کے درمیان معاہدہ ناجائز یا خلاف اخلاق تھا[1] لیکن اس کا فریبانہ ہونا ثابت نہیں کر سکتا[2] کیونکہ گو کوئی شخص عدالت انصاف میں اپنے فریب یا فعل ناجائز کو تسلیم کر سکتا ہے لیکن یہ ایک اصول قانون ہے کہ وہ اس سے مستفید نہیں ہو سکتا[3] ''کوئی شخص اپنے فعل ناجائز سے فایدہ نہیں اٹھا سکتا[4]۔'' ۴۷۰

---

[1] بالمان بنام جانسن ۱۸۲۶ء۔ کوبرا ۴۱-۳۴۲-۳۴۳۔

[2] جونس بنام ییٹس (Jones v Yates) ۹ بارن وال اور کرسول ۲ ۵۳۲-۳۳ رسل وریان ۲۵۵۔

[3] ٹلٹن مطبوعہ کلک ۱۴۸ اب - ۲ انسٹیٹیوٹ ۱۳-۴۷۔ مانٹی فیوری - بنام مانٹی فیوری۔ (ا) ولیم بلاکسٹن ۳۶۳-۳۶۳۔ ڈوڈی رابرٹس بنام رابرٹس ۱۸۱۹ء۔ ۲ بارن وال اور اڈالفس ۳۶۷-۲۰- رسل وریان ۷۷-۴۔ ڈوڈی بریان بنام بانکس ۱۸۲۱ء ۴ ایضاً ۴۰۱-۲۳-رسل وریان ۳۱۸-ازبسٹ جسٹس۔ ڈالی بنام تھامپسن ۱۸۴۲ء ۱۰ ایسن اور ولزبی ۹-۳۰۹-۶۲ رسل وریان۔ ۶۱۷-فن ڈن بنام پارکر (۱۱) ایضاً ۶۷۵-۶۸۱۔ مرّے بنام مان ۱۲ اکسچیکر ۵۳۸۔

[4] ٹلٹن مطبوعۂ کلک ۱۴۸ -ب جنک سنٹ ۴- مقدمہ ۵۔ اصول متعارفۂ قانون از بروم طبع ہفتم ۲۲۷۔ دیکھئے ڈائجسٹ کتاب ۵۰ عنوان ۱۷- دفعہ ۱۳۴۔

فصل سوم

مضرذات بیانات فوجداری مقدمات میں

دفعہ ۵۴۷: آخر میں ہم فوجداری مقدمات میں مضرذات بیانات کے ذکر پر آئے ہیں۔ یا جیسا کہ ان کو بالعموم موسوم کیا جاتا ہے "اقبال فوجداری" کے بیان پر۔ اس موضوع کی بحث میں ہم حسب ذیل امور پر غور کریں گے:۔

۱۔ امور مانع تقریر مخالف فوجداری مقدمات میں۔

۲۔ اپنے کو مجرم بنانے والے غیر عدالتی بیانات کا قابل ادخال ہونا اور ان کا اثر۔

۳۔ اپنے کو مجرم بنانے والی شہادت کے مصنعف مفروضات۔

ذیلی فصل (۱)

امور مانع تقریر مخالف فوجداری مقدمات میں

	صفحات اصل کتاب	صفحات ترجمہ
امور مانع تقریر مخالف فوجداری مقدمات میں	۴۷۰	۸۴۱
۱۔ عدالتی اقبال جرم ...	۴۷۰	۸۴۲
۲۔ پلیڈنگ	۴۷۱	۸۴۳
۳۔ ضمنی امور	۴۷۱	۸۴۳

دفعہ ۵۴۸: قانون کی اس شاخ میں صاف منصفانہ وجوہات کی بنا پر بہت کم امور مانع تقریر مخالف ہیں۔ ان میں سے سب سے پہلا اور سب سے اہم امر مانع تقریر مخالف عدالتی اقبال جرم ہے۔ یہ ہر نظام قانون کا اصول سمجھا جاسکتا ہے کہ ملزم کا ایسی عدالت سے اقبال جرم جو اس کو سزا دے سکتی یا رہا کرسکتی ہے سزا سنانے کی کافی اساس ہوتا ہے[1]۔ چاہے یہ سزا سزائے موت ہی کیوں نہ ہو۔ کیونکہ

[1] شہادت مصنفہ گرین لیف جلد اطبع شانزدہم۔ دفعہ ۲۱۶۔ شہادت مصنفہ ٹیلر طبع یازدہم۔ دفعات ۸۶۶ تا ۸۶۹ ڈائجسٹ کتاب ۴۲ عنوان ۲۔ مجموعہ قانون موضوعہ روما کتاب ۷ عنوان ۵۹۔ شہادت تکمیلی از ماسکاردوس دفعہ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ مقدمہ قانون کلیسا انگریزی از ایلف ۵۴۵۔ ہاگرڈ کنسٹری رپورٹس ۲۱۵۔

ایسے اقبال عملاً نہایت ہی اہم موقع پر اکثر وکلا کے مشورے کے بعد اور ہمیشہ جج کی محافظ و محتاط نظر کے سامنے کئے جاتے ہیں[۴۶]" جو شخص کہ کسی عدالتی کارروائی میں اقبال جرم کرتا ہے اس کے متعلق قرار دیا جاتا ہے کہ تجویز ہو چکی ہے۔ اور ایک طرح پر وہ خود اپنے فیصلے سے مجرم ٹھیرایا جاتا ہے[۴۷]" عدالتی کارروائی میں اقبال جرم تمام ثبوتوں میں بہترین ثبوت ہے[۴۸]" "عدالتی اقبال جرم مکمل ثبوت ہوتا ہے[۴۹]" تاہم اگر اقبال جرم ناقابل اعتبار معلوم ہو۔ یا ملزم کو اقبال جرم کرنے کی کوئی ناجائز ترغیب دی گئی ہو۔ یا غلط اقبال جرم کرنے میں اس کا کوئی مقصد ہو۔ یا اس نے اقبال جرم کسی دھوکے خوف۔ یا سادگی کی وجہ سے کیا ہو[۵۰]۔ تو عدالت کو ایسے اقبال جرم کو نامنظور کرنا چاہئے۔ اسی طرح اگر الزام عاید کردہ ایسے "واقعات میں سے ہو جن کے اثرات پایدار ہوں" اور نفس جرم کی کوئی اور شہادت نہ ملتی ہو[۵۱]۔ عدالتی و غیر عدالتی اقبال جرم کے غلط ہونے کے متعدد مثالیں جن کا نشان ہماری قانونی تاریخ میں بہت ہی ابتدا سے ملتا ہے[۵۲]۔ اس طریقے کو جائز ثابت کرتی ہیں[۵۳]۔ معمولی

۱۴۷

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ :۔ جلد ۲۔ شہادت از پوتھیے جلد ۱ دفعہ ۷۹۸۔

[۴۶] گرین لیف حوالۂ مذکورۂ بالا۔

[۴۷]۔ ۱۱ گ ۳۰ الف۔ مجموعۂ قوانین موضوعۂ روما۔ کتاب ۲ عنوان ۵۹۔ ڈائجسٹ کتاب ۴۲۔ عنوان ۲ دفعہ ۱۔ ایضاً کتاب ۹ عنوان ۲ دفعہ ۲۔ ذیلی دفعہ ۲۔

[۴۸] جنک سنٹ ۲۔ مقدمہ ۹۶۔

[۴۹] جنک سنٹ ۲ مقدمہ ۴۲۔

[۵۰]۔ قانون از فنچ ۲۹۔ مقدمۂ قانون کلیسا انگریزی از ملیف ۵۴۵۔

[۵۱] دیکھئے اوپر دفعہ ۱۴۴۔

[۵۲]۔ دیکھئے نیچے دفعات ۵۵۴۔ ۵۷۷۔

[۵۳]۔ ۲۷ لبراسساریم حصہ ۴۰۔ ۲۲ ایضاً حصہ ۷۱۔

عملدر آمد یہ ہے کہ جب ملزم عدالت میں عذر ”مجرم ہوں“ پیش کرتا ہے۔ تو عدالتیں کم از کم سنگین مقدمات میں اس عذر کو مسل میں لکھ نہیں لیتی ہیں جب تک کہ اس کو سنجیدگی و اہمیت کے ساتھ ہوشیار نہیں کردیا جاتا ہے کہ ایسے عذر سے نہ اس پر رحم کیا جائے گا اور نہ اس کی سزا میں تخفیف کی جائے گی۔ اور عدالتیں اسے آزادی سے موقع دیتی ہیں کہ اس عذر کو واپس لے کر عذر ”مجرم نہیں ہوں“ پیش کرے۔[1] کیونکہ یہ ملحوظ رکھنا اہم ہے کہ ملزم کا عذر ”مجرم نہیں“ پیش کرنے کا مطلب یہ نہیں ہوتا ہے کہ وہ اخلاقی طور پر بھی اپنی معصومی کا اقرار کرتا ہے۔ اس کا مطلب صرف یہ ہوتا ہے کہ وہ صرف اپنے اس مسلمہ قانونی حق سے فایدہ اٹھاتا ہے کہ استغاثے کا یہ فرض ہے کہ اس کو مجرم ثابت کرے۔

دفعہ ۵۴۹: (۲): ملزم کو چاہئے کہ مختلف قسم کے عذرات کو ان کی ترتیب سے پیش کرے — کیونکہ استغاثے سے پوری طرح انکار کرنے کی وجہ سے اسے عذرات تخفیف پیش کرنے کا حق نہیں رہتا ہے۔[2] وغیرہ

دفعہ ۵۵۰: (۳): ملزم کے خلاف بہت سے ایسے ذیلی امور مانع تقریر مخالف بھی ہوتے ہیں جو ریکارڈ پر نہیں مندرج ہوتے ہیں: مثلاً وہ جوری کے کسی رکن پر اس کے حلف اٹھالینے کے بعد اعتراض نہیں کرسکتا ہے۔[3] سوائے اس کے کہ وجہ اعتراض بعد میں پیدا ہوئی ہو۔[4] اور اگر

---

[1] پلیس آف دی کراؤن از ہیل جلد ۲ صہ ۲۲۵۔

[2] ایضاً صہ ۱۷۵۔ مقدمۂ لک م ہول اسٹیٹ ٹرائیلس ۱۱۴۴۔

[3] پلیس آف دی کراؤن از ہیل جلد ۲ - ۲۹۳۔

[4] ہوبارڈ رپورٹس ۲۳۵۔

وہ کسی رکن جوری پر وجہ ظاہر کر کر اعتراض کر رہا ہو تو اس کو چاہیے کہ تمام وجوہات ایک دم ظاہر کرے[1]۔ اور سنگین بغاوت کے مقدمہ میں اگر وہ کسی گواہ پر اس بنا پر اعتراض کرنا چاہتا ہو کہ وہ اس فہرست میں جو قانون (۷) آن باب ۲۱ (7 Ann C. 21) اور جوریز ایکٹ (The Juries Act) ۱۸۲۵ء ۶ جارج چہارم باب ۵۰ کے تحت داخل کی گئی ہے غلط مذکور ہوا ہے تو اس کو چاہیئے کہ یہ اعتراض ابتدائی اظہار قابلیت گواہ کے موقع پر کرے۔ کیونکہ گواہ کے حلف اٹھا لینے کے بعد یہ اعتراض بعد از وقت سمجھا جاتا ہے[2]۔ ملک بنام فراسٹ (Rv. Frost) کے مقدمے میں جس میں چالان بغاوت سنگین کے لیے کیا گیا تھا۔ مذکورۂ بالا قوانین کے تحت گواہوں کی فہرست ان کے مقررہ طریقے کے مطابق نہیں پیش کی گئی تھی —— یعنی نقل چالان و اسمائے جوری کے ساتھ —— تو مقدمے کے محفوظ کرنے پر نو ججوں نے بمقابلہ چھ ججوں کے قرار دیا کہ جوری کے حلف اٹھا لینے اور مقدمے کے ان کے سامنے شروع ہو جانے کے بعد اعتراض بہت بعد از وقت کیا گیا ہے[3]۔

---

[1] پلیس آف دی کراؤن از ہیل جلد ۲ صفحہ ۲۷۴۔

[2] ملک بنام فراسٹ - ۹ کیارنگٹن دپین - ۱۲۹ - ۱۸۳ -

[3] ۹ کیارنگٹن دپین ۱۶۲ - ۱۸۷ -

ذیلی فصل (۲)

اپنے کو مجرم بنانے والے غیر عدالتی بیانات کا قابل ادخال ہونا اور ان کا اثر

	صفحات اصل کتاب صفحات ترجمہ		صفحات اصل کتاب صفحات ترجمہ
اپنے کو مجرم بنانے والے غیر عدالتی بیانات کا قابل ادخال ہونا	۸۴۵-۴۷۴	قطعی نہیں	۸۴۹-۴۷۴
ان بیانات کا از خود یا کم از کم آزادی سے دیا جانا ضروری ہے	۸۴۵-۴۷۴	اگر ان پر اعتبار کیا جائے تو یہ بغیر دوسری شہادت کے کافی ہوتے ہیں	۸۴۹-۴۷۴
قابل ادخال ہونے پر ان کا اثر	۸۴۹-۴۷۴	احتیاط	۸۵۰-۴۷۵

دفعہ ۵۵: معترفات شہادت فوجداری مقدمات میں ہمیشہ قابل ادخال نہیں ہوتی ہے جس طرح کہ وہ دیوانی مقدمات میں قابل ادخال ہوتی ہے۔ اس کے قابل ادخال ہونے کی شرط مقدم یہ ہے کہ وہ از خود یا کم از کم آزادی سے دی جائے۔ انگریزی قانون کا یہ ایک مسلّمہ اصول ہے کہ ہر ایسے اقبال جرم یا مجرم بنانے والے بیان کو مسترد کرنا چاہیئے جو جسمانی اذیت۔ جبر یا اکراہ قید سے کرایا جائے یا جو ملزم کو کسی ایسے شخص ذی منصب کی صریحی یا معنوی اجازت سے

ترغیب دیے جانے کی وجہ سے کیا گیا ہو جسے ملزم کے خلاف الزام پر یا الزام کی وجہ سے ملزم کی ذات پر کوئی عدالتی یا اور طرح کا اقتدار حاصل ہو لیکن ترغیب کا یہ اثر ہونے کے لیے ضروری ہے کہ ترغیب سے اُمید بہتری یا خوف خرابی پیدا ہوتا ہو۔ یعنی ترغیب ایسی ہونی چاہئے کہ ملزم سمجھ جائے۔ کہ اس کی حالت جہاں تک کہ وہ الزام کی وجہ سے متاثر ہو سکتی ہے اقبال کرنے یا اقبال کرنے سے انکار کرنے کی وجہ سے بہتر یا بدتر ہو سکتی ہے۔ اسی لیے اگر یہ ظاہر ہو کہ ملزم کو سچ کہنے کی ترغیب صرف اخلاقی وجوہات کی بنا پر دی گئی تھی[1] تو اقبال جرم یا جرم گردانے والا بیان قابل ادخال شہادت ہوگا۔ اسی طرح یہ اس صورت میں بھی قابل ادخال شہادت ہوگا جب کہ یہ ظاہر ہو کہ اقبال جرم کرنے کی ناجائز ترغیب کا اثر اقبال جرم کرنے سے پہلے شخص ذی منصب کے ملزم کو خبردار کرا دیئے سے کہ ترغیب پر کوئی التفات نہیں کرنا چاہیئے[2] زایل ہو گیا ہے۔ ۸۴۷

دفعہ ۱۸ قانون جرائم قابل چالان ۱۸۴۸ء ۱۱ و ۱۲ وکٹوریا باب ۴۲ (جسے عام طور پر جروس ایکٹ ("Jervis Act") بھی کہتے ہیں) اور جو نظمائے امن کے ان اشخاص کو جن پر قابل چالان جرائم کا الزام ہو میقاتی عدالتوں کے اجلاس پر مقدمہ چلائے جانے کے لیے سپرد کرنے سے متعلق ہے ایسی اہمیت و نمایاں وضاحت کا حامل ہے کہ اس کو پوری طرح یہاں نقل کر دینا مناسب ہے۔

---

[1] دیکھئے ملک بنام جاروس لا رپورٹ۔ ا۔ کراؤن کیسیس۔ ۹۶۔ ملک بنام ریلف ایضاً ۳۶۲۔ ملک بنام گلہام اموڈی کراؤن کیسس ۱۸۶۔ ملک بنام وایلڈ ایضاً ۴۵۲۔

[2] قانون تحقیقات سرسری ۱۸۷۵ء ۳۸ و ۳۹ وکٹوریا باب ۴۹۔ دفعہ ۱۳ ضمن (۲) بھی جو بارہ اور سولہ سال کی درمیانی عمر کے کم عمر اشخاص کو قتل کے سوائے دوسرے قابل چالان الزامات میں مختصر کارروائی کے بعد سزا دینے سے متعلق ہے تقریباً انھیں الفاظ میں ہے۔

"چالان کی جانب کے تمام گواہوں کا مذکورۂ بالا طریقے پر اظہار مکمل ہو جانے کے بعد۔ ناظم امن یا نظماء میں سے کسی ایک کو جس نے مذکورۂ بالا اظہار کو اس طرح پر ختم کیا ہو۔ چاہیئے کہ بغیر گواہوں کو حاضر ہونے کا حکم دینے کے ملزم کو جو اظہارات کہ اس کے خلاف لیے گئے تھے پڑھ کر سنا دے اور حسب ذیل یا ایسے ہی الفاظ اس سے کہتے کہ:۔

"شہادت سننے کے بعد کیا تم الزام کے جواب میں کچھ کہنا پسند کرو گے؟ اگر تم کچھ کہنا نہیں چاہتے ہو تو کہنے پر مجبور نہیں ہو۔ لیکن جو کچھ تم کہوگے لکھ لیا جائے گا۔ اور ممکن ہے کہ تمھارے خلاف سماعت مقدمہ پر پیش کیا جائے۔" اور اس کے "جواب میں جو کچھ قیدی کہے اس کو لکھ لینا[1] اور اس کو پڑھ کر سنا دینا چاہیئے اور اس پر ناظم یا نظماء مذکور کے دستخط کے بعد گواہوں کے اظہارات کے ساتھ رکھنا چاہیئے۔ اور ان کے ساتھ اس طریقے پر بھیج دینا چاہیئے جس کا ذکر بعد میں کیا گیا ہے۔ اور بعد میں مذکورۂ بالا ملزم کی سماعت مقدمہ پر اسی کو اگر ضرورت ہو تو بغیر مزید ثبوت کے شہادت میں دیا جا سکے گا۔ سوائے اس کے کہ یہ ثابت ہو کہ جس ناظم یا نظماء کے اس پر دستخط معلوم ہوتے ہوں فی الحقیقت اس پر ان کے دستخط نہیں ہیں۔

"بشرطیکہ مذکورۂ بالا ناظم یا نظماء نے ملزم کے کوئی بیان دینے سے پہلے اس سے کہا اور صاف طور پر سمجھا دیا ہو کہ مہربانی کے کسی وعدے سے اس کو کچھ توقع نہیں رکھنی چاہیئے۔ اور نہ جرم کا اقبال یا اعتراف کرنے پر مائل کرنے کے لیے کوئی دھمکی دی گئی ہو تو اس سے اسے کچھ خوف کرنا چاہیئے اور یہ کہ جو کچھ وہ کہے باوجود ایسے اقرار یا دھمکی کے

---

[1] اس قانون کے ضمیمے میں ایک نمونہ (این) دیا گیا ہے جس کے بعد ہدایت ہے کہ "جو کچھ قیدی کہے اور جہاں تک ہو سکے اسی کے الفاظ میں" لکھا جائے اور "اگر وہ راضی ہو تو اس کے دستخط بھی لیے جائیں۔"

سماعت مقدمہ پر شہادت میں اس کے خلاف پیش کیا جاسکے گا۔

"لیکن باوجود اس کے شرط یہ ہے کہ اس قانون کے کسی حکم یا مضمون کی رو سے کوئی مستغیث کسی مقدمے میں ملزم یا اس شخص کے جس پر الزام لگایا گیا ہو کسی ایسے اقبال یا اقبال فوجداری کی کسی ایسی شہادت کے پیش کرنے سے باز نہیں رکھا جاسکے گا جو کہ قانوناً ایسے شخص کے خلاف قابل ادخال ہو۔"

۴۷۴ اس امر پر کہ ناجایز ترغیب کیا ہے مقدمات بہت سے ہیں اور وہ باہم متوافق بھی نہیں ہیں[1]۔ اور اس میں کوئی شبہہ نہیں کہ وہ مفید اصول جس کی رو سے ناجایز طور پر حاصل کردہ اقبال جرم ناقابل ادخال ہوتے ہیں بہت سی ایسی صورتوں میں بھی اطلاق دیا گیا ہے جو اس کے تحت نہیں آتی ہیں[2]۔ گو بہ نسبت پہلے کے آج کل یہ قرار دینے پر کم راغب ہیں کہ جو الفاظ استعمال کئے گئے تھے وہ ترغیب کی حد تک پہنچتے ہیں[3]۔ یہ تسلیم کرنا چاہیئے کہ مقدمۂ ملکہ بنام تھامپسن Reg. v. Thompson کی رو سے یہ قرار دیا گیا ہے کہ اقبال جرم کی شہادت کے قابل ادخال ہونے کے لیے یہ امر مثبت طور پر ثابت کیا جانا چاہیئے کہ وہ اقبال جرم از خود اور آزادی سے کیا گیا تھا۔ یعنی کسی شخص ذی منصب نے ملزم کو اقبال جرم کرنے کی ترغیب نہیں دی تھی یا یہ کہ وہ اس ترغیب کا اثر صاف طور پر زایل ہونے کے بعد کیا گیا تھا۔ لیکن

[1] دیکھیے ملک بنام بالڈری ۲ ڈینی سن کراؤن کیسیس ۴۳۰۔ اور دیکھیے شہادت از فیپن طبع ششم ۲۶۳۔ صفحہ ۷ جہاں ان کا تختہ بنایا گیا ہے۔

[2] ملک بنام ریف لا رپورٹ اکرمنیل کیسس ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ از لارڈ چیف بیرن کلی۔ ملک بنام بالڈری ۲ ڈینی سن کراؤن کیسس ۴۳۰۔

[3] شہادت مصنفۂ فیپن طبع ششم ۲۶۳ تا ۲۶۴

[4] ملکہ بنام تھامپسن ۱۸۹۳ء ۲ کوئینس بنچ ۱۲۔ کراؤن کیسس ریزرفڈ۔ جس نے پارک بنچ کی مقدمۂ

یہ امر بھی صاف ہے کہ جب ترغیب نہ دی گئی ہو تو ملزم کے پولس والے کو جواب قابلِ ادخال ہوتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ غیر عدالتی اقبال جرم کے بیانات سے متعلق تمام سوالات کا تصفیہ سماعتِ مقدمے پر جج کو نہ کہ جوری کو کرنا چاہیئے: اور ایسے سوالات کا اب مرافعہ ہو سکتا ہے یا قانون مرافعہ فوجداری ۱۹۰۷ء کے تحت وہ عدالت مرافعہ فوجداری کے تصفیہ کے لیے محفوظ بھی کئے جا سکتے ہیں۔

دفعہ ۵۵۲: غیر عدالتی اقبال جرم کے بیانات کے (جب وہ قابلِ ادخال ہوں) اثر کے متعلق یہ اصول صاف طور پر متعین ہے کہ سوائے اس کے کہ قانون موضوعہ کی رو سے کوئی اور حکم ہو کوئی ایسا اقبال جرم یا بیان چاہے وہ مکمل ہو یا غیر مکمل کسی ناظم امن سے کیا گیا ہو یا کسی اور جرم کے متعلق تحقیقاتی اختیار رکھنے والی عدالت سے۔ یا چاہے وہ کسی دستاویز کی رو سے کیا گیا ہو یا بذریعۂ عمل ملزم کے خلاف۔ امر مانعِ تقریر مخالف یا قطعی شہادت کی وقعت نہیں رکھتا اور نہ وہ اس سے زیادہ وقعت کا مستحق ہوتا ہے جو کہ جوری ایمان سے اس کو دے۔

دفعہ ۵۵۳: نفس جرم کو بلا کسی شک وشبہہ کے ثابت کرنے کی ضرورت[1] اور ہمارے قانون کی اس قوی خواہش کی وجہ سے کہ اشخاص کے جھوٹے یا جلدی میں دیے ہوئے بیانات سے نامناسب طور پر نقصان پانے سے حفاظت کی جانی چاہیئے۔ یہ شبہہ پیدا ہوا کہ کیا ایسے

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ:- ملک بنام وارنگ ہام ۱۵ جورسٹ ۱۸ ۳ کے قرارداد کی توثیق کی۔ ۲ "ڈینی سن کراؤن کیسس ۳۰ ۳۔ ۷ ۴ ۴۔ نوٹ۔ ملک بنام روڈ۔ ۱۰ اکاکس ۱۷ ۷۔

[1] دیکھئے اوپر دفعہ ۱۴۴۔

حکم سزا کو جو ملزم کے اپنے کو مجرم ٹھیرانے والے غیر عدالتی بیان کی بنا پر دیا گیا ہو برقرار رکھا جا سکتا ہے[1] لیکن جدید نظائر کا رجحان اثبات میں جواب دینے کا ہے[2]۔ تاہم ایسے اصول پر بہت احتیاط سے عمل کرنا چاہئے کیونکہ ان متعدد مقدمات کی وجہ سے جن میں لوگوں نے غلط طور پر اپنے آپ کو ملزم ظاہر کیا ہے یا جرائم کا مرتکب تسلیم کیا ہے ۔ ججوں کو جب جرم کی شہادت صرف مبینہ مجرم کا بیان ہو سزا دینے میں بہت احتیاط کرنی چاہئے ۔ ایسے الزامات میں جن کی سزا موت ہو خصوصاً الزامات قتل میں دہری احتیاط درکار ہوتی ہے : بیان کو سچے ہونے کی احتیاط سے جانچ کرنی چاہئے اور نفس جرم کے ثبوت یا تردید کے لیے شہادت حاصل کرنے کی ممکنہ کوشش کرنی چاہئے ۔ جب اقبال جرم مکمل نہ ہو تو مذکورۂ بالا وجوہات زیادہ قوت کے ساتھ قابلِ اطلاق ہوتے ہیں[3]۔

۴۷۵

---

[1] اقتیبس بر ثبوت کتاب انوٹ ۷ ۔ ملک بنام الڈریج ۔ رسل بر رایان ۴۴۰ ۔ ملک بنام وایٹ ایضاً ۵۰۸ ۔

[2] ملک بنام فاکنر رسل وریان ۴۸۱ ۔ ملک بنام ٹپٹ ۔ ایضاً ۵۰۹ ۔ ملک بنام وھیلنگ ۔ ایچ کراون لا ۴۱۱ ۔ نوٹ ۔ ملک بنام سٹی ون ۔ ۱۶ کاکس ۱۷۔ ۲۱ ۔ لیکن شاید قتل ۔ ایک زوج کی زندگی میں دوسرے سے نکاح ۔ اور ملکیت جایداد سے متعلق جرائم کی صورتیں مستثنی ہیں ۔ دیکھئے شہادت از تیلر طبع ششم ۲۶۴ ۔

[3] ایک شخص کا ۱۹۰۸ء میں اپنے ہی (گو واپس لیے ہوئے) اقبال جرم پر ایک ایسے قتل کے لیے جو جولائی ۱۸۰۴ء میں ہوا تھا مجرم ٹھیرایا جانا اس امر کو نمایاں کرتا ہے کہ انگریزی قانون میں جرائم کے متعلق کوئی میعاد نہیں ہے ۔ لیکن قانون موضوعہ کی رو سے چند مستثنیات ہیں مثلاً بغاوت یا غداری سنگین (باستثناء بادشاہ کے قتل کی غداری کے) یا اخفا بغاوت کے لیے چالان تین سال کے اندر ہونا چاہئے (۷ و ۸ ولیم سوم باب ۳ دفعات ۵ و ۶) اسی طرح ناجائز فوجی قواعد و مشق (۶۰ جارج سوم اور ۱ جارج چہارم باب ۱) ۔ قوانین شکار کی خلاف ورزی کے بعض جرائم (۹ جارج چہارم باب ۶۹) اور ایسے جرائم جن کی سرسری تحقیقات کے بعد سزا دی جا سکتی ہے (۱۱ و ۱۲ وکٹوریا باب ۴۳ دفعہ ۱۱)

ذیلی فصل (۳)

مضعف مفروضات جو اپنے کو مجرم بنانیوالی شہادت پر موثر ہوتے ہیں

صفحات اصل کتاب - صفحات ترجمہ

مضعف مفروضات جو اپنے کو مجرم بنانے والی شہادت پر موثر ہوتے ہیں ۸۵۱-۴۷۵

اقبالِ جرم جو اذیت پہنچانے کے بعد کئے گئے ہوں ۸۵۳-۴۷۶

تفحص کے خلاف دلایل ... ۸۵۵-۴۷۷

تفحص کی موافقت میں دلایل ۸۵۸-۴۷۹

اپنے کو مجرم بنانے والے جھوٹے بیانات ۸۶۲-۴۸۱

ان کے وجوہائے تحریک ... ۸۶۲-۴۸۱

صفحات اصل کتاب - صفحات ترجمہ

دو قسم کے وجوہائے تحریک ... ۸۶۳-۴۸۲

۱۔ جو غلطی سے پیدا ہوتے ہیں ۸۶۳-۴۸۲

۱۔ واقعاتی غلطی سے .. ۸۶۳-۴۸۲

۲۔ قانونی غلطی سے ... ۸۶۴-۴۸۲

۲۔ فایدے کی امید میں ۸۶۶-۴۸۳

۱۔ تکلیف سے بچنے کے لیے ۸۶۶-۴۸۳

۲۔ ضمنی مقاصد کے لیے ۸۶۸-۴۸۴

۱۔ خود تفریق سے متعلق ۸۷۰-۴۸۴

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ: کے لیے چھ مہینوں کے اندر چالان پیش ہونا چاہئے ۔ دیکھئے تاریخ قانون تعزیرات انگلستان از اسٹیفن جلد ۲ ص ۲ ۔

	صفحہ اصل کتاب	صفحہ ترجمہ
ا۔ دوسرے امور کی تحقیقات کے انسداد کے لیے ...	۴۸۴	۸۶۸
۲۔ زندگی سے سیری ...	۴۸۴	۸۶۸
۳۔ مرد عورت کے تعلقات کی وجہ سے ...	۴۸۵	۸۷۰
۴ خود پسندی سے ...	۴۸۶	۸۷۱
۵۔ اور مثالیں ...	۴۸۶	۸۷۲
۲۔ جب دوسرے اشخاص بھی شریک ہوں ...	۴۸۷	۸۷۳
ا۔ دوسروں کو فایدہ پہنچانے کی خواہش ...	۴۸۷	۸۷۴
۲ دوسروں کو نقصان پہنچانے کی خواہش ...	۴۸۸	۸۷۵
ناممکن جرایم کے ارتکاب کا اقبال جرم ...	۴۸۹	۸۷۵
غیر عدالتی اقبال جرم کے بیانات کے خلاف مزید ضعف مفروضات ...	۴۹۰	۸۷۸
ا۔ دروغ بیانی ...	۴۹۰	۸۷۸
۲۔ غلط تعبیر ...	۴۹۰	۸۷۹
۳۔ عدم تکمیل ...	۴۹۰	۸۷۹
جواب نہ دینا ...	۴۹۱	۸۸۰
ٹالنے کے جواب دینا ...	۴۹۱	۸۸۱
غلط جواب دینا ...	۴۹۱	۸۸۲
اپنے کو مجرم بنانیوالے جھوٹے بیانات کی جانبہ استعمال کی صورتیں ...	۴۹۲	۸۸۳

دفعہ ۵۵ : اپنے کو مجرم بنانے والی شہادت کی کمزوریاں کامل غور و خوض کی محتاج ہیں۔ رومی قانون کے علما یورپ میں اس کے مطالعے کے احیاء پر فریقین کے اقبال جرم میں خاصی خوبی پاتے تھے۔ وہ اس کو ثبوت کی ایک ایسی صاف نفیس اور اعلی ترین[1] نوع سمجھتے تھے کہ جس کی تردید میں کوئی شہادت پیش ہونے کے قابل نہ تھی۔ مشتبہ اشخاص سے اقبال جرم حاصل ۸۷۶

له ملزم شخص کے اقبال جرم کو علما بہت وقعت دیتے تھے۔ وہ اس کو بحیثیت ثبوت کے نہایت ہی صاف اہم اور معنی خیز سمجھتے تھے۔ اس حد تک کہ ان کے نزدیک اس کی تردید میں کوئی شہادت پیش نہیں ہو سکتی تھی۔ ملاحظے ہیں برثیمت۔ کتاب ا۔ نوٹ ۶۔ وہ اس کو "ثبوتوں میں اعلی ترین ثبوت" بھی کہتے تھے۔ کتاب شہادت مصنفہ بلنٹے۔ دفعہ ۱۴ ۲۔ لیکن اس لغویت کو قانون رومانے منسوب

کرنے اذیت پہنچانے کا عملدرآمد[1] بڑی حد تک اسی تصور سے تعلق رکھتا تھا۔ اور یہ امر قانون روما۔ اس کی تمام مرممہ اشکال و نیز قانونِ کلیسا[2] کے لیے باعث ننگ ہے۔ برّ یورپ میں یہ عملدرآمد اتنے عرصے تک رائج رہا۔ اور گو وہ انگلستان میں کبھی جائز نہیں قرار دیا گیا۔ لیکن

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ :۔ کرنا ناانصافی ہوگا۔ کیونکہ قانون روما نے صریحی الفاظ میں قرار دیا تھا کہ جو شخص از خود کسی جرم کا اقبال کرے اس پر ہمیشہ اعتبار نہیں کرنا چاہیے۔ کیونکہ وہ بعض وقت خوف یا کسی اور وجہ سے کیا جاتا ہے" ڈائجسٹ کتاب ۴۸ عنوان ۱۸۔ دفعہ ۱۔ ذیلی دفعہ ۲۷۔ جہاں غلط اقبال جرم کی ایک قوی مثال دی گئی ہے۔ اسی طرح ایک دوسری جگہ کہا گیا ہے کہ "جب کوئی شخص غلط اقبال جرم کرتا ہے کہ اس نے کسی ایسے شخص کو قتل کیا ہے جو دراصل زندہ ہے۔ اور بعد میں اس کے زندہ ہونے کو ثابت کرنے تیار ہوتا ہے تو جولین نے لکھا ہے کہ قانون اکویلیا (Lex Aquilia) قابل اطلاق نہیں رہتا ہے۔ گو اس نے اقبال جرم کیا ہو کہ اس نے قتل کیا ہے۔ کیونکہ اس سے تو صرف بار ثبوت مستغیث پر آجاتا ہے کہ وہ اقبال کنندہ سے یہ ثابت کرانا ضروری قرار نہیں دے سکتا کہ اس نے مقتول کو قتل کیا بلکہ خود مستغیث کو یہ ثابت کرنا ہوتا ہے کہ ایک شخص قتل ہوا ہے۔" ڈائجسٹ کتاب ۹ عنوان ۲۔ دفعہ ۲۳۔ ذیلی دفعہ ۱۱ "یہ امر اس شخص کے معاملے میں اور بھی صاف ہے جو زخمی کیا گیا ہو۔ کیونکہ اگر کوئی شخص اقبال کرے کہ اس نے ایک شخص کو زخمی کیا ہے اور وہ شخص زخمی نہ ہوا ہو تو ہم کس کے زخم کو دیکھیں گے اور کس واقعے پر غور کریں گے۔" ایضاً دفعہ ۲۴ "اسی طرح اگر وہ شخص قتل نہ کیا گیا ہو بلکہ مر گیا ہو تو یہ امر زیادہ اہم ہے کہ متوفی شخص کے قتل کے اقبال سے اقبال کنندہ پابند و ذمہ دار نہ ہو۔" ایضاً دفعہ ۲۵۔ نیز دیکھیے ڈائجسٹ کتاب ۴۸ عنوان ۱۸ دفعہ ۱۔ ذیلی دفعہ ۱۷۔ عنوان ۱۹۔ دفعہ ۲۷۔ کتاب ۱۱۔ عنوان ۱۔ دفعہ ۱۱ (۸) وغیرہ کتاب ۴۲۔ عنوان ۲۔

[1] کتاب شہادت از بانیے ۶۴۷۔

[2] مقدمہ دفعات ۶۹۔ ۷۰۔

[3] فرامین پاپائی از گریشین حصہ دوم وجہ ۵ مسئلہ ۵ باب ۴۔ فرامین از کلیمنٹ کتاب ۹ عنوان ۳۔

۱۵۵۷ء اور ۱۶۴۰ء کے درمیان شاہی اجازت سے اکثر استعمال ہوتا تھا۔ اس طریقے کی لغویت کو قطع نظر اس کی ناانصافی و بے رحمی کے اتنے دفعہ ظاہر و ثابت کر دیا گیا ہے کہ ان کا ذکر یہاں فضول ہے[1]۔

دفعہ ۵۵۵: ازمنۂ وسطیٰ کی رومی و کلیسائی قوانین کی عدالتوں میں محتسبانہ اصول اصلاً مسلط تھا۔ اور اب بھی اس کا اتنا اثر باقی ہے کہ برّیورپ کے اکثر عدالتوں میں ہر فوجداری مقدمے کی ابتدا آج کل بھی اس طرح ہوتی ہے کہ جج یا کوئی دوسرا صدر نشین عہدہ دار ملزم سے سختی سے سوالات کرتا ہے۔ اور نہ بالعموم یہ سوالات ملزم کے ساتھ انصاف کو ملحوظ رکھ کر کیے جاتے ہیں۔ واقعات کو توڑا موڑا اور غلط بیان کیا جاتا

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ: باب ۱۔ دفعہ ۱۔

[1] رومی فقہا کہتے تھے کہ وہ اپنے تمام علمی جد و جہد کو قانون روما پر مبنی کرتے ہیں۔ لیکن ہم نے نوٹ (۱) صفحہ ۵۸۴ میں دیکھا کہ وہ ایک صورت میں قانون روما سے کتنی بری طرح اختلاف کر گئے ہیں۔ اور دوسری مثالیں بھی پیش کی جا سکتی ہیں۔ اذیت و تفتیش کے موضوع پر انھوں نے قانون روما کی زیادہ ایمان داری سے نقل کی ہے۔ پھر بھی اس عملدرآمد کی لغویت اور خطرے کو ڈائجسٹ کے مقولۂ ذیل میں جس طرح فاش کیا گیا ہے۔ اس سے زیادہ شاید ہی کہیں اور ملے۔ معزز امین میں یہ بتایا گیا ہے کہ اذیت پر ہمیشہ نہیں بلکہ کبھی کبھی ہی بھروسا کرنا چاہیے۔ دراصل وہ ایک نازک و خطرناک چیز ہے اور اس سے دھوکہ ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اکثر لوگ تکلیف پاکر یا اذیت دہی کے ظلم کی وجہ سے اذیت سے اتنی نفرت کرنے لگتے ہیں کہ ان سے کسی طرح بھی سچ کہلوائی نہیں جا سکتی اور بعض دوسروں میں برداشت کی قوت اتنی کم ہوتی ہے کہ وہ بہ نسبت اذیت اٹھانے کے ہر طرح جھوٹ کہنے پر آمادہ ہوتے ہیں۔ اسی لیے وہ ایسے اقبال جرم کرتے ہیں کہ جن سے نہ صرف وہ بلکہ دوسرے بھی قانون کی گرفت میں آجاتے ہیں۔ ڈائجسٹ کتاب ۴۸ عنوان ۱۸۔ دفعہ اسمن (۲۳)۔ باوجود اس سب کچھ کے ڈائجسٹ کے مولفین نے اس طریقے کو قانون روما میں باقی رکھا اور جن صورتوں میں اس پر عمل کیا جا سکتا ہے ان کو اسی عنوان میں

ہے۔ سوالات جن میں وہ مجرم فرض کر لیا جاتا ہے۔ نہ صرف کئے جاتے ہیں
بلکہ مختلف اشکال میں ان کو دہرایا جاتا اور ان پر اصرار کیا جاتا ہے۔
اور اس سے کہ اپنے مضر صراحتاً یا معناً کچھ نہ کچھ اعتراف کرانے کے شاید ہی
کوئی طریقے ہوں گے جو چھوڑے جاتے ہیں۔ یہ کوئی خیالی خطرہ نہیں ہوتا
ہوشیاری سے سوال کرنے اور ان کے جذبات کو اکسانے سے کمزور دل
کے افراد سے تقریباً ہر امر کا اقبال یا معنوی اقرار کرا لیا جا سکتا ہے۔ اور
جھوٹ کا بھی اقرار کرنے کے لیے بار بار کے اصرار کی مقاومت کرنے
معمول سے زیادہ مضبوط دل درکار ہوتا ہے[1]۔ قانون عمومی انگلستان کا

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ:۔ بتایا گیا ہے اور وہ مذکورۂ بالا فقرے کے بازو بیان ہوئے ہیں۔ انگلستان میں
اذیت پر دیکھئے "لغت قانونی" از وارٹن۔ طبع دہم۔ اور "جمہوریت سے پہلے قانون انگلستان کے
تعزیرات میں اذیت کے استعمال کا مطالعہ" از جارڈن ۱۸۳۷ء۔

[1] ملاحظہ ہو شہنشاہ ٹیبریس (Tiberius) کے روبرو سی سیلانس (C. Silanus) کی سماعت۔
اگر اسے سماعت کہہ سکیں "بہت سی ایسی چیزیں کی گئیں جو معصوم شخص کے لیے بھی خطرناک ہیں۔۔
ٹیبریس نے سخت آواز سے اسے دھمکانے۔ ابرو میں بل ڈالنے اور مسلسل سوالات کرنے میں کمی
نہیں کی۔ اور نہ اسے ان کی تردید کرنے یا ان سے گریز کرنے کا موقع دیا گیا۔ نہیں بلکہ اکثر اسے اقبال
کرنے پر مجبور کیا گیا تا کہ شہنشاہ کا سوال خالی نہ جائے۔ سوانح از ٹاسی ٹس (Tacitus)
کتاب ۳ باب ۶۷۔

ظالمانہ تفحص و احتساب کی ایک اچھی مثال سماعت ڈک دی پراسلان
(Trial of the Duc de Praslin) ہے جو ۱۸۴۷ء میں ایوان امرا کے روبرو جو اس زمانے
میں فرانس کی اعلیٰ ترین عدالت تھی کی گئی تھی۔ اور اسی وجہ سے سمجھا جا سکتا ہے کہ وہ سخت
باضابطگی کے ساتھ عمل میں آئی ہوگی۔ ڈیوک پر اپنی بیوی کے قتل کا الزام تھا۔ اور ذیل کا بیان
صدر کے محتسبانہ نوعیت کے سوالات کا ایک حصہ ہے۔ "کیا وہ (متوفی) زمین پر پڑی ہوئی
نہیں تھی۔ جب کہ تم نے اسے آخر مرتبہ مارا تھا۔" "تم یہ سوال مجھ سے کیوں کرتے ہو۔" اس کے
بعد حسب ذیل سوال و جواب ہوئے۔ "تمہیں ایک بہت ہی تکلیف کی گھڑی کا سامنا ہوا ہوگا

طریق عمل اس کے بالکل برعکس ہے۔ اس کی رو سے ملزم کو مجرم ثابت

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ:۔ جب کہ تم نے اپنی خلوت گاہ میں داخل ہونے پر دیکھا ہوگا کہ تم پر خون کے جو تم نے ابھی کیا تھا سب چھینٹے تھے اور جس کو دھونے پر تم مجبور ہوئے ؟ ۔ خون کے ان چھینٹوں کو بالکل ہی غلط سمجھا گیا ہے۔ میں یہ نہیں چاہتا تھا کہ بچوں کے سامنے ایسی حالت میں جاؤں کہ ان کی ماں کے خون کے دھبے میرے جسم پر ہوں۔" "تم بہت برے آدمی ہو جو اس جرم کے مرتکب ہوئے ہو۔" (ملزم نے کوئی جواب نہیں دیا۔ بلکہ اپنی سوچ میں محو نظر آتا تھا)۔ "کیا تمھیں برا مشورہ نہیں دیا گیا جس کی وجہ سے تم اس جرم کے ارتکاب پر مجبور ہوئے ؟ ۔" "مجھے کوئی مشورہ نہیں دیا گیا۔ ایسے موضوع پر لوگ مشورہ نہیں دیتے ہیں۔" "کیا تمھیں سخت تاسف نہیں ہو رہا ہے۔ اور کیا سچ کہہ دینے سے تمھیں تشفی اور دلاسا نہیں ملتا ؟" ۔ "آج مجھ میں بالکل طاقت نہیں ہے۔" "تم ہمیشہ اپنا ضعف ظاہر کرتے ہو۔ اب میں نے صرف 'ہاں' یا 'نہیں' کہتے پوچھا تھا!" اگر کوئی شخص میری نبض دیکھے تو اسے میرے ضعف کا اندازہ ہو سکے گا۔" ۔ "تاہم تم نے ابھی بہت سے سوالات کے مفصل جواب دئیے ہیں اس کے لیے تم نے کمزوری محسوس نہیں کی ؟" (ملزم نے کوئی جواب نہیں دیا)

"تمھاری خاموشی تمھاری جانب سے جواب دے دیتی ہے کہ تم مجرم ہو۔"
"تم یہاں اس یقین کے ساتھ آئے ہو کہ میں مجرم ہوں۔ اور میں اس کو بدل نہیں سکتا۔"
"تم اس کو بدل سکتے ہو۔ اگر تم اس کے خلاف باور کرنے کی کچھ وجہ ظاہر کرو۔ یعنی اگر تم ان حالات کی جو تمھارے خلاف ہیں اور جو صرف تمھارے جرم کے مفروضے ہی پر سمجھ میں آسکتے ہیں کوئی توضیح کر سکو۔" "مجھے یقین نہیں کہ میں تمھارے یقین کو بدل سکتا ہوں۔" "تم کیوں یقین کرتے ہو کہ ہمارے یقین کو بدل نہیں سکتے۔" (ملزم نے تھوڑی دیر کی خاموشی کے بعد کہا کہ وہ جوابات دینے کی اس میں سکت نہیں ہے۔")
"جب تم نے یہ ہولناک جرم کا ارتکاب کیا تو کیا تم نے اپنے بچوں کا خیال کیا۔"
"جرم کے متعلق تو میں کہتا ہوں کہ میں نے اس کا ارتکاب نہیں کیا۔ اور بچوں کے متعلق ان کا تو ہمیشہ مجھے خیال رہتا ہے۔" کیا تم یہ کہنے کی جرات کر سکتے ہو کہ تم نے اس جرم کا

۴۷۸

کرنے کا بار ثبوت الزام لگانے والے پر ہوتا ہے۔ اور قانون کے اُس اصول کے مطابق کہ "کوئی شخص اپنے کو مجرم گرداننے پر مجبور نہیں کسی شخص کو اپنے کو مجرم گرداننے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا[1]"۔ اس لیے اس میں ہمیشہ اذیت پہنچانے سے حذر کیا گیا ہے — "قوانین کی رو سے اذیت مذموم ٹھیرائی گئی ہے[2]"۔ اور اس میں بہت احتیاط۔ شاید ضرورت سے زیادہ احتیاط اس امر کی گئی ہے کہ ان اشخاص سے جن کے خلاف شبہ ہو نہ تو ڈرانے۔ پھسلانے۔ منانے اور نہ دھوکہ دینے سے مجرم گرداننے والے بیانات حاصل کیے جائیں[3]۔ اور اس میں نہ صرف ابتدأ عدالتی سوالات کو ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ بلکہ اگر ملزم کے خلاف شہادت سے کوئی بادی النظری مقدمہ قایم نہیں ہوتا ہے تو اس سے جواب دہی تک طلب نہیں کی جاتی ہے۔ لیکن چونکہ عدالتی سوالات کے طریقے کو یہاں بھی رواج دینے کی

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ:۔ ارتکاب نہیں کیا ہے" (ملزم نے سر کو اپنے ہاتھوں میں لے کر تھوڑی دیر خاموش رہا اور پھر کہا کہ "میں ایسے سوال کا جواب نہیں دے سکتا") (اا جوڈسٹ ۳۶۵ حصہ دوم)۔

لہ ۳ بلسٹرڈ ۵۰۔ نیز دیکھیے پیچھے دفعہ ۱۲۶۔ ۱۲۹ آگے دفعہ ۲۲ ۶ الف۔

۲ہ اصول متعارفہ قانون انزلانٹ۔ جب کبھی انگلستان میں اذیت کا استعمال کیا گیا ہے وہ تاج کے کسی حقیقی یا خیالی امتیاز کی وجہ سے کیا گیا ہے۔ کیونکہ قانون کے معمولی قاعدے کے مطابق وہ پہنچائی نہیں جا سکتی تھی۔ "سزا و قید سخت و شدید" (The "peine prisone. forte et Dure" بظاہر اس کا استثنا معلوم ہوگا۔ لیکن دراصل وہ استثنا نہیں ہے۔ کیونکہ اس کا مقصد ملزم کو جواب دہی پر مجبور کرنا تھا یعنی عدالت میں یہ کہنے پر "وہ مجرم ہے یا مجرم نہیں ہے" — تاکہ عدالت کو یہ معلوم ہو سکے کہ وہ سزا دے سکتی ہے یا جوری کو طلب کر سکتی ہے تاکہ اس کے مقدمے کی سماعت ہو سکے۔

۳ہ دیکھیے اوپر دفعہ ۱۵۵۔ ہم اپنی عدالتوں کے معمولی عملدرآمد کا ذکر کر رہے ہیں۔ زمانۂ سابق کی سرکاری سماعتوں کا نہیں۔ جن میں ہر قاعدہ الٹ دیا جاتا تھا۔

قابل مقننوں کی جانب سے سرگرم تائید کی گئی ہے۔[1] اس لیے ان متضاد نظامات کی خوبیوں کو مختصر طور پر جانچنا چاہئیے۔ ۴۷۹

دفعہ ۵۵۶: عدالتی سوالات یا احتساب کی موافقت میں کہا جاتا ہے کہ (۱) یہ عدالتوں کا فرض ہے کہ امور نزاعی کی صداقت تک پہنچنے کے لیے تمام ممکنہ ذرایع استعمال کریں اور چونکہ ملزم ہی لازماً ایسا شخص ہوتا ہے جو بہترین طریقے پر اپنے جرم یا معصومی سے واقف ہوتا ہے اسی لیے قدرتی طور پر وہی موزوں ترین شخص ہے جس سے اس کے متعلق پوچھا جا سکتا ہے۔ اور فی الحقیقت بہت سی صورتوں میں جو اکثر سنگین جرایم کی صورتیں ہوتی ہیں۔ ملزم کے خلاف بغیر خود اس کی گواہی کے جرم ثابت کرنا ناممکن ہوتا ہے۔ نیز (۲) وہ اصول جس کی رو سے کوئی شخص اپنے کو مجرم بنانے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا۔ سوائے بدطینت اشخاص کے کسی اور کی حفاظت نہیں کرتا ہے۔ کیونکہ نہ صرف یہ کہ معصوم اشخاص کو محتسبانہ نوعیت کے سوالات سے چاہے وہ کتنا ہی شدید ہو کوئی ڈر نہیں ہونا چاہئیے بلکہ جتنا احتساب زیادہ ہوتا جائے گا اتنی ہی ان کی معصومی ظاہر ہوتی جائے گی۔ اور آخر میں (۳) انگریزی قانون کا خود ملزم کے منہ سے منفر ذات بیانات قبولوانے سے انکار کرنا اور ان بیانات کو ایسے گواہوں کی زبانی سننا جن سے کہ اس نے ان بیانات کو کہا ہو۔ خود اس کے بنیادی اصول کی جس کے رو سے ہمیشہ بہترین شہادت پیش ہونی چاہیے خلاف ورزی کرنا ہے۔

---

[1] خصوصاً بنتھم۔ دیکھئے اس کی عدالتی شہادت کتاب ۲ باب ۹۔ کتاب ۵ باب ۷ کتاب ۹۔ حصہ چہارم۔ ابواب ۲۔۳۔۴۔ اور حصہ پنجم باب ۳ وغیرہ۔ نیز دیکھئے مسٹر جسٹس اسٹیفن کے زمانہ وکالت کا ایک مضمون۔ ”مضامین جوریڈیکل سوسائٹی“ جلد ۱ صفحہ ۴۵۶۔

دفعہ ۵۵ : دوسری جانب سے اس کے متعلق جو کچھ کہا جاتا ہے اس پر غور کرنے سے پہلے ایک ایسے اہم امر کی طرف توجہ دلانی ضرورہے جس کو اکثر نظر انداز کیا جاتا ہے ۔ انگریزی نظام میں مثل ہر دوسرے نظام کے چالان ۔ اطلاع یا الزام لگانے کا فعل یا جو کچھ اور بھی اس کو کہا جائے ۔ ملزم سے ان امور کے متعلق جن کا اس پر الزام لگایا جاتا ہے ایک عام احتساب یا سوال ہوتا ہے کہ وہ ان کا جواب دے ۔ اور اہم شہادت جو اس کے خلاف پیش ہوتی ہے اس پر ایک سوال ہوتا ہے ۔ جس کے ذریعے سے اس سے خواہش کی جاتی ہے کہ وہ یا تو اس واقعے کو جو حلفیہ بیان کیا گیا ہے غلط ثابت کرے یا اس کی ایسی توضیح کرے جو اس کی معصومی کے مغایر نہ ہو ۔ جو شہادت یا توضیح بھی کہ وہ کرسکتا ہو نہ صرف قابلِ اہمال ہوتی ہے بلکہ عدالت اور جوری اس کی سخت منتظر رہتی ہے ۔ اور ایسے حالات کی جو بادی النظری طور پر اس کے جرم کا قیاس پیدا کرتے ہیں اس کا توضیح نہ کرنا عملاً ہمیشہ اس کے خلاف بہت سخت طور پر موثر ہوتے ہیں ۔ ہمارا قانون جس امر کو منع کرتا ہے وہ ملزم کا خاص احتساب ہوتا ہے ـــــ یعنی خواہی نخواہی اس کو خود اس کے خلاف گواہ بنا دینا ۔ ثبوت سے پہلے اس کے جرم کے فرض کر لینا ۔ اور اسی مفروضے کے تحت اس پر سوالات کرنا ۔ اور یہاں ایک سوال قدرتی طور پر پیدا ہوتا ہے ـــــ فرض کیجئے کہ ملزم سے احتساب مناسب ہے ۔ لیکن کون اس کو انجام دے گا ؟ صرف دو صورتیں ہی ممکن ہیں ـــــ یعنی الزام لگانے والا یا عدالت ۔ اور اگر پیش نظر مقصد صرف سچ کا استخراج ہے تو کیوں نہ مثل دوسرے گواہوں کے خود ملزم سے بھی سوالات لئے جائیں ؟ لیکن نہ یہ اور نہ الزام لگانے والے کا ملزم سے سوالات کرنا ۔ گو بعض وقت اس کی سفارش کی گئی ہے

۴۰۸۰

برّیورپ کا عملدرآمد ہے۔ جہاں ملزم سے سوالات کرنا عدالت کا فریضہ ہوتا ہے۔ اور یہاں ابتدا ہی سے ایک مشکل پیش آتی ہے کہ اگر اس خصوص میں طاقت کا بیجا استعمال کیا جائے تو اس کی اصلاح کی کیا صورت ہوگی؟ جب کوئی فریق یا اُس کا وکیل گواہ سے نامناسب سوالات کرتا ہے تو فریق ثانی ان پر اعتراض کرسکتا ہے۔ لیکن جب جج خود خاطی ہو تو قانون کی پابندی کرانے والا کون ہوگا؟ وکیل کا ججوں کے سوالات پر اعتراض کرنا شایستگی اور عملدرآمد دونوں کے قواعد کی رو سے ممنوع ہے اور ایسا کرنا دراصل کسی شخص سے خود اسی کے خلاف درخواست کرنا ہوگا۔

دفعہ ۵۵۸: لیکن اس اہم مسئلے کو زیادہ وسیع اصولوں پر جانچنا چاہئے۔ پس پہلے تو ملحوظ رکھئے کہ مقدمات کو فیصل کرنے والی عدالتوں کے وظایف اصلاً اور ماہیتاً عدالتی ہوتے ہیں محتسبانہ نہیں ہوتے۔ عدالت کا کام یہ ہے کہ رائے قایم اور فیصلہ کرے۔ شہادت ـــ یعنی فیصلے کے مواد ـــ کی فراہمی عام طور پر فریقین مقدمہ کے ذمّہ ہوتی ہے۔ گو اصول احتساب کو بھی اس حد تک تسلیم کیا جاتا ہے کہ پیش کردہ آلاتِ شہادت سے واقعات کے استخراج کی عدالتیں مجاز ہوتی ہیں۔ اور بعض دوسری صورتوں میں وہ اس شہادت کو پیش کرنے پر مجبور کرنے کا اختیار بھی رکھتی ہیں جو پیش نہیں کی گئی ہے۔ دوسرے یہ کہ اس قضیے کو کہ عدالت ہائے انصاف کا یہ فریضہ ہے کہ سچ تک پہنچنے کے تمام ممکنہ ذرایع کو استعمال کرے ذیل کے قیود کے ساتھ سمجھنا چاہئے: یعنی پہلے تو یہ کہ یہ ذرایع ایسے ہونے چاہئیں کہ اکثر صورتوں میں ان سے سچ دریافت ہوسکتی ہو۔ اور دوسرے یہ کہ یہ ذرایع ایسے نہیں ہونے چاہئیں کہ ان سے ایسے ضمنی شر پیدا ہوتے ہوں جو دریافت شدہ سچ کے فواید سے کہیں زیادہ بڑھ کر

ہوں[1]۔ اسی لیے یہ تسلیم کرتے ہوئے کہ ملزم اشخاص کے خاص احتساب سے بعض صورتوں میں اُس سچ کی دریافت ممکن ہے جو بغیر اِس طریقے کے دریافت نہ ہوتی۔ (اور یہ در اصل اذیّت۔ اگر تہدید یا اقبالِ جرم حاصل کرنے کے کسی اور تشدد آمیز طریقوں کے متعلق بھی یہی کہا جا سکتا ہے۔) پھر بھی قانون بالکل حق بجانب ہوگا اگر وہ ایسے طریقے کے استعمال کو مسترد کر دیے جو کہ فی الجملہ عدل گستری کے مضر ثابت ہوتا ہے۔ نیز ایسے احتساب کے اس کے نہایت نیک مقصد سے کئے جانے کی صورت میں بھی موثر ہونے کے لیے ضرور ہوگا کہ وہ جرح کی صورت اختیار کرے اور اسی لیے اس کی وجہ سے جج و ملزم میں ایک دماغی لڑائی ہو جائے گی —— جو بنفسہ نامناسب ہوگی۔ اس سے جج کی غیر جانبداری خطرے میں پڑ جائے گی اور حکم سزا کی اخلاقی وقعت چاہے ملزم در اصل کتنا ہی خطا کار ہو گھٹ جائے گی۔ اس قسم کے دنگلوں میں بہ نسبت ایک معصوم شخص کے جو اپنے موقف کے خطرے و ندرت کی وجہ سے سخت پریشان ہوتا ہے مشاق مجرم کو کامیابی کا بہت موقع ہوتا ہے۔ معصوم شخص اپنی ایمانداری کی وجہ سے سچ کو دبانا پسند نہیں کرے گا چاہے وہ کتنا ہی اس کے مضر ثابت ہو۔ اور اسی طرح جرائم کے معاملوں میں اس کی ناتجربہ کاری کی وجہ سے اگر وہ دہشت زدہ ہو کر جرم کا ارتکاب کرا ہو تو یقینی طور پر گرفتار و تباہ ہو جائے گا۔ لیکن جب جج بے ایمان یا متعصب ہو تو خطرے میں بے اندازہ اضافہ ہو جاتا ہے۔ اس صورت میں عدالتی احتساب سے جو ہتیار حاصل ہوگا وہ ناپسندیدہ اشخاص کو دھمکا کر کہ اگر وہ خاموش رہیں گے تو مجرم قرار دے دیئے جائیں گے ان کے خانگی حالات کے افشا پر مجبور کرنے کا ایک اچھا ذریعہ ہوگا۔ اور

۴۸۱

[1] دیکھئے مقدمہ دفعات ۴۵ - ۴۲ -

ظالم حکومتوں کو اپنے سیاسی دشمنوں کے راز معلوم کرنے یا مجرم ٹھیرا کر خاتمہ کر دینے کی ترغیب ہوگی کہ بے اصولی اشخاص کو جج بنائیے۔ اور اسی طرح پر انصاف کے سرچشمے ہی گندے کر دئے جائیں گے: مختصر یہ کہ عدالتی احتساب چاہے نظریہ کی حد تک کتنا ہی اچھا معلوم ہو عملاً ایک اخلاقی اذیت ثابت ہوگا جو شاید ہی ازمنۂ گزشتہ کی جسمانی اذیت سے کم خطرناک ہوگا۔ اور یہ مثل اس کے کسی روشن خیال ملک کے نظام قانون میں جگہ پانے کے ناقابل۔

دفعہ ۵۵۹: اب ہم پھر مجرم بنانے والے غلط بیانات کی بحث پر لوٹ آئیں گے: بعض وقت ایسے اقبال جرم کے وجوہ تحریک کو دریافت کرنا دشوار ہو جاتا ہے جو بلا کسی شک و شبہہ کے غلط ہوتا ہے۔ نومبر سنہ ۱۶۶۰ء میں ایک شخص کو خود اس کے اقبال جرم پر کہ اس نے پیرس سے قریب ایک بیوہ کو جو اس وقت مفقود الخبر تھی لیکن جو دو سال کے بعد زندہ اپنے گھر واپس آئی مجرم ٹھیرایا اور قتل کر دیا گیا[1] اور جون پاری (Joan Parry) اور اس کے دو بیٹوں کا مشہور مقدمہ جس میں ان لوگوں کو ایک شخص ہاریسن (Harrison) کے قتل کے الزام پر اس ملک میں سترھویں صدی میں سولی چڑھایا گیا۔ لیکن ہاریسن چند سال بعد زندہ ملا۔ اس کی ایک دوسری مثال ہے۔ یہ سزا زیادہ تر ملزموں میں سے ایک کے اقبال جرم کی بنا پر دی گئی۔ اور یہ امر دریافت کرنا مشکل ہے کہ آیا وہ اقبال جرم جنون۔ خوف۔ اقبال جرم کرنے کی ناجائز ترغیب یا اپنے ساتھی قیدیوں سے بدلہ لینے کی خواہش کا نتیجہ تھی یا کیا۔ اور جولائی سنہ ۱۹[illegible]ء میں

[1] کتاب شہادت مصنفہ بانٹے دفعہ ۲۵۷۔ "تمہیں بہ ثبوت" میں جس مقدمہ کا حوالہ دیا گیا ہے وہ غالباً یہی مقدمہ ہے باب ۱ نوٹ ۲۔

[2] ۱۳۔ ۱۴ ہووِل اسٹیٹ ٹرائیلس ۱۳۱۲۔ نیز دیکھئے جان شارپ (John Sharpe) کا جھوٹا اقبال جرم

ڈرہام (Durham) کے میقاتی اجلاس عدالت دورہ کنندہ پر ایک شخص کو خود اس کے ۱۸۳۲ء کے ایک قتل کے اقبالِ جرم پر مجرم ٹھیرایا گیا۔ اور باوجود اس کے کٹھرے میں اس اقبالِ جرم کو اس بنا پر واپس لینے کے کہ قتل کے واقعات کو اخبار میں پڑھنے سے اس کے دل پر اتنا اثر ہوا تھا کہ پڑھنے کے بعد سے اس نے ہمیشہ اپنے کو مجرم سمجھا گیا۔ اور اس نے اقبالِ جرم اس وجہ سے کیا تھا تاکہ اس کی ضمیر سے یہ بوجھ ہلکا ہو جائے اس کو موت کی سزا سنا دی گئی۔ لیکن بعد میں اس سزا کو حبس دوام کی سزا میں تخفیف کر دیا گیا۔ ۴۸۲

دفعہ ۵۶۰: اپنے کو مجرم بنانے والے تمام غلط بیانات کو دو اقسام میں منقسم کیا جا سکتا ہے — یعنی وہ جو اقبالِ جرم کرنے والے کی غلطی کی وجہ سے کئے جاتے ہیں۔ اور وہ جو کسی امید بہتری کا نتیجہ ہوتے ہیں اول الذکر کی بھی دو قسمیں ہیں۔ واقعاتی غلطی اور قانونی غلطی۔

دفعہ ۵۶۱: پہلے واقعاتی غلطیوں کو لیجئے: کوئی شخص اپنے کو جرم کا مجرم یا تو اس وقت سمجھ سکتا ہے جب کہ کسی جرم کا ارتکاب ہی نہیں ہوا ہے۔ یا اس وقت جب کہ کسی جرم کا ارتکاب ہوا ہے لیکن کسی دوسرے شخص سے۔ اس قسم کے بہت سے اقبالِ جرم کا ماخذ ذہنی خرابی ہوتی ہے لیکن ماحول کے حالات سے۔ مثل ناظرین کے کسی جرمیہ کے خود فاعل کو بھی دھوکہ ہو سکتا ہے۔ اس کتاب کے ایک گزشتہ حصے[1] میں ایک مقدمے کا ذکر کیا گیا ہے جس میں ایک لڑکی کو جب کہ اس کا

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ:۔ جو اس نے کیتھرین ایلمس (Catherine Elmes) کے قتل کی بابت کیا تھا۔ (رجسٹر سالانہ) ۱۸۳۳ء مرتع ۴۷۔

[1] دیکھیے دفعہ ۴۴۔ طبی علم اصول قانون از بک ۷۶۶۔

باپ چوری کرنے کی وجہ سے بہت مار رہا تھا تشنج ہوا۔ اور وہ مرگئی۔ باپ کو پورا یقین تھا کہ وہ مارنے کی وجہ سے مری ہے۔ لیکن بعد میں پتا چلا کہ چوری پکڑے جانے کی وجہ سے اس نے زہر پی لی تھی اگر سرجن پوسٹ مارٹم نہ کرتا تو اس شخص کو قتل انسان کے لیے چالان کیا جاتا۔ اور اغلب یہ ہے کہ وہ کم از کم قتل انسان مستلزم سزا کے مرتکب ہونے کا اعتراف کرتا۔ ایسی مثالیں اکثر پیش آتی ہیں جن میں ناجائز طور پر زخم یا ضرب لگانے کے بعد پہلے سے موجود بیماری کی وجہ سے موت واقع ہو جاتی ہے اور خاطی شخص یہ سمجھتا ہے کہ اس کے ضرب یا زخم مہلک تھے[1] اسی طرح کوئی شخص اس نعش کو جو خفیہ طور پر اس کے حجرے میں پہنچا دی گئی ہو چور سمجھ سکتا اور اس کو ضرب یا زخم لگا سکتا ہے۔ اور اپنی غلطی سے واقف ہو کر اپنے کو قتل انسان کا مرتکب سمجھ سکتا تھے[2]۔ کوئی عادی چور اپنے بعض چوریوں کو بعض دوسری چوریوں سے گڈ مڈ کر کے اپنے کو ایسے جرم کا خاطی سمجھ سکتا اور اس کا اقبال کر سکتا ہے جس میں در اصل اس کا کچھ حصہ نہ تھا[3]۔ گو اس صورت میں یہ تسلیم کرنا چاہئیے کہ انصاف کا کچھ بہت زیادہ نقصان نہیں ہو گا۔ جادو کے بعض اقبال جرم کو جن کا ابھی ذکر آئے گا۔ اسی عنوان کے تحت شمار کرنا چاہئیے[4]

دفعہ ۵۶۲: اب قانونی غلطیوں کو لیجئے: اس امر کو فراموش نہیں کرنا چاہئیے کہ تمام اقبال جرم جس میں عام الفاظ میں خطا کاری کا اعتراف

---

[1] طبی علم اصول قانون از ٹیلر باب ۲۹ طبع چہارم۔

[2] الف لیلیٰ میں کبڑے کی کہانی دیکھئے۔

[3] عدالتی شہادت مصنفہ بنتھم جلد ۳ صفحہ ۱۵۷۔

[4] نیچے۔

ہو کم و بیش قانونی اقبال جرم ہیں۔ اور اسی سے اس امر کی بڑی حد تک وضاحت ہوگی جسے وہ لوگ جو غور و فکر کے عادی نہیں ہوتے ہیں بے قاعدہ امر سمجھتے ہیں ۔۔۔ یعنی اس احتیاط کی جو برطانوی جج عذر مجرم ہونے کو منظور کرنے میں کرتے ہیں[1]۔ اور ظاہر ہے کہ یہی قول ان تمام غیر عدالتی بیانات سے بھی متعلق ہے جو محض بیان واقعات نہیں ہوتے ہیں۔ اور یہاں غلطی کا ایک بڑا سبب قانونی الفاظ کے معنوں سے لاعلمی ہوتی ہے[2]۔ خصوصاً ان صورتوں میں جن میں ملزم اخلاقی خطا کاری سے تو واقف ہوتا ہے لیکن اس سے واقف نہیں ہوتا کہ اس نے کوئی قانونی جرم نہیں کیا ہے۔ مثلاً کوئی شخص جو دراصل فریب یا سرقے کا مرتکب ہو سرقہ بالجبر کے الزام پر اقبال جرم کر سکتا ہے کیونکہ اسے علم نہیں ہوتا ہے کہ قانوناً سرقہ بالجبر سے مراد جسمانی تشدد کے ساتھ اخذ مال ہوتا ہے گو عامیانہ معنی میں کسی صاف بے ایمانی کو بھی سرقہ بالجبر کہتے ہیں۔ یہ ایسی غلطی ہے جس کی وجہ سے زمانہ گزشتہ میں کسی شخص کی جان بھی جا سکتی تھی۔ اور آج کل بھی جو شخص دراصل قتل انسان مستلزم سزا کا مرتکب ہو قتل کے مجرم ہونے کا اقبال کر سکتا ہے جس کی سزا موت ہوتی ہے۔ اسی طرح سرقے شدید مداخلت بیجا میں بعض وقت فرق بہت کم ہوتا ہے۔ اس لیے کوئی جاہل شخص جو جانتا ہو کہ وہ اس جایداد پر اپنی حقیت ثابت نہیں کر سکتا ہے جس کو اس نے مداخلت بیجا کے ذریعے سے حاصل کیا ہے باوجود فریبانہ نیت

۴۸۴

---

[1] دیکھئے اوپر دفعہ ۵۴۸۔

[2] ۲۷ لیبر اسلیا ریم حصہ ۱۴۸۔ ایک عورت پر کچھ روٹی کے سرقے کا الزام لگایا گیا اور چالان کیا گیا تھا۔ اس نے جواب دہی میں کہا تھا کہ اس نے شوہر کے علم سے چرایا تھا۔ نظمائے رحم کھا کر اس اقبال جرم کو منظور نہیں کیا بلکہ تحقیقات کی جس سے ظاہر ہوا کہ اس نے شوہر کے اکراہ کی وجہ سے اپنی مرضی کے خلاف چرایا تھا۔ اسی وجہ سے وہ بری کر دی گئی۔

نہ ہونے کے سرقے کے الزام پر اپنے مجرم ہونے کا اعتراف کرسکتا ہے۔

دفعہ ۵۶۳: دوسرے قسم کے اپنے کو مجرم بنانے والے غلط بیانات میں اقبال جرم کرنے والے کو معلوم ہوتا ہے کہ وہ بیان غلط ہے لیکن وہ کسی حقیقی یا فرضی فایدے کی توقع میں کیا جاتا ہے۔ اس قسم کے غلط بیانات کے تمام وجوہائے تحریک کو شمار کرانا صاف طور پر ناممکن امر ہے[1]۔ بہت سے ایسے بیانات سہل انگاری اور الزام جرم کی پریشانی سے بچنے کے خاطر کئے جاتے ہیں۔ اور ان صورتوں میں سے بعض صورتوں میں غلط بیان دینے کی وجہ ظاہر ہوتی ہے یعنی۔ جسمانی یا اخلاقی اذیت سے بچنے کی خواہش[2]۔ بعض دوسری صورتوں میں یہ وجہ اتنی ظاہر نہیں ہوتی ہے۔ کمزور و بزدل اشخاص اپنے کو قانون کے پنجے میں پاکر پریشان ہوجاتے ہیں۔ یا جھوٹے گواہوں کی گواہی یا اپنے خلاف قراینی شہادت کو دیکھ کر گھبرا جاتے ہیں۔ یا ججوں کی ایمان داری یا قابلیت سے بدگمان ہوجاتے ہیں اور اسی وجہ سے امید کرتے ہیں کہ اقبال جرم کی وجہ سے ان کے ساتھ رحم کیا جائے گا[3]۔

---

[1] دیکھئے عدالتی شہادت از بنتھم کتاب ۵ باب ۶ دفعات ۲ و ۳۔

[2] دیکھئے اوپر دفعات ۵۵۴ - و دفعات مابعد۔

[3] اس کی ایک عجیب مثال دو بورنس (Boorns) کے مقدمے سے ملتی ہے جن کو ورمانٹ بنگٹن کونٹی (Vermont, Bennigton County) کی عدالت عالیہ نے میقات ستمبر ۱۸۱۹ء میں رسل کالون (Rassel Colvin) کے ۱۰ مئی ۱۸۱۲ء کو قتل کی بنا پر مجرم ٹھیرایا۔ شہادت سے ظاہر تھا کہ کالون جو ملزموں کا سالہ تھا۔ کمزور دل کا کچھ دیوانہ شخص تھا۔ اس کو ملزموں کے خاندان پر بار سمجھا جاتا تھا۔ کیونکہ انھیں اس کو پالنا پڑتا تھا۔ جس دن وہ غائب ہوا وہ ایک دور دراز کے کھیت میں تھا جہاں ملزمین کام کر رہے تھے۔ اور ان میں ایک سخت جھگڑا

دفعہ ۵۶۴ : نیز کوئی معصوم شخص جس پر کسی جرم کا شبہہ کیا گیا یا الزام لگایا گیا ہو سمجھ سکتا ہے کہ اس کو کسی ایسے شخص کے ہاتھوں تکلیف

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ ۔ ہوا تھا۔ ان میں سے ایک نے ایک لٹھ سے اس کی گدی پر زور سے مارا تھا۔ جس سے وہ زمین پر گر پڑا تھا۔ اس وقت کچھ شبہہ ہوا کہ اس کو قتل کر دیا گیا ہے۔ چند مہینوں بعد جب اسی کھیت میں اس کی ٹوپی ملی تو اس شبہے میں اضافہ ہوا مرور زمانہ سے یہ شبہے دب گئے۔ لیکن ۱۸۱۹ء میں ایک ہمسایہ کو متعدد خواب پڑے جن میں اس نے نہایت تفصیل سے قتل کو اور نعش کے اخفا کو دیکھا۔ اس بنا پر ملزمین پر سختی سے الزام قتل لگایا گیا تھا اور عام طور پر وہ قتل کے ملزم سمجھے جانے لگے۔ سخت تلاش کے بعد کالون کے جیب کا چاقو اور کپڑوں کی ایک گھنڈی اسی کھیت کے ایک کھلے تہ خانے میں ملی۔ اور اس سے تھوڑی دور پر ایک کھوکل پیڑ میں دو کیلیے اور کئی ہڈیاں جنھیں انسان کی ہڈیاں سمجھا گیا پائی گئیں۔ اس شہادت پر و نیز ان کے سوچے سمجھے اقبال جرم پر کہ انھوں نے قتل کیا اور ان مقامات پر نعش کو چھپایا تھا۔ انھیں مجرم قرار دے دیا اور سزائے موت سنا دی گئی اسی دن انھوں نے مقننہ کو درخواست دی کہ ان کی سزا میں تخفیف کر کے حبس دوام کی سزا میں بدل دیا جائے۔ اور یہ درخواست صرف ایک کے متعلق منظور ہوئی۔ اب انھوں نے اقبال جرم کو واپس لیا اور اس کی تردید کی اور اس گم شدہ شخص کی دریافت و تلاش کے لیے انعام مشتہر کرایا۔ چنانچہ وہ نیوجرسی (New Jersey) میں ملا۔ اور پھانسی کو روکنے کے لیے وقت پر گھر واپس آیا۔ وہ اس خوف سے بھاگ گیا تھا کہ کہیں وہ اس کو قتل نہ کر ڈالیں۔ ہڈیاں کسی جانور کی تھیں انھیں بعض غلط رائے والے دوستوں نے مشورہ دیا تھا کہ ثابت شدہ قراین کی بنا پر چونکہ وہ لازماً مجرم ٹھیرائے جائیں گے ان کی جان صرف سزا میں تخفیف کئے جانے سے بچ سکتی ہے۔ اور سزا میں تخفیف توبہ کرنے اور اقبال جرم کرنے اور اسی بنا پر رحم کی سفارش حاصل کرنے سے ہو سکتی ہے۔ شہادت مصنفہ گرین لیف جلد اطبع شانزدہم دفعہ ۲۱۴۔ نوٹ (۲)۔

پہنچے گی جیسے یہ امر پسند ہوتا ہے کہ وہ اس جرم کے لیے سزا بھگتے۔[۱] ۴۸۴
اسی عنوان کے تحت وہ صورتیں بھی آتی ہیں جن میں اقبال جرم کرنے والے کی معصومی کو ثابت کرنے سے ایسے معاملات فاش ہو جاتے ہیں جن کے اخفا میں بہتوں کو دلچسپی ہوتی ہے۔ یا جس سے کوئی ممتاز شخص دنیا کے روبرو مجرم کی حیثیت میں پیش ہوتا ہے۔ اور جس کا غلط اقبال جرم کرنے پر انعام بہت بڑا اور اس کے جرم کو فاش کرنے کی سزا ہولناک ہوتی ہے۔ ان حالات میں ملزم کو دھمکیوں یا رشوت کے ذریعے سے ترغیب دی جاتی ہے کہ جواب دہی نہ کرے اور اپنے کو اس الزام جرم کا مرتکب تسلیم کرنے جو اس پر لگایا گیا ہے۔

دفعہ ۵۶۵: لیکن اپنے کو مجرم بنانے والے غلط بیانات کلیتہً ایسے مقاصد سے بھی کئے جاتے ہیں جو ضمنی اور خود اقبال کنندہ یا دوسروں سے متعلق ہوتے ہیں۔ ان میں سے اول الذکر کے متعلق ملحوظ رکھئے کہ جرم کا جھوٹا اقبال دوسرے امور کی تحقیقات کو دبانے مثلاً کسی ایسے زیادہ سنگین جرم کی تحقیقات نہ ہونے دینے کے لیے جس کا ابھی اقبال کنندہ پر شبہ نہیں ہوا ہے۔ کیا جا سکتا ہے۔[۲]

دفعہ ۵۶۶: اس خلاف عادت امر کی عجیب ترین شکل اس ذہنی خرابی کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے جسے عام طور پر زندگی سے سیری کہا جاتا ہے۔[۳] متعدد مثالیں ایسی ملتی ہیں جن میں اشخاص نے جو زندگی سے سیر ہو چکے تھے اپنے آپ پر سنگین اور سزائے موت والے ایسے جرائم کا الزام لگا لیے جو ۴۸۵

---

[۱] عدالتی شہادت مصنفہ بینتھم جلد ۳ صفحہ ۱۲۴۔
[۲] ایضاً۔
[۳] دیکھئے بیکن کا مضمون بر۔ ڈرا ئجسٹ کتاب ۲۹ عنوان ۵ دفعہ اولی دفعہ ۲۳ ما تھے ایس بجرائم برحاشیہ ۸ ۱۸ ڈائجسٹ عنوان ۱۶ باب انوٹ ۱۔

یا تو محض فرضی جرائم تھے یا ایسے جرائم تھے جن کا ارتکاب دوسرے اشخاص نے کیا تھا[1]۔ ایسی صورتوں میں بڑیورپ کے فقہا کا اصول قانون کہ کسی ایسے شخص کی شنوائی نہیں ہونی چاہیے جو اپنی موت کا طالب ہوتا ہے[2] فائدے کے ساتھ اطلاق دیا جا سکتا ہے۔

دفعہ ۵۶۷: بنتھم کہتے ہیں[3] کہ جھوٹے اقبال جرم کا نہایت ہی قدرتی ماخذ عورتوں اور مردوں کے تعلقات میں ملتا ہے۔ اور اس ملک کا کلیسائی قانون اس ذریعے سے جھوٹے اقبال جرم پیش ہونے کے خطرے سے اتنا واقف تھا کہ اس نے اس امر کی اجازت نہیں دی تھی کہ صرف بیوی کے عدالتی یا غیر عدالتی اقبال جرم کے ذریعے سے (کم از کم عقد نکاح سے طلاق حاصل کرنے کے لیے) زنا ثابت کیا جا سکے[4] اور کلیسائے انگلستان کے قوانین سنہ ۱۶۰۳ء کے ۱۰۵ ویں قانون کے الفاظ حسب ذیل تھے:۔

---

[1] ایک فرنچ شخص مسمی بہ (Hubert) کو مجرم ٹھیرایا اور سزا دی گئی۔ کیونکہ اس نے نہایت ہی مفصل اقبال جرم سنہ ۱۶۶۶ء کی لندن کی بڑی آتشزدگی کا باعث ہونے کے متعلق کیا تھا لیکن مورخ کہتے ہیں کہ "نہ جج اور نہ کوئی اور شخص جو سماعت مقدمہ کے وقت موجود تھے اس کو مجرم سمجھتے تھے۔ بلکہ وہ ایک غریب اور پریشان زندگی سے اکتایا ہوا بیچارہ تھا جس نے اس طرح پر دنیا کو خیرباد کہنا پسند کر لیا تھا" سلسلۂ سوانح لارڈ کلارنڈن " Continuation of Lord Clarendon's Life." ۳۵۲-۳۵۳۔

[2] کتاب شہادت از بانئے دفعات ۲۵۶، اور ۲۵۸ء۔ ڈاگیسو (اور سے) فقرہ ۴ صفحہ ۱۸۱۔ ۵ مقدمات مشہور ۴۵۴۔ اڈیٹر ریشے۔ ماتھے ایس بر حوالۂ مذکورۂ بالا۔

[3] ۳ عدالتی شہادت مصنفۂ بنتھم ۱۱۶-۱۱۷۔

[4] دیکھئے فیصلۂ سر ولیم اسکاٹ سنہ ۱۸۲۰ء۔ بہ مقدمہ مارٹیمر بنام مارٹیمر ۲ ہیگارڈ کریمنل رپورٹ ۳۱۶۔

"چونکہ ازدواجی مقدمات ہمیشہ نہایت ہی اہم سمجھے گئے ہیں اور اسی لیے جب ان کے متعلق بحث ہوتی اور فیصلہ مانگا جاتا ہے۔ خصوصاً اس وقت جب کہ کلیسا میں باضابطہ نکاح ہونے کے بعد کسی سبب یا وجہ کی بنا پر اس کے فسخ یا منسوخ کرنے کی درخواست کی جاتی ہے تو زیادہ احتیاط ضروری ہوتی ہے اور ہم سختی سے حکم دیتے اور لازمی گردانتے ہیں کہ طلاق، و فسخ نکاح کے تمام معاملات میں نہایت درجہ احتیاط و باخبری برتی جائے۔ اور گواہوں کے اظہارات اور دوسری جایز شہادت و بیانات سے حتی الامکان سچ بات دریافت کی جائے۔ اور صرف خود فریقین کے اقبال جرم پر چاہے وہ کتنے ہی حلفیہ ہوں اور عدالت میں یا عدالت سے باہر کئے جائیں اعتبار نہ کیا جائے۔

لیکن کم از کم انفساخ نکاح کے معاملے میں قانونی عدالت ازدواجی جسے قانون مقدمات ازدواجی ۱۸۵۷ء ۲۰ و ۲۱ وکٹوریا باب ۸۵ کی رو سے ازدواجی مقدمات میں کلیسائی اختیار سماعت تفویض کیا گیا ہے (گو دوسرے معاملات میں اس قانون کے دفعہ ۲۲ کی رو سے وہ کلیسائی "اصول و قواعد" کا پابند ہے) بیوی کے غیر مشتبہہ اقبال کی بنا پر نکاح فسخ کر سکتی ہے۔ گو اس اقبال کی تائید دوسری شہادت سے نہ ہوتی ہو۔ لیکن شرط یہ ہے کہ اس کی شہادت پر احتیاط باخبری اور بدگمانی سے غور کرنے کے بعد معقول طور پر شبہے کی گنجایش باقی نہ ہو ۴۸۶

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ:۔ مجموعۂ قانون کلیسائے انگریزی از گبسن (Gibs. Cod. Jur. Eccl. Angl.) عنوان ۲۲ باب ۱۷ اور Ordojudiciorum مصنفہ (Oughton) عنوان ۲۱۳۔

۱؎ رابنسن بنام رابنسن ۱۸۵۹ء۔ ۱۔ سوابی و ٹرسٹرام رپورٹس ۳۶۲۔ ۳۹۳۔ لیکن اس مقدمے میں کوئی ڈگری نہیں ہوئی۔ کیونکہ عدالت مطمئن نہیں تھی کہ بیوی کی ڈائری سے جو خلاصے پیش کئے گئے تھے اور جن پر درخواست گزار نے بھروسا کیا تھا وہ زنا کے اقبال جرم کی حد تک پہنچتے تھے۔ عدالت نے خیال کیا کہ ممکن ہے کہ وہ محض خیال اور وہم ہو سکتے ہیں۔ نیز دیکھے

لیکن گو بیوی کے اقبال اس کے خلاف شہادت میں قابل ادخال ہیں لیکن وہ اس شخص کے خلاف قابل ادخال شہادت نہیں ہیں۔ جس کے ساتھ وہ کہتی ہے کہ اس نے ارتکاب زنا کیا ہے۔ اور اسی لیے یہ عجیب نتیجہ پیدا ہو سکتا ہے کہ جج (یا جوری بھی۔ اگر مقدمے کی سماعت جوری کے ساتھ ہو)۔ قرار دے سکتی ہے کہ زوجہ نے مدعی علیہ کے ساتھ زنا کا ارتکاب کیا ہے۔ لیکن اس نے زوجہ کے ساتھ زنا کا ارتکاب نہیں کیا ہے[1]۔

دفعہ ۵۶۸: وہ مقنن جن کا ابھی ذکر کیا گیا ہے کہتے ہیں[2] کہ خودستائی کے متعلق معلوم ہے کہ وہ کسی اور وجہ تحریک کے بغیر (ان صورتوں میں اخلاقی تہدید کی قوت باہم منقسم ہوتی ہے) اتنا قوی مفاد فراہم کردیتی ہے کہ کوئی شخص بنی نوع انسان کے ایک حصے کی اپنے متعلق اچھی رائے

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ:۔ بیس بنام ویس ۱۸۶۳ء لارپورٹ ا پروبیٹ ڈڈیورس ۴۹۔ ونبرگ بنام ونبرگ، ۲ ٹائمز لارپورٹس ۹۔ کالنس بنام کالنس ۳۳ ایضاً ۱۲۳۔

[1] دیکھئے رابنسن بنام رابن سن۔ اور جس پر ۱۸۵۸ء میں مقدمۂ کرافرڈ بنام کرافرڈ (۱۱) پروبیٹ ڈیویژن ۱۵۰۔ میں عمل کیا گیا۔ اور بٹ جسٹس Butt. J. نے قرار دیا کہ مدعی علیہا نے اپنے ہی اقبال کی وجہ سے شریک مدعی علیہ کے ساتھ زنا کا ارتکاب کیا ہے۔ لیکن اس امر کی کوئی قابل ادخال شہادت نہیں ہے کہ شریک مدعی علیہ نے مدعی علیہا کے ساتھ زنا کا ارتکاب کیا ہے۔ رودرفرڈ بنام رودرفرڈ ۲۳ ٹائمز لارپورٹ ۱۵۴۔ عدالت مرافعہ جس میں گو مدعی علیہا نے دخیل کے ساتھ زنا کا اقبال کیا تھا لیکن موخر الذکر نے اس سے انکار کیا تھا اور طبی شہادت سے اس کی تائید ہوئی تھی۔ اسی وجہ سے عدالت نے طلاق کے حکم عارضی کو جو عدالت تحت سے حاصل کیا گیا تھا۔ منسوخ کردیا۔

[2] ۳ بنتھم عدالتی شہادت مصنفۂ بنتھم ۱۱۱۔ ۱۵۸۔

کھو دینے اس خیال کی وجہ سے تیار ہو جاتا ہے کہ ایک دوسرے طبقے کی نظروں میں اس کی قدر زیادہ ہو جاتی ہے۔ اسی وجہ تحریک کی بنا پر ایسے تمام افعال کے متعلق جنھیں مختلف قسم کے اشخاص مختلف نقطہ ہائے نظر سے دیکھتے ہیں جھوٹے اقبال جرم حیطۂ امکان سے باہر نہیں ہیں۔ میں نے اتنے بڑے شخص کی توہین کی۔ میں نے اپنی جماعت کی جانب سے ایسا رسالہ لکھا جسے برسر اقتدار جماعت توہین تحریری سمجھتی ہے لیکن میں حق کے معاملے میں ایک قابل قدر کوشش و محنت۔ میں نے فلاں مذہبی کتاب لکھی جسے کلیسا و ملک ملحدانہ کتاب سمجھتا ہے لیکن میرا فرقہ بالکل راسخ العقیدہ اور صحیح مذہبی خیالات پر مبنی سمجھتا ہے۔" اس قسم کے جھوٹے بیانات کا ماخذ بعض وقت شہرت کی اندھی محبت ہوتی ہے چاہے اس کی قیمت کچھ ہی کیوں نہ دینی پڑے۔ اس دلیر نوجوان کو ایفی سیس (Ephesus) کی دیول کو جلا ڈالنے پر جس وجہ تحریک نے آمادہ کیا وہ یقیناً اتنی قوی ہوتی کہ اگر دیول اتفاقی طور پر بھی جلتی تو اس سے اعلان کرواتی کہ وہی اس شرارت کا بانی ہے چاہے در اصل وہ کتنا ہی معصوم کیوں نہ ہوتا۔

دفعہ ۵۶۹: جھوٹے اقبال جرم کی ایسی بھی مثالیں ملتی ہیں جو کسی خاص ضمنی مقصد سے کئے ہوئے ہوتے ہیں[۱]۔ امالکائیٹ (Amalekite) کی مثال جس نے سال (Saul) کے قتل کا جھوٹا اقبال کیا تھا ایک نہایت ہی قدیم و مستند مثال ہے[۲]۔ سپاہی جو خارجہ ممالک میں فوجی نوکری پر بھیجے جاتے ۴۸۷

---

[۱] اس عنوان کے تحت غلام پریمی ٹیوو (Primitrivou) کا مشہور مقدمہ آتا ہے جس نے اپنے مالک سے بچنے کے لیے اپنے پر اور اپنے ساتھ دوسروں پر قتل انسان کا جھوٹا الزام لگایا تھا۔ ڈائجسٹ کتاب ۴۸ عنوان ۱۸۔ دفعہ ۱۔ (۲۷)۔

[۲] ۲۔ سام ۱۔ ۱۔

ہیں۔ اکثر وطن میں کسی جرم کے ارتکاب کا اقبال کرتے ہیں تاکہ انھیں سماعت مقدمہ کے لیئے گھر واپس بھیجا جائے اور وہ فوجی خدمت سے بچ رہیں۔ اور فوجی خدمت چھوڑکر بھاگ جانے یا فریبانہ طور پر فوج میں بھرتی ہونے کے غلط بیانات ہر سال ازسرنو نافذ ہونے والے قانون فوج ۴۴ و ۴۵ و کٹوریا باب ۵۸ کے دفعہ ۷۴ کے تحت خاص طور پر قابل سزا قرار دیئے گئے ہیں۔ سابق میں جب کالا پانی بھیجے جانے کو ادنیٰ طبقے بجائے سزا کے نعمت سمجھتے تھے۔ کبھی کبھی جرایم اس توقع پر کئے جاتے تھے کہ یہ فرضی فایدہ حاصل کیا جائے۔ اور یہ امر غیر اغلب نہیں ہے کہ ایسے جرایم کے جن کا ارتکاب دراصل دوسرے لوگوں نے کیا ہو۔ جھوٹے اقبال بھی دراصل اسی مقصد سے کئے گئے ہوں۔ اور چاہے یہ مشہور ہونے کی اندھی محبت کی وجہ سے ہو یا محض اخلاقی کمزوری کی وجہ سے یا محض شرارت کے شوق سے یہ ہمیشہ دیکھا گیا ہے کہ جب کبھی نہایت ہی ہولناک قتل ہوتے ہیں ـــــ مثلاً ۱۸۸۸ء اور ۱۸۸۹ء کے وایٹ چاپل (White Chapel) والے طوایف کے قتل ـــــ تو ان کے متعلق متعدد جھوٹے اقبال جرم کا تانتا بندھ جاتا ہے۔ شاید یہ امر قابل افسوس ہے کہ ایسے اقبال جرم کرنے والے اس قانون تعزیرات کے پنجے میں نہیں آتے ہیں جس کے اطلاق میں وہ خلل انداز ہوتے ہیں۔

دفعہ ۵۷۰: اب تک ہم ان صورتوں پر غور کر رہے تھے جن میں جھوٹا اقبال جرم خود اقبال جرم کرنے والے کے فایدے کی توقع میں کیا جاتا ہے۔ اب ہم ان صورتوں پر غور کریں گے جن میں دوسرے اشخاص بھی شریک ہوتے ہیں۔ اس کی بہترین مثالیں وہ ہیں جن میں جھوٹے اقبال جرم کرنے والے کو دوسروں کو فایدہ پہنچانا مقصود ہوتا ہے۔ مثلاً کسی ایسے شخص کی جان۔ مال۔ نیک نامی کو بچانے یا اس کو تکلیف سے بچانے کے لیے جس کے مفاد اس کو اپنے سے زیادہ عزیز ہوں۔ اس کی

ایک عجیب مثال کہا جاتا ہے کہ ۱۶۸۸ء میں نیورم برگ (Nuremberg) میں پیش آئی۔ جس میں دو عورتوں نے جو سخت افلاس میں مبتلا تھیں ایک کے بچوں کے لیے اس ملک کے قانون یتامیٰ کے فواید حاصل کرنے ایسے جرم کا غلط اقبال کر لیا جس کی سزا موت تھی۔ انھیں مجرم قرار دیا گیا۔ اور ایک کو قتل کیا گیا۔ لیکن دوسری اپنے دوست کی موت کو دیکھنے کے رنج و اضطراب کی وجہ سے سُولی پر مر گئی۔ ایک اور مقدمے کا بھی ذکر کیا جاتا ہے۔ جس میں ایک سنگین سرقہ بالجبر کے واقع ہو جانے کے بعد ایک شخص نے اس کے ارتکاب کا شبہہ اپنے متعلق پیدا ہونے دیا۔ اور جب مجسٹریٹ کے سامنے اس پر سوالات کیئے گئے کنایۃً ایسی باتیں کہہ گیا جو معناً اقبال جرم کی حد تک پہنچتی تھیں۔ اور یہ سب اس لیے کیا کہ اس کے بھائیوں کو جو اصل مجرم تھے فرار ہونے کا موقع مل جائے۔ اور بعد میں اس کے مقدمے کی سماعت کے وقت جب کہ اس کا پہلا مقصد حاصل ہو گیا تھا۔ ایک مکمل عذر عدم موجودگی پیش کر کے اپنے کو معصوم ثابت کر دیا[2]۔ یہ مشہور و معروف امر ہے کہ بعض وقت لوگوں نے اپنے کو تباہ کر ڈالا ہے تاکہ اپنے خاندان کو فایدہ پہنچائیں۔ روپیہ حاصل کرنے کی کم اچھی وجہ تحریک کا بھی بعض وقت یہی اثر ہوا ہے[3]۔

۴۸۸

---

[1] مقدمہ میریہ شوننگ اور آن ہارلن۔ اجنبیوں کے مقدمات مشہورہ (Case of Maria Schoning & Anna Harlin, Causes Celebres Estraugeres) جلد ۱۔ صفحہ ۲۰۰۔ پارس ۱۸۲۷ء۔

[2] قانون تعزیرات از جیٹی ۵۰۸۔

[3] اس کتاب کے طبع سوم کے شایع ہو جانے کے بعد مسٹر بسٹ کو مسٹر ٹی ٹی میڈوس T. T. Meadows برطانوی قونصل متعینہ نیوچوانگ (Newchwang) (شمالی چین) کے پاس سے ایک خط ملا کہ مجرموں کی جگہ اپنے کو مجرم ظاہر کرنا۔ ان مقدمات میں بھی جن کی سزا موت ہو چین میں ایک

دفعہ ۵۷۱: دوسروں کو ضرر پہنچانے کی خواہش سے بھی کبھی یہی نتیجہ پیدا ہوا ہے۔ ایسے اشخاص نے جنھیں اپنی پروا نہیں تھی اپنے دشمنوں کو تباہ کرنے کی غرض سے جھوٹے اقبال جرم کرلیے اور ان کو اپنے ساتھی اور جرم میں شریک بتائے ہیں۔ اس پر ہم کو کم تعجب ہوگا اگر ہم یہ یاد کریں کہ کتنے دفعہ لوگوں نے اپنے کو سخت زخمی کرلیا۔ اور بعض صورتوں میں کہا جاتا ہے کہ خودکشی تک کرلی تاکہ قتل یا اقدام قتل کا شبہہ ان اشخاص پر کیا جاسکے جن سے انھیں نفرت تھی[1]۔

دفعہ ۵۷۲: غلط اقبال جرم کی بے قاعدگی ان صورتوں تک محدود نہیں ہے جن میں کوئی مجرم یا مجرمانہ فعل ہوسکتا ہے۔ اکثر ممالک کی عدالتی تاریخوں میں ایسی مثالیں بھی ملتی ہیں جن میں لوگوں نے یقینی طور پر یہ جانتے ہوئے کہ سزائے موت دی جائے گی ایسے جرایم کا اقبال کیا ہے جن کو اب عام طور پر ناممکن سمجھا جاتا ہے۔ ہم زیادہ تر ان چالانات کی طرف اشارہ کررہے ہیں جو جادو یا خبیث ارواح سے میل جول کی بنا پر کیے جاتے تھے۔ اور جو پہلے زمانے میں خصوصاً سترھویں صدی میں اس ملک کی عدالتوں کے لیے باعث شرم و ذلت رہے ہیں۔

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ:۔ مشہور معروف امر ہے۔ مسٹر میڈوس کہتے ہیں کہ "اس کی ترغیب یا وجہ تحریک ہمیشہ روپیہ نہیں ہوتی ہے۔ خاندان کے کم عمر اراکین نے زیادہ عمر کے مجرم اراکین کی جگہ لی ہے بلکہ غلام یا غلام کاشت کار بھی اپنے مجرم مالکوں کی جن سے کہ ان کو محبت تھی"۔ مسٹر جیمس پین کی ناول "بائی پراکسی" (Mr. James Payn's Novel "By Proxy") کا اہم واقعہ اسی رواج پر مشمول ہے۔

[1] دیکھیے دفعہ ۲۰۶۔

ان میں سے بعض مقدمات میں یہ عجیب منظر دیکھنے میں آتا ہے کہ ان میں لوگ آزادی سے (یعنی جہاں تک جسمانی اذیت کی عدم موجودگی کو آزادی کہا جاسکتا ہے) نہ صرف ان خیالی جرائم کے ارتکاب کا وقت و مقام کی چھوٹی سے چھوٹی تفصیلات کے ساتھ اقبال جرم کرتے ہیں بلکہ اپنے پر یہ بھی الزام لگاتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ شیاطین کی اس طرح پر امداد کے ذریعے سے انھوں نے متعدد قتل عمد اور دوسرے ہولناک جرائم کا ارتکاب کیا ہے[۱]۔ اسکاٹ لینڈ کے مقدمات انگلستان کے مقدمات کی بہ نسبت اور بھی زیادہ حیرتناک و بعید از عقل ہیں[۲]۔ لیکن یہ باور کرنے کی قوی وجہ موجود ہے کہ ان میں سے اکثر میں اقبال جرم ایذا رسانی کے ذریعے سے

۴۸۹

[۱] دیکھئے مقدمات بیری اسمتھ (۲) ہوول اسٹیٹ ٹرائلس جلد ۲ صفحہ ۱۰۴۹ و نیز مقدمہ ڈی تھری ڈیون وچس (The Three Dovon witoches) ۸ ہوول اسٹیٹ ٹرائلس ۱۰۱۷ اور مقدمہ بیوری سینٹ اڈمنڈس وچس (The Bury St. Edmunds Witches) (۲) ہوول اسٹیٹ ٹرائلس ۶۴۷ کی نوٹ و نیز مقدمہ دی ایسکس وچس (The Essex Witches) ۴ ہوول اسٹیٹ ٹرائلس ۸ اور خصوصاً مقدمہ موخر الذکر این کیٹ (Anne Cate) (۴) ہوول اسٹیٹ ٹرائلس ۸۵۶۔ ریبکہ وسٹ (Rebecca west) ایضاً ۸۴۰ روز ہالی برڈ (Rose Hally bread) ایضاً ۸۵۲۔ جایس بونس (Joyce Boanes) ایضاً ۸۵۳۔ اور ریبکہ جونس (Rebecca Jones) ایضاً ۸۵۴ کے اقبال جرم نہایت عجیب ہیں۔ ان میں سے پہلے دو اس کتاب کے طبع ششم ۱۸۷۵ء کے ضمیمہ نمبر (۲) میں نقل کئے گئے ہیں۔

[۲] ان میں سے بہت سے مقدمات کو "مجموعہ مشہور سماعت ہائے فوجداری اسکاٹلینڈ" مصنفہ ارناٹ (Arnot's Collection of Celeberated Criminal Trials in Scotland) میں جمع کیا گیا ہے۔ صفحہ ۳۴۷۔ و صفحات مابعد۔ اڈنبرا ۱۸۱۲ء۔ و نیز دیکھئے "فوجداری سماعت ہائے اسکاٹ لینڈ مصنفہ پٹ کیرن" (Pitcairn's Criminal Trials in Sootland). اڈنبرا ۱۸۳۳ء عام اشاریہ میں عنوان "جادوگری" خصوصاً اسوبل الیٹ (Isobel Elliot) ۱۳ ستمبر ۱۶۷۹ء

حاصل کیا گیا تھا[۱]۔ اور اس نفسیاتی مظاہرے کی جو ان تمام مقدمات سے ہویدا ہے حسب ذیل معقول توضیح اسکاٹ لینڈ کے قانون تعزیرات کے ایک ممتاز مصنف[۲] نے اس طرح پر کی ہے کہ "ان تمام حالات کا ــــ یعنی موجودہ زبون حالت۔ طویل قید۔ بری قرار دیے جانے کی امید موہوم۔ ایک نئے الزام اور رچالان کا خوف۔ اور معاشرے کے تمام آرام و مرتبے کے نقصان کا یقین ــــ مناسب لحاظ کرنے کے بعد جادوگری کی وجہ سے ان کثیر التعداد احکامات سزا پر جو خود ملزموں کے اقبال جرم کی بنا پر صادر کئے جاتے تھے۔ تعجب کرنے کی کم وجہ باقی رہجاتی ہے۔ ان وجوہائے تحریک میں گو یہ بنفسہٖ کافی ہیں۔ ایک اور وجہ تحریک کے اثر کا اضافہ کیجئے جو ان وجوہائے تحریک میں سے کسی سے کم قوی نہیں ہے ــــ یعنی ان بدقسمت ملزموں کی غیر سیانی و مجنونانہ ذہنی حالت۔ ان دنوں جب کہ ہر شخص (بلا استثنا۔ ذہین سے ذہین شخص کے بھی) جادوگری کی اصلیت اور فوق البشری قوتوں کے حاصل کرنے کے امکان پر کامل یقین رکھتا تھا۔ یہ امر غیر اغلب نہیں ہے کہ بعض ایسے بھی اشخاص نکل آتے تھے جو یا تو کسی سے کینہ نکالنے یا

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ:۔ کا مقدمہ دیکھئے۔ اس نے مع نو دیگر عورتوں کے عدالت میں اقبال کیا کہ شیطان نے ان کی رسم تسمیہ ادا کی۔ اور انھوں نے اس کے ساتھ جماع کیا۔ ان سب کو مجرم قرار دیا اور جلا ڈالا گیا (آرنات ۳۶۰-۳۶۱) اسیا ہی اقبال جرم اسوبل گوڈی (Issobell Gowdie.) نے ۱۳ اپریل ۱۶۶۲ء کو کیا۔ دیکھئے پٹ کیرن جلد چہارم صفحہ ۶۰۲۔ نیز دیکھئے مقدمہ بسی ڈنلاپ (Bessie Dunlop) ایضاً جلد ۲ صفحہ ۴۹۔

[۱] اس خاص غرض کے لیے اذیت پہنچانے جو آلے استعمال کئے جاتے تھے ان کی تفصیل کے لیے دیکھئے پٹ کیرن جلد ۲ صفحہ ۵۰-۳۷۵-۳۷۶-

[۲] قانون تعزیرات اسکاٹ لینڈ از ہیوم (Hume's Criminal Law of Scotland) جلد ۱ صفحہ ۵۹۱۔

محض شوقیہ طور پر یا ان کے خیالات میں کچھ خرابی ہونے کی وجہ سے خبیث ارواح سے واقعی ملاقات چاہتے تھے اور اس ملاقات کے لیے ان دنوں جو طریقے موثر سمجھے جاتے تھے انھیں اختیار کرتے تھے۔ اور یہ ممکن ہے کہ ان لوگوں میں سے بعض ایسے ہوں جو ایسے بے بنیاد مشغلے میں طویل و مسلسل محنت شاقہ اٹھانے سے آخر اتنے سنکی ہوگئے کہ خود اپنے خوابوں۔ بڑبڑاہٹ یا غشی کی بیماریوں کو شیطان سے ملاقات اور گفتگو سمجھنے لگے ہوں"۔ ذیل کا مقدمہ ۱۸۳۰ء میں ہندوستان میں گزرا ہے۔ تین قیدیوں سے پولس کے سامنے اقبال جرم کرایا گیا کہ انھوں نے جادو کے زور سے مستغیث کی بیوی سے جو دس مہینے کی حاملہ تھی جبراً جماع کیا۔ مارا۔ اور اور طرح پر برا برتاؤ کیا۔ اور اس کے بعد بچے کو رحم سے نکالا اور اس کے بجائے رحم میں ایک بچھڑے کا چمڑا اور گھڑا داخل کردیا۔ جس کی وجہ سے وہ مرگئی۔ ان اقبال جرم کی تائید متوفی کے رحم میں سے چمڑے اور گھڑے کے نکلنے سے ہوئی۔ لیکن مجرموں کو رہا کردیا گیا۔ زیادہ تر اس بنا پر کہ وہ گھڑا اتنا بڑا تھا کہ جیتے جی اس کے رحم میں داخل کئے جانے پر بھروسا کرنا ناممکن تھا[۱]۔

۴۹۰ **دفعہ ۵۷۳:** مذکورۂ بالا وجوہات شہادت اقبال جرم کی ہر نوع پر کم و بیش موثر ہوتے ہیں۔ لیکن غیر عدالتی اقبال جرم خصوصاً جب وہ مکمل نہیں ہوتے اور بھی مضعف مفروضات سے متاثر ہوتے ہیں۔ یعنی روایت میں دروغ بیانی کے جو الفاظ کہے گئے ہوں ان کو غلط بیان کرنے۔ اور بیان کو غیر مکمل طور پر روایت کرنے سے[۲] (۱) دروغ بیانی:

[۱] کٹی نام چیا پان وغیرہم۔ رپورٹ عدالت فوجداری۔ مدراس۔ از اربٹ ناٹ۔

[۲] عدالتی شہادت از سنتم جلد ۳ صفحہ ۱۱۳۔

ہمینہ اقبال جرم گواہی دینے والے گواہ کی کلاً یا جزءً اختراع ہوسکتی ہے۔
اور یہاں ہمیں یہ امر فراموش نہیں کرنا چاہئیے کہ شہادت کے تمام انواع
میں زیر غور شہادت ہی میں اختراع بہت آسان ہوتا ہے۔ اور
چاہے وہ کتنا ہی غلط ہو کسی قسم کی بلا واسطہ یا قرائنی شہادت کے
ذریعے سے اس کی تردید یا اس کو غلط ثابت کرنا سخت دشوار ہوتا
ہے[1]۔ (۲) غلط تعبیر: کسی شخص کا کوئی قول یا فعل چاہے وہ کتنا ہی معصومانہ
یا قابل تعریف ہو اس سے مستثنیٰ نہیں۔ مثلاً ملزم کے ہاتھ کا لکھا ہوا کوئی
کاغذ ملزم کے قبضے سے برآمد ہوتا ہے جس سے اس جرم کا مرتکب ہونا
ظاہر ہوتا ہے جس کا کہ اس پر الزام ہے۔ یہ امر اس کے ملزم ہونے کے
واقعے سے متوافق ہے۔ لیکن برخلاف اس کے یہ بھی ممکن ہے کہ اس
کاغذ پر توہین تحریری ہو جس کو کہ ملزم نے تردید کرنے۔ یا اعانت کرنیوالے
پر نالش کرنے کے خیال سے نقل کر لیا ہو[2]۔ نیز ایسے الفاظ سے جو محض
مذاق سے یا شیخنت میں کہے گئے ہوں۔ بالکل غلط نتائج نکالے جاسکتے
ہیں[3]۔ اس شخص کے خط سے جس نے اپنے ایک دوست کو جو ایک
ایسے مقدمے میں جس میں عوام نے بہت دلچسپی لی تھی بطور رکن جوری
کے طلب کیا گیا تھا لکھا تھا اور اس سے خواہش ظاہر کی تھی کہ مدعا علیہ

---

[1] قانون تعزیرات مصنفہٗ فاسٹر (Foster's Criminal Law) ۲۲۲۔ شرح حات بلاکسٹن جلد ۴ صفحہ ۳۵۷۔ شہادت از گرین لیف جلد ۱ صفحہ ۲۱۴ طبع ہفتم۔

[2] عدالتی شہادت از بنتھم جلد ۳ صفحہ ۱۱۴-۱۱۵۔

[3] دیکھئے اگلے صفحہ کے نوٹس ۱۸۳۸ء کے اجلاس موسم بہار کنگسٹن پر رچرڈ کولمان (Richard coleman) کے مقدمے کے افسوس ناک نتیجے کا یہی سبب تھا۔ ایک عورت پر تین آدمیوں نے وحشیانہ حملہ کیا تھا اور وہ ضربات کے صدمے سے جانبر نہ ہوسکی تھی۔ جرم کے ارتکاب کے وقت ایک مجرم دوسرے کو کولمان کے نام سے پکارتے ہوئے سنا گیا تھا۔ اور اسی وجہ سے شبہ ملزم پر کیا گیا۔ کولمان ایک شراب خانہ میں نشے میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس سے ایک شخص نے پھانسنے کے

کو چاہیے وہ معصوم ہو کہ خاطی مجرم قرار دے دے[1]۔ لیکن ایسے ہی بے بنیاد نتائج بعض وقت ایسے الفاظ سے اخذ کئے جاتے ہیں جنھیں اقبال جرم سمجھ لیا جاتا ہے لیکن جو دراصل موضوع الزام کے متعلق نہیں ہوتے ہیں۔ مثلاً جب کوئی شخص جس نے کسی دوسرے کو زد و کوب کی تھی یا اس کے ساتھ سرقہ بالجبر کا ارتکاب کیا تھا۔ یہ سن کر کہ وہ شخص فوت ہو گیا ہے افسوس ظاہر کرتا ہے کہ اس نے اس کے ساتھ برا برتاؤ کیا تھا ایک عورت کے مقدمے میں جس پر زنا کا الزام تھا[2] شہادت میں ایک مضر ذات بیان بھی پیش کیا گیا تھا جس کے الفاظ یہ تھے کہ "میں بہت ناخوش و رنجیدہ ہوں۔ خدا کے لیے میری کوتاہیوں اور قصوروں کو چھپا دو جن لوگوں کو معلوم نہیں ہے کہ میں نے کتنی تکلیف برداشت کی ہے وہ ضرور میرے عمل کو قابل ملامت قرار دیں گے" اور لارڈ سٹوول (Lord Stowell) نے اس پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ "کیا میں اس شہادت کی بنا پر" کہہ سکتا ہوں کہ وہ لازماً زنا سے متعلق ہے۔ اس عورت کو ایسی ملاقاتیں کرتا ہوا دیکھا گیا ہے جو بے عقلی پر مبنی تھیں۔ یہ شہادت ممکن ہے کہ ان سے متعلق ہو۔ مشتبہ اشخاص کے الفاظ کو غلط بیان کر لینے کے تمام اسباب میں سب سے بڑے سبب گواہوں کی

۴۹۱

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ:۔ اس سے پوچھا کہ کہیں وہ بھی مجرموں میں سے ایک مجرم تو نہیں تھا ایک روایت کے بموجب اس نے کہا کہ "ہاں میں تھا۔ تو پھر کیا" یا بموجب دوسری روایت کے "اگر میں تھا تو پھر کیا" اس اور بعض دوسرے واقعات کی بنا پر اس کو مجرم ٹھیرایا اور پھانسی دے دی گئی۔ لیکن اصل مجرم بعد میں دریافت ہوئے۔ ان میں سے دو کو ان کے اقبال جرم کی بنا پر سولی دی گئی۔ تیسرا سرکاری گواہ بنا دیا گیا تھا۔ قرائنی شہادت از ولس طبع ششم ۱۲۱ - ۱۲۸ -

[1] عدالتی شہادت از بنتھم جلد ۳ صہ ۱۱۵ -

[2] دیمس بنام دیمس ۔۔ ہاگارڈ کرمنل رپورٹ ۳۰۴ -

جلد بازی و اشتیاق اور عجیب و غریب امور کا انس ہوتے ہیں۔ جو ذہن انسانی کا قدرتی خاصہ ہے۔ اور جس کی وجہ سے لوگ اکثر جملوں کو غلط سمجھ جاتے اور واقعات کو فرض کر لیتے یا ان میں مبالغہ کر گزرتے ہیں اور خصوصاً ان صورتوں میں جن میں جرم نہایت سنگین یا نہایت ہی انوکھا ہوتا ہے[1]۔ (۳) اس قسم کی شہادت اقبال جرم میں غلطی کی آخری وجہ اس کا "غیر مکمل" ہونا ہے۔ اور یہ اس صورت میں ہوتا ہے جب کہ الفاظ بنفسہٖ غلط تو نہیں سنے گئے لیکن ان کا مفہوم اس لیے غلط ہو گیا کہ ان کی ضروری توضیح کہنے والے کی غفلت کی وجہ سے یا گفتگو میں خلل واقع ہونے کی وجہ سے نہیں کی گئی۔ یا توضیح تو کی گئی لیکن سننے والوں کے بہرہ پن یا بے توجہی کی وجہ سے اس پر التفات نہیں کیا گیا ہمارے آبا و اجداد نے کہا ہے کہ "ناقص سماعت سے بیان ناقص ہوتا ہے" جملے اس لیے بھی بھولا دیے جا سکتے اور ان پر توجہ نہیں کی جا سکتی ہے کہ گواہوں کو ان کی اہمیت معلوم نہیں ہوتی ہے۔ مثلاً کوئی شخص جس پر سرقے کا شبہہ ہو اقرار کر سکتا ہے کہ اس نے ان اشیا کو مالک کی مرضی کے خلاف لیا ہے۔ اور اس کے آگے وہ کہتا ہے کہ لیکن اس لیے کہ وہ ان کو اپنی اشیا سمجھتا تھا۔ بہت سے تماش بین اس امر سے ناواقف ہونے کی وجہ سے کہ آخری جملہ قانوناً جواب دہی کے لیے

---

[1] دیکھیے پیچھے دفعہ ۲۹۵۔ اور ارل بنام پکین (Earle v. Picken) د کیا رنگٹن دہیں ۲۲۵ کی نوٹ۔ اس کی ایک قابل لحاظ مثال مقدمہ ملکہ بنام سمنس ۔ کیا رنگٹن دہین ۲۴۰ سے ملتی ہے۔ قیدی کو خرمن جلانے کے الزام پر چالان کیا گیا تھا۔ اس وقت اس جرم کی سزا موت تھی۔ ایک گواہ یہ ثابت کرنے طلب کیا گیا کہ چالان کے لیے سپرد کرنے کے بعد جب وہ مجسٹریٹ کے حجرے سے نکل رہا تھا۔ اس نے اپنی بیوی سے کہا کہ "الگ رہو اور دوبارہ تکاح نہ کرو" اس کی توثیق کرنے ایک اور گواہ طلب کیا گیا جس نے یہی الفاظ سنے تھے۔ اور اس نے کہا کہ "الگ رہو" اور زبان بند رکھو" اس پر آلڈرسن جج نے کہا کہ "یہ دونوں جملے ایک دوسرے

کافی ہے صرف بیان کے پہلے حصے ہی کو یاد رکھیں گے۔

دفعہ ۵۷۴: فوجداری مقدمات میں مفرزات شہادت کے موضوع کو ختم کر دینے سے پہلے "جواب نہ دینے" یعنی الزام لگانے پر خاموش ہو جانے "ٹالنے کے جواب دینے" اور "غلط جواب دینے" کے اثر و وقعت کی طرف اشارہ کر دینا باقی رہ گیا ہے۔ سو پہلے جواب نہ دینے پر غور کیجئے۔ جب کسی شخص سے پوچھا جاتا ہے کہ آیا اس نے فلاں جرم کا ارتکاب کیا ہے۔ یا جب اس کی موجودگی میں کہا جاتا ہے کہ اس نے فلاں جرم کا ارتکاب کیا ہے۔ اور وہ نہ تو جواب دیتا ہے اور نہ کچھ کہتا ہے تو یہ نتیجہ قدرۃً نکلتا ہے کہ الزام صحیح طور پر لگایا گیا ہے۔ وگرنہ وہ اس کی تردید کرتا۔ ہم اس مفروضے کے مغالطے کی طرف[1] اشارہ کر چکے ہیں کہ خاموشی ہر لحاظ سے اقبال جرم کے مساوی ہے۔ اور عام طور پر یہ واقعہ چاہے مشتبہ اشخاص کے خلاف کتنا ہی موثر کیوں نہ ہو بہت سے وجوہات اس کو قطعی وقعت دینے میں مانع ہیں۔ (۱) ممکن ہے کہ اس شخص نے بہرے پن یا اور وجہ سے اس سوال یا بیان کو سنا نہ ہو۔ یا اگر سنا ہو تو سمجھا نہ ہو کہ اس سے اس پر الزام لگایا جا رہا ہے۔ (۲) فرض کیجئے کہ ملزم نے اس سوال یا جواب کو سنا ہے اور سمجھا بھی ہے کہ اس سے اس پر الزام لگایا جا رہا ہے۔ اس کی عارضی خاموشی ممکن ہے کہ زبان رکنے کی وجہ سے ہو یا اس وجہ سے ہو کہ اپنے اوپر الزام کو سن کر اسے تعجب

۴۹۲

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ:۔ سے بہت جدا ہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ ان پر کتنا کم اعتبار کیا جا سکتا ہے۔" ملزم کو رہا کر دیا گیا۔

[1] پیچھے دفعہ ۵۲۱۔ متن میں جو کچھ کہا گیا ہے وہ فریق کی موجودگی میں جو بیانات کئے گئے ہوں ان کی وقعت سے متعلق تھا۔ ان کے قابل ادخال ہونے سے متعلق دیکھئے شہادت مصنفہ فپین

ہوا تھا[1]۔ (۳) جب اس قسم کی شہادت غیر عدالتی شکل میں ہو تو اس کی اطلاع عدالت کو گواہوں کی شہادت کے ذریعے سے ہوتی ہے اور ممکن ہے کہ انھوں نے اس کو غلط سمجھا ہو یا عمداً اس کو غلط بیان کیا ہو۔ (۴) فرض کیجئے کہ روایت صحیح کی گئی۔ تو اس صورت کے متعلق بنتھم کے حسب ذیل اقوال نہایت ہی متعلق اور وقیع ہیں۔ اس کی (یعنی از زیر بحث جیسی شہادت سے قیاس جرم کی) وقعت زیادہ تر دو واقعات پر مبنی ہوتی ہے: ظاہری حالات کی قوت (اس سے مطلب یہ سمجھیئے کہ ظاہری حالات کی وجہ سے قدرتی وقعت جو شخص مسئول عنہ (یعنی وہ شخص جس سے سوالات کئے جائیں) کی نظر میں ان حالات کی ہوتی ہے) اور پوچھنے والے شخص کی کیفیت یا صفات پر۔ فرض کیجئے کہ یہ پوچھنے والا شخص پختہ کار عمر رسیدہ شخص ہو اسے قانون نے انصاف کی قوت عطا کی ہو۔ اور وہ مجاز ہو (جیسا کہ ہر نظام قانون میں بعض سنگین جرایم کی صورتوں میں عام طور پر ہر شخص مجاز ہوتا ہے) کہ ایسے فوری تدابیر اختیار کرے جن سے بینہ خاطر اغراض معدلت کے لیے قابل دسترس ہو جائے ـــــ ایسے تدابیر اختیار کرنے کا وہ مجاز ہو اور بظاہر یہ معلوم ہوتا ہو کہ وہ ان کو اختیار کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ تو ایسی صورت میں ایسے شخص مجاز کے کیے ہوئے سوال کا جواب دینے کے بجائے کوئی شخص اگر خاموش ہو جائے تو اس سے قیاس پیدا ہوگا جو شاید ہی اس قیاس سے کمزور ہوگا جو عدالت میں مجسٹریٹ کے کسی شخص سے سوال کرنے اور اس شخص مسئول عنہ کے خاموش ہو جانے سے پیدا ہوگا۔ برخلاف اس کے فرض کیجئے اسی مضمون سے متعلق کوئی سوال شبہہ پیدا ہونے کے عرصہ دراز کے بعد

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ: طبع ششم ۲۵۵-۶۱۔

[1] قرائنی شہادت مصنفہ برل ۴۸۳ اور ۵۰۶۔

ایسے وقت جب کہ کسی تازہ واقعے سے پھر اس پر دلالت نہ ہوتی ہو کیا جائے۔ اور اسی وجہ سے بغیر سوچے سمجھے یا مذاق میں کسی بچے کی جانب سے کیا جائے۔ جس سے کہ ایسی مداخلت کا نہ خوف ہوتا ہے اور نہ اس کی رائے پر کوئی توجہ کرنا ضروری ہوتا ہے ۔۔۔۔ تو ایسی صورت میں اس قیاس کی وقعت بالکل ناپید ہوجاتی ہے[1]۔ ۶۹۳

دفعہ ۵۷۵: جواب نہ دینے کے مضمون سے متعلق "ناکمل" یا "ٹالنے کے جواب" دینے کا مضمون ہے۔ یعنی جب کسی شخص سے یہ پوچھا جاتا ہے کہ اس نے فلاں جرم کا ارتکاب کیا ہے۔ یا جب اس کی موجودگی میں کہا جاتا ہے کہ اس نے فلاں جرم کا ارتکاب کیا ہے اور وہ یا تو اس سوال کو ٹال جاتا ہے یا گو جرم سے انکار کرتا ہے[2]۔ مگر اپنی معصومی ثابت نہیں کرتا اور اس مجرمانہ یا مشتبہ حالات کی توضیح نہیں کرتا ہے جو اس کے خلاف پیش کیے جاتے ہیں۔ ایسے عمل سے جرم کا جو قیاس پیدا ہوتا ہے وہ حسب ذیل مزید امور کا لحاظ کرنے سے کمزور ہوجاتا ہے۔ (۱) کوئی معصوم سے معصوم شخص بھی ہمیشہ ان تمام حالات کی توضیح نہیں کرسکتا

---

[1] عدالتی شہادت از منتھم جلد ۳ صہ ۹۲۔

[2] جب ایک قیدی نے الزام جرم سے محض انکار کیا تو ہاکنس جسٹس Hawkins, J. نے قرار دیا کہ وہ شہادت میں نہ الزام جرم لگانے والے بیان کو قبول کرسکتے ہیں اور نہ اس کے انکار کو جب تک کہ یا تو ملزم اس کے خلاف بیان کو قبول نہ کرے یا کوئی اختلاف ایسے حالات میں نہ کرے جن میں کہ اختلاف کی توقع کی جاسکتی تھی۔ ملکہ بنام اسمتھ ۱۸ کاکس ۴۷۰۔ اس رائے کی ملک بنام نارٹن ۱۹۱۰ء کنگس بنچ ۴۹۶ میں مزید تائید ہوئی۔ لیکن ملک بنام کرسٹی ۱۹۱۴ء مقدمات مرافعہ ۵۴۵ میں جہاں اس مضمون پر جامعیت سے بحث کی گئی ملک بنام نارٹن میں ترمیم کرتے ہوئے قرار دیا گیا کہ الزام جرم کے جواب میں ملزم کے محض جرم سے انکار کرنے سے قانوناً الزام جرم کی شہادت ناقابل ادخال نہیں ہوجاتی گو عملدرآمد کی رو سے جج کو چاہیے کہ جب ملزم کے الفاظ یا عمل

جو اس کے خلاف شبہہ پیدا کرتے ہیں۔ مثلاً قتل کے ایک الزام میں ملزم نے کہہ دیا کہ وہ اس امر کی توضیح کرنے سے قاصر ہے کہ کس طرح اس کا شب خوابی کا لباس خون آلودہ ہو گیا۔ صحیح واقعہ یہ تھا کہ اس کے ساتھ سونے والے شخص کو ایک بہتا زخم تھا۔ اور اس کو اس کا علم نہیں تھا۔ اسی طرح ایک اور شخص نے جس پر سرقے کا الزام لگایا گیا تھا۔ اس امر کی توضیح کرنے سے قاصر رہا کہ کس طرح مال مسروقہ اس کے مکان یا صندوق سے برآمد ہوا۔ کیونکہ دوسروں نے اس کو وہاں رکھ دیا تھا جس سے وہ لاعلم تھا۔[1] (۲) بہت سی صورتوں میں کوئی ملزم یا مشتبہ شخص خاص خاص واقعات کی توضیح دوسرے ایسے اشخاص کو مجرم بنانے سے کر سکتا ہے۔ جن کے جرایم کے افشا کو وہ پسند نہیں کرتا ہے یا ایسے امور کے ظاہر کرنے سے جو کو الزام سے متعلق نہیں ہوتے ہیں لیکن جن کو وہ مخفی رکھنا چاہتا ہے۔ بعض وقت گو اس خاص شکل میں میں تو وہ بے قصور ہوتا ہے لیکن وہ اپنے کو بے قصور ثابت نہیں کر سکتا جب تک کہ وہ اپنے کو کسی دوسرے جرم کا مجرم ثابت نہ کرے (۳) جب کوئی چالان بالکل بے بنیاد ہو — یعنی کسی سازش کا نتیجہ ہو یا جھوٹی گواہی سے ثابت کیا جانے والا ہو۔ تو معصوم شخص کے لیے اکثر مصلحت اس میں ہوتی ہے کہ وہ اپنی شہادت کو اس وقت تک ظاہر نہ کرے جب تک کہ سماعت مقدمہ پر شہادت اس سے طلب نہ کی جائے۔

دفعہ ۵۷۶: لیکن "غلط جواب دینا" مذکورۂ بالا دونوں واقعات

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ :- سے معقول طور پر جرم کا اقرار نہ نکلتا ہو تو یا تو شہادت کو ناقابل ادخال قرار دے یا اگر شہادت دی جا چکی ہے تو اس کے صحیح اثر کے متعلق جوری کو متنبہ کر دے۔

[1] چیمبرس ایڈنبرا جرنل ۱۱ر مارچ ۱۸۳۲ء میں اس قسم کا ایک مقدمہ دیکھیے۔

[2] دیکھیے دفعہ ۲۰۶۔

سے زیادہ مجرم بنانے والا واقعہ ہے۔ بنتھم صحیح کہتے ہیں کہ خاموشی مخص کے جواز میں جواب دہی جو سوال کرنے والے کی ناقابلیت پر مبنی ہو۔ متعلق بلکہ یقین آفریں بھی ہو سکتی ہے لیکن غلط جوابات پر اس کا شکل ہی سے اطلاق ہو سکتا ہے۔ سوال کے قابل لحاظ ہونے کے دعوے کی خود ملزم یا مشتبہ شخص کافی گواہی دیتا ہے۔ صحیح جواب دینے کی تکلیف برداشت کرنے کے بجائے وہ غلط جواب دینے کی زیادہ تکلیف برداشت کرتا ہے[1]۔ اس شکل کے متعلق حسب ذیل ضعف مفروضات ہوتے ہیں۔ ۱۔ غیر عدالتی بیانات کے غلط سمجھے جانے یا غلط بیان کئے جانے کا امکان۔ ۲۔ جس طرح کے معصوم اشخاص ڈر کی وجہ سے اپنی جواب دہی میں غلط شہادت پیش کرتے ہیں۔ غلط جواب بھی اسی وجہ سے دیے جا سکتے ہیں۔ قانون کے اس اصول پر کہ مرتکب فعل ناجائز کے خلاف ہر شئے کا قیاس کیا جاتا ہے" ایک پچھلے باب میں غور کیا جا چکا ہے۔ یہ مضمون بھی اسی اصول سے متعلق ہے[2]۔

دفعہ ۵۷۷: گو یہ عامیانہ تصور جو غالباً از منۂ وسطیٰ سے لیا گیا ہے۔

جب کہ اس پر اس زمانے کے رومی وکلیسائی فقہا کے ہمہ تواں اقتدار[3] کی صاد تھی ——— کہ اقبال جرم لازماً صحیح ہوتے ہیں۔ عقل سلیم۔ تجربے قانون دعملدرآمد کے مغائر ہے۔ تاہم یہ کبھی فراموش نہیں کرنا چاہیے کہ اقبالِ جرم عام طور پر نہایت قابل اطمینان شہادت ہوتے ہیں اور جب وہ عدالتی یا مکمل شکل میں ہوتے ہیں تو حد درجہ قابل اطمینان

---

[1] عدالتی شہادت از بنتھم جلد ۳ صہ ۹۶۔

[2] دیکھیے دفعہ ۱۱۴ تا ۱۱۵۔

[3] دیکھیے اوپر دفعہ ۵۵۲۔

قسم کی شہادت ہوتے رہیں۔عقل و بنی نوع انسان کی متفقہ آواز اس کے گواہ ہیں۔اور مذکورۂ بالا اور ان کے مماثل بدقسمت مقدمات کا جائزہ استعمال یہ ہے کہ عدالتوں کو ہوشیار رہنا چاہئیے کہ اس قسم کی شہادت کو نامناسب وقعت دینا اچھا نہیں ہوتا۔ان کو ڈرانے والے بھوت بنا لینا یا بلا فرق کے ٹھیہ کرنے یا اعتبار نہ کرنے کے وجوہات قرار دینا عقل انسانی کا بے جا اور نہایت نامناسب استعمال ہوگا۔
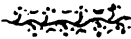
۴۹۵

شہادت جو مصلحت عامّہ کی بنا پر مسترد کیجاتی ہے

مضمون	صفحات اصل کتاب	صفحات ترجمہ
شہادت جو مصلحت عامّہ کی بنا پر ناقابل ادخال قرار دی جاتی ہے	۴۹۵	۸۸۹
امور جو اس بنا پر ناقابل ادخال ہوتے ہیں	۴۹۵	۸۸۹
۱۔ سیاسی	۴۹۵	۸۸۹
۲۔ عدالتی	۴۹۶	۸۸۹
۱۔ بڑی جوری کے ارکان	۴۹۶	۸۹۱
۲۔ چھوٹی جوری کے ارکان	۴۹۷	۸۹۲
۳۔ ہمیشہ سے متعلق امور	۴۹۷	۸۹۳
۱۔ اطلاعیں جو قانونی مشورہ دینے والوں کو دیجاتی ہیں	۴۹۷	۸۹۳
۲۔ اطلاعیں جو طبی اشخاص کو دی جاتی ہیں ان سے استحقاق متعلق ہوتا ہے	۴۹۸	۸۹۵
۳۔ اطلاعیں جو مذہبی مشورہ دینے والوں کو دی جاتی ہیں۔ ان سے استحقاق کے متعلق ہونے میں شک ہے . . .	۴۹۹	۸۹۶
کلیسائی قانون کا ۱۱۳واں دفعہ	۵۰۳	۹۰۳
امریکا کا قانون	۵۰۶	۹۰۹

	صفحات اصل کتاب۔ صفحات ترجمہ
۴- معاشری امور......	۵۰۶-۹۰۹
۱- شوہر و زوجہ	۵۰۶-۹۰۹
قانون شہادت ۱۸۵۳ء......	۵۰۶-۹۰۹
۲- کاروباری یادداشتی کے رازان کی حفاظت نہیں کی گئی ہے۔	۵۰۷-۹۱۰

	صفحات اصل کتاب۔ صفحات ترجمہ
صرف تکلیف اور تاخیر کی بنا پر شہادت کی نامنظوری......	۵۰۷-۹۱۱
شہادت کا فحش ہونا اس کے ناقابل ادخال ہونے کی وجہ نہیں ہوتی......	۵۰۷-۹۱۱

دفعہ ۵۷۸: سختی سے پوچھو تو مصلحت عامّہ کی بنا پر شہادت کے ناقابل ادخال ہونے کے عنوان کے تحت ایسی تمام شہادت آجاتی ہے۔ جو کسی بھی قاعدۂ اخراج کی وجہ سے ناقابل ادخال قرار دی جاتی ہے۔ کیونکہ اخراج کے تمام قواعد مصلحت عامہ ہی پر مبنی ہوتے ہیں لیکن "مصلحت عامّہ کی بنا پر ناقابلِ ادخال ہونے کے جملے کے یہاں محدود معنی لیے گئے ہیں۔ اور اس سے مطلب وہ اصول ہے جس کی بنا پر امور نزاعی سے متعلق شہادت اس بنا پر مسترد کی جاتی ہے کہ اس کی منظوری سے اشخاص ثالث یا معاشرے کو کوئی ضمنی ضرر پہنچتا ہے۔ اس کی ایک نوع کا گواہوں کے عنوان کے تحت ذکر کر دیا گیا ہے۔ اور وہاں دکھایا گیا ہے کہ گواہوں کو ایسے سوالات کے جواب نہ دینے کا استحقاق ہے۔ جن کا رجحان ان کو مجرم بنانے یا سزا دلانے یا جایداد کو ضبط کرانے کا یا بعض صورتوں میں ان کو ذلیل کرانے کا بھی ہوتا ہے[1]۔ لیکن اگر اس مضمون پر ایک عام نظر ڈالی جائے تو مصلحت عامہ کی بنا پر جو امور مسترد کیے جاتے ہیں وہ سیاسی۔ عدالتی۔ پیشے یا معاشرے سے متعلق ہوتے ہیں۔ سیاسی امور کے تحت تمام رموزِ مملکت آتے ہیں۔ مثلاً

[1] پیچھے دفعات ۱۲۵- تا ۱۳۱-

سرکاری کاغذات اور حکومت اور اس کے عہدہ داروں کے درمیانی تمام اطلاعات ـــــ ان صورتوں میں استحقاق اس شخص کا نہیں ہوتا ہے جو رازداں ہوتا ہے بلکہ عوام کا جن کے امین ہونے کی حیثیت سے یہ راز اس کے سپرد ہوتا ہے[1]۔ اس اصول کی اچھی مثال مقدمہ چاٹرٹن بنام سکریٹری آف اسٹیٹ فار انڈیا[2] (Chatterton v. Secretary of State for India) سنہ ۱۸۹۵ء سے ملتی ہے۔ اس میں عدالت مرافعہ نے عدالت عالیہ کے ایک حکم کو جو ماسٹر کے نالش کے تکلیف دہ ہونے کی بنا پر حکم اخراج کی توثیق میں تھا۔ برقرار رکھا تھا۔ اس مقدمے میں مدعی نے نالش توہین تحریری ان بیانات کی بنا پر کی تھی جو مدعی علیہ نے نایب وزیر ہند کو اس لیے دیئے تھے کہ وہ مدعی کے ساتھ جو ہندی فوجی اسٹاف کے ایک عہدہ دار تھے ہندی حکومت اور فوجی عہدہ داروں کے برتاؤ کے متعلق دارالعوام میں ایک سوال کا جواب دے سکیں۔ اسی استحقاق کی ایک دوسری مثال اس اصول میں ملتی ہے کہ وہ ذرائع جن سے اطلاع حکومت کو ملتی ہے فاش نہیں کئے جانے چاہییں[3]۔ اس اصول کو مقدمہ مارکس بنام بیفس[4] (Marks v. Beyfus) میں ایک ایسے سرکاری چالان پر اطلاق دیا گیا جس کو ناظم چالانات سرکاری نے پیش کیا تھا۔ اور عدالت مرافعہ نے قرار دیا کہ اس عہدہ دار کو جس کو بطور گواہ طلب کیا گیا تھا۔ ان اشخاص کے نام جن سے اطلاع ملی تھی۔ یا اطلاع کی نوعیت

۸۹۱

---

[1] دیکھیے ڈاکٹر بنام لامونہ ربکی سلطانہ پورٹ ۲ کوئنس بنچ ۲۵۵ - قانون راز سرکاری سنہ ۱۹۱۱ء دفعہ ۲ کے تحت سرکاری دستاویزات یا معلومات کا نامناسب افشا قابل سزا قرار دیا گیا ہے۔

[2] چاٹرٹن بنام وزیر ہند سنہ ۱۸۹۵ء ۲ کوئنس بنچ ۱۸۹ - عدالت مرافعہ۔

[3] دیکھیے اٹرنی جنرل بنام برائنٹ ۱۵ - میسن و ولزلی ۱۶۹ - ۱۷۱ رسل و ریان ۶۱۰ -

[4] مارکس بنام بے فس - ۲۵ - کوئینس بنچ ڈیویژن ۴۹۴ - عدالت مرافعہ کہا جاتا ہے کہ اس صورت کے لیے ایک استثنا ہے جس میں کہ ملزم کی معصومی ثابت کرنے افشا ضروری یا مناسب ہو۔ ایضاً

ظاہر کرنے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا۔ اور لارڈ ایشر ماسٹر آف رولس Lord Esher (M. R) نے اس موقع پہ کہا کہ بالفرض اگر عہدہ دار فاش کرنے پر راضی بھی ہو تو جج کو اس کی اجازت نہیں دینی چاہیے: حقیقت یہ ہے کہ جہاں امور مصلحت عامّہ کا تعلق ہوتا ہے استحقاق قطعی ہوتا ہے۔ اسی لیے دستاویزات کی شکل میں ان کی منقولی شہادت پیش کرنے کی اجازت نہیں ہوتی ہے[1]۔

دفعہ ۵۷۹: عدالتی: ان کی بڑی مثال اہل جوری سے ملتی ہے پہلے تو یہ کہ بڑی جوری کے ارکان سے کم از کم عام طور پر یہ پوچھا نہیں جا سکتا کہ جب وہ اس حیثیت سے کام کر رہے تھے۔ تو ان کے آپس میں یا ان کے روبرو کیا واقعات ظہور پذیر ہوئے۔ اس قسم[2] کے ایک اولین مقدمے میں ہمیں بتایا گیا ہے کہ "جج بڑی جوری کے رکن کو جوری کے سامنے جو گواہی دی گئی اس کو ظاہر کرنے بطور گواہ کے طلب کئے جانے کی اجازت نہیں دے گا۔ کیونکہ وہ اس امر کا حلف اٹھاتا ہے کہ اپنے ساتھیوں کے راز ظاہر نہیں کرے گا۔" اس کے آگے رپورٹر کہتا ہے کہ "دیکھئے اگر کسی گواہ سے پوچھا جائے کہ آیا اس نے بڑی جوری کے روبرو جھوٹا حلف اٹھایا ہے تو اگر بعضے ارکان جوری نے حلف نہیں اٹھایا ہے تو اس کو کیسے ثابت کیا جائے گا۔" وہ ہچ بنام مالٹ (Hitch v. Mallet) کے مقدمے کا ذکر کرتا ہے جس میں یہ سوال پیدا ہوا تھا۔ اور پوچھتا ہے کہ اس کا کیا تصفیہ ہوا۔ جب ہم اس امر پر غور کرتے ہیں کہ بڑی جوری صوبے کی تحقیقاتی عدالت ہوتی ہے۔ جس کا فرض صرف یہی نہیں ہوتا کہ ان چالانات کی تنقیح کریں جو ان کے روبرو پیش ہوتے ہیں بلکہ یہ بھی کہ ان کی حالت دریافت

---

[1] چارٹن بنام وزیر ہند۔ اوپنہیوس بنام وارگس ۹۔ آر۔ ۶۶۱۔ عدالتِ مرافعہ۔

[2] کلے ٹن ۴۰۔ قاعدہ ۱۴۱۔

کریں اور میثاقی عدالتوں کے ججوں کو ان کی خامیوں کی اطلاع دیں تو ان کی قرارداروں کو راز قرار دینے کے لیے وجہ ہونا ظاہر ہو جاتا ہے۔ مگر دروغ حلفی یا کوئی اور جرم جس کا ارتکاب ان کی موجودگی میں کیا جائے۔ اور جس کی بنا پر بعد میں کوئی چالان پیش کیا یا مخبری کی جائے تو یہ بالکل ہی جدا امر ہو گا۔ فرض کیجیے کہ بڑی جوری کی موجودگی میں کوئی گواہ کسی دوسرے گواہ کو قتل کر ڈالے یا اس پر حملہ کر جائے تو کیا اس کے ارکان کی شہادت اس کے خلاف قابل ادخال نہیں ہو گی؟ یا فرض کیجیے کہ ان کے زیر غور کسی معاملے میں کوئی نزاع پیدا ہو جائے اور ان کا ایک رکن دوسرے کو قتل کر ڈالے یا اس پر حملہ کر دے تو کیا اس کو کوئی سزا نہیں دی جائے گی؟ بڑی جوری کے رکن کا حلف یہ ہوتا ہے کہ "وہ بادشاہ کے۔ اپنے ساتھیوں کے اور خود اپنے مشوروں" کو راز میں رکھے گا۔ یہ امر صاف ہے کہ جن مثالوں کا ابھی ذکر کیا گیا ہے وہ آخری دو عنوانوں کے تحت نہیں آتی ہیں۔ اور چالان پیش کرنے سے تاج جہاں تک اس کے حقوق کا تعلق ہے۔ راز رکھنے کے استحقاق سے دست بردار ہو جاتا ہے[1]۔

۷۹۰

دفعہ ۸۰۰ : چھوٹی جوری کے ارکان کی شہادت خود ان کے کسی غلط عمل کو ثابت کرنے یا یہ ثابت کرنے کہ ان کا فیصلہ غلطی پر مبنی تھا قابل ادخال نہیں ہوتی ہے[2]۔ جوری کے فیصلوں کے متعلق کوئی غلط فہمی پیدا ہونے دینے کے لیے عدالتوں کا یہ مقررہ عملدرآمد ہے کہ ان کے فیصلوں کو اس وقت تک

[1] ہوول اسٹیٹ ٹرائلس ۹۵۷-۷۷۲۔ نوٹ۔ سابق میں بڑی جوری کا کوئی رکن جرم سنگین یا بغاوت کا مرتکب سمجھا جاتا تھا۔ اگر وہ بادشاہی امور کو فاش کر دیتا۔ ۲۷ لبر اسسیا ایم حصہ ۶۳۔ مختصر بروک۔ تاج حصہ ۱۱۴۔

[2] دیکھیے شہادت از ٹیلر طبع یازدہم۔ دفعات ۹۴۲-۹۴۴

[3] گڈمان بنام کاتھرنگٹن۔ سدرفن ریورٹس ۳۲۵۔ نارمن بنام بومانٹ ولیس ۴۸۷ نوٹ بامر بنام کرول انیڈ ریوس ۳۸۴۔ اسٹریکر بنام گراہام ۹ ۱۸۴۳۔ میسن ولزلی ۷۲۱۔ ۱۸ رسل وریان۔

سنا نہیں جاتا ہے جب تک کہ وکل ارکان جوری تاکہ وہ فیصلہ ہو موجود نہ ہوں۔ اور اس کو سنتے نہ ہوں۔ اور اس سے قبل عدالت میں تشریف لے جانے کے بعد عہدہ دار عدالت ان کو سناتا ہے کہ وہ اس طرح لکھ لیا گیا ہے۔ اور پوچھتا ہے کہ کیا وہی ان کا فیصلہ ہے۔ کسی رکن جوری کو اپنے یا اپنے ساتھیوں کے حقیقی یا مبینہ غلط عمل یا غلطی کو ثابت کرنے کی اجازت دینے سے ان مقدمات میں جن میں ان کے فیصلوں پر اعتراض کرنا مقصود ہوتا ہے فریب اور دھوکے بازی کا بڑا دروازہ کھل جائے گا۔

دفعہ ۱۵۸ء پیشے سے متعلق: (۱) ان امور میں سب سے اول وہ اطلاعیں آتی ہیں جو کسی فریق نے اپنے قانونی مشیروں۔ یعنی کونسل۔ اٹارنی وغیرہ[1] کو دی ہوں۔ اور ان میں[2] ان اطلاعات کے تمام ذرائع بھی داخل ہیں۔ مثلاً محرر۔ مترجم[3] یا کارندہ۔ لیکن یہ استحقاق[4] ان امور واقعاتی پر حاوی نہیں ہوتا جو اٹارنی کو اس کے موکل کے اعتمادی اطلاع کے سوا کسی اور ذریعے سے ملی ہو۔ گو اگر وہ لبطور اٹارنی کے مقرر نہیں کیا جاتا تو

۹۸

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ: ۷۸۳۔ کسی ایسے مقدمے میں جس کی وہ سماعت کر رہے ہوں ارکان جوری کی گواہی دینے کی قابلیت ایک بالکل ہی جدا سوال ہے جس کے لیے دیکھیے پیچھے دفعہ ۱۸۷۔

[1] والڈرن بنام وارڈ۔ اسٹائیلس رپورٹس ۴۴۹۔ ولسن بنام راسٹال ۱۷۹۲ء ٹائمز رپورٹس ۷۸۳۔ ۲ رسل دریان ۵۱۵۔ ٹیلر بنام فاسٹر ۲۔ کیارنگٹن وپین ۱۹۵۔ ۳۱ رسل دریان ۲۵۹۔ ڈوباری بنام لیوے ۱۷۹۱ء ایپک ۷۷۔ ۳ رسل دریان ۹۵۵۔ گرنیف بنام گاسکل املنی وکرون ۹۸۔ ہیرڈ بنام نایٹ ۲۔ ایکسچکر ۱۱۔ کلیف بنام جونس ۲۔ ایکسچکر ۲۴۱۔

[2] ٹیلر بنام فاسٹر ۲ کیارنگٹن وپین ۱۹۵۔ ۳۱ رسل دریان ۲۵۹۔

[3] ڈوباری بنام لیوے ایپک ۷۷۔ ۳ رسل دریان ۶۵۵۔

[4] پارکنس بنام ہاکشا ۱۸۱۷ء۔ ۲۔ اسٹارکی ۲۳۹۔ ۱۹۔ رسل دریان ۷۱۱۔

غالباً ان سے واقف نہیں ہوتا[1]۔ اور یہ استحقاق پیشے والے کا نہیں ہوتا ہے بلکہ موکل کا جو اپنی مرضی سے اس سے دست برداری کر سکتا یا نہیں کر سکتا ہے[2]۔ اور اگر وہ دست برداری پسند نہ کرے تو اس کے خلاف کوئی قیاس نہیں ہوتا ہے[3]۔

علاوہ اس کے اس عام اصول کے نہایت اہم و مناسب مستثنیات بھی ہیں کہ جو اطلاعیں موکل کسی جرم کے ارتکاب سے پہلے اس کے ارتکاب میں مدد لینے یا ہدایت پانے کے خیال سے دے اُن سے فاش نہ کرنے کا استحقاق متعلق نہیں ہوتا[4]۔ اور یہ ایسا استثنا ہے جو دیوانی نوعیت کے فریب سے بھی متعلق ہے اور جرم سے بھی[5]۔ نیز یہ کہ ان دستاویزات کی جن سے استحقاق متعلق ہوتا ہے منقولی شہادت دی جا سکتی ہے[6] اور اس امر میں جس کو فاش کیا جا رہا ہو

[1] ڈایر بنام کالنس ۷ اکسچیکر ۶۳۹۔ براون بنام فارسٹر ہرلسٹن و نارمن جلد ۱ صفحہ ۷۳۶۔ اور دیکھیے شہادت از فپسن طبع ششم صفحات ۲۰۱ تا ۲۰۹۔ جہاں مقدمات کو جمع کیا گیا ہے۔

[2] پراکٹر بنام اسمالیس ۵۵۔ لا جرنل کوئینس بنچ ۵۲۷۔ عدالت مرافعہ۔ شہادت از ٹیلر طبع یازدہم دفعہ ۹۱۱۔

[3] ونٹ ورتھ بنام لائیڈ ۱۰ مقدمات دارالامرا ۵۸۹۔

[4] ملکہ بنام کاکس (۱۸۸۴ء) ۱۴ کوئینس بنچ ڈیویژن ۱۵۳۔ ۵۴ لا جرنل مجسٹریٹ کیسس ۴۱۔

[5] ولیمس بنام کوئبراڈا لانڈ اینڈ کاپر کمپنی (Williams v. Quebrada land and copper Co) ۱۸۹۵ء ۲ چانسری ۷۵۱۔ از کے کی وچ جسٹس جنھوں نے قرار دیا کہ اس امر کے لیے یہ امر غیر اہم ہے کہ آیا سالسٹر بھی فریب میں شریک تھا۔ یا نہیں بلی وانٹ بنام اٹرنی جنرل آف وکٹوریا ۱۹۰۱ء۔ مقدمات مرافعہ ۱۹۶۔

[6] کالکرافٹ بنام گسٹ (۱۸۹۸ء) ۱۔ کوئنس بنچ ۷۵۹۔ دستاویزات جو مصلحت عامہ کی بنا پر فاش کیے جانے سے محفوظ کیے گئے ہیں ان کی صورت جدا ہے دیکھیے دفعہ ۵۷۸۔

موکل کے ساتھ جن اور لوگوں کو مفاد حاصل ہو ان سے کوئی استحقاق متعلق نہیں ہوتا ہے[۱]۔

دفعہ ۵۸۲: طبیب کو جو اطلاعیں دی جائیں چاہے وہ کتنے ہی راز اور پیشے کے اعتماد پر دی جائیں افشا سے محفوظ نہیں ہیں[۲]۔ یہ اصول بنفسہٖ سخت ہے۔ اس کی مصلحت بھی قابل اعتراض ہے۔ اور وہ فرانس کے مجموعۂ تعزیرات و عملدرآمد[۳] اور ممالک متحدۂ امریکا کی بعض مملکتوں کے قوانین موضوعہ کے مغایر ہے[۴]۔ فرانس کے مجموعۂ تعزیرات (دفعہ ۳۷۸) کی رو سے حکم ہے کہ "ڈاکٹر۔ سرجن۔ اور صحت کے دوسرے عہدہ دار نیز دواساز اور دایہ اور تمام دوسرے ایسے لوگ جنھیں طبی پیشے کی وجہ سے دوسروں نے اپنے راز بھروسا کرکے بتائے ہوں۔ فاش نہیں کرسکتے۔ اگر وہ ان کو کسی قانونی مجبوری کے بغیر فاش کریں تو اس کی سزا ایک مہینے سے ۶ مہینوں تک کی قید ہوگی اور نیز سو فرانک سے پانچ سو فرانک تک جرمانہ بھی کیا جاسکے گا"۔ اور نیویارک کے ایک قانون موضوعہ کی رو سے حکم ہے کہ "کوئی شخص جو طب یا جراحی کا پیشہ کرنے کا مجاز ہو ایسے معلومات کو فاش کرنے کا مجاز نہ ہوگا جو اسے بحیثیت طبیب کسی مریض کے علاج کرنے کی وجہ سے حاصل ہوئے ہوں۔ اور

---

[۱] مثلاً شرکا، نظما، و حصہ داران کمپنی۔ یا امین و موتمن لہٗ دیکھیے گوراڈ بنام ایڈیسن ۹ ۱۱۵ ٹائمز ۱۳۸۰۔ پوٹل تھویٹ بنام رک مان۔ ۳۵ چانسری ڈیویژن۔ ۲۲۷۔

[۲] مقدمۂ ڈچس آف کنگسٹن ۲۰ ہوول اسٹیٹ ٹرائلس ۲۷۵۔ اور ابعد۔ ملاک بنام گینس ا۔ کیارنگٹن اور پین ۹۷۔ وھیلر بنام لی مرچنٹ ۱۷ چانسری ڈیویژن ۶۸۱۔

[۳] کتاب شہادت مصنفۂ بانئے دفعہ ۱۷۹۔

[۴] گرین لیف جلد ا صفحہ ۲۴۸ نوٹ (۲) طبع شانزدہم۔ شہادت از آپلیٹن ضمیمہ ۲۷۶۔ جن مملکتوں کا حوالہ دیا گیا ہے وہ نیویارک مسوری۔ مچی گن۔ وسکانسن اور آیوہ ہیں۔

جو معلومات کہ اس کے نسخہ لکھنے یا بحیثیت جراح کوئی فعل کرنے کے قابل بنانے کے لیے ضروری تھے“۔

دفعہ ۵۸۳: آیا ان اطلاعات کو جو مذہبی مشورہ دینے والوں کو دی گئی ہوں۔ عدالتِ انصاف میں فاش کئے جانے سے محفوظ کرنا چاہئے۔ یا آیا وہ محفوظ ہیں ایک ایسا سوال ہے جس میں چند مشکلات ہیں یہ عام طور پر سمجھا جاتا ہے کہ ملکہ بنام گلہام[1] (Rv. Gilham) اور ملکہ بنام وائلڈ[2] (Rv. Wild) کے مقدمات میں ججوں کے فیصلہ جات و نیز چند اور مقدمات نے جن کا ابھی ذکر کیا جائے گا اس سوال کا جواب نفی میں دیا ہے۔ اور نیز یہ کہ عملدرآمد بھی اسی تصور کے مطابق ہے۔ لیکن ملکہ بنام گلہام کے مقدمے سے صرف یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ملزم کا اقبال جرم جو اس نے کسی پادری کی مذہبی نصیحت کی بنا پر کہ اقبال کرنا اس کی مذہبی صحت کے لیے اچھا ہوگا کیا ہو اس کے مقابلے میں قابل ادخال شہادت ہوتا ہے ـــــــ یہ فیصلہ بالکل صحیح ہے کیونکہ ان نصیحتوں کو ”اقبال جرم کرنے کی ناجائز ترغیب“ سمجھا نہیں جا سکتا۔ کیونکہ ترغیب سے مراد جیسا کہ ایک پچھلے باب[3] میں بتایا گیا ہے قانونًا ایسے الفاظ ہوتے ہیں جن سے کسی جرم کے ملزم یا مشتبہ شخص کے ذہن میں یہ خیال آتا ہے کہ جرم کا اقبال کرنے سے اس کی حالت جہاں تک کہ جرم کے دنیاوی نتایج کا تعلق ہے بہتر ہوگی۔ اور ایسی ترغیب کے بعد جو اقبال جرم کیا جائے اس کو قانون اس بنا پر مسترد کرتا ہے کہ اس امر کا معقول خوف رہتا ہے کہ

---

[1] کریمنل کیسس از موڈی ۱۸۶۔

[2] ایضاً ۴۵۲۔

[3] پیچھے دفعہ ۵۱۵۔

اس کی وجہ سے اس شخص نے ممکن ہے کہ غلط اقبال جرم کیا ہو ـــــ اور یہ حجت ایک ایسی صورت پر کلیتہً ناقابل ادخال ہوتی ہے جس میں اس سے صرف یہ کہا جاتا ہے کہ سچ بات کا اقرار کرنے سے اُس کو صرف مذہبی فایدہ حاصل ہوگا۔ ملک بنام واٹلڈ کا مقدمہ اور بھی کم متعلق ہے۔ کیونکہ جس شخص نے وہاں مذہبی نصیحت کی تھی۔ نہ تو پادری تھا اور نہ اس نے کہا تھا کہ وہ پادری ہے۔ جن دوسرے مقدمات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے وہ اسکنر (Skinner)[1] کا ایک غیر موسوم مقدمہ اور ملک بنام اسپارکس[2] Rv. Sparkes بٹلر بنام مور[3] Butler v. Moore اور ولسن بنام راسٹال[4] Wilson v. Rastall ہیں پہلے مقدمے میں سوال ایک ایسی اعتمادی اطلاع کے متعلق تھا جو ایک قانون داں شخص کو دی گئی۔ اور لارڈ چیف جسٹس ہولٹ نے حسب توقع اس کے متعلق قرار دیا کہ وہ فاش نہیں کی جاسکتی۔ اور انھوں نے بطور قول عدالتی کے اضافہ کیا کہ "کسی شریف آدمی۔ پادری وغیرہ" کی صورت اس سے جدا ہے۔ دوسرے اور تیسرے فیصلے اس امر پر ہیں کہ پروٹسٹنٹ یا رومن کیتھولک پادریوں سے جو اقبال جرم کئے جائیں ان سے فاش نہ کرنے کا استحقاق متعلق نہیں ہے۔ دوسرے مقدمے کو بلر جسٹس نے دورے پر فیصل کیا تھا اور تیسرے کو عدالت نصفت ایرستان کے ماسٹر آف رولس نے۔ اور چوتھے مقدمے میں ججوں نے اجلاس کاملہ میں بطور قول عدالتی قرار دیا تھا کہ فاش نہ کرنے کا استحقاق صرف کونسل سالیسٹر اور اٹرنی سے متعلق ہے۔ بٹلر بنام مور کے مقدمے کے فیصلے پر

۵۰۰

---

[1] اسکنر رپورٹس ۴۰۴۔

[2] ڈوباری بنام لیوٹ ۱۷۹۱ء ۱ پیک ۷۷۔ رسل وریان ۶۵۵ میں اس کا ذکر کیا گیا۔

[3] شہادت ارمیا کنالی ۲۵۳۔

[4] ولسن بنام راسٹال ۱۷۹۲ء ۴ ٹائمز رپورٹ ۷۵۳۔ ۲ رسل وریان ۵۱۵۔

کہاں تک اس امر کا اثر ہوا کہ اس وقت (۱۸۰۲ء) ایک خاص مذہبی عقیدے کو قانوناً ناپسند کیا جاتا تھا کہنا آسان نہیں ہے۔ لیکن یہ مقدمہ اور ملک بنام اسپارکس کا مقدمہ دونوں عام مسئلے کا کچھ تصفیہ نہیں کرتے ہیں۔ اور جب مقدمۂ ڈوباری بنام لیوٹ[1] Du Barre v. Livette میں موخر الذکر مقدمہ لارڈ کنین کے سامنے پیش کیا گیا تو انھوں نے کہا کہ "جو شہادت اس مقدمے میں منظور کی گئی اس کو منظور کرنے سے پہلے میں توقف کرتا" لیکن انھوں نے اس مقدمے کا فیصلہ اس بنا پر کیا کہ اطلاعیں جو قانونی مشورہ دینے والے کو دی جائیں وہ دوسری اطلاعوں سے جدا ہوتی ہیں۔ یہ بھی ملحوظ رکھئے کہ جب یہ سوال براڈ بنام پٹ[2] (Broad v. Pitt) کے مقدمے میں ضمنی طور پر لبسٹ چیف جسٹس کے سامنے ملک بنام گلہام کے مقدمے کے جاری بعد پیش ہوا تو انھوں نے اس مقدمے کا اس معنی کرتے حوالہ دیا کہ اس سے تو یہ فیصلہ ہوا ہے کہ زیر بحث استحقاق پادری سے متعلق نہیں ہے۔ لیکن انھوں نے اضافہ کیا کہ "میں ایک مثلاً کسی پادری کو ان اطلاعوں کے فاش کرنے پر مجبور نہیں کروں گا جو کسی قیدی نے اسے دیے ہوں۔ لیکن اگر وہ ان کو ظاہر کرنا پسند کرے تو میں ان کو شہادت میں قابل ادخال ٹھیراؤں گا۔" مقدمۂ ملک بنام گرفن[3] R. V. Griffin) (ہیبارکس) کی سماعت صدر فوجداری عدالت میں آلڈرسن بیج کے اجلاس پر ہوئی۔ ملزم کے خلاف شہادت کا ایک جزو وہ گفتگو تھی جو موضوع الزام سے متعلق اس میں اور اس کے مذہبی مشیر میں ہوئی تھی۔ اس شہادت کے پیش کئے جانے پر جج نے قوی رائے ظاہر کی کہ وہ قابل ادخال نہیں ہے۔ لیکن اس نے یہ بھی کہا کہ "میں اس کو کوئی قطعی اصول نہیں قرار دیتا

---

[1] ڈوباری بنام لیوٹ ۱۷۹۱ء۔ ا۔ پیک ۷۷۔ ۳ رسل دریان بر صفحہ ۵۷۶۔

[2] ۳ کیا رنگٹن و پین ۵۱۸۔

[3] ۶ کاکس کریمنل کیس ۲۱۹۔

ہوں۔ لیکن میری دانست میں ایسی شہادت ناقابل ادخال ہونی چاہیئے" اور وکیل استغاثہ نے حسبہٗ اس شہادت کو واپس لے لیا۔ اس مقدمے کی پوری رپورٹ نہیں کی گئی ہے۔ اور نتیجہ بھی نہیں بیان کیا گیا ہے۔ ملکہ بنام ہے Rv. Hay[1] میں قیدی کو ایک گھڑی کے سرقے کی بنا پر چالان کیا گیا تھا۔ یہ گھڑی ایک رومن کیتھولک پادری کے قبضے سے برآمد ہوئی تھی جس کو بطور گواہ استغاثہ کے طلب کیا گیا تھا۔ جب اس سے پوچھا گیا کہ "یہ گھڑی تم کو کس سے ملی" تو اس نے جواب دینے سے انکار کیا۔ کیونکہ اس نے کہا کہ "وہ اقرار گناہ کے سلسلے میں اسے ملی ہے" ہل جسٹس نے حکم دیا کہ اس کو جواب دینا چاہیئے کیونکہ مذکورۂ بالا سوال سے اس سے اقرار گناہ میں جو کچھ کہا گیا ہو اس کے فاش کرنے پر مجبور نہیں کیا جا رہا ہے ـــــ یہ فیصلہ بنفسہٖ صاف طور پر ناقابل اعتراض ہے۔ لیکن اس سے عام مسئلے کا کچھ تصفیہ نہیں ہوتا ہے۔ ۱۸۸۱ء میں وھیلر بنام لی مرچینٹ[2] (Wheeler v. Le Marchant) کے مقدمے میں جہاں سوال یہ تھا کہ آیا وہ خطوط جو سالیسٹر اور پیمایش کنندوں کے درمیان لکھے جائیں فاش کئے جانے سے محفوظ ہیں۔ اور عدالت نے قرار دے دیا کہ وہ باستثنی ان خطوط کے جو نزاع کے بعد رازیں لکھے جائیں محفوظ نہیں ہیں۔ جسل ماسٹر آف رولس (Jessel, M. R.) نے کہا کہ "راز و اعتماد کے اطلاعات کو محفوظ کرنے والا اصول نہایت ہی محدود قسم کا ہے" اور منجملہ دیگر اطلاعوں کے وہ اطلاعیں جو کسی پادری کو اقرار گناہ کے ضمن میں ایسے امور کے متعلق دیئے گئے ہوں جن کو شخص تایب اپنی جان و مال سے زیادہ اہم سمجھتا ہو فاش کئے جانے سے محفوظ نہیں ہیں" اور آخر میں ۱۸۹۳ء میں مقدمہ نارمن شا بنام نارمن شا[3] (Normanshaw v. Normanshaw) میں شوہر کی زنا کی بنا پر

۱۰۵

[1] ۲ فاسٹر و فنلی ۴ -
[2] وھیلر بنام لی مرچینٹ ۱۷ چانسری ڈویژن ۶۷۵ - عدالت مرافعہ -
[3] نارمن شا بنام نارمن شا - ۶۹ لا ٹائمز ۴۶۸ - اور نیز دیکھیے پیچھے دفعہ ۱۲۸ (ب) -

درخواست طلاق میں اس نے ایک پادری کو جس نے مدعیٰ علیہا سے بینۂ زنا کے معلوم ہونے کے بعد ملاقات کی تھی بطور گواہ طلب کیا۔ گواہ نے کہا کہ اس نے اس امر پر اپنے تمام دوستوں سے مشورہ کیا ہے اور ان سب نے اسے مشورہ دیا ہے کہ کلیسائی علائق کے ایک شخص کی اس سے خانگی گفتگو کو فاش نہیں کرنا چاہیئے۔ اور اس نے فیصلہ کیا ہے کہ فاش نہیں کرے گا۔ جی یون جسٹس (Jeune, J.) نے گواہ کو جواب دینے پر مجبور کیا۔ اور کہا کہ ایک منٹ کے لیے بھی یہ تصور نہیں کرنا چاہیئے کہ کسی پادری کو یہ حق ہے کہ عدالت انصاف سے کسی اطلاع کو چھپا رکھے اور چونکہ جوری نے واقعۂ زنا کو باوجود مدعیٰ علیہا اور شریک مدعیٰ علیہ کے انکار کے ثابت قرار دیا تھا۔ طلاق کی آخری ڈگری صادر کردی۔

دفعہ ۵۸۴: اس امر میں کوئی شبہ نہیں ہو سکتا کہ "اصلاح سے پہلے جو بیانات پادری سے کئے گئے ہوں اور ان پر اقبال گناہ کی مہر لگائی گئی ہو فاش کئے جانے سے محفوظ تھے۔ اور جو پادری بھی ان کو فاش کر دیتا تھا۔ اسے سخت سزا دی جاتی تھی۔ چوتھی کونسل لاٹیرن (Council of Lateran) سنہ ۱۲۱۵ء کے اکیسویں دفعہ کی رو سے حکم تھا کہ:-

"پادری کو احتیاط کرنی چاہیئے کہ کسی گناہ گار کے راز کو الفاظ۔ علامت یا کسی اور طریقے پر ذرا بھی نہ فاش کرے۔ لیکن اگر اس کو مزید مشورے کی ضرورت ہو تو اس کو چاہیئے کہ یہ مشورہ احتیاط کے ساتھ بغیر شخص کے نام کو ظاہر کیے کے حاصل کرے۔ کیونکہ جو کوئی بھی کسی قصور کو جو اس سے اقبال گناہ میں کیا گیا ہو فاش کرے گا وہ نہ صرف اپنے پادری کے عہدے سے علیحدہ کر دیا جائے گا بلکہ کسی خانقاہ میں نظر بند کر دیا جائے گا تاکہ عمر بھر توبہ کرے۔"

اور انگریزی مجالس نے اپنی مجلس سالسبری نے سنہ ۱۲۱۷ء میں

مجلس ڈرہام نے ۱۲۲۰ء اور مجلس آکسفورڈ نے ۱۲۲۲ء اور مجلس اکزیٹر نے ۱۲۸۷ء اسی طرح کے احکام وضع کئے مجلس آکسفورڈ نے (جو اسقف اعظم لانگٹن (Archbishop Langton) کی زیر صدارت منعقد ہوئی تھی حکم دیا کہ:-

"کسی پادری کو غصے کے اثر بلکہ موت کے خوف سے بھی کسی شخص کے اقبال گناہ کو کسی لفظ یا علامت سے عام یا خاص الفاظ میں ظاہر نہیں کرنا چاہئے۔ اور اگر اس بنا پر وہ مجرم قرار پائے تو اس کا تنزل بلا کسی امید بہتری کے کردیا جائے"

۵-۲ ہنری اول کے قدیم قوانین میں ذیل کا فقرہ[1] پایا جاتا ہے:-

"پادری کو جو کچھ وہ کسی شخص سے اس کے اقبال گناہ میں سنے اپنے عزیزوں یا اجنبیوں سے دہرانے سے حذر کرنا چاہئے۔ لیکن وہ اگر ایسا کرے تو معزول کردیا جائے گا اور مدت العمر شرمناکی میں پڑے گا"

ہنری اول کے قوانین قانون عمومی کے دلایل بطور مفید ہیں۔ لیکن یہ حالت منسوخ شدہ قانون ۹ ایڈورڈ دوم باب ۱۰ (قانون موضوعۂ آرٹی کولہ کلری) کی نہیں ہے جس میں حسب ذیل الفاظ تھے[2]:-

"یہ ہمارے بادشاہ کی مرضی ہے کہ جو لوگ سرکاری گواہ بن جائیں جب چاہیں اپنے جرائم کا اقبال پادریوں سے کرسکیں۔ لیکن پادریوں کو احتیاط کرنی چاہئے کہ غلطی سے سرکاری گواہوں کو کوئی معلومات بہم نہ پہنچائیں"

سر ایڈورڈ کک جنھوں نے یاد رکھئے کہ "اصلاح" کے بعد لکھا ہے

---

[1] قوانین ہنری اول باب ۵ دفعہ ۱۷۔

[2] قانون موضوعہ جس کے ابواب ۱۰ و ۱۲ انگلستان میں قانون نظر ثانی قوانین موضوعہ ۱۸۶۳ء کی رو سے اور ایرستان میں قانون نظر ثانی قانون موضوعہ (ایرستان) ۱۸۷۲ء کی رو سے منسوخ کئے گئے ہیں۔ کا مذکورۂ بالا بیان "قوانین موضوعہ مملکت" سے لیا گیا ہے۔ یہ کئی لحاظ سے اس بیان سے جدا ہے جو سر ایڈورڈ کک نے اپنے انسٹیٹیوٹ جلد دوم میں دیئے ہیں۔

اس قانون موضوعہ پر تنقید کرتے ہوئے اپنے خیالات کو یوں ظاہر کیا ہے
کہ[ا؎] "دو چور اور سرکاری گواہ: یہ حصہ صرف چوروں اور سرکاری گواہوں
سے جنھیں جرم سنگین کی بنا پر چالان کیا گیا ہے متعلق ہے اور جرم بغاوت
سے متعلق نہیں۔ کیونکہ اگر بغاوت سنگین کو پادری سے ظاہر کیا جائے تو
اس کو کہہ دینا چاہئے۔ کیونکہ اس سے جو خطرہ ہے وہ بادشاہ اور
ساری مملکت کے لیے ہے۔ اس لیے اس حصے سے قانون عمومی کا
اعلان ہوتا ہے کہ اقبال گناہ کا استحقاق صرف جرائم سنگین سے
متعلق ہے۔ اور اگرچہ جو شخص کہ کسی جرم سنگین پر چالان کیا گیا ہو اور
سرکاری گواہ بن جائے تو وہ تمام جرائم سنگین اور بغاوتوں کو ظاہر
کرنے کا حلف اٹھاتا ہے لیکن وہ قانونی سرکاری گواہ نہیں ہوتا ہے
بلکہ صرف اس جرم کا سرکاری گواہ ہوتا ہے جس کے لیے کہ اس کو
چالان کیا جاتا ہے۔ اور باقی جرائم کے لیے اس میں بادشاہ کا
فایدہ ہے کہ اس پر رحم کرے۔ پس یہ حصہ چوروں سے شروع ہوتا
اور سرقہ یا جرم سنگین کے سرکاری گواہوں پر حاوی ہوتا ہے اور
بغاوت سنگین پر حاوی نہیں ہوتا ہے۔ کیونکہ قانون عمومی کی رو سے
جو شخص کہ بغاوت سنگین کی بنا پر چالان کیا جاتا تھا۔ اس کو "پادریوں
کا چالان نہ کیا جانے کا استحقاق" حاصل نہیں ہوتا تھا۔ (یہی قانون
اس بادشاہ کے عہد میں تھا جس میں کہ یہ قانون نافذ ہوا تھا) اور نہ
کسی پادری کو یہ استحقاق حاصل تھا کہ بغاوت سنگین کا اقبال کیے جانے
پر اس کو چھپا رکھے۔ اور یہی، ہنری پنجم (مجلس پارلیمنٹ ۲ ہنری پنجم
باب ۱۴) میں قرار دیا گیا۔ اور اسی کی بنا پر درویش جان رانڈالف
(John Randolph) بیوہ ملکہ کا اقبال گناہ سننے والے پادری نے
اس پر بغاوت کا الزام لگایا تھا کہ اس نے بادشاہ کی موت کی کوشش کی تھی

ا؎ ۲- انسٹیٹیوٹ ۶۲۹-

اور یہی ہنری گارنٹ (Henry Garnet) (دیکھیے ۲ جیمس) کے مقدمے میں جو فرقۂ جی سوئٹس (Jesuits) کے صدر تھے اور جو اپنی بغاوت کو ۵۰۲ اقبال گناہ کے پردے میں چھپانا چاہتے تھے۔ وغیرہ۔ اور گو یہ قانون موضوعہ جیسا کہ کہا گیا ہے صرف جرائم سنگین پر حاوی ہے۔ لیکن اقبال گناہ سننے والے پادریوں کو جو تنبیہ کیا گیا ہے وہ قابل لحاظ امر ہے۔ کہ غلطی سے بھی انھیں معلومات بہم نہیں پہنچانا چاہیئے۔" لیکن یہ امر بہت ہی مشتبہ ہے کہ مذکورۂ بالا تنبیہ جو اس قانون کے آخر میں دی گئی ہے وہ اس لیے دی گئی تھی کہ اقبال گناہ سننے والے پادری کو تنبیہ کیا جائے کہ وہ شخص تائب کے راز دوسروں سے ظاہر نہ کرے۔ نحوی ترکیب اور متن سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اس لیے دی گئی تھی کہ پادری مجرم تک اپنے رسائی کے امتیاز کا اس کو باہر سے معلومات بہم پہنچا کر بے جا استعمال نہ کرے۔ اور اس لیے قوانین کے بہترین اشاعت[1] میں اس فقرے کا ترجمہ اسی طرح کیا گیا ہے۔ نیز ہم ادب سے یہ بھی کہیں گے کہ یہ قانون بغاوت پر بھی حاوی تھا۔ اور سر ایڈورڈ کک کی اس کے خلاف میں حجت صحیح نہیں ہے[2]۔

بہرحال اصول قانون کلیسائی سنہ ۱۶۰۳ء کے اصول ۱۱۳ میں بعد "اصلاح" کا اور آج کل کا قانون مندرج نظر آتا ہے۔ اس اصول میں صراحتہً حکم ہے کہ:-

"اگر کوئی شخص مخفی و پوشیدہ گناہوں کا پادری سے اقبال اپنی ضمیر سے

---

[1] قوانین موضوعہ کی وہ اشاعت جو صفحہ ۹۰۱ کی نوٹ ۲ میں بیان کی گئی ہے۔ اور نیز دیکھیے قوانین موضوعہ کی وہ طبع جو رف ہڈ نے کی ہے۔ سنہ ۱۷۶۲ء۔ ابواب ۱۰۔ ۱۲ قوانین موضوعہ قانون نظر ثانی قوانین موضوعہ سنہ ۱۸۶۳ء کی رو سے منسوخ کیے گئے ہیں۔

[2] ان وجوہات کے لیے جو اعادہ کے لیے بہت ہی طویل ہیں دیکھیے صہ ۱۱ مضمون مسٹر باڈلی جس کا نیچے دفعہ ۵۸۴ نوٹ (۲) میں حوالہ دیا گیا ہے۔

بوجھ ہلکا کرنے اور روحانی دلاسا، تسلی و آرام حاصل کرنے کرے تو ہم اپنے اس حکم سے اس پادری کو کسی طرح پابند نہیں کرتے ہیں[1]۔ بلکہ سختی سے خبردار کرتے اور نصیحت کرتے ہیں کہ اس طرح یہ جو جرایم اس کی امانت اور راز میں رکھنے کے لیے اس سے کہے گئے ہیں۔ کسی بھی شخص سے کسی وقت بھی ظاہر نہ کرے[2]۔ سوائے اس کے کہ یہ ایسے جرایم ہوں کہ ان سے خود اس کی زندگی قوانین مملکت کی رو سے خطرے میں پڑ جائے اور بے قاعدگی کی سزا ملے۔"

اس اصول کے متعلق ملحوظ رکھئے کہ (۱) مذکورۂ بالا کسی تقدمے میں اس کا حوالہ نہیں دیا گیا ہے۔ (۲) ممکن ہے کہ وہ صرف ان باضابطہ اور محدود اقبال گناہ سے متعلق ہو جس کو بعد کی کتاب دعائے ۱۶۰۲ء میں تسلیم کیا ہے۔ (۳) اس اصول نے اپنے استثنیٰ کی رو سے ان جرایم میں جو فاش کئے جا سکتے ہیں اور ان جرایم میں جو فاش نہیں کئے جا سکتے فرق کیا ہے۔ اور (۴) "بے قاعدگی" سے مراد معاش سے علٰحدہ کی اور جب تک یہ اصول کارفرما رہے کسی معاش سے فایدہ اٹھانے کی ناقابلیت ہے[3]۔

اس عام اصول پر اس سے زیادہ عدالتی توجہ درکار ہے جتنی کہ کی گئی ہے۔ مسٹر جسٹس اسٹیفن مرحوم نے اپنی کتاب "مجموعۂ قانون شہادت" (دفعہ ۱۱۷) میں کہتے ہیں کہ "غالباً پادریوں کو ان اطلاعات کے فاش کرنے پر مجبور کیا جائے گا جو انھیں پیشے کے

۵۰۴

---

[1] اس حکم یا اصول میں پہلے پادریوں یا نائبوں کو یا اگر یہ نہ ہوں تو (کیوریٹس) کو ہدایت کی گئی ہے کہ اپنے محافظان کلیسا کے ساتھ تمام ان جرایم کی اطلاع جو ان کے زیر نگرانی ہوں اپنے بشپ کو دیں۔

[2] یہ کہنا مشکل ہے کہ اس استثنا کے معنی کیا ہیں۔ ہماری رائے میں یہ آج کل صرف اس پادری کی شکل میں اطلاق پاتا ہے جو بغاوت یا قتل کا معین ہوتا ہے۔ دیکھئے قانون معینان و ترغیب دہندگان ۱۸۶۱ء ۲۴ و ۲۵ وکٹوریا باب ۹۴۔

[3] قانون کلیسا از بلنٹ Blunt's church law طبع دوم از فلی مور (Phillimore) (اب لارڈ فلی مور) بر صفحہ ۱۷۴۔

اعتماد میں دی گئی ہوں"۔ اور مسٹر جسٹس فلی مور نے خیال کیا تھا کہ " یہ امر غیر اغلب نہیں ہے کہ " اگر یہ سوال پھر انگریزی عدالت انصاف میں پیش ہو تو وہ فیصلہ کرے گی کہ اقبال گناہ ناقابل افشا ہیں۔ اور اس کی ایسی توضیح کرے گی جو کسی دوسری عیسائی ممالکت کے قانون کی ہمنوا ہو گی[1]۔

دفعہ ۵۸۴: (الف) ۱۸۶۵ء میں ملکہ بنام کنٹ (Reg v. Kent)[2] کے قابل لحاظ مقدمے میں ناظمانِ عدالت فوجداری کے ایک پادری کا جو ایک قیدی کو قتل کے لیے سپرد شدہ کرنے کی درخواست پر از خود بطور گواہ پیش ہوا تھا اظہار قلمبند کرنے سے انکار کرنے سے اس موضوع پر بہت بحث پیدا ہوئی۔ دارالامرا میں لارڈ ویسٹ میتھ (Lord Westmeath) کے سوال پر لارڈ چانسلر کرانورتھ (Lord Chancellor Cranworth) اور لارڈ چیمسفرڈ (Lord Chelmsford) نے اعتماد سے رائے ظاہر کی کہ ناظمان نے غلطی کی ہے[3]۔ اور یہ کہ قانون انگلستان میں اقبال گناہ کی مہر خاموشی کا لحاظ نہیں کیا جاتا ہے اور اسی لیے گواہ کو جواب دینے پر مجبور کرنا چاہیئے تھا۔ ان بیانات کے جلد ہی بعد مسٹر ایڈورڈ باڈیلی (Mr. Edward Badcley) کا رسالہ[4] شائع ہوا۔ جس کا پڑھنا فائدے سے خالی نہیں ہو گا۔ کیونکہ اس میں قانون و مصلحت کی بنا پر جو کچھ اقبال گناہ کی مہر خاموشی کی موافقت میں

---

[1] قانون کلیسا از فلی مور طبع دوم جلد ۲ بر صفحہ ۷۴۴ جس کو ان کے بیٹے لارڈ فلی مور نے ۱۸۹۵ء میں بمعہ جمٹ (C. F. Jemmett) نے شائع کیا۔

[2] ملکہ بنام کنٹ۔ دیکھئے "صدی کے مشہور مقدمات ۱۸۹۹ء مصنفہ آٹلے میں "رانڈ شا ہیرہ" غالباً ملزمہ نے اپنے استحقاق سے دست بردار کر لی تھی۔ اور اس کے عذر "مجرم ہوں" پیش کرنے پر وہ قتل کی مجرم قرار دی گئی۔

[3] ۱۳ مئی ۱۸۶۵ء کا ہانسارڈ دیکھیے پیچھے دفعہ ۱۲۰ ب۔ نوٹ

[4] "انگریزی عدالت ہائے انصاف میں مذہبی اقبالات کے استحقاق پر دوست کو ایک خط میں غور" مصنفہ ایڈورڈ باڈلی اسکوائر۔ ایم۔ اے۔ بار ایٹ لا۔ لندن۔ بٹروِرتھ ۱۸۶۵ء۔ ۹۷ صفحات۔

کہا جا سکتا ہے سب کچھ موجود ہے۔ اس رسالے کے صفحہ ۳۲ پر مسٹر باڈلی لکھتے ہیں کہ:-

"یہ امر شبہے سے بالکل باہر ہے کہ نہ تو سولھویں اور نہ سترھویں صدی (یعنی کل عہد اصلاح) کے کارروائیوں سے اس مذہبی رسم کی مقدس نوعیت اور اس کے ناقابل افشا ہونے میں کوئی تغیر کیا گیا۔ ان کارروائیوں کی رو سے توبہ کے اغراض سے خانگی اقبال گناہ یقیناً ناجائز نہیں قرار دیا گیا۔ اور یہ امر بالکل واضح ہے کہ پارلیمنٹ اور مذہبی مجلس نے بعض صورتوں میں اس کے جاری رہنے کو صاف طور پر پسند کیا.....
سرکاری تسلیم کردہ کلیسا کے پادریوں سے صراحتاً خواہش کی گئی کہ وہ بعض صورتوں میں نہ صرف توبہ کرنے والے اشخاص کے اقبال گناہ جب وہ از خود کئے جائیں سنیں۔ بلکہ جب اشخاص اقبال گناہ کرنے پر مائل نہ ہوں تو کرنے کے لیے ان سے اصرار کیا جائے اور ان کو ترغیب دی جائے: پس اگر عملدرآمد یہ رہا ہو اور اس کو اس طرح پر تسلیم کیا گیا اور جائز قرار دیا گیا ہو تو اس امر کے لیے کہ اخفا کا امتیاز جو اقبال گناہ کو حاصل تھا وہ اصلاح کے بعد زائل ہو گیا یقیناً اس سے زیادہ اچھے دلائل پیش ہونے چاہئیں جو میری معلومات میں اب تک پیش ہوئے ہیں۔
اگر کہا یہ جائے کہ اصلاح کے بعد ارکان کلیسا سے اس کی کلی طور پر خواہش نہیں کی گئی تو اس کا یہ جواب ظاہر ہے اور میری دانست میں قطعی بھی۔ کہ کسی بھی صورت میں اس کا جائز رکھنا اور بعض صورتوں میں اس کو پسند کرنا اور اس کا حکم دینا کلیسا اور پارلیمنٹ کی جانب سے اس اقرار واثق کے مساوی ہے کہ اس کے آزادی سے استعمال کے لیے جو امتیازات ضروری ہیں وہ سب حاصل رہیں گے اور یہ کہ وہ امتیازات قانون مملکت اور قانون کلیسا دونوں کی رو سے موجود تھے اور یہ کہ قوانین موضوعہ کی کتاب میں کوئی امر صراحتاً یا معناً ایسا نہیں ہے جس سے ان امتیازات میں کمزوری

۵۰۵

پیدا ہوتی ہے......

"کیتھولک عیسائیوں کا یہ حق کہ ان کے اقبال گناہ کی عدالت ہائے انصاف میں حرمت کی جائے۔ اینگلی کن عیسائیوں کے ایسے حق سے جدا وجہ پر مبنی ہے۔ لیکن اس کی صحت کی تائید دشوار نہیں ہے اس امر میں تو شبہ نہیں ہو سکتا کہ انھیں ابتداءً یہ حق قانون عمومی - نیز کلیسائی قانون کی رو سے حاصل تھا - اور اگر عہد اصلاح میں یہ حق زایل ہوگیا تو اس کی وجہ یہ نہیں تھی کہ وہ صراحۃً سلب کیا گیا یا کسی خاص قانون موضوعہ کی رو سے ناجائز قرار دیا گیا - بلکہ یہ کہ مذہب ہی ممنوع قرار دیا گیا تھا..... لیکن خوش قسمتی سے........ یہ مذہب ممنوع نہیں رہا ہے اور دوبارہ قایم کر دیا گیا ہے۔ مملکت کے مذہب کی حیثیت سے نہیں بلکہ ایک ایسے مذہب کی حیثیت سے جس کی قانوناً اجازت ہے اور جس کی قانوناً حفاظت کی جاتی ہے۔ اسی لیے کسی کیتھولک کو اپنے مذہب کے تمام احکام سے متمتع ہونے کا دوبارہ حق دیا گیا ہے اور ان تمام امتیازات سے متمتع ہونے کا جو کسی بھی مذہبی فرض کی تعمیل کے لیے ضروری ہے۔ اگر ایسا نہیں ہے تو پھر اس کو وہ تمتع حاصل نہیں ہے جو مقننہ اسے دینا چاہتی تھی"

اس امر سے انکار کرنا ناممکن ہے کہ ان دلایل میں بڑی قوت ہے اور یہ ان میں جہاں تک کلیسائے انگلستان کے ارکان کا تعلق ہے کوئی کمزوری اس شبہے سے باہر واقعے سے ہو سکتی ہے۔ کہ رازمیں اور کان میں کہے ہوئے اقبال گناہ اور پادریوں کو مدعو کرنے کا عملدرآمد کلیسائے انگلستان کے نزدیک ناپسندیدہ ہے۔ چاہے اس کے بعض ارکان اپنی انفرادی حیثیت سے خاص صورتوں میں اس کو کتنا ہی پسند کریں۔

دفعہ ۵۸۴ - ب "اقبال گناہ کی مہر خاموشی" کے عدالت میں

ـــہ دیکھئے ملکہ بنام اسقف اعظم کنٹربری - ۲۸ لا جرنل کوئینس بنچ ۱۵۴ - اور توبہ کی مذہبی کہاوت

نہ توڑے جانے کے دو وجوہات ہیں (۱) اس شخص کا حق جس کے اقبال گناہ کو فاش کیا جاتا ہے اور (۲) یہ امر کہ جو پادری اس کی گواہی دیں وہ کلیسائی سزاؤں کے مستوجب ہوتے ہیں۔ ہماری عرض ہے کہ ان میں سے کوئی وجہ بھی کسی عدالت میں کافی ہے۔ اور عدالت خفیفہ میں دفعہ ۱۶ قانون جرائم قابل چالان ۱۸۴۸ء اور دفعہ قانون سماعت مختصر ۱۸۴۸ء (دیکھیے دفعہ ۲۰۱) کے تحت جائز عذر سمجھا جا سکتا ہے ۱۶۰۳ء کا ایک متوتر سوال اصول قانون کلیسا (دیکھیے دفعہ ۵۸۴) اینگلی کن پادریوں کے لئے کافی سمجھا جا سکتا ہے اور عہد اصلاح سے پہلے کا ایسا ہی اصول رومن کیتھولک پادریوں کے لیے

دفعہ ۵۸۵: اگر ان اطلاعات کو جو روحانی مشورہ دینے والوں کو دی جائیں مقدس سمجھنا غلطی ہو تو اس امتیاز کو کسی خاص فرقے تک محدود کرنا مخالف قسم کی اور بڑی غلطی ہوگی۔ قانون ملک کی عدالتوں کا یہ فرض منصبی نہیں ہے کہ کسی شخص کے مذہبی عقیدے کی جانچ کریں۔ یا اس کی تنقیح کریں کہ آیا اس کی رو سے اقبال گناہ کا کان میں کہنا ضروری ہے یا وہ اس کو مناسب سمجھتا اور اس کی اجازت دیتا ہے۔ ان کے سامنے سوال صرف یہ ہونا چاہئے کہ آیا جو شخص نیک نیتی سے مذہبی مشورہ چاہتا ہو اس کو آزادی ہے اس کی اجازت ہونی چاہئے۔ نیویارک کے ایک قانون موضوعہ[1] کی رو سے انجیل کے کسی پادری یا کسی بھی پجاری کو اس کی اجازت نہیں ہوگی کہ پیشے کی حیثیت سے یا اس کے قواعد یا عملدرآمد کے ضوابط کی رو سے جو اقبال گناہ اس سے کئے جائیں انھیں فاش کرے۔" مسوری وسکانسن مچیگن اور آیووا[2]

---

[1] شہادت مصنفہ گرین لیف طبع شانزدہم جلد ا دفعہ ۲۴۷۔ نوٹ ا۔ شہادت مصنفہ آلیشن ضمیمہ صفحہ ۲۷۵۔

[2] شہادت مصنفہ گرین لیف جلد ا دفعہ ۲۴۷۔ نوٹ (ا)۔ شہادت مصنفہ آلیشن ضمیمہ ۲۷۶ و ۲۷۷۔

(Missouri, Wisconsin, Michigan & Iowa) میں بھی ایسے ہی قوانین موضوعہ نافذ ہیں۔ اور اسی اصول کو فرانس میں بھی مانا گیا ہے۔

دفعہ ۵۸۶: معاشری: اس اصول کے معاشری زندگی میں اطلاق بہت کم ہیں۔ بڑی مثال شوہر و زوجہ کے درمیانی اطلاعات کی ہے۔ پروفیسر گرین لیف کہتے ہیں[۲] کہ یہ اطلاعات مثل امتیازی اطلاعات کے ہوتے ہیں۔ اور اسی بنا پر قطع نظر مفاد و شخصیت کے ایک ہونے کے جس کی وجہ سے وہ ایک دوسرے کے موافق یا مخالف گواہی نہیں دے سکتے ہیں۔ فاش کئے جانے سے ان کی حفاظت کی جاتی ہے خوشحالی حالت ازدواجی کے لیے ضروری ہے کہ شوہر و زوجہ میں غیر محدود اعتماد ہو۔ اور اس اعتماد کو قانون اس طرح حاصل کرتا ہے کہ اس کو فاش ہونے سے ہمیشہ کے لیے محفوظ کر دیتا ہے۔ اور قرار دیا ہے کہ زوجہ کے پیٹ سے کوئی ایسی بات فاش نہیں کرائی جائے گی جس کو شوہر نے اس سے اعتماداً کہا ہو۔ اسی لیے فریقین میں شوہر کی موت یا طلاق سے افتراق ہو جانے کے بعد بھی زوجہ کسی ایسی گفتگو کو فاش نہیں کر سکتی۔ جو اس سے ہوئی تھی۔ گو اس کو ایسے امور کی گواہی دینے کی اجازت دی جا سکتی ہے۔ جس کا علم اس کو ایسے ذرائع سے ہوا ہو جو اس شخص کو بھی حاصل ہو سکتے ہیں جس کو اس کی زوجہ کی حیثیت حاصل نہ ہو۔" اور قانون ترمیم قانون شہادت ۱۸۵۳ء ۱۶ و ۱۷ وکٹوریا باب ۸۳ نے جس کی رو سے شوہر و زوجہ دیوانی مقدمات میں ایک دوسرے کے موافق یا مخالف گواہی دے سکتے اور گواہی دینے پر

---

[۱] کتاب شہادت مصنفہ باننٹے دفعہ ۱۷۹۔ جو یہ بھی کہتے ہیں کہ "جس نظام میں کہ اس اعتماد کی بے پاسداری کیا جاتا ہے اور جس کی بنا پر توبہ کی ہدایت ہوتی ہے پادری کے ذریعے سے اس کو فاش کرائے بجلی کی جگہ ہے وہ اتنا ہی برا ہے جتنا کہ اس اعتماد کو مقدس نہ سمجھنا۔"

[۲] شہادت مصنفہ گرین لیف جلد الطبع شانزدہم دفعہ ۲۵۴۔

مجبور کئے جا سکتے ہیں۔ ایک خاص حکم دفعہ ۳ میں دیا ہے کہ کسی شوہر کو مجبور نہیں کیا جائے گا کہ دوران نکاح میں جو اطلاع زوجہ نے دی ہو فاش کرے اور نہ کسی زوجہ کو ایسی اطلاع کے فاش کرنے پر مجبور کیا جائے گا جو دوران نکاح میں شوہر نے اسے دی ہو۔ اور جب وقوع نکاح کو تسلیم یا ثابت کیا جائے تو نہ شوہر اور نہ زوجہ کی شہادت آمیزش[1] جماع کے واقع نہ ہونے کو ثابت کرنے یا اس کے واقع ہونے کی تردید کرنے قابل ادخال ہوگی[2] — یہ ایسا اصول ہے جس کو لارڈ مانسفیلڈ صحیح طور پر کہتے ہیں کہ "شائستگی اخلاق و مصلحت پر مبنی ہے" لیکن جب نزاع وقوع نکاح ہی کے متعلق ہو یا جب کہ امر نزاعی یہ ہو کہ آیا کوئی بچہ نکاح سے پہلے یا نکاح کے بعد پیدا ہوا ہے یا گو وہ نکاح کے بعد پیدا ہوا ہے لیکن اس کی صحیح النسبی پر اعتراض ہو تو والدین کی شہادت یہ ثابت کرنے قابل ادخال ہے کہ ان کا نکاح نہیں ہوا تھا۔ یا یہ ثابت کرنے کہ بچہ نکاح سے پہلے پیدا ہوا۔ یا یہ کہ گو وہ شادی کے بعد جلد ہی پیدا ہوا لیکن مبینہ باپ کو نکاح سے پہلے ماں تک رسائی نہیں تھی[3]۔ راز جو کارد بار معمولی کے اثنا میں ظاہر کئے گئے ہوں اور دوستوں کی باہمی اعتمادی باتیں فاش کئے جانے سے محفوظ نہیں ہیں[4]۔

۵۰۷

---

[1] ملک بنام ریڈنگ مقدمہ بوزمانہ لارڈ۔ ہرڈویک کنگس بنچ ۹۷۔ ملک بنام روک (۱) ولسن ۳۴۰۔ ملک بنام لف ۱۸۰۲ء ۸ ایسٹ ۱۹۲۔ ۹ رسل دریان ۲۸۶۔ ملک بنام کیا R.V. Kea ۱۸۰۹ء ۱۱۔ ایضاً ۱۳۲۔ ۱۰ رسل دریان ۸۸۴۔ گوپ بنام گوپ (۱) موڈی دریان ۲۶۹ ملک بنام سواٹن ۱۸۴۲ء ۵ اڈالفس و ایلس ۱۸۰۔ ۴۴ رسل دریان ۳۹۵۔ رایٹ بنام ہولڈگیٹ ۳ کیار نگٹن و کردن ۱۵۸۔

[2] مرے بنام مرے ۱۲ چانسری ڈیویژن ۴۸۸۔ بولٹ پیریج کیس ۱۸۹۱ء مقدمات مرافعہ ۳۹۵۔

[3] گوڈرایٹ ڈی اسٹی ولس بنام اس کوبر ۵۹۴۔

[4] دیکھئے فیصلہ لارڈ کنین بمقدمہ ولسن بنام راسٹل ۱۷۹۲ء ۴ ٹائمز رپورٹ ۷۵۸۔ ۲ رسل دریان

دفعہ ۵۸۶: جیسا کہ اس کتاب کے مقدمہ[1] میں بتایا گیا ہے عدالتہائے انصاف کو ایسی شہادت کو مسترد کر دینے کی ذاتی قوت حاصل ہوتی ہے جو صرف تکلیف یا تاخیر کرانے پیش کی جاتی ہے۔ ایسی ناشایستہ حرکات سے نفاذ قوانین میں خلل بھی واقع ہو سکتا ہے اور فریق مخالف کو ضرر بھی پہنچ سکتا ہے۔

کہا گیا ہے کہ قانون مصلحت کی بنا پر ایسی شہادت کو مسترد کرتا ہے جو فحش یا اخلاق عامہ کے خلاف یا اشخاص ثالث کے احساسات کو ٹھیس پہنچانے والی ہوتی ہے[2]۔ لیکن اس قضیہ کے لیے نہ صرف کوئی صاف سند نہیں ہے بلکہ اس کے برخلاف اسناد موجود ہیں[3]۔ لارڈ مانسفیلڈ چیف جسٹس نے ڈاکوسٹہ بنام جونس (Da Costa v. Jones) میں جس میں عدالت نے ایک نالش کی سماعت سے جو شرط پر مبنی تھی اس بنا پر انکار کر دیا تھا کہ شرط خود فحش تھی کہا ہے کہ "شہادت کا فحش ہونا اس کے قابل ادخال ہونے پر وجہ اعتراض نہیں ہو سکتا اگر وہ شہادت کسی دیوانی یا فوجداری حق کے تصفیے کے لیے ضروری ہے"

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ:- ۵۱۵ - اور وہ سرکاری مقدمات جن کا وہاں حوالہ دیا گیا ہے۔

[1] مقدمہ دفعہ ۴۷۔

[2] شہادت مصنفہ ٹیلر طبع یازدہم دفعہ ۹۴۹۔

[3] مجموعۂ شہادت از اسٹیفن طبع ششم نوٹ ۲۔ بہ حوالہ ڈاکوسٹہ بنام جونس۔ کوپر ۷۲۹۔

۵۰۸

باب نہم

اقتدار امر فیصل شدہ

صفحات اصل کتاب صفحات ترجمہ

"امر فیصل شدہ کو صحیح تسلیم کیا جاتا ہے" ...... ۵۰۸ - ۹۱۲
امر فیصل شدہ ...... ۵۰۸ - ۹۱۳
سجل (ریکارڈ) کے اصلی و عدالتی حصے میں فرق ...... ۵۰۹ - ۹۱۴
فیصلے باطل ہیں اگر غیر متعین یا ناممکن امر کا حکم دیں ۵۱۰ - ۹۱۶
وہ صورتیں جن میں اس اصول کو اطلاق دیا جاتا ہے ... ۵۱۰ - ۹۱۶
۱۔ شے وہی ہونی چاہیے۔ ۵۱۱ - ۹۱۸
۲۔ شخص فریق یا اس کا شریک ہونا چاہیے ...... ۵۱۱ - ۹۱۸
مستثنیات ...... ۵۱۱ - ۹۱۹
۱۔ فیصلہ جات بالتعمیم ... ۵۱۱ - ۹۱۹
۲۔ دوسری صورتیں ... ۵۱۲ - ۹۲۰
فیصلہ جات کو پلیڈنگ میں بیان کرنا چاہیے ۵۱۲ - ۹۲۲
ان فیصلہ جات کا استثنیٰ جو فریب سے حاصل کئے گئے ہوں .. ۵۱۳ - ۹۲۲

دفعہ ۵۸۸ : قانون کا یہ اصول کہ "امر فیصل شدہ کو صحیح مانا جاتا ہے"[1]

---

[1] مقدمہ دفعہ ۴۴۔

اس کے ایک زیادہ عام اصول کی کہ "مملکت کا فایدہ اس میں ہے کہ مقدمہ بازی کم ہو" ایک شاخ ہے[1]۔ اور ان کے ہر جگہ تسلیم کئے جانے کے وجوہات کو اس کتاب کے مقدمے میں بیان کر دیا گیا ہے۔

دفعہ ۵۸۹: ڈائجسٹ ناطق ہے کہ "اس امر کو فیصل شدہ کہتے ہیں جو امر نزاعی کے متعلق عدالتی فیصلے سے ختم ہو جاتا ہے چاہے فیصلے کی رو سے سزا دی گئی ہو یا بری کر دیا گیا ہو[2]۔ لیکن امر فیصل شدہ کا اثر رکھنا ضروری ہے کہ فیصلہ عدالت مجاز یا ساوی یا بلا شرکت غیرے تنہا اختیار سماعت رکھنے والی عدالت کا ہو کیونکہ "اس امر کے متعلق جج کا فیصلہ جس کا اس کو اختیار سماعت نہ ہو نظر انداز کرنے کے قابل ہوتا ہے[3]۔" عدالت مجاز وغیرہ کے فیصلے اس وقت تک قطعی ہوتے ہیں جب تک کہ وہ منسوخ نہ کئے جائیں۔ لیکن کوئی فیصلہ آخری نہیں سمجھا جاتا ہے جب تک کہ وہ ایسی عدالت کا فیصلہ نہ ہو جس سے مرافعہ نہ ہو سکتا ہو یا فریقین نے فیصلے کو تسلیم نہ کر لیا ہو۔ یا وہ مدت ختم نہ ہو گئی ہو جس کے اندر قانوناً مرافعہ ہونا چاہیے تھا[4]۔ نیز قطعی اثر صرف اس امر کا ہوتا ہے جس کا فیصلہ کیا گیا ہو۔ اور ان امور کا نہیں ہوتا ہے جو ضمنی طور پر زیر بحث آئے ہوں[5]۔ لیکن قطعی اثر ان امور کا بھی ہوتا ہے جن کا ۵۰۹

[1] مقدمہ دفعہ ۱۴ و ۴۳۔

[2] ڈائجسٹ کتاب ۴۲ عنوان ۱۔ دفعہ ۱۔

[3] مجموعۂ قانون سو منوعہ رد ما ۶، ب

[4] شہادت از پوتیے جلد ۱ حصۂ چہارم باب ۳ دفعہ ۲۔ (۱)۔

[5] از ڈی گرے چیف جسٹس Per De Grey. C. J جنھوں نے مقدمہ ڈچس آف کنگس ٹن ۱۱ اسٹیٹ ٹرائلس

فیصلہ ہونا ضروری تھا۔ اور جو فی الواقع فیصلے سے فیصل کئے گئے ہوں گو وہ صراحتہً امر تنقیح طلب نہ ہوں[۱]۔"

دفعہ ۵۶۰: زیر بحث اصول کو نہ تو قانون کے اس اصول سے مخلوط کرنا چاہئیے جس کی رو سے ریکارڈس (سجلات) کا تحریری ہونا ضروری ہے[۲] اور نہ اس کے اس قیاس قطعی سے کہ وہ صحیح طور پر تحریر کئے گئے ہیں[۳]۔ عدالتی افعال کو ثابت کرنے کا طریقہ ان افعال مثبتہ کے اثر سے بالکل جدا چیز ہوتا ہے۔ اور اسی لیے امر فیصل شدہ کے اثر کو منضبط کرنے والے اصول بعینہ وہی رہتے اگر عدالتوں کے فیصلے زبانی شہادت سے ثابت کئے جا سکتے۔ در اصل عدالتِ انصاف کے ریکارڈ (سجل) کے دو حصے ہوتے ہیں۔ جنھیں ہم

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ:- ۲۶۱- میں ججوں کی رائے کا دارالامرا پر اظہار کیا تھا۔ مقدمۂ بلا کہام (۱) سا کلڈ[۱۳] ۲۹۰-۲۹۱ ملک بنام ناپ ٹافٹ ۲ بارن وال کرسول ۳۸۳۔

[۱] ملک بنام ہارلنگٹن ہڈل کوارٹر (۴) ایلس و بلاکبرن ۷۸۰-۷۹۴۔ شہادت از فپن طبع ششم ۱۰-۴۱۔ اور وہ مقدمات جن کا وہاں ذکر کیا گیا ہے۔ اور بالن ٹائن بنام ہاکن نان [۱۸۹۶ء] (۲) کوئنس بنچ ۴۵۶-۴۶۲ جو ان کے مخالف ہے اس پر شبہہ ظاہر کیا گیا ہے۔

[۲] دیکھیے دفعہ ۲۱۸۔

[۳] دیکھیے دفعہ ۳۴۸۔

[۴] ویلس کے قدیم قوانین کی رو سے عام طور پر دو گواہوں کی گواہی ضروری تھی۔ لیکن اس اصول کا ایک استثنیٰ وہ صورت تھی جس میں جج اپنے فیصلے کے متعلق گواہ ہوتا تھا۔ وینیٹین کوڈ کتاب ۲ باب ۴ دفعہ ۴ کی رو سے " اگر فریقین میں سے جن کے درمیان کوئی مقدمہ لڑا گیا ہو ایک فریق فیصلے سے انکار کرے اور دوسرا اس کو تسلیم کرے تو اس صورت میں جج کا اپنے فیصلے کے متعلق قول قول ناطق ہوگا۔" نیز دیکھیے ڈیمیٹین کوڈ۔ کتاب ۲ باب ۵۔ دفعہ ۴۔

اصلی و عدالتی حصوں سے موسوم کر سکتے ہیں۔ اصلی حصّے[ع] میں عدالت خود اپنے افعال و کارروائیوں کو ضبط تحریر میں لاتی اور ان پر گواہ ہوتی ہے۔ قانون اس حصے کو یقینی طور پر صحیح تسلیم کرتا ہے۔ اور ان امور میں[1] اس کی تردید کی نہ اجازت دیتا ہے۔ اور نہ واقعات کو جو اس طرح پر ضبط تحریر میں آئے اور ان پر جج کی گواہی ہوئی ہو کسی اور طرح پر سوائے خود ریکارڈ کو پیش کرنے یا مقررہ طریقے پر ان کے نقول کے ذریعے سے ثابت کرنے کی اجازت دیتا ہے[2]۔ کوئی شخص ریکارڈ کے مندرجہ کسی امر کی تردید جوری کے فیصلے سے نہیں کر سکتا ہے[3] جو امر کہ ریکارڈ کے ذریعے سے ثابت ہو۔ اس کی تردید نہیں کی جا سکتی ہے[4]۔ اس کے برخلاف عدالتی حصے میں عدالت امر نزاعی پر اپنی رائے یا فیصلے کا اظہار کرتی ہے۔ اور امر نزاعی کے متعلق رائے قایم کرنے کے لیے عدالت پر لازم ہے کہ صرف فریقین مقدمہ کی پیش کردہ شہادت اور دلایل کا لحاظ کرے۔ اور اکثر صورتوں میں فریقین یا ان میں سے کوئی ایک ایسے فیصلے سے عدالت بالادست میں مرافعہ کرتے ہیں۔ اسی لیے ایسا فیصلہ اشخاص ثالث کی حد تک جو اس کارروائی کے جس میں وہ کیا گیا نہ تو فریق تھے اور نہ شریک امر فیصل شدہ درمیان اشخاص غیر ہوتا ہے۔ اور اسی لیے اصول ہے کہ وہ کسی شخص پر جو فریق یا شریک مقدمہ نہ ہو نہ قابل پابندی

ع۔ ہماری عدالتوں میں اس حصّے کو فرد کارروائی کہتے ہیں۔ مترجم۔

۱۔ ٹیلر مطبوعہ گک صفحہ ۲۹ الف قانون از فنچ ۲۳۱۔ شہادت از گلبرٹ صفحہ ۷ طبع چہارم ۲ گک ۱/۷ الف سیلکن رپورٹس ۱۵۵۔ ہسٹ لیس رپورٹس ۱۰۷ (۱) ایسٹ ۳۵۵۔ بارن وال واڈ الفس جلد ۲ صفحہ ۲۹۲

۲۔ دیکھیے شہادت از فلی مور ۱۴۲ طبع دہم جہاں بہت سی مثالیں جمع کی گئی ہیں۔

۳۔ (۲) انسٹیٹیوٹ ۳۸۰۔

۴۔ اصول متعارفہ قانون از براینج ۱۸۶۔

ہوتا ہے اور نہ عام طور پر اس کے خلاف شہادت ہوتا ہے[۱]۔ بنتھم کی یہ حجت ضرور ہے کہ امر فیصل شدہ درمیان اشخاص غیر کو قابل ادخال شہادت قرار دینا اور اس کی وقعت کا جوری کو اندازہ کرنا چاہیئے[۲]۔ لیکن ــــ اس امر کی تحقیق کے لیے توقف کئے بغیر کہ آیا ان صورتوں میں جن میں وہ اشخاص ثالث کے درمیان قابل ادخال ہوتا ہے مناسب طور پر توسیع کی جا سکتی ہے ــــ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے قانون کا عام اصول جس کی رو سے ہمیشہ بہترین شہادت کا پیش ہونا ضروری[۳] ہوتا ہے۔ اور تمام ایسی شہادت مسترد کی جاتی ہے جس میں اصل واقعے اور شہادتی واقعے میں معقول و قریبی تعلق نہیں ہوتا[۴] ہے۔ امر فیصل شدہ پر بھی اسی طرح قابل اطلاق ہوتا ہے جس طرح کہ شہادت کے دوسرے اقسام پر۔ ۱۰ھ

دفعہ ۵۹۱: لیکن عدالت مجاز کا فیصلہ خود ہی اس کے مضامین کے لحاظ سے باطل و کالعدم ہو سکتا ہے[۵]۔ (۱) جب کہ موضوعہ فیصلہ غیر متعین ہو "فیصلے کو متعین و یقینی ہونا چاہیئے" ــــ مثلاً ایسا فیصلہ جس میں مدعی علیہ کو اس رقم کے ادا کرنے کا ذمہ دار قرار دیا گیا ہو جو مدعی کو اسے دینا ہے باطل ہوگا۔ گو اگر مدعی علیہ کو اس رقم کے ادا کرنے کا ذمہ دار قرار دیا گیا ہو

---

[۱] لیڈنگ کیس از اسمتھ ۶۶۱-۶۶۲ وغیرہ جلد ۲ طبع پنجم۔ از ڈی گرے میر مجلس بمقدمہ ڈچس آف کنگسٹن (۱۱) اسٹیٹ ٹرائلس ۲۶۱۔ دیوانی مقدمات جوری از ٹیلر۔ ۲۳۱-۲۳۲۔

[۲] عدالتی شہادت از بنتھم جلد ۳ ص ۴۳۱-۴۳۲۔

[۳] دیکھیے دفعات ۸۷-۲۹۲۔

[۴] دیکھیے دفعات ۸۸-۹۰۔

[۵] شہادت از پوٹیئے جلد ۱۔ حصہ چہارم باب ۳ دفعہ ۳۔ فقرہ ۲۔ دفعہ ۱۔ نوٹ ۱۸۔ نیز دیکھیے قول بارک نیچ بمقدمہ ملک بنام بلاک مور ۲ ڈینی سن کراؤن کیسیز ۲۰۴-۲۲۱۔

جس کا مدعی نے اس سے مطالبہ کیا ہے اور مقدمے کی مجل پر اس کا اندراج ہو تو یہ کافی ہو گا[1]۔ (۲) جب کہ موضوع فیصلہ کوئی امر ناممکن ہو[2]" قانون ناممکن امر کا حکم نہیں دیتا"[3] (۳) جب کہ فیصلے میں کوئی ایسا امر قرار دیا جاتا ہے جو صراحۃً قانون کے خلاف ہوتا ہے۔ مثلاً جب اس میں حکم ہوتا ہے کہ قانون کی پابندی نہ کی جائے۔ لیکن اگر فیصلہ صرف یہ ہو کہ امر نزاعی قانون کے تحت نہیں آتا ہے گو دراصل وہ قانون کے تحت آتا ہے تو فیصلہ باطل نہیں ہوتا ہے بلکہ وہ صرف نامناسب ہوتا ہے۔ اور اسی لیے مرافعے کی معمولی کارروائی سے اس کی اصلاح کرائی جاسکتی ہے[4]۔ (۴) جب کہ فیصلے میں متغائر و متضاد احکام ہوں[5]۔ (۵) جب کہ فیصلہ اس امر کے متعلق ہوتا ہے جس کا مطالبہ نہیں کیا گیا ہے[6]۔ "جج مدعی کے مطالبے سے زیادہ کا فیصلہ نہیں کرتا ہے" اور قانون مطالبے سے زیادہ نہیں عطا کرتا ہے[7]۔

دفعہ ۵۹۲: ڈائجسٹ کا ایک اور مقولہ لیجئے[8]۔ "جب یہ پوچھا جائے کہ آیا یہ اخراج (یعنی اخراج امر فیصل شدہ) مضر ہے یا نہیں تو اس امر کی

---

[1] شہادت از پوتھیے مقام مذکورۂ بالا۔

[2] ایضاً نوٹ ۲۱۔

[3] ہبارڈ رپورٹس ۹۶۔

[4] شہادت از پوتھیے جلد ا مقام مذکورۂ بالا۔ نوٹ ۲۲۔

[5] ایضاً نوٹ ۲۳۔ کوپر بنام لانگڈن۔ امیسن و ولزبی ۸۵۷۔

[6] شہادت از پوتھیے جلد ا حوالۂ مذکورۂ بالا۔ نوٹ ۲۴۔

[7] ۲ انسٹیٹیوٹ ۲۸۶۔

[8] ڈائجسٹ کتاب ۴۴ عنوان ۲۔ دفعات ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ نیز دیکھیے شہادت از پوتھیے جلد ا حصہ چہارم

۵۱۱ تحقیق کرنی چاہیئے کہ آیا اس کا موضوع ۔کیمیت اور سوال قانونی ایک ہیں آیا بنائے دعویٰ ایک ہے اور فریقین کی حالت وہی ہے جب تک یہ سب باتیں پائی نہ جائیں ۔صورت حال مختلف ہوتی ہے"۔پس کسی فریق کو جس کا دعویٰ خارج کیا گیا ہے ۔دوبارہ دعویٰ کرنے سے اس بناء پر منع کرنے کے لیے کہ وہ امر فیصل شدہ ہے ۔شئے مطلوبہ وہی ہونی چاہیئے ۔لیکن اس کو بہت زیادہ لغوی معنوں میں نہیں سمجھنا چاہیئے ۔مثلاً گو بکریوں کے جس منڈے کا مدعی اب مطالبہ کر رہا ہے ۔وہی بکریاں نہیں ہیں جو اس کے پہلے دعوے کے وقت تھے ۔لیکن دعویٰ اسی شئے کے متعلق سمجھا جاتا اور اسی لیے ناقابل منظوری ہوتا ہے[1]۔ اور اسی طرح کسی فریق کے متعلق قرار دیا جاتا ہے کہ اس کا دعویٰ اسی شئے کے متعلق ہے جب وہ اس شئے کے کسی جزو کے متعلق دعویٰ کرتا ہے[2]۔ اور (۲) اصول امر فیصل شدہ کے اطلاق پانے کے لیے ضروری ہے کہ فریقین کی حالت وہی ہو ۔اور اسی لیے جیسا کہ ہم دیکھ چکے ہیں وہ شخص جس کو کسی فیصلے سے پابند کرنا مطلوب ہوتا ہے اگر اس کارروائی کا جس میں کہ وہ فیصلہ صادر ہوتا ہے نہ فریق ہوتا ہے اور نہ سہیم ۔تو عام طور پر وہ فیصلہ اس کے خلاف قابل ادخال شہادت بھی نہیں ہوتا ہے[3]۔ اسی طرح کسی فریق کے خلاف کسی فوجداری مقدمے

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ :- باب ۲ دفعہ ۳ ۔فقرہ ۴ ۔نوٹ ۴ ۔کتاب شہادت از بانئے دفعہ ۶۸۳ ۔مجموعۂ قانون موضوعۂ دیوانی کتاب ۲ عنوان ۲ ۔باب ۹ ۔دفعہ ۳ ۔

[1] شہادت از پوٹھیپ جلد ۱ صفحہ ۵۵۲ ۔

[2] ایضاً ۔

[3] اوپر دفعہ ۹۰ ۔ مملکت متحدۂ امریکا میں مشترک و منفرد ذمہ داری کی دستاویز پر ایک ضامن کی موافقت میں فیصلے سے دوسرے ضامن کے خلاف نالش کا حق ساقط نہیں ہوتا ہے ۔سوائے اس کے کہ پہلے مقدمے میں جواب وہی یہ ہو کہ بنائے دعویٰ باقی نہیں رہا ہے ۔یا یہ کہ دونوں مقدموں

کا کوئی فیصلہ اس کے خلاف دیوانی مقدمے میں اس واقع کی بھی شہادت نہیں ہوتا ہے۔ جس پر حکم سزا مبنی ہوتا ہے[1]۔ اور نہ وہ فیصلہ جس کی رو سے وہ بری قرار دیا گیا ہو! اس کی موافقت میں شہادت ہوتا ہے[2]۔ کیونکہ فریقین وہی نہیں ہوتے ہیں۔ اسی طرح قتل کے مرافعہ میں چالان مدعی علیہ کے خلاف شہادت نہیں ہوتا تھا[3]۔ اسی طرح جب الف کو اس بنا پر چالان کیا جائے کہ اس نے ب کے خلاف ایک چالانی مقدمے میں دروغ حلفی کا ارتکاب کیا ہے۔ تو اس مقدمے کی سماعت کے ریکارڈ یعنی جوری کی قرارداد اور فیصلۂ عدالت کا الف کی دی ہوئی شہادت کے مطابق ہونا۔ کوئی جواب دہی نہیں ہوتا ہے[4]۔

دفعہ ۵۹۳: اس اصول کا ایک اہم استثنیٰ فیصلۂ بالتعمیم ہوتا ہے۔

۵۱۲　یعنی وہ فیصلہ جو کسی خاص موضوع کی حیثیت کے متعلق ایک ایسی عدالت سے صادر ہوتا ہے جو اس خصوص میں مجاز ہوتی ہے[5]۔ قانون نے ایسے

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ: یہیں جواب دہیاں ایک ہوں۔ دیکھئے بسٹ ازمارگن جہاں ہل بنام مورس ۶۱ میں رپورٹس ۵۴۱۔ کا ذکر کیا گیا ہے۔

[1] از لارڈ کبرن جسٹس جنہوں نے مقدمہ کاسٹرک بنام ایمری۔ لا رپورٹ ۴ مقدمات مرافعہ ۴۱۴۔ ۴۳۲ میں ججوں کی رائے بیان کی۔ دیکھئے شہادت از اسٹارکی ۳۶۱۔ طبع چہارم شہادت از فیلپ طبع یازدہم دفعہ ۳ ۱۶۹۔ شہادت تارفیس طبع ششم ۴۱۲۔ ۴۱۰۔ اس اصول کے استثنیٰ کے لیے دیکھو مقدمہ اے کرین۔ ۱۹۱۱ء پروبیٹ ۱۰۸۔ جہاں ایک قائمقام مجرم کے دعوے پر قرار دیا گیا کہ حکم سزا نہ صرف اپنے وجود و مضمون کے ثابت کرنے قابل ادخال ہے بلکہ جرم مجرم کی بادی النظری شہادت بطور بھی

[2] درگو بنام درگو ۶۶ لا ٹائمز ۷۶۰۔ شہادت از اسٹارکی ۲۳۲۔ طبع چہارم "جو شہادت کہ دیوانی مقدمہ میں دی گئی ہو۔ وہ فوجداری مقدمے میں قابل ادخال نہیں ہے" ثبوت قلمی از اسکارڈس ۳۴ نوٹ ا۔

[3] ماسن بنام یارڈلے ۲ کیمبل ۲۲۳۔

[4] ہبارڈ ۲۰۱۔ مقدمہ ٹی اُس اوٹس۔ ۱۰ ہوول اسٹیٹ ٹرائیلس ۱۱۳۹۔ ۱۱۴۷۔

[5] ایسی صورتوں میں اقتدار عدالت اسباب ذیل پر مبنی ہوتا ہے۔ یعنی (۱) شے جو موضوع مقدمہ ہو

فیصلہ جات کو مصلحت و سہولت عامّہ کی بنا پر ساری دنیا کے خلاف قطعی وقعت دی ہے۔ ان میں سب سے پہلے عدالت اکسچیکر کے ضبطیٔ جایداد کے فیصلے۔ اور بحری عدالت کے مالِ غنیمت وغیرہ سے متعلق فیصلے ہوتے ہیں۔ نیز بعض صورتوں میں کسی فریق کی حیثیت یا حالت کے متعلق فیصلہ جات اشخاص ثالث کے خلاف شہادت میں قابل ادخال ہوتے ہیں۔ گو وہ قطعی متصور نہیں ہوتے ہیں۔ مثلاً جب کسی وصی کے خلاف موصی کی دستاویز قرض کی بنا پر نالش کی جائے تو ایک کمیشن کی یہ قرارداد کہ موصی تحریر دستاویز قرض کے وقت دیوانہ تھا مدعی کے خلاف بادی النظری شہادت ہے۔ گو وہ قرارداد کا فریق نہ ہو[1]۔ اور "غیروں کے درمیانی معاملے سے کسی شخص کو ضرر نہیں پہنچنا چاہیئے" کے اصول کی تشبیہ پر غیروں کے درمیانی ایسے فیصلے اور عام نوعیت کی عدالتی کارروائیاں قابل ادخال شہادت ہوتے ہیں۔ و نیز فیصلے و کارروائیاں ان صورتوں میں بھی قابل ادخال ہوتے ہیں۔ جن میں شہادت کے معمولی و عادتی اصولوں پر عمل نہیں ہوتا ہے[2]۔ فیصلہ جات بالتعمیم کے سوا دوسرے فیصلوں کو فیصلہ جات بالتخصیص کہتے ہیں[3]۔

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ:۔ اس مملکت کے زیر اقتدار ہونی چاہیئے۔ جس کے حکم کے تحت عدالت اجلاس کرتی ہے۔ (۲) اس مملکت کے مقتدر اعلیٰ نے اس عدالت کو اس شے کے تصرف کے متعلق فیصلہ کرنے کا اختیار دیا ہو۔ (۳) عدالت اپنے اختیار سماعت کے اندر فیصلہ کرے۔ از بلاکبرن جسٹس بمقدمہ کاسٹرک بنام ایری۔ لا رپورٹ ۴ مقدمات مرافعہ ۴۱۴۔ ۴۲۹۔

[1] فالڈر بنام ملک۔ ۱۸۱۱ء۔ ۲ کیمبل ۱۲۶۔ ۱۳ ارسل دریان ۷۷۱۔ ڈین بنام لارڈ کرک وال ۳ کیارنگٹن وپین ۲۸۳۔

[2] دیکھیے دفعہ ۱۰۱۔

[3] فیصلہ جات کی بالتعمیم و بالتخصیص میں تقسیم کو قانون عدالت بحری ۱۸۶۱ء ۲۴ و ۲۵ وکٹوریہ باب ۱۰ دفعہ ۳۵ میں تسلیم کیا گیا ہے۔

دفعہ ۵۹۴: قطعی فیصلہ جات امور مانع تقریر مخالف کی ایک نوع

ہوتے ہیں۔ کیونکہ وہ ایک ایسے امر کے متعلق صادر ہوتے ہیں جس میں اس شخص کو جس کے خلاف وہ فیصلے شہادت میں پیش ہوتے ہیں۔ یا تو حقیقی یا حکمی طور پر اپنا بیان پیش کرنے اور فریق ثانی کے بیان پر اعتراض کرنے کا موقع رہتا ہے۔ ان میں یہ فرق تو یقیناً ہے کہ معمولاً امر مانع تقریر مخالف کسی فریق کے ارادی فعل پر مبنی ہوتا ہے برخلاف اس کے فیصلوں کے متعلق یہ قیاس قانونی ہوتا ہے کہ "وہ علی الرغم فریق دیے جاتے ہیں"[1] نیز جب کوئی فیصلہ کسی قرض کے متعلق حاصل کیا جاتا ہے تو جب تک وہ نافذ رہے قرض کی بنا پر کوئی اور نالش نہیں کی جا سکتی۔ کیونکہ اس بنا پر تو فیصلہ ہو گیا ہے"[2] مثل دوسرے امور مانع تقریر مخالف بذریعۂ ریکارڈ اور امور مانع ۵۱۴ تقریر مخالف بذریعۂ دستاویز مہری کے فیصلہ جات کا قطعی اثر ہونے کے لئے اگر موقع ہو تو ضروری ہے کہ ان کو پلیڈنگ میں بیان کیا جائے۔ دگرنہ وہ جیوری کے لیے صرف وقیع شہادت کا اثر رکھتے ہیں[3]۔

---

[1] لٹلٹن مطبوعہ ٹکلک ۲۶۸ ب - ۵ کک ۲۸ ب - ۱۰ ایضاً ۴۹ ب - دیکھو پیچھے دفعہ ۴۲۸ -
بعض خارجہ ممالک کے قانون دانوں کے نزدیک فیصلے کی ماہیت معاہدے کی ہوتی ہے" اس اہم قیاس (یعنی اثر شے منفصلہ) کی بنیاد قانون پر ہے۔ کیونکہ حقوق کے شہادت سے ثابت کئے جانے کے بعد فیصلے کا اثر ان اشخاص و اشیا پر ہوتا ہے جن سے یہ فیصلہ متعلق ہوتا ہے۔ اسی طرح معاہدے کے ذریعے سے بھی اشخاص و اشیا قانوناً متاثر ہوتے ہیں اسی لیے ہم بالوجہ کہتے ہیں کہ فیصلے کے ذریعے سے معاہدہ کرتے ہیں۔

[2] میریٹ بنام ہامپٹن ۲ ٹائمز رپورٹ ۲۶۹ - پالکسفن رپورٹس Pollexfin Reports ۶۴۱ - نیز دیکھیے ۶ کک ۴۶ الف -

[3] ۱۲ اسمتھ لیڈنگ کیسیس ۶۷۰ - ۶۷۳ - طبع پنجم - اور دیکھیے دفعہ ۵۴۴ -

دفعہ ۵۹۵: قانون کے یہ عام اصول کہ "فریب و دھوکے بازی میں کسی کی حفاظت نہیں کی جانی چاہیے"[1] "حق و ناحق کا کبھی ساتھ نہیں ہوتا"[2] "جو شخص فریب پر عمل کرتا ہے سعی لا حاصل کرتا ہے"[3] عدالتی فیصلہ جات پر بھی اطلاق پاتے ہیں[4]۔ ڈچس آف کنگسٹن کے مقدمے[5] Duchess of Kingston's Case میں لارڈ چیف جسٹس ڈی گرے (L. C. J. de Grey) نے دار الامرا کو ججوں کا جواب سناتے ہوئے مذہبی عدالت کے ایک فیصلے کے متعلق کہا ہے کہ "اگر وہ امر تنقیح طلب پر راست و تصفیہ کن فیصلہ ہو۔ اور بنفسہ عدالت کے خلاف شہادت سمجھا جا سکتا ہو۔ و نیز اس کی اعلیٰ حیثیت سے اس پر اعتراض نہ ہو سکتا ہو۔ تاہم مثل تمام دوسرے اعلیٰ ترین عدالتی افعال کے خارج سے اس پر اعتراض ہو سکتا ہے۔ اور گو یہ ثابت نہیں کیا جا سکتا کہ عدالت سے غلطی ہوئی لیکن یہ ثابت کیا جا سکتا ہے کہ اس کو گمراہ کیا گیا۔ فریب ایک خارجی ضمنی فعل ہے۔ جس سے عدالت ہائے انصاف کی اہم ترین عدالتی کارروائیاں باطل ہو جاتی ہیں"۔ ان صورتوں میں جیسا کہ خوب کہا گیا ہے پوری کارروائی "خیالی و غیر عدالتی" ہو جاتی ہے[6] اور یہ اصول ہر قسم کے فیصلہ جات سے متعلق ہوتا ہے۔ بلا شرکت غیرے عدالت

---

[1] ۱۴ ہنری ہشتم ۸۔ الف ۳۹ ہنری ششم ۵۰۔ حصہ ۱۵۔ ایکیل ۵۴۶۔

[2] ۵ کک ۴۰۔ الف۔

[3] ۲ رول ۱۷۰۔

[4] ۳ کک ۷۷۔ الف۔ مقدمہ ڈچس آف کنگسٹن۔ ۱۱۔ اسٹیٹ ٹرائلس ۲۶۲۔ براونسورڈ بنام ایڈورڈس ۲ ویسی ۲۴۶۔ ارل آف باندن بنام بیچر ۳ کلارک و فنلی ۴۷۹ ہاریسن بنام ڈی میئر آف ساوتھ ہامپٹن۔ ۴ جارج۔ مانٹگ و گرینگر ۱۴۸۔

[5] ۱۱۔ اسٹیٹ ٹرائلس ۲۶۲۔

[6] ۴ جارج۔ مانٹگ و گرینگر ۱۴۸۔ دیکھیے قانون نکاح۔ طلاق و صحیح النسبی" از مارک کوئین طبع دوم۔ صفحہ ۹۔

کے فیصلہ جات[1]۔ فیصلہ جات بالتعمیم[2]۔ خارجہ عدالتوں کے فیصلہ جات[3] ونیز دارالامرا کے فیصلہ جات سے بھی[4]۔

غالباً یہ کہنا غیر ضروری ہے کہ کسی مبینہ عدالتی ریکارڈ کو جو شہادت میں پیش کیا گیا ہو۔ جعلی ثابت کیا جاسکتا ہے[5]۔

---

[1] سیڈوکرافٹ بنام ہیوجونن ۳ کرٹس ۴۰۳۔

[2] ان ری بلیس ۸ اکسچیکر ۷۰۴۔ از پارک بنچ۔ برج بنام برج ۱۹۰۲ء۔ پروبیٹ ۱۴۰۔ بیٹر بنام بیٹر (Bater v. Bater)۔ پروبیٹ ۲۰۹۔

[3] بنک آف آسٹریلیا بنام نیاس۔ ۱۶ کوینس بنچ ۷۱۷۔

[4] شڈن بنام پاٹرک۔ ۱۔ مقدمات دارالامرا۔ از ماک کوین ۵۳۵۔

[5] نوول بنام ولس۔ ۱۔ سڈفرن ۲۵۹۔

باب دہم

تعدد گواہان

۵۱

	صفحات اصل کتاب صفحات ترجمہ
عام اصول — ثبوت یا تردید کے لیے آلات شہادت کی کوئی خاص تعداد مقرر نہیں	۹۲۵-۵۱۴
تقریباً انگلستان کے لیے مخصوص ہے	۹۲۵-۵۱۴
تعدد کی موافقت میں دلایل	۹۲۶-۵۱۵
اس کی مخالفت میں دلایل	۹۲۸-۵۱۶
اس اصول کا ماخذ	۹۳۳-۵۱۹
مستثنیات بعض صورتوں میں جائز ہیں	۹۳۵-۵۱۹
عام اصول کے مستثنیات	۹۳۵-۵۲۰
۱- قانون عمومی میں ...	۹۳۵-۵۲۰
۱- چالانات دروغ حلفی	۹۳۵-۵۲۰
وجوہات استثنیٰ ...	۹۳۷-۵۲۱
کمیت شہادت مطلوبہ	۹۴۰-۵۲۳
۲- ثبوت وصیت نامہ جات	۹۴۶-۵۲۶
۳- گواہوں کے ذریعے سے سماعت مقدمہ۔	۹۴۶-۵۲۶
۴- کسی شخص کے اسامی یا کنیز ہونے کے دعوے	۹۴۸-۵۲۷

موضوع	صفحہ اصل کتاب	صفحہ ترجمہ
۲۔ مستثنیات جو قانون موضوعہ کی رو سے پیدا کئے گئے	۵۲۷	۹۴۰
۱۔ مقدمات بغاوت کی سماعت	۵۲۸	۹۴۹
اس استثنیٰ کے وجوہات	۵۲۹	۹۵۲
اس استثنیٰ پر اعتراضات اور ان کے مغالطات	۵۳۰	۹۵۵
ضمنی امور کے ثابت کرنے دو گواہ ضروری نہیں	۵۳۱	۹۵۶
۲۔ قانون موضوعہ کی رو سے دوسرے مستثنیات	۵۳۱	۹۵۷
تعین نسب یا ولایت	۵۳۱	۹۵۷
اقرار نکاح	۵۳۲	۹۵۷
عورتوں وغیرہ کی عصمت ریزی ..	۵۳۳	۹۵۹
۳۔ جایداد شخص متوفی کا دعویدار	۵۳۳	۹۶۰
جب دو گواہ ضروری ہوں تو ان کے اعتبار کا فیصلہ جیوری کو کرنا چاہیے	۵۳۴	۹۶۲

دفعہ ۵۹۶: کتاب کے اس حصے میں جو آخری موضوع ہماری توجہ کا محتاج ہے وہ اس شہادت کی جائز کمیت ہے جو عدالتی فیصلے کے لیے ضروری ہوتی ہے۔ یہ موضوع ایک منفی قسم کے اصول سے منضبط ہوتا ہے۔ جو کم از کم ماضی میں قانون عمومی انگلستان سے مخصوص تھا[1] یعنی یہ کہ عام طور پر ثبوت یا تردید کے لیے آلات شہادت کی خاص تعداد ضروری نہیں ـــ صرف ایک گواہ کی شہادت جو بہ دلالت جج امر تنقیح طلب سے متعلق اور جیوری کے نزدیک قابل اعتبار ہو۔ دیوانی و فوجداری دونوں مقدمات میں فیصلے کی کافی بنیاد ہوتی تھی[2]۔ اس سے

[1] دھرم شاستر بالکل ہمارے قانون کی ضد معلوم ہوتی ہے۔ اور اس میں جب کبھی ایک گواہ کی شہادت کافی قرار دی گئی ہے تو وہ استثنائی شکل ہے۔ دیکھئے ترجمہ پوتی باب ۳ دفعہ ۸ جسے ہالیڈے نے "کوڈ آف جنٹولاس" یا مجموعہ دھرم شاستر میں بیان کیا ہے۔

[2] مشروحات بلاکسٹن صفحہ ۳۷۰۔ شہادت از اسٹارکی ۸۲۷ طبع چہارم۔ مقدمات جیوری ۳۶۴ شہادت

ایک نتیجہ یہ نکلتا تھا کہ جب متضاد گواہی پیش ہو تو جوری کا فرض ہے کہ اس کا تصفیہ کرے کہ ہر گواہ پر کتنا اعتبار کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ بہت سی صورتوں میں یہ ممکن ہے کہ ایک گواہ کی گواہی اس کے مخالف بہت سے گواہوں کی گواہی سے زیادہ قابل اعتبار ہوتی ہے[1]۔ اس اصول کو ان الفاظ میں ادا کیا گیا ہے کہ "گواہوں کو تولنا چاہیئے۔ گننا نہیں[2]" لیکن یہاں (گواہوں کے بجائے) "گواہی" یا "شہادت" کہنا بہتر ہوتا کیونکہ یہ اصول صرف زبانی شہادت تک محدود نہیں ہے[3]۔

۵۹۵

دفعہ ۵۹۶: ہم کہہ چکے ہیں کہ یہ اصول ہمارے نظام قانون عمومی کی خصوصیت ہے۔ توراۃ کی رو سے بعض[4] اور رومی و کلیسائی قانون کی رو سے تمام صورتوں[5] میں ایک سے زیادہ گواہوں کی شہادت ضروری تھی ـــــ اور اس اصول کو یورپ کے اکثر اقوام اور ہماری

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ:- از پیک طبع پنجم صفحہ ۹۔ پٹلٹن از کک ۶ ب۔ کراؤن لا از فاسٹر ۲۳۴۔ پلیس آف دی کراؤن از ہاکنس باب ۲۵۔ دفعہ ۱۳۱۔ اور باب ۴۶ دفعہ ۲۔

[1] شہادت از اسٹارکی ۸۳۲ طبع چہارم۔

[2] ایضاً۔

[3] گواہی کو تولنا چاہیئے نہ گننا نہیں" اسکاچ نظام میں پایا جاتا ہے۔ اصول متعارفۂ قانون از ہالکلڈ ۱۷۴۔ انسٹیٹیوٹ از ارسکن Erskine Institute کتاب ۴ عنوان ۲ دفعہ ۲۶۔

[4] دیکھیئے: اگلی نوٹ۔

[5] ان کے اصول ـــ جنھیں بعض وقت مختصر طور پر "اصول ایک کچھ نہیں" یا "ایک کچھ نہیں" "ایک گواہ گواہ نہیں کا اصول کہتے تھے۔ بہت ہی مشہور و معروف ہے۔ "ایک گواہ کی گواہی سنی نہیں جاتی۔ گو وہ کسی عدالت عالیہ میں اعلیٰ حیثیت رکھتا ہو" مجموعۂ قانون روما کتاب ۴۲ عنوان ۲۰۔ دفعہ ۹۔ (۱) نیز دیکھو ایضاً دفعہ ۴۔ مقدمۂ قانون روما از ہیوبر س کتاب ۲۲ عنوان ۵ نوٹ ۱۸۔ فرامین پوپ گریگوری نہم کتاب ۲ عنوان ۲۰۔ باب ۲۳۔ اور دیکھیے دفعات ۶۶ و بعد۔

کلیسائی اور بعض دوسری عدالتوں نے بھی اختیار کر لیا۔ جیسا کہ قدرتی طور پر توقع کی جا سکتی ہے ان مختلف نظامات کے حسن و قبح پر بہت کچھ لکھا گیا ہے۔ اور متضاد آراء رواج پا گئے ہیں۔ رومی قانون کا نقطۂ نظر اختیار کرنے والے حضرات کی حجت ہے کہ صرف ایک گواہ کی شہادت پر عمل کرنے دینا خطرناک ہے۔ کیونکہ اس کے ذریعے سے کوئی شخص بد سے بد شخص بھی کسی دوسرے شخص کی جان۔ آبرو و آزادی کو حلف اٹھا کر ضائع کر سکتا ہے۔ وہ اس مسلمہ صحیح امر پر اصرار کرتے ہیں کہ دو جھوٹے گواہوں کے بیانات میں اختلاف کا امکان اس شخص کا جس پر حملہ کیا گیا ہو قوی محافظ ہوتا ہے۔ اور ان میں سے بعض حضرات اس امر کو الٰہی اساس پر مبنی کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ وہ اصول جس کی رو سے دو گواہ ضروری قرار دیے گئے ہیں۔ توراۃ و انجیل میں وضع کیا گیا ہے[1]۔ اس کے متعلق سارجنٹ ہاکنس[2] (Serjeant Hawkins)

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ :۔ بانئے اپنی کتاب شہادت دفعہ ۲۰۱ میں یہ دکھانے کے لیے کہ اس اصول کو قدیم روما کے مقننوں نے وضع نہیں کیا۔ سخت اور کامیابی کے ساتھ محنت کی ہے۔ ان کے نزدیک یہ اصول بعد کی مشرقی رومن سلطنت کا وضع کردہ ہے۔ یہ نقطۂ نظر اس فریخ مصنف سے مخصوص نہیں۔ دو گواہوں کو ضروری قرار دینے والے اصول کے ماخذ کے متعلق بھی یہی تصور اس کے زمانے سے بہت پیشتر کیا جا چکا ہے دیکھو مقدمۂ قانون روما از ہیوبریس کتاب ۲۲۔ عنوان ۴ نوٹ ۲۔ اور راد پر مقدمہ دفعہ ۹۶۔

[1] رومی و کلیسائی فقہا۔ شہادت از ماسکارڈس مسئلہ ۵ نوٹ ۱۔ فرامین پوپ گریگوری نہم۔ کتاب ۲ عنوان ۲۰ باب ۲۳۔ وغیرہ۔ اور یہ سمجھنے کے وجوہات ہیں کہ ہمارے قدیم قانون داں بھی۔ فارٹسکیو۔ ابواب ۳۱ و ۳۲ انسٹیٹیوٹ ۲۶۔ بلوڈن ۸۔ استدلال بہ ملک بنام داں۔ ۱۳۔ ہوورس اسٹیٹ ٹرائلیس ۳۴ ۵ ۔ اور ان کے بعد دیکھیے شروحات واٹرہاؤز بر فارٹسکیو صفحہ ۴۰۲۔ و ۴۰۳۔ اور مقدمۂ سر والٹر رالے۔ ۲ ہوول اسٹیٹ ٹرائلیس ۱۵۔ سبھوں کا خیال تھا کہ مقدس کتب کی رو سے تمام عدالتی کارروائیوں میں ایک سے زیادہ گواہ ضروری قرار دیے گئے ہیں۔

[2] ۲ پلیس آف دی کراؤن باب ۲۵ دفعہ ۱۳۱۔

نہایت منصفی سے کہتے ہیں کہ توراۃ کے وہ آیات جن میں دو گواہوں کی ضرورت کا ذکر ہے۔ "قانون یہود کے عدالتی حصے سے متعلق ہے۔ اور یہ یہودیوں کی خاص حکومت کے لیے وضع ہونے کی وجہ سے ہم پر مشتمل مجموعۂ رسومات یہود قابل پابندی نہیں ہے۔ اور ان آیات میں جو انجیل میں بیان کی گئی ہیں حکومت کلیسا کے لیے چند عاقلانہ ہدایات ان امور کے متعلق ہیں جو انجیل کی رو سے وضع کئے گئے ہیں۔ اور جو کسی ملک کے سیاسی وملکی دستور سے تعلق نہیں رکھتی ہیں۔" نیز یہ اعتراض بھی ہو سکتا ہے کہ اس مذہبی اصول کی تائید میں جن آیات کو پیش کیا گیا ہے۔ کیا ان سے جب ہم خود ان کے روایات و شروح سے قطع نظر کر کے غور کرتے ہیں تو اس کی تائید بھی ہوتی ہے[ا]۔ جہاں تک ہم جانتے ہیں توراۃ میں کوئی حکم ایسا نہیں ہے جس سے دیوانی مقدمات میں دو گواہوں کو ضروری قرار دینے کا بعید ترین قیاس بھی ہو سکتا ہے۔ اور بعض آیات تو ایسی ہیں جن سے بالواسطہ طریقے پر اس کے برعکس ہدایت نکلتی ہے[۲]۔ اس مذہبی اصول کی کہ تمام صورتوں میں تعدد گواہان ضروری ہے

۵۱۶

[ا] اس موضوع پر توراۃ کا نص (Numb) ۳۰-۳۵ - Deut ۱۷-۶ - اور ایضاً ۱۹-۱۵ میں ملے گا پہلے دو آیات کی رو سے سزائے موت نہیں دی جاسکتی۔ جب تک کہ کم از کم دو گواہوں کی شہادت نہ ہو۔ اور آخری آیت کی رو سے حکم ہے کہ "کسی ناانصافی یا گناہ میں جس کا اس سے ارتکاب ہو کسی شخص کے خلاف ایک گواہ کو کھڑا نہیں رہنا چاہئے۔ دو یا تین گواہوں کے منہ سے اس کو ثابت کرنا چاہئے۔ دستاویزات معاہدات وغیرہ کے ذریعے سے پہلے سے مقرر کردہ شہادت کی صورت میں یہودیوں میں مثل ہمارے ایک سے زیادہ گواہ بنانے کا رواج تھا۔ (دیکھئے یسوع ۳۲،۲۸ - جری ۳۲-۱۰-۱۴-

[۲] مثلاً جب موسیٰ علیہ السلام۔ اکسوڈس ۲۲-۹ میں خانگی زیادتیوں کا ذکر کرتے ہیں تو وہ تعداد گواہان کا ذکر نہیں کرتے ہیں۔ نیز مقابلہ کرو۔ اکسوڈس ۲۲-۱۰-۱۳-۱ اور رتھ ۴-۷-

تائید میں انجیل کے جن آیات کا حوالہ دیا گیا ہے۔ یا زیادہ صحیح تو یہ ہے کہ جن سے توڑ مروڑ کر تائید حاصل کی گئی ہے وہ یہ ہیں:۔ ماتھیو (Math) ۱۸-۱۵-۱۶۔ جان (John) ۸-۱۷۔ کارنتھی ۱۳-۱۔ اٹموتھی (Tim) ۵-۱۹۔ ہیبرو ۱۰-۲۸۔ لیکن زیادہ تر اول الذکر جس کے متعلق فرمان پوپ کا متن حسب ذیل ہے۔ چونکہ جب گواہ عیسائی ہو۔ یا اس سے بڑھ کر جب گواہ مخالف عیسائیت ہو تو اس امر کی اجازت نہیں ہے کہ کسی مقدمہ کو ایک گواہ کی شہادت پر فیصل کریں۔ ہم حکم دیتے ہیں کہ اگر کوئی سوال تمہارے اور یہود کے درمیان پیدا ہو۔ بہر صورت جب ایک فریق کوئی عیسائی خصوصاً پادری ہو۔ تو کم از کم دو یا تین اشخاص کی جو ایماندار اور سچ بولتے ہوں شہادت سنی چاہئے تاکہ اس اصول پر عمل ہو جائے کہ "دو یا تین گواہوں کی زبانی ہر لفظ صحیح ہوتا ہے" اور چاہے کوئی مقدمہ ہو دو سے زیادہ گواہوں کا پیش ہونا ضروری ہے۔ اور کوئی مقدمہ ایسا نہیں ہے جس میں صرف ایک گواہ کی شہادت کافی ہو[1]" وہ فقرہ جس پر یہاں اتنا زور دیا گیا ہے۔ انجیل انگلستان کی مقبولہ روایت میں جو فی الجملہ انجیل کے قدیم لاطینی ترجمے سے متفق ہے۔ اس طرح پر دیا گیا ہے کہ "اگر تیرا بھائی تجھ پر زیادتی کرے تو تو اس کے پاس جا۔ اور اس سے اس کا قصور تنہائی میں جہاں صرف وہ اور تو ہوں کہہ۔ اگر وہ تیری سن لے تو تجھے تیرا بھائی مل گیا لیکن اگر وہ تیری نہ سنے تو اپنے ساتھ ایک یا دو اور اشخاص کو لے۔ تاکہ دو یا تین گواہوں کے منہ سے ہر لفظ ثابت ہو سکے۔" ماتھیو ۱۸-۱۵-۱۶۔ اس فقرے کے متعلق علاوہ اس جواب کے جو سارجنٹ ہلکنس نے دیا ہے یہ کہنا کافی ہو سکتا ہے کہ اس میں جو صورت بیان کی گئی ہے وہ صاف طور پر پہلے سے مقرر کردہ شہادت کی صورت ہے جس میں اور اتفاقی شہادت

۵۱۷

[1] فرامین پوپ گریگوری نہم کتاب ۲ عنوان ۲۰۔ باب ۲۳۔ نیز دیکھو باب ۴۔

میں جو نمایاں فرق ہے اس کو ہم بتا چکے ہیں[1]۔ پس بالفرض اگر وہ حکم قانون ملک سے متعلق بھی ہے۔ تب بھی اس کو ہر دیوانی و فوجداری مقدمے پر اطلاق دینا متن حکم میں بیجا توسیع کرنا ہے۔ لیکن ایک اور جواب بھی ہے جو زیادہ مکمل و قابل اطمینان ہے۔ کیونکہ وہ بہت سے دوسرے فقرات سے بھی متعلق ہے۔ اور اس فقرے سے بھی۔ فرض کرو کہ اس آیت کے کہ "دو یا تین گواہوں کے منہ سے ہر لفظ ثابت ہونا چاہیئے" یہ معنی ہیں کہ توراۃ کا قانون گواہوں کے معاملے میں قابل پابندی ہے تو جیسا کہ ہم بتا چکے ہیں کہ اس قانون کا اصول یہ تھا کہ ایک سے زیادہ گواہوں کو صرف اسی صورت میں ضروری قرار دیا جاتا تھا۔ جن میں مجرم ٹھیرانے کے بعد نہایت ہی سخت سزا دی جاتی تھی۔ اور زیر غور آیت کی بعد کی آیت سے ظاہر ہے کہ جس احتجاج کی وہاں ہدایت کی گئی ہے اس کی نافرمانی مزید کارروائیوں کی اساس ہوگی۔ جو نافرمانی کرنے والے فریق کے امن کلیسا سے اخراج پر ختم ہوگی۔ بعد کے تین آیات کی بھی اسی طرح توضیح کی جا سکتی ہے۔ کیونکہ وہ بھی ایسے امور سے متعلق ہیں۔ جن میں چند افعال کی ان آیات میں بیان کردہ طریقے کے مطابق شہادت فراہم کیے جانے کے بعد نافرمانی کرنے کے نتائج نہایت سنگین تھے۔

ہم اس امر سے انکار کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں کہ ایک ایسے نظام میں جہاں سوالات واقعاتی یا سوالات قانونی کو صرف ایک جج کے سپرد کیا جاتا ہے۔ یا اس ملک میں جہاں کے باشندوں کا معیار صداقت ادنیٰ درجے کا ہے۔ ایک ایسا اصول طاقت کے بیجا استعمال کے خلاف اور دروغ حلفی کے خطرے سے بچنے کے لیے ایک مفید ضامن نہیں ہے۔ لیکن جہاں معیار صداقت اعلیٰ درجے کا ہو اور

---

[1] دیکھو دفعات ۱۳۱ و ۶۰۔

واقعات کا فیصلہ جوری جج کی مدد سے کرتی ہو۔ صورت حال بالکل جدا ہوتی ہے۔ اس میں اس امر کا بھی اضافہ کیجئے کہ واحد شخص کی گواہی پر عمل کرنے کی بے قاعدہ کی حقیقی نہیں صرف ظاہری ہے۔ کیونکہ فیصلہ محض گواہ کے بیان کردہ واقعات پر مبنی نہیں ہوتا ہے۔ بلکہ وہ ان واقعات کے صحیح ہونے کے یقین۔ ان کے بنفسہ قرین قیاس ہونے۔ اور گواہ کے شہادت دینے کے طریقے پر مبنی ہوتا ہے۔ اور وہ مقدمات بھی بہت کم ہوتے ہیں۔ جن میں فیصلہ ان قراین پر بھی مبنی ہوتا ہے۔ کیونکہ اکثر ان قراین کی تائید اس قیاس سے ہوتی ہے۔ جو تردید یا توضیح کے نہ پیش ہونے سے پیدا ہوتا ہے۔ اور فوجداری مقدمات میں سماعت مقدمے کے وقت ملزم کے طرز و ڈھنگ سے بھی ان کی تائید ہوتی ہے کیونکہ بکاریہ (Beccaria) کے مقولے کو فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ "ناقص شہادت جس سے ملزم اپنے کو بری کر سکتا تھا۔ اور نہ کرے کامل شہادت ہو جاتی ہے"[1] تاہم بعض ایسے الزامات کی سماعت میں جن میں خاص طور پر ظلم و تشدد و فریب دہی کا ارتکاب کیا جا سکتا ہو یا پہلے سے مقرر کردہ شہادت کی بعض صورتوں میں (جن میں ان اشخاص سے جو کوئی بالعمد فعل کرنے والے ہوں مناسب طور پر خواہش کی جا سکتی ہے کہ اس فعل کے ثبوت کی شہادت بہم پہنچانے کے لیے وہ گواہوں کی کسی معقول تعداد سے کام لیں) قانون مفید طور پر اپنے اس عام اصول میں تخفیف کر سکتا ہے۔ اور یقین کے اس سے زیادہ درجے پر اصرار کر سکتا ہے جو ایک گواہ کی گواہی سے حاصل ہو سکتا ہے[2]۔

نیز کبھی بھی اور بہت ہی شاذ و نادر ایسے بھی مقدمات پیش آتے

۵۱۸

---

[1] Die Delittie et Delle Pene از بکاریہ۔ نیز دیکھو قول ایبٹ چیف جسٹس بمقدمۂ ملک بنام برڈٹ سنہ ۱۸۲۰ء۔ بحوالہ وائز القض ۹۵۔ ۱۶۳۔ ۲۲ ارسل دریان ۵۳۹۔

[2] نیچے

ہیں جن میں صرف ایک گواہ پر اعتبار کرنے سے سخت ناانصافی ہوتی ہے۔ اس کی ایک اچھی مثال ایک شخص بروکس (Brooks) کے مقدمے سے جو سنہ ۱۸۴۴ء میں پیش آیا دی جاسکتی ہے۔ بروکس نے دیوانگی یا کینے کی وجہ سے اپنے آپ کو بری طرح زخمی کیا اور اپنے اعضا کی قطع و برید کرلی۔ اور بیان کیا کہ اس کو یہ زخم چار آدمیوں نے لگائے ہیں۔ ان میں سے دو کی اس نے شناخت کی۔ اور انھیں اجلاس میقاتی عدالت دورہ کنندہ منعقدہ اسٹافرڈشیر (Steffordshire) سے صرف اس کی شہادت پر دس سال کی قید بامشقت دی گئی۔ تقریباً دو سال بعد اور اس کی موت سے کچھ پہلے بروکس نے اپنے جرم کا اقبال کیا۔ اور ان اشخاص کو معافی دی گئی۔ اس امر پر حیرت نہ کرنی چاہیئے کہ اس قسم کے مقدمے کی وجہ سے ہمارے قانون میں بھی "ایک گواہ کچھ نہیں" کے اصول کو داخل کرنے کا مطالبہ شروع ہوگیا۔[1]

دفعہ ۵۹۸: لیکن اس کے برخلاف چونکہ تعدد گواہان کے اصول سے عدل گستری میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔ خصوصاً جب کہ وہ فعل جس کو ثابت کرنا مطلوب ہوتا ہے اتفاقی قسم کا ہوتا ہے۔ یا سب سے بڑھ کر جب کہ اس کے خلاف قانون ہونے کی وجہ سے اس میں ممکنہ اخفا سے کام لیا جاتا ہے۔ اس اصول کو قوی و منصفانہ وجوہات کے بغیر ضروری نہیں قرار دینا چاہیئے۔ اس کی برائیاں حسب ذیل ہیں:—

(۱) اس سے جرم بے ایمانی کی تائید ہوتی ہے۔ یہ زبانِ حال سے قاتل و جرم سنگین کے مرتکب سے کہتا ہے کہ وہ اپنا پیشہ کریں۔ اور دغا بازوں سے کہ وہ ایک شخص کی موجودگی میں سزا سے بے خوف ہوکر

---

[1] دیکھو اوپر دفعہ ۲۰۲ ب۔ اور سر جارج بویر Sir George Bowyer کا ان لوگوں کی رہائی کے بعد ہی ٹائمز مورخہ ۲۰ر جنوری سنہ ۱۸۴۶ء میں ایک خط۔ خزانے سے ان اشخاص کو فی کس پانچ سو پونڈ بطور معاوضہ دیئے گئے

ترہیب دیا کریں۔ اور اسی طرح ایسے ہی حالات میں کسی بے ایمان شخص سے کہ وہ اپنے معاہدے کی گو وہ کتنا ہی حتمی ہو۔ خلاف ورزی کرے۔ (۲) اس قسم کے مصنوعی قواعد سے ترغیب دروغ حلفی کی تحریص ہوتی ہے کہ ان قواعد کو پورا کرنے کے ذرایع حاصل کئے جائیں۔ (۳) عدالت پر ان کا مضر اثر ذہن انسانی پر ان کے قدرتی ردعمل کی وجہ سے پڑتا ہے۔ اور اس وجہ سے میکانکی فیصلوں کا ایک نظام پیدا ہوتا ہے جو بلا لحاظ ان کی وقعت کے گواہیوں کی تعداد پر مبنی ہوتا ہے[1]۔

۵۱۹

دفعہ ۵۹۹: لیکن یہ امر مشکوک ہے کہ کیا اس اصول قانون عمومی کے ماخذ مذکورہ بالا وجوہات تھے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہمارے قدیم قانون داں رومی کلیسائی قانون کے اس تصور سے آزاد نہیں ہوئے تھے کہ تمام صورتوں میں دو گواہ ضروری ہیں۔ کیونکہ اس زمانے میں اس تصور کو کتاب مقدس کے حکم پر مبنی سمجھا جاتا تھا۔ اور کلیسا کے عملدرآمد[2] سے اس کی تقویت ہوتی تھی۔ لیکن چونکہ اس زمانے میں ارکان جوری خود ایک قسم کے گواہ ہوتے تھے۔ اور اگر وہ چالان کئے جانے کے خطرے میں پڑنا پسند کرتے تو کسی شہادت کے ان کے سامنے پیش کئے جانے کے بغیر بھی وہ فیصلہ کر سکتے تھے[3]۔ اسی لیے ہمارے اسلاف نے تصور کیا کہ ایسے فیصلے سے جو بارہ اشخاص کی رائے پر مبنی ہو۔ اس الٰہی حکم کی فی الجملہ تعمیل ہو جاتی ہے۔ اس کا ایک قوی ثبوت یہ ہے کہ جب سماعت کسی جوری کے بغیر ہوتی تھی ـــــ یعنی جب مقدمہ گواہوں کی

---

[1] مقدمہ دفعہ ۹۶۔

[2] اوپر دفعہ ۵۹۱

[3] اوپر دفعہ ۱۱۹۔

شہادت پر بلا جوری فیصل کیا جاتا تھا ـــــ تو رومی کلیسائی قانون کا اصول قابل پابندی سمجھا جاتا تھا۔ اور دو گواہ ضروری ہوتے تھے[1]۔

دفعہ ٦٠٠: بعض جدید قانون داں رومی قانون کے اس اصول کو جس کی رو سے دو گواہ ہر صورت میں ضروری ہوتے تھے۔ بُرا کہنے پر اکتفا نہیں کرتے ہیں۔ بلکہ ہمارے قانون کے اصول کو بھی سمت مخالف میں کافی دور تک نہ جانے کی بنا پر بُرا کہتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں کہ اس اصول کے جس کی رو سے ایک گواہ کافی ہوتا ہے۔ تمام مستثنیات کو موقوف کر دیا جائے۔ ان میں سب سے اول بنتھم[2] ہیں۔ جن کی حجتوں پر مقدمے میں غور کیا جا چکا ہے[3]۔ لیکن جو بالآخر اس امر کو جس سے انکار کرنا دشوار ہے تسلیم کرتے ہیں کہ دوسرے گواہ کو ضروری قرار دینے سے کم از کم دروغ حلفی کے خلاف ایک حد تک حفاظت ہو جاتی ہے[4]۔

دفعہ ٦٠١: فی الجملہ ہمیں بھروسہ ہے کہ ہمارے پڑھنے والے ہم سے اس امر میں اتفاق کریں گے کہ اس امر پر کوئی عام اصول قرار دینا جو ہر مکان و زمان اور ہر مقدمے پر قابل اطلاق ہو مضحکہ خیز امر ہوگا۔ اور یہ کہ گو جہاں تک اس ملک کا تعلق ہے قانون عمومی کا یہ عام اصول ـــــ کہ عدالتی فیصلوں کو پیش شدہ گواہوں کے اعتبار و ذہانت پر نہ کہ ان کی یا دستاویزات پیش شدہ کی تعداد پر

---

[1] آگے دفعہ ٦٠٢۔

[2] عدالتی شہادت از بنتھم جلد ۴ صفحہ ۵۰۳۔ ایضاً جلد ۵ صفحہ ۴۶۳ و بعد

[3] دیکھو دفعہ ۵۳۔

[4] عدالتی شہادت از بنتھم ۵ ۴۶۶۔

بھی ہونا چاہیئے ـــــ ایک منصفانہ اصول ہے[1]۔ بعض صورتیں ایسی بھی ہیں جن میں مصلحت عامّہ کی بنا پر دانشمندی سے اس کے خلاف حکم دیا گیا ہے۔

دفعہ ۶۰۲: ایک گواہ کافی ہونے کے عام اصول کے مستثنیات ۵۲۰

میں بعض قانون عمومی کی رو سے پائے جاتے ہیں۔ لیکن اکثروں کو قانون موضوعہ نے قایم کیا ہے۔

دفعہ ۶۰۳: (۱) مستثنیات قانون عمومی۔ ان میں سب سے زیادہ قابل لحاظ و اہم استثنیٰ چالانات دروغ حلفی کا ہے[2]۔ ہم اس کو قانون عمومی کی رو سے قایم کردہ استثنیٰ اس لیے کہتے ہیں کہ عام طور پر اس کے متعلق ایسا ہی سمجھا جاتا ہے اور یہ امر یقینی ہے کہ اس کو قانون موضوعہ کی رو سے قایم نہیں کیا گیا ہے۔ (گو حال حال میں قانون موضوعہ کی رو سے اس کی توثیق ہوئی ہے) لیکن اس امر کے متعلق سوال ہوسکتا ہے کہ کیا ہمارے قانون کی رو سے الزام دروغ حلفی میں جج وجوری کے سامنے دو گواہ کا پیش ہونا ہمیشہ ضروری رہا ہے۔ کیونکہ ہمارے قدیم مصنفین اس موضوع پر خاموش ہیں[3]۔ فارٹسکیو Fortescue بیشک کہتے ہیں[4] کہ جو شخص گواہوں کو دروغ حلفی کی بنا پر چالان کرنا چاہتا ہے۔ اسے بہت زیادہ

---

[1] ہمارے زمانہ کے ایک ممتاز فرانسیسی مصنف کہتے ہیں کہ "یہ فہم سلیم کی مسلمہ صداقت ہے کہ گواہیوں کا وزن دیکھنا چاہیئے۔ ان کو گننا نہیں چاہیئے"۔ کتاب شہادت از بانتے دفعہ ۱۶۸۔

[2] شہادت از اسٹارکی جلد ۲ صفحہ ۸۵۹ طبع سوم۔ ملک بنام سکاٹ (۱۰) جدید رپورٹس ۱۹۲۔ مقدمہ فانشا اسکنز رپورٹس ۲۲۷۔ ملک بنام بروٹن ۲۔ اسٹرینج ۱۲۲۹ ۔ ۱۲۳۰۔

[3] پلیس آف دی کراؤن از ہاکنس جلد ۲ باب ۴۶ دفعہ ۲۔ اور باب ۲۵۔ دفعہ ۱۳۱ و بعد۔

[4] اوڈ مدح قانون انگریزی' از فارٹسکیو Fortesc. De Land. باب ۳۲۔

گواہوں کو پیش کرنا چاہیئے" ـــــ یہ ایک فقرہ ہے جس کو سر ایڈورڈ کک[1] Sir Edward Cooke نے کسی شرح کے بغیر ترجمہ کر دیا ہے۔ لیکن اس جملے کے متن سے یہ امر مشکوک ہو جاتا ہے کہ آیا چانسلر نے جب یہ الفاظ لکھے تھے۔ ان سے ان کا مطلب کسی قانونی اصول کو ظاہر کرنا تھا ایک زیادہ قوی حجت حکمنامۂ جالان جوری کے مشہور و معروف عملدرآمد میں ملتی ہے۔ کہ چوبیس آدمیوں کی جوری ہی غلط فیصلہ کرنے کی بنا پر بارہ اشخاص کی جوری کو قصور مند قرار دے سکتی ہے۔ لیکن برخلاف اس کے ہمیں یاد رکھنا چاہیئے کہ ابتدائی زمانے میں خود ارکان جوری کو گواہ سمجھا جاتا تھا[2]۔ اور وہ اپنے ذاتی علم کی بنا پر دروغ حلفی یا کسی اور جرم کے لیے بھی مجرم قرار دے سکتے تھے۔ اسی موضوع پر ملک بنام سکات (Rv. Muscot) ہدایتی مقدمہ ہے[3]۔ اس میں جالان دروغ حلفی کے لیے کیا گیا تھا۔ اور بیان کیا گیا ہے کہ پارکر چیف جسٹس (Parker, C. J.) نے جوری کو مخاطب کرتے ہوئے کہا تھا[4] کہ "دروغ حلفی کے استغاثے اور محض نزاع جائداد میں فرق یہ ہے کہ موخر الذکر صورت میں بہت زیادہ احتیاط ضروری نہیں ـــ اور اسی لیے ایک قابل اعتبار و غالباً صحیح کہنے والے گواہ کی شہادت سے فیصلہ اس فریق کے موافق ہو سکتا ہے جس کی جانب سے وہ پیش ہو۔ لیکن اول الذکر صورت میں قیاس ہمیشہ معصومی کی موافقت میں کیا جاتا ہے۔ اور کسی شخص کے حلف کا اس وقت تک لحاظ کیا جاتا ہے جب تک وہ جھوٹا نہ ثابت ہو۔ اسی لیے کسی شخص کو دروغ حلفی کا مجرم قرار دینے کے لیے ایک قابل اعتبا

---

[1] ۲ انسٹیٹیوٹ ۱۶۳۔

[2] پیچھے دفعہ ۱۱۹۔

[3] ۱۰ جدید رپورٹس ملک مس۔ ۱۲۔ آن۔

[4] ایضاً ۱۹۴۔

یا غالباً سچ کہنے والا گواہ کافی نہیں۔ بلکہ شہادت قوی۔ واضح اور مدعی علیہ کی جانب سے پیش کردہ شہادت سے تعداد میں زیادہ ہونی چاہیے۔ کیونکہ وگرنہ حلف کے مقابلے میں حلف ہوجاتا ہے۔" ملحوظ رکھئے کہ یہ کتاب جو "جدید ریپورٹس" کے نام سے موسوم ہے کچھ بہت زیادہ مستند نہیں، لیکن مذکورۂ بالا ریپورٹ کو بالکل صحیح بھی مان لیں تو میر مجلس پارک کے خطبے میں کوئی امر اس مفروضے کے خلاف نہیں ہے کہ ان کے ارشادات جوری کو بطور نصیحت و ہدایت تھے۔ اور وہ قانون کے کسی تحکمی اصول کو قرار نہیں دے رہے تھے۔ اور اس مفروضے کی ایک حد تک توثیق اس مقابلے سے ہوتی ہے جو وہ دروغ حلفی اور دوسرے دیوانی مقدمات کی شہادت کے درمیان کرتے ہیں۔

۵۲۱

دفعہ ۶۰۴: اصول جس کی رو سے دروغ حلفی کے چالانات میں دو گواہ ضروری تھے۔ صرف حلفی بیان مدعی علیہ کے غلط ہونے کی شہادت سے متعلق تھا۔ باقی تمام ابتدائی یا ضمنی امور — مثلاً عدالت کا حد اختیار سماعت و اجلاس۔ مدعی علیہ کے حلف لینے کا واقعہ اور شہادت جو اس نے دی ہو۔ وغیرہ — معمولی طریقے کے مطابق ثابت کیے جا سکتے تھے اور ثابت کئے جا سکتے ہیں[1]۔

دفعہ ۶۰۵: ہماری کتابوں میں اول الذکر اصول کے لیے کہ دروغ حلفی کے چالانات میں دو گواہ ضروری ہیں جو وجہ بیان کی جاتی ہے — یعنی یہ کہ ملزم کی شہادت بھی چونکہ حلف اٹھانے کے بعد دی گئی تھی۔ اگر اس کے جھٹلانے صرف ایک گواہ پیش کیا جائے تو حلف کے مقابلے میں حلف ہی پیش ہوتا ہے[2]۔

---

[1] شہادت از ٹیلر طبع یازدہم دفعات ۹۵۹ تا ۹۶۳۔

[2] مشرحات بلاکسٹن جلد ۴ صفحہ ۳۵۸۔ شہادت از پیاک طبع پنجم صفحہ ۹۔ شہادت اسٹارکی جلد سوم صفحہ ۸۵۹

کسی طرح قابل اطمینان نہیں ہے۔ تمام قسموں کی وقعت مساوی نہیں ہوتی۔ کیونکہ گواہ کے کسی بیان کا اعتبار اتنا ہی اس کی گواہی دینے کے ڈھنگ اور اس کے بیان کے قرین قیاس ہونے پر موقوف ہوتا ہے جتنا کہ اس کے حلف اٹھانے کے واقعہ پر۔ اور جیسا کہ سر ڈبلیو ایوانس (Sir W. Evans) نے صحیح کہا ہے یہ بالکل ممکن ہے کہ ابتدائی گواہی یا بیان کو غلط دینے کے وجوہ ہائے تحریک دروغ حلفی کے جھوٹے الزام لگانے کے وجوہ ہائے تحریک کی بہ نسبت زیادہ قوی ہوں[1]۔ بہت سے مقدمات میں جن میں اہم سے اہم مقدمات بھی ہوتے ہیں۔ عدالتوں کو ایسے گواہوں کے اضافی اعتبار کا فیصلہ کرنا ہوتا ہے۔ جو ایک دوسرے کی مخالفت میں حلفی بیان دیتے ہیں۔ مثلاً جب کوئی قتل یا سرقہ ایک یا زیادہ گواہوں کی شہادت سے ثابت کیا جائے۔ اور عذر عدم موجودگی یا کوئی اور جواب دہی جو ان گواہوں کی گواہی یا غلطی کے کسی مفروضے کے قطعاً مغایر ہو۔ ملزم کی جانب سے پیش کردہ اتنے ہی گواہوں کے ذریعے سے ثابت ہو تو جوری کا فیصلہ کو صراحتاً نہیں قرار دیتا ہے کہ ایک یا دوسری طرف کے گواہوں نے دروغ حلفی کا ارتکاب کیا ہے۔

دفعہ ۶۰۶۔ ۶۰۷ ہماری دانست میں اس اصول کے اساس اس سے زیادہ قوی ہیں۔ قانون ساز کو جرم دروغ حلفی پر غور کرتے وقت متضاد فرائض کی اضافی وقعت کو طے کرنا ہوتا ہے۔ دروغ حلفی کو اگر مذہبی یا اخلاقی نقطۂ نظر سے دیکھا جائے تو اس کی برائی اتنی زیادہ ہے کہ اکثر صورتوں میں وہ عظیم ترین جرم ہے۔ اور اسی لئے قانون کی　۵۲۲

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ:- ۳۔ گرانٹ رسل ۷۰۰، ملک بنام ہارس۔ ۵ بارنوال و اڈالفس ۲۹ و نوٹ

[1] شہادت از پوتھیے جلد ۲ صفحہ ۲۸۰۔

سخت سے سخت سزا کا مستوجب۔ لیکن جب ہم اس جرم کی مخصوص نوعیت اور اس امر پر غور کرتے ہیں کہ ہر شخص جو عدالت انصاف میں بطور گواہ آئے۔ اس جرم کی بنا پر ان لوگوں کی جانب سے جن کے خلاف اس کی شہادت ہوتی ہے اور جو بہت سی صورتوں میں بنی نوع انسان کے بے اصولی اور کمینہ اشخاص ہوتے ہیں چالان کیا جا سکتا ہے۔ اور جب ہم یہ بھی ملحوظ رکھیں کہ قانون ملک کے بہترین اصول۔ ان کے نفاذ میں معاشرے کے تعاون عمل بغیر کتنے کمزور ہوتے ہیں ـــــ تو ہم یہ محسوس کریں گے کہ گواہوں کو ظلم۔ تکلیف اور الزام یا جھوٹی گواہی دینے کے الزام کی دھمکیوں سے بچانے کا وجوب دروغ حلفی کو اس کے کیفر کردار پہنچانے کے وجوب سے کہیں زیادہ اہم اور بڑا ہے۔ اس جرم کو روکنے کے لیے انسداد علاج سے بہتر ہے۔ اور اس مقصد کے حصول کے لیے قانون انگلستان اس جرم کو ارتکاب کے وقت پکڑنے اور فاش کرنے کے ذرائع پر۔ مثلاً عدالتی کارروائیوں کے علانیہ ہونے۔ جرح اور جوری کی امداد وغیرہ پر ـــ بھروسا کرتا ہے اور جب کبھی دروغ حلفی کا ارتکاب صاف طور پر ثابت ہو جائے[1] تو سخت گو بے حد سخت نہیں سزا دینے پر بھی۔ نیز مذکورۂ بالا بڑے مقاصد کو پورا

---

[1] اس امر پر کہ کیا جھوٹی گواہی سے کسی کو سزائے موت دلانے کی سزا انگریزی قانون کی رو سے موت ہے۔ دیکھئے ملک بنام ماک ڈانیل ۱۷۵۶ء (۱) لیچ ۴۴۔ جس میں رپورٹر کا بیان ہے کہ "کمینہ پن کا ایسا منظر نمودار ہوا کہ جو اتنا ہی ہولناک تھا جتنا کہ غیر متوقع اور جس میں تین اشخاص نے حصول انعام کے لیے دروغ حلفی کا ارتکاب کیا تھا۔ لیکن ان کا چالان ٹھیک نہیں قرار دیا گیا۔" "کراؤن لاز ناسٹر ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۹ ہوول اسٹیٹ ٹرائلس (نہایت تفصیل سے) ۴ شرحات اسٹیفن طبع چہاردہم بر صفحات ۵۴۔ الف۔ اور ۲۴۱ جرائم از رسل جلد ۳ طبع ۶ صـ۲۳۱۔

اسٹریٹ سٹلمنٹ Straits Settlements میں دفعہ ۱۹۴ تعزیرات کی رو سے

کرنے ہمارا قانون گواہوں کو ایسے سوالات کے جواب دینے سے انکار
کرنے کا استحقاق دیتا ہے جن سے وہ مجرم ٹھیرتے ہوں۔ یا جن سے وہ
سزا یا ضبطی جائداد کے مستوجب ہوتے ہوں[1]۔ وہ گواہ کے خلاف کسی ایسی
نالش کرنے کی بھی اجازت نہیں دیتا جو اس کے ان تحریری یا زبانی
الفاظ پر مبنی ہوں جو اس نے اپنی شہادت میں استعمال کئے ہوں[2]۔
اور وہ اس شخص کو جس پر دروغ حلفی کا الزام ہو ہر ممکن طریقے پر محفوظ
کر دیتا ہے۔ نیز چالان کا نہایت ٹھیک ٹھیک الفاظ میں ہونا بھی
ضروری ہوتا ہے۔ ملزم نے حلف اٹھا کر جو کچھ کہا تھا اس کو سختی سے
ثابت کرنا ہوتا ہے۔ اور آخر امر یہ کہ اس کو جھوٹا ثابت کرنے کے لیے
ایک گواہ سے زیادہ کی شہادت ضروری ہوتی ہے[3] اسی لیے نتیجہ یہ ہے کہ
اغراض انصاف کے لیے آزادی سے شہادت حاصل کرنے میں انگلستان
میں نسبتاً بہت ہی کم دشواری پیش آتی ہے۔ اور گو بہت سے اشخاص
قانون کی مقررہ سزائے دروغ حلفی سے بچ جائیں لیکن دروغ حلفی
کی بنا پر غلط سزا دی جانے کی مثالیں بہت کم ہیں۔ اور دروغ حلفی
کی بنا پر چالان کئے جانے کی دھمکی کو ایماندار و راست باز گواہ
گیدڑ بھبکی سمجھتے ہیں۔

۲۳ھ **دفعہ ۹۰۸**: ان مقدمات میں ہر گواہ سے جو شہادت یا گواہی مطلوب ہوتی
ہے اس کی ٹھیک ٹھیک صراحت کرنا آسان نہیں ہے جیسا کہ ایک نہایت ہی

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ:- اس جرم کی سزا صراحتہً موت قرار دی گئی ہے۔

[1] اوپر دفعات ۱۲۷ تا ۱۲۹۔

[2] سیمان بنام بنڈر کلفٹ ۲ کامن پلیس ڈویژن ۵۲- اور پیچھے دفعہ ۱۲۶۔

[3] دیکھو اوپر دفعہ ۵۵۔

قابل جج نے کہا ہے[1] ایسا کرنے کی کوشش فی الحقیقت بے سود ہو گی۔ مسٹر اسٹارکی (Mr. Starkie) اپنی کتاب شہادت میں کہتے ہیں[2] کہ انھوں نے ایک مرتبہ لارڈ ٹنٹرڈن (Lord Tenterden) کو کہتے ہوئے سنا کہ ملزم کی دی ہوئی گواہی کی تردید دو بلا واسطہ گواہوں سے ہونی چاہئے۔ اور یہ کہ تردید جو ایک بلا واسطہ گواہ و قرائنی شہادت ثابت ہو وہ کافی نہیں ہے۔ اور کولرج جسٹس (Coleridge, J.) نے بھی ایک مقدمے[3] میں ایک ایسی ہی قرار داد کا حوالہ دیا ہے۔ لیکن یہ فیصلہ اگر وہ کبھی صادر ہوا تو یقیناً قانون نہیں ہے۔ اس امر کا اعلان نہایت ہی حیرت ناک ہوگا کہ اگر کوئی شخص تمام بلا واسطہ شہادت سے بچ سکتا ہے تو وہ تمام قرائنی شہادت کو حقیر سمجھ سکتا ہے۔ اور اسی لیے ہم دیکھتے ہیں کہ بہت سے مقدمات[4] میں اس کے مخالف اصول کو قرار دیا گیا ہے۔ نیز بعض جدید تصانیف نے قرار دیا ہے کہ یہ کافی ہوگا کہ ایک بلا واسطہ گواہ اس امر کی تردید کرے جس کا مدعی علیہ نے حلف اٹھایا تھا۔ اور ایک دوسرا گواہ پہلے گواہ کی توثیق یا تائید میں بعض اہم اجزا کو ثابت کرے[5]۔ پس اس رائے کے مطابق صرف یہ ضروری ہوگا کہ بلا واسطہ گواہ کی تائید اسی طرح کی جائے جس طرح کہ جج عادۃً کسی شریک جرم کی گواہی کی تائید مانگا کرتے ہیں۔ یا جس طرح کہ

---

[1] از ارل ہیر مجلس۔ ملک بنام شا۔ ۱۰ کاکس کریمنل کیسیس ۶۶-۶۷۔

[2] شہادت از اسٹارکی جلد ۳ صفحہ ۸۶۰۔ نوٹ (دیکھو) طبع سوم۔

[3] مقدمہ چامپنی ۲ لیوس کریمنل کیسس ۲۵۸۔

[4] دیکھئے جرائم از رسل جلد ۳ صفحہ ۷۲۔ دبعد طبع پنجم اور وہ مقدمے جن کا نیچے ذکر ہے۔ مقدمۂ ملک بنام ہینگسمن کریسول جسٹس نے بھی یہی قرار دیا۔ (دیکھئے اجلاس موسم سرما۔ کنٹ نسخہ قلمی)۔

[5] شہادت از گرین لیف جلد ا طبع شانزدہم دفعہ ۲۵۷۔ شہادت از ٹیلر دفعات ۹۵۹ تا ۹۶۲۔ ملک بنام گارڈنر ۸ کیا رنگٹن وپین ۴۳۷۔ ملک بنام ہیگنس۔ کیا رنگٹن و ہاشمان ریورٹس ۱۲۹۔

اس عورت کی گواہی کی تائید ضروری ہوتی ہے جو کسی شخص پر ایک غیر صحیح النسب بچے کے نفقہ یا ہرجانہ خلاف ورزی اقرار نکاح کی ذمہ داری عاید کرنا چاہتی ہے[1]۔

دفعہ ۶۰۹: اسی لیے یہ ایک مسئلہ ہو گیا ہے کہ کیا قدیم اصول اور حقیقت امر پر پورا عمل ہوتا ہے۔ بجز اس کے کہ ہر گواہ کی شہادت بنفسہٖ اور قطع نظر دوسرے گواہ کی شہادت کے ذاتی وقعت رکھتی ہو یعنی اتنی ذاتی وقعت کہ بالفرض اگر یہ جرم ایسا ہوتا جس میں ایک گواہ کی شہادت پر سزا سنائی جا سکتی تو کسی ایک گواہ کی یہ شہادت ایسی ہوتی کہ اس کی بنا پر مقدمہ جوری کے فیصلے کے لیے چھوڑا جا سکتا یا کم از کم اس سے مدعی علیہ کے جرم کا قوی شبہہ پیدا ہوتا۔ اور جب شہادت کلیتہً قرائنی ہو — جیسا کہ بلا شبہہ وہ قانوناً ہو سکتی ہے — اور دو گواہوں کو ضروری قرار دینے والا مصنوعی اصول درمیان میں نہ ہو تو اسی پر قیاس کرتے ہوئے کیا ہر گواہ کے ذریعے سے اتنا ثابت ہونا ضروری نہیں ہے کہ مقدمہ جوری کے فیصلے کے قابل ہو جائے۔ یا کیا یہ کافی ہوتا ہے کہ ایک گواہ کی گواہی سے جرم کا ایک شدید قیاس پیدا ہو۔ اور دوسرے کی گواہی سے اس کا معقول شبہہ — وہ قانون میں قوی قیاس پر عمل ہوتا ہے[2]۔ قدیم اصول کے تحت جس کی رو سے دو گواہ ضروری سمجھے جاتے تھے۔ حالت یہ تھی۔ لیکن قانون دروغ حلفی ۱۹۱۱ء ۱ و ۲ جارج پنجم باب ۶ دفعہ ۱۳ - کی رو سے جواب اس موضوع کو منضبط کرتا ہے۔ صورت حال آسان ہو گئی ہے۔ کیونکہ اس میں حکم دیا گیا ہے کہ "کوئی شخص اس قانون کے تحت کسی جرم یا

---

[1] دیکھو نیچے دفعہ ۶۲۱۔

[2] جنک سینٹ ۲۔ مقدمہ ۲۔ دیکھیے ٹیلٹن مطبوعہ لگ ۶ ب۔ اور نیچے دفعہ ۳۱۷۔

اس جرم کا جو کسی اور قانون کے تحت دروغ حلفی یا ترغیب دروغ حلفی قرار دیا گیا ہے صرف ایک گواہ کی اس گواہی پر کہ کوئی بیان جسے جھوٹا کہا جا رہا ہے۔ جھوٹا ہے۔ مجرم قرار نہیں دیا جا سکے گا"

دفعہ ۶۱۰: قانون کے متعلق اس نقطہ نظر کو فیصلہ جات اور اقوال عدالتی کی روشنی میں جانچنا چاہئے۔ ملکہ بنام پارکر[1] (Rv. Parker) میں ٹنڈل ہیر مجلس (Tin dal, C. J.) کہتے ہیں کہ "جرم دروغ حلفی کے متعلق قانون کہتا ہے کہ جب کسی شخص پر اس جرم کا الزام ہو تو یہ کافی نہیں ہے کہ اس کے بیان حلفی کی تردید کسی واحد گواہ کے حلفی بیان سے کی جائے۔ اور جب تک دو اشخاص کے حلف نہ ہوں۔ یا دوسرے گواہ کے بجائے کوئی دستاویزی شہادت یا اقبال یا کوئی اور قرینہ نہ ہو شہادت کافی نہیں ہے" مقدمات چاپمینے Champney's Cases میں کولرج جسٹس (Coleridge, J.) نے کہا کہ دروغ حلفی میں ایک گواہ کافی نہیں ہے بجز اس کے کہ اس کی تائید نہایت ہی قوی قرائنی شہادت سے ہوتی ہو۔ بلکہ لارڈ ٹنٹرڈن چیف جسٹس (Lord Tenterden, C. J.) کی تو رائے تھی کہ مجرم قرار دینے کے لیے دو گواہ ضروری ہیں" رپورٹر نے اضافہ کیا ہے کہ چاپمینے کے مقدمے کے اصول کو انھیں ججوں نے ملکہ بنام وگلی (R.V. Wigley) میں دوبارہ قرار دیا۔ ملکہ بنام ایٹس[3] (R.V. Yates) میں کولرج جسٹس نے یہ بھی کہا کہ یہ اصول کہ ایک گواہ کی گواہی جالان دروغ حلفی میں کافی نہیں کوئی محض فنی اصول نہیں ہے بلکہ وہ فی الجملہ منصفانہ اصول ہے۔ اور ایسی شہادت جس سے ایک گواہ کی گواہی کی بعض غیر اہم

---

[1] کیا رنگٹن و مارشمان ۶۴۶۔

[2] ۲ لیوس کراؤن کیسیس ۲۵۰۔

[3] کیا رنگٹن و مارشمان ۱۳۹۔

تفصیلات میں توثیق ہوتی ہو۔ سزا دہی کے لیے کافی نہیں ہوتی ہے۔
ملک بنام رابرٹس[1] (R.V. Roberts) میں پائین جج نے کہا کہ اگر جھوٹا حلف یہ ہو کہ دو شخص ایک جگہ ایک خاص وقت تھے۔ اور دروغ حلفی کے لیے چالان اس بنا پر ہو کہ وہ اس وقت وہاں نہیں تھے۔ ایک گواہ کی شہادت کہ ان میں سے ایک شخص اس وقت لندن میں تھا۔ اور ایک دوسرے گواہ کی شہادت کہ دوسرا شخص اس وقت پارک میں تھا۔ الزام دروغ حلفی کے ثبوت کے لیے کافی ہیں"۔ اور آخر میں ملک بنام میہیو (R.V. Meyhew) کے مقدمے میں ــــ جہاں

۵۲۵

مدعی علیہ ایک اٹرنی تھا۔ اور اسے دروغ حلفی کی بنا پر اس لیے چالان کیا گیا تھا۔ کہ اس نے فہرست خرچہ کو تعین محاصل کے لیے بھیجنے کی درخواست کے خلاف، جو حلف نامہ داخل کیا تھا اس میں دروغ حلفی کا مرتکب ہوا تھا ــــ ایک گواہ دروغ حلفی کو ثابت کرنے طلب کیا گیا۔ اور بجائے دوسرے گواہ کے درخواست کی گئی کہ وہ فہرست خرچہ پیش کی جاتی ہے جو مدعی علیہ نے داخل کی تھی۔ اس پر اعتراض کیا گیا۔ لارڈ ڈنمان چیف جسٹس (Lord Denman) نے کہا کہ میں نے رائے قایم کرلی ہے کہ مدعی علیہ کی داخل کردہ فہرست کافی شہادت[2] ہے بلکہ مدعی علیہ کا کوئی خط جس سے اس کے بیان حلفی کی تردید ہوتی ہو۔ دوسرے گواہ کو غیر ضروری قرار دینے کافی ہے"۔ سر ڈبلیو۔ ڈی ایوانس (Sir W. D. Evans) کہتے ہیں کہ انھیں یاد ہے کہ اس اصول پر عمل ہوتے ہوئے ان کے زمانے میں انھوں نے دیکھا ہے[3]۔ گو سڈرفن رپورٹس (Siderfin Reports) میں اس کے خلاف ایک قدیم مقدمہ

---

[1] ۲ کیار نگٹن و کرؤ ن ۶۱۴۔

[2] ۲ کیار نگٹن پین ۳۱۵۔

[3] شہادت از پو تھیے جلد ۲ صفحہ ۲۸۰۔

موجود ہے[1]۔ اس سوال پر کہ چالان دروغ حلفی میں کتنی شہادت ضروری ہے عدالت مرافعہ کے مقدمہ ملک بنام بولٹر (R.V. Boulter) میں بھی مفصل بحث کی گئی ہے۔ لیکن فیصلہ بغیر کسی عام اصول کو قرار دیئے مقدمے کے خاص حالات کی بنا پر کر دیا گیا ہے[2]۔ اور مقدمہ ملک بنام اینڈاکاٹ (R.V. Endacott) میں اس اصول کے مدعی علیہ کی موافقت میں اطلاق پانے کی ایک اچھی مثال اسٹیفن جسٹس (Stephen, J.) کی اس ہدایت سے کہ مدعی علیہ کو بری کر دیا جائے ملتی ہے۔ اس مقدمے میں مدعی علیہ ایک پولس کا جوان تھا۔ اور الزام دروغ حلفی یہ تھا کہ اس نے جھوٹی قسم کھائی تھی کہ اس نے ایک لڑکی کو جسے اس نے بطور طوائف حراست میں دیا تھا ریجنٹ اسٹریٹ (Regent Street) میں پچھلے چھ ہفتوں میں تین مرتبہ دیکھا تھا۔ اسٹیفن جسٹس نے قرار دیا کہ قانون کا اصول یہ ہے کہ "اگر دروغ حلفی کے مقدمے میں مدعی علیہ کے خلاف شہادت صرف ایک گواہ کا بیان ہو۔ جس سے اس حلف کی تردید مقصود ہو جس کی بنا پر دروغ حلفی کا الزام لگایا گیا ہو۔ اور کوئی ایسے حالات ثابت نہ کئے جائیں جن سے اس گواہ کی تائید ہوتی ہو تو مدعی علیہ رہائی کا مستحق ہے"۔ اور انھوں نے کہا کہ پولس والے کے خلاف واحد شہادت صرف اس لڑکی کی تردید تھی۔ اور انھوں نے پولس والے سے غلطی ہونے کے امکان پر بہت زور دیا[3]۔ غالباً اس موضوع پر بہترین رائے ارل میر مجلس (Erle, C. J.) کی ہے جو انھوں نے ملک بنام شا[4] (R. v. Shaw) کے

---

[1] ملک بنام کار۔ ۱۔ سڈفن ۴۱۹۔ قرارداد ۳۔

[2] ڈینی سن کریمنل کیسس ۳۹۶۔ جلد دوم

[3] ٹائمز مورخہ ۲ نومبر ۱۸۸۸ء

[4] مقدمات فوجداری ازکاکس ۶۶-۷۲۔

مقدمہ میں ظاہر کی ہے کہ ایسے مقدمات میں مطلوبہ تائیدی شہادت کی کمیت، عدالت سماعت کنندہ کی رائے پر موقوف ہوتی ہے۔" جس کا فرض ہوتا ہے کہ وہ یہ دیکھے کہ کیا اس شہادت کو تائیدی شہادت کہہ سکتے ہیں۔

جب بینہ دروغ حلفی یہ ہو کہ مدعی علیہ نے ایک ہی موضوع پر سابق میں جو حلف اٹھایا تھا۔ اب اس کے خلاف قسم کھایا ہے تو صورت زیر بحث اصول کے تحت نہیں آتی ہے۔ اور مدعی علیہ محض یہ ثابت کرنے سے کہ دو موقعوں پر اس نے متضاد شہادت دی مجرم قرار دیا جا سکتا ہے۔[1] ۵۲۶

دفعہ ۱۱۶: (۲) دوسرا استثنیٰ ان وصیت نامہ جات کے ثبوت کا ہے۔ جن کے حاشیے کی گواہی ایک سے زیادہ گواہ نے اس طریقے کے مطابق کی ہو جو پہلے قانون انسداد فریب ۱۶۷۷ء ۲۹ چارلس دوم باب ۳ دفعہ ۵ کی رو سے مقرر تھا۔ اور اب قانون وصیت نامہ جات ۱۸۳۷ء، ولیم چہارم اور ا۔ وکٹوریا باب ۲۶ کی رو سے مقرر ہے۔ اور جس میں مقام دستخط موصی کی بابت ۱۵ و ۱۶ وکٹوریا باب ۲۴ کی رو سے ترمیم ہوئی ہے۔[2] ان دونوں قوانین موضوعہ کے تحت عملدرآمد کو ایک مستند کتاب میں اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ "جب کسی ایسی دستاویز پر جس کے حاشیے کی گواہی ضروری ہو ایک سے زیادہ گواہوں نے گواہی کی ہو۔ تو ان میں سے کسی ایک کا طلب کرنا کافی ہے۔ لیکن جائداد ارضی کے وصیت نامہ جات کی شکل مستثنیٰ ہے۔ ان کے متعلق سالہا سال سے عدالت نصفت کا یہ عملدرآمد رہا ہے

---

[1] ملک بنام نل ۵۰ بارنوال اینڈ الڈرسن ۹۲۹ نوٹ ا۔

[2] اوپر دفعہ ۲۲۲۔

اور اب یہ تمام عدالتوں کا عملدرآمد ہے کہ تمام گواہ جو انگلستان میں ہوں اور جن کو طلب کیا جا سکتا ہو طلب کیے جائیں۔ اور ان کی گواہی لی جائے۔ کہا جاتا تھا کہ تمام گواہان حاشیہ کو بلانا ضروری ہے تاکہ لارڈ چانسلر (Lord Chancellor) کی ضمیر کو اطمینان ہو جائے۔[1]

دفعہ ۶۱۲: (۳) اس اصول کا ایک اور استثنا "ورسماعت بذریعۂ گواہاں" یا ہمارے قدیم قانون دانوں کے الفاظ میں "وسماعت بذریعۂ شہادت" کا تھا۔ ان جملوں سے ہماری کتابوں میں وہ معدودے چند صورتیں مراد تھیں ان میں مقدمے کی سماعت جج بغیر امداد جوری کرتے تھے۔ یہ کونسی صورتیں تھیں ان کو ٹھیک ٹھیک بیان کرنا آسان نہیں ہے۔ لیکن ایک صورت کے متعلق تو کوئی شبہہ نہیں ہو سکتا یعنی حلفنامۂ اراضی مہر میں اسامی کی جواب دہی یہ ہو کہ طلب کنندہ کا شوہر ابھی زندہ ہے۔[2] اور فنچ (Finch) [3] مقدمہ ہنری ششم ۲۳ کے ایک قول عدالتی پر بھروسہ

---

[1] شہادت از ٹیلر طبع دہم دفعہ ۱۴۵۰۔ جہاں قوانین عدالتی ۱۸۷۵ء کے دفعہ ۲۵-(۱۱) کا جس کی رو سے عملدرآمد عدالت ہائے نصفت کو عام عملدرآمد قرار دیا گیا ہے۔ حوالہ دیا گیا ہے۔ [اس استثنیٰ کو ٹیلر کے طبع یازدہم سے حذف کیا گیا ہے۔ اس کا رواج صرف عدالت ہائے نصفت میں تھا۔ اور اس عدالت میں بھی صرف ان نالشات میں جو خلاف وارث نہ کہ اس کی جانب سے کی جاتی تھیں، وٹاہام بنام رایٹ۔ رسل وملنی رپورٹس صـ۱۔ میاکگر یگر بنام ٹاپہام ۱۴۲ مقدمات دارالامرا ۱۸۵۰ء۔ قانون عمومی میں اس کو اطلاق نہیں دیا جاتا تھا (رایٹ بنام ٹاہام ۱۔ اڈالفس والیس ۳-۲۲-۲۳۔ اور نہ جہاں تک راقم الحروف واقف ہے قوانین محکمہ جات عدالتی نے اس استثنا کو پروبیٹ ڈیویژن میں اطلاق دینے کبھی استناد کیا گیا ہے۔ ظاہر ہے کہ مشتبہ حالات میں اطمینان عدالت کے لیے وصیت نامہ کے تمام گواہوں کو طلب کرنا ضروری ہوتا ہے۔ چاہے وصیت نامہ جائداد منقولہ کا ہو کہ غیر منقولہ کا۔ اڈیٹر طبع دوازدہم)]

[2] قانون از فنچ ۴۲۳۔ ہنری ششم ۲۳ حصہ ہفتم۔ ۵۶ ہنری سوم جس کا حوالہ نحتہ پرول جلد ۲ صفحہ ۵۰۸ حصہ چہارم میں دیا گیا ہے

[3] فنچ بمقام مذکورہ۔

کر کے کہتے ہیں کہ یہی ایک ایسی صورت ہے جس میں "سماعت بذریعۂ گواہان" کو جائز قرار دیا گیا ہے لیکن دوسرے اساتذہ دوسری متعدد صورتوں کا ذکر کرتے ہیں — مثلاً کسی نالش جائیداد غیر منقولہ میں کاشتکار کی طلبی[1]۔ میقاتی عدالتوں کے اجلاس میں کسی رکن جوری کی طلبی[2] یا کسی رکن جوری پر اعتراض[3] اور کہا جاتا ہے کہ نالش اتلاف میں بھی دو معائنہ کنندے ضروری تھے[4]۔ مسٹر جسٹس بلاکسٹن (Mr. Justice Blackstone) اساتذہ کے اس اختلاف میں توافق پیدا کرتے کہتے ہیں حکمنامۂ اراضی مہر میں شوہر کے زندہ ہونے کی جواب دہی کی صورت ہی ایک ایسی صورت ہے جس میں مقدمے کے اصل امر تنقیح طلب کی سماعت گواہوں کے ذریعے سے ہوتی تھی۔ باقی تمام صورتوں میں ضمنی امور کی سماعت[5] ہوتی تھی۔ لیکن یہ امر اچھی طرح ظاہر نہیں ہے کہ قدیم زمانے میں عذر "وہ جس کی زندگی میں وہ خلاف نہیں کہہ سکتی" پر شوہر کی موت کے امر نزاعی[6] اور بعض دوسری صورتوں[7] کی سماعت بذریعۂ گواہان نہیں ہوتی تھی۔ اور نالش اراضی مہر میں گو بعض جدید اساتذہ مذکورۂ بالا عذر کو عذر کامل کہتے ہیں[8]

٥٢٧

[1] ثلثلن از کک ۶ ب شہادت از گلبرٹ ۱۵۱ طبع چہارم۔

[2] ثلثلن از کک ۱۵۸ ب۔

[3] ثلثلن از کک ۶ ب۔ اس سے غالباً مراد کسی ارضی نالش میں کسی رکن جوری کے طلبا موں کا کافی ہونا ہے۔ دیکھیے پلیس آف دی کراؤن از ہاکنس باب ۲۵ دفعہ ۱۳۱۔ یہ امر یقینی ہے کہ جب کسی رکن جوری پر اعتراض کیا جاتا ہے تو عملدرآمد جدید کی رو سے کسی ایسے اصول پر عمل نہیں ہوتا ہے۔

[4] کلیش صفحہ ۹۸ قاعدہ ۱۵۰۔

[5] شروحات بلاکسٹن جلد ۳ صفحہ ۳۳۶۔

[6] ۲ ایڈورڈ دوم صفحہ ۲۴ عنوان "(ciu in vita)" (وہ جس کی زندگی میں)۔

[7] دیکھیے ۲۱ لبراسس سیارم حصہ ششم ۳۹ ایضاً حصہ نہم۔ ۳۰ ایضاً حصہ ۲۶۔ ۳۳ ایضاً صفحہ ۲۶۔

[8] ڈائجسٹ از کمن۔ عنوان پلیڈر ۲ ٹیس رپورٹس ۹۔ نوٹس ولیمس سانڈرس جلد ۲ صفحہ ۴۴۔ ڈی طبع ششم۔

(یعنی ایسا عذر جس میں حق نالش ہی سے انکار کیا جاتا ہے) لیکن بعض قدیم اساتذہ اس کو عذر تعویقی[1] (یعنی جس سے نالش کرنے میں کسی غلطی کی وجہ سے مقدمہ خارج کیا جا سکتا تھا) تصور کرتے ہیں۔ اب ارضی و مخلوط نالشات قانون میعاد سماعت جائداد ارضی ۳ و ۴ ولیم چہارم باب ۲۷ دفعہ ۳۶۔ اور قانون ضابطۂ قانون عمومی ۱۸۶۰ء ۲۳ و ۲۴ وکٹوریا باب ۱۲۶ دفعہ ۲۶ کی رو سے موقوف کردی گئی ہیں۔ لیکن اب بھی یہ سوال ہو سکتا ہے کہ جب نالش اراضی مہر میں جو نو خر الذکر قانون کے ضابطہ کے مطابق کی گئی ہو۔ شوہر کی معیت امر نزاعی ہو تو کیا دو گواہ ضروری نہیں ہیں۔

دفعہ ۶۱۳: اس قسم کی سماعت میں شہادت کا بلا واسطہ ہونا ضروری نہیں۔ کافی ہو گا اگر گواہ ایسے حالات بیان کریں جن سے اس واقعہ کی جس کے ثابت کرنے کے لیے وہ طلب کئے گئے ہوں صداقت کا معقول قیاس یا نتیجہ نکلتا ہو[2]۔

دفعہ ۶۱۴: اس امر کے متعلق کہ کیا اسامی یا کنیز ہونے کے دعویٰ میں دو گواہ ضروری تھے۔ اساتذہ میں کچھ اختلاف ہے[3]۔ اگر اصول یہ تھا تو آزادی کی موافقت میں وہ ایک صحیح اصول تھا لیکن اس کی تحقیق آج کل بے سود ہے۔

---

[1] براکٹن کتاب ۴ باب ۷ صفحہ ۳۰۱۔ ڈایر صفحہ ۱۸۵ الف۔ قاعدہ ۴۲۔

[2] تھارن بنام رولف ڈایر ۱۸۵۔ الف قاعدہ ۶۵۔ ا۔ اینڈرسن ۲۰۔ قاعدہ ۴۲۔

[3] دیکھئے برٹن باب ۳۱۔ ۲ مختصر رول ۶۷۵۔ شہادت حصۂ سوم۔ ناچورا بریویم از فٹز ہربرٹ صفحہ ۷۸۔ میقات لیری۔ مختصر فٹز ہربرٹ۔ عنوان حقیقت اسامی (ولی نیج) صفحہ ۳۹ Fitz. Abr. Villenage Pl. 89

دفعہ ۶۱۵: اب ہم قانون موضوعہ کی رو سے قایم کردہ مستثنیات کا ذکر کریں گے۔ ان میں سب سے اہم و قابل لحاظ استثنیٰ عملدر آمد سماعت ہائے بغاوت سنگین و اعانت بغاوت کا ہے۔ بقول راجح اور اکثر دلایل سے قوی طریقے پر ظاہر ہوتا ہے کہ بغاوت سنگین میں قانون عمومی کی رو سے صرف ایک گواہ کافی تھا۔ اور اسی لیے بدرجۂ اولیٰ بغاوت خفیف یا اعانت بغاوت میں بھی ایک ہی گواہ ضروری تھا[1] لیکن ۳ انسٹیٹیوٹ صفحہ ۲۶ (3 Inst. 26) پر سر ایڈورڈ کک (Sir Edward Coke) کہتے ہیں کہ "ایسا معلوم ہوتا ہے کہ قدیم قانون عمومی کی رو سے کسی شخص کو بغاوت سنگین کا مجرم قرار دینے کے لیے ایک الزام دہندہ یا گواہ کافی نہیں تھا۔۔۔ اور یہ کہ دو گواہوں کا ضروری ہونا ہماری کتابوں سے ظاہر ہوتا ہے" (اور یہاں وہ متعدد اساتذہ و نظایر کا حوالہ دیتے ہیں۔ لیکن وہ سب کے سب "سماعت بذریعۂ گواہاں" سے متعلق ہیں[2] اور بغاوت یا فوجداری کارروائیوں سے کوئی تعلق نہیں رکھتے ہیں) " اور مجھے ہماری کتابوں کی کوئی ایسی دلیل یا نظیر یاد نہیں جو اس کے خلاف ہو۔ اور اس امر پہ قانون عمومی کی بنیاد اس قانون الٰہی پر رکھی گئی ہے۔ جس کا ذکر توراۃ و انجیل دونوں میں ہے۔ ڈیوٹ ۱۷-۶ (Deut. xvii 6) - ۱۹-۱۵ (xix 15.) متی ۱۸-۱۶ (Math. xviii. 16) یوحنا ۱۸-۲۳ (John xviii 23) شاید یہ

۱۴۸

[1] پلیس آف دی کراؤن از ہاکنس جلد ۲ باب ۲۵ دفعہ ۱۳۱۔ اور باب ۴۶ دفعہ ۲۔ کراؤن لا از فاسٹر صفحہ ۲۳۴۔ شہادت از گرین لیف جلد ۱۔ ۲۵۵۔ طبع شانزدہم۔ شہادت از ٹیلر دفعات ۹۵۲ تا ۹۵۵۔ مقدمۂ کلیننگ بنام جونس ۲۶۳۔ مختصر برٹس مطبوعہ کرولنس قاعدہ ۲۱۹۔ ڈایر ۱۳۲۔ قاعدہ ۵۷۔ کلی ۱۸ و ۱۹۔ پلیس آف دی کراؤن از صیل ۲۹۷۔ ۳۰۱۔ ۳۲۴۔ ۱۳ ایضاً ۲۸۶۔ ۲۸۷۔

[2] دیکھئے اوپر دفعہ ۶۱۲۔

یوحنا ۸-۱۷ (John, viii. 17) ہے)۔ ۲ کار ۱۳-۱ 2 Cor. xiii. I.
عبری ۱۰-۲۸ (Heb. x. 28) اس شخص کو (سزا ے) موت کا مستحق ہو۔
دو یا تین گواہوں کی شہادت پر مرنا چاہئے۔ صرف ایک گواہ کی شہادت
پر کسی شخص کو مارنا نہیں چاہئے[1]۔" ملحوظ رکھئے کہ اگر مقدس کتب کے یہ
یا ایسے ہی دوسرے فقرات قانون ملک میں قابل اطلاق ہیں۔ تو
سر ایڈورڈ کک کو فیصلہ کن جواب سارجنٹ ہاکنس[2] Searjeant-Hawkins
نے دیا ہے کہ ان کی حجت سے ضرورت سے زیادہ امور ثابت
ہوتے ہیں۔ کیونکہ "جو کچھ بھی عقل یا کتب مقدس کی رو سے بغاوت
میں دو گواہ ضروری ہونے کے متعلق کہا جا سکتا ہے۔ وہی ان دوسرے
جرایم کے متعلق بھی کہا جا سکتا ہے۔ جن کی سزا موت ہوتی ہے
لیکن وہ یہ نہیں کہتے ہیں کہ سوا ے بغاوت کے کسی اور جرم میں دو گواہوں
کی ضرورت کبھی تھی یا اب ہوتی ہے"۔ علاوہ ازیں تیسرے انسٹیٹیوٹ
کے بعض حصص کی صحت و وقعت پر شک بھی کیا گیا ہے[3]۔ شاید
دروغ حلفی میں دو گواہوں کو ضروری قرار دینے والے اصول کے ماخذ
کی بابت وہ مفروضہ جو اس باب کے ایک گزشتہ حصے میں پیش کیا گیا
ہے یہاں بھی کام آسکتا ہے۔ یعنی یہ کہ ہمارے قدیم قانون داں تمام
فوجداری الزامات میں بشمول بغاوت دو گواہوں کو ضروری سمجھتے تھے
لیکن جب سماعت بذریعۂ جیوری ہوتی تھی وہ اس شرط کو پوری ہو گئی
بھی سمجھتے تھے۔ کیونکہ اس زمانے میں ارکان جیوری گواہ تصور کئے جاتے تھے[4]

[1] اوپر دفعہ ۹۷ھ۔

[2] پلیس آف دی کراؤن از ہاکنس جلد ۲ باب ۲۵ دفعہ ۱۳۱۔

[3] کلینگ رپورٹس Kelynge's Reports Chancery and King's Bench ۴۹۔

[4] اوپر دفعہ ۳۰۲ - یہ اصول کہ بغاوت کے الزام کو ثابت کرنے دو گواہ ضروری ہیں ممالک متحدہ امریکا کے دستور میں شامل کر لیا گیا ہے۔ لیکن وہاں غالباً ایک فعل کے ثابت کرنے ایک گواہ اور

دفعہ ۶۱۶-۶۱۸[ا]: پس ظاہر ہوا کہ قانون عمومی میں الزامِ بغاوت ایک گواہ کی شہادت سے بھی ثابت ہو سکتا تھا۔ لیکن قوانین یکم ایڈورڈ ششم باب ۱۲۔ اور ۵ و ۶ ایڈورڈ ششم باب ۱۱ کی رو سے دو گواہ ضروری قرار دیئے گئے لیکن جب بعد کے قانونِ موضوعہ ۱ و ۲ فلپ و میری باب ۱۰ دفعہ ۷۔ میں حکم دیا گیا کہ بغاوت کی تمام سماعتیں قانون عمومی کے ضابطے کے مطابق نہ کہ اس کی خلاف ورزی میں ہوں گی اس لئے اس زمانے کے جج شبہہ کرتے۔ (یا شبہہ کرنا ظاہر کرتے) تھے کہ آیا ایڈورڈ ششم کے قوانین منسوخ تو نہیں ہو گئے۔ یہ سوال بہت سے مقدمات میں اٹھایا گیا۔ اور بالآخر یہ شک یا شبہہ چارلس دوم کے زمانے میں صحیح نہیں قرار دیا گیا[۲]۔

529

اس موضوع پر جدید قانون ۷ و ۸ ولیم سوم باب ۳ میں ملے گا۔ جس کے دفعہ ۲ کی رو سے حکم ہے کہ کسی شخص پر بغاوت یا اعانت بغاوت کے مقدمے کی سماعت نہ ہوگی "بجز اس کے کہ دو جائز گواہوں کی شہادت پیش ہو۔ اور یہ دو گواہ یا تو بغاوت کے ایک ہی جلی فعل کے گواہ ہوں گے یا ایک گواہ ایک جلی فعل کا گواہ ہوگا اور دوسرا اسی بغاوت کے دوسرے جلی فعل کا" لیکن دو گواہ ضروری نہ ہونگے اگر ملزم بغاوت کا اقبال کرے یا خاموش کھڑے رہے یا جواب دہی سے انکار کرے۔

بغاوت سنگین یا اعانتِ بغاوت میں دو گواہوں کو ضروری قرار دینے کی وجہ ــــ یعنی وہ وجہ جس کا بلا شبہہ اس موضوع کے جدید

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ: دوسرے فعل کو ثابت کرنے دوسرا گواہ کافی ہوتا ہے۔

[ا] ان دفعات کو اس تصنیف کے بعد کی طباعتوں میں کسی قدر مختصر کر دیا گیا ہے۔

[۲] کراؤن لا از فاسٹر، ۲۳۴۔

قوانین کے واضعان پر اثر پڑا ہے۔ گو قدیم قوانین کے وجوہات تحریک کچھ ہی رہے ہوں ــــ ان جرایم کی مخصوص نوعیت اور وہ سہولت ہے۔ جس سے ان جرایم کے چالانات بیجا استعمال و مظالم کے ذرایع بنائے جا سکتے ہیں[1]۔ کیونکہ بغاوت جب صاف طور پر ثابت ہو تو نہایت درجہ سنگین جرم ہے اور بجا طور پر اس کی نہایت سخت سزا دی جاتی ہے۔ لیکن وہ ایسا جرم بھی ہے کہ اس کی تعریف نہایت مشکل ہے ــــ باغیانہ عمل اور حکومت کی درازدستیوں یا دستوری آزادی کے بیجا استعمال کی جائز مخالفت میں حد فاصل نہایت ہی غیر نمایاں ہوتی ہے۔ ملزم کا موقف جسے تاج کی پوری قوت اور اس کے زبردست امتیازات سے لڑنا پڑتا ہے اتنا خطرناک ہوتا ہے ــــ کہ یہ ہر مملکت کا ضروری فرض ہے کہ نہایت احتیاط سے اس امر کا خیال رکھے کہ کہیں ایسے چالان سیاسی دشمنوں کو تباہ کرنے کے ذرایع تو نہیں بنائے جا رہے ہیں[2]۔ اسی مقصد سے ۱۷۰۸ ولیم سوم باب ۳ دو گواہوں کو ضروری قرار دینے کے علاوہ یہ بھی حکم دیتا ہے کہ ان بغاوتوں کے لیے جن کا اس میں ذکر ہے۔ بجز بغاوت اقدام قتل بادشاہ کسی شخص کو چالان نہیں کیا جا سکے گا۔ سوائے اس کے کہ چالان ارتکاب بغاوت سے تین سال کے اندر ہو[3]۔ پیشی سے پانچ دن پہلے ملزم کو نقل چالان[4] دی گئی ہو۔ اور دو دن پہلے اس جماعت کے اسماکی نقل بھی جس میں سے جوری کا انتخاب کیا جائے[5] گا۔ قانون ۱۷ آن (Ann) باب ۱۲ دفعہ ۱۱۔

---

[1] شرحات بلاکسٹن جلد ۴ صفحہ ۳۵۸۔ شہادت از گلبرٹ ۱۵۲ طبع چہارم۔

[2] شہادت از گلبرٹ ۱۵۲۔ طبع چہارم۔

[3] ۱۷۰۸ ولیم سوم باب ۳ دفعہ ۶۔

[4] ایضاً دفعہ ۱۔

[5] ایضاً دفعہ ۷۔

(جس کے بعض حصص کو قانون ۶ جارج چہارم باب ۵۰ نے منسوخ و دوبارہ وضع کیا ہے) کی رو سے چالان کی نقل پیش ہونے والے گواہوں کی فہرست اور طلب ہونے والے ارکان جوری کے نام ملزم کو سماعت مقدمے سے کچھ دن پہلے عطا کرنا ضروری ہے۔ یہ تمام حفاظتین بعد کے قوانین موضوعہ کی رو سے بغاوت، واعانت بغاوت کے بعض ایسے اشکال سے اٹھالی گئی ہیں۔ جو گو سابقہ قوانین کے الفاظ کے تحت تو آجاتی تھیں لیکن ان کے منشا و مفہوم میں داخل نہیں تھیں۔ یعنی جب چالان میں بغاوت کے جن افعال جلی کا ذکر ہو وہ بادشاہ کے قتل یا اس کی جان یا ذات کے خلاف راست اقدام پر مشتمل ہوں تو مذکورۂ بالا تحفظات غیر متعلق قرار دئے گئے ہیں[۱]۔ ۲۰

دفعہ ۶۱۹ :قانون ۷، ۸ ولیم سوم باب ۳ کے اس اصول پر جس کی رو سے بغاوت میں دو گواہ ضروری ہوتے ہیں سخت حملے کئے گئے ہیں اسقف برنٹ (Bishop Burnett) نے اس قانون کے وضع ہونے کے کچھ عرصے بعد ہی اس کے متعلق کہا تھا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کا مقصد یہ تھا کہ لوگوں کو تمام باغیانہ سازشوں اور کاموں میں ممکنہ حد تک محفوظ کر دے[۲]۔ لیکن اس کے بعد وہ بعض ایسے جملے کہہ گئے ہیں جن کو ان کی مذکورۂ بالا عبارت سے متوافق کرنا دشوار ہے۔ بنتھم بھی حسب توقع اس اصول کو سخت برا کہتے ہیں[۳]۔ لیکن ان کے بڑے دلایل

---

[۱] ۳۹ و ۴۰ جارج سوم باب ۹۳۔ اور ۵ و ۶ وکٹوریا باب ۵۱۔

[۲] کراؤن لا از فاسٹر ۲۲۱۔ عدالتی شہادت از بنتھم جلد ۵ صفحہ ۴۰۹۔

[۳] فاسٹر بحوالۂ مذکورۂ بالا۔ جس فقرے کا حوالہ دیا گیا ہے وہ "ہمارے زمانے کی تاریخ" مصنفۂ برنٹ میں ملے گا۔ دیکھئے جلد ۲ صفحہ ۱۴۱۔ طبع ۱۸۳۳ء۔

[۴] عدالتی شہادت ۵: ۴۰۸ تا ۴۰۹۔

ان حصص کے خلاف تھے جو اب قانون بغاوت سنہ ۱۸۰۰ء ۳۹ و ۴۰ جارج
سوم باب ۹۳ - اور قانون بغاوت سنہ ۱۸۴۲ء ۵ و ۶ وکٹوریا باب ۵۱ کی رو
سے منسوخ کئے گئے ہیں[1]۔ مگر وہ کہتے ہیں کہ اس قانون کے نافذ ہونے کے
بعد "کوئی وزیر جلا وطن بادشاہ کے ساتھ ایک قاصد کے ذریعے سے
مراسلت کر سکتا (جیسا کہ اس وقت بہت سے وزرا مراسلت کرتے
تھے) اور محفوظ رہ سکتا ہے .... اس قانون کے دوسرے احکام
کچھ نہ کچھ خوبی کے حامل ہیں۔ بعض نے کھلی نا انصافی کو دور کر دیا۔ لیکن
یہ حکم تو خاص طور پر جھوٹے الزامات کے خلاف نہیں بلکہ صحیح الزامات
کے خلاف ہے[2]۔"

لیکن اس حجت میں نمود زیادہ اور صحت کم ہے۔ یہ کم از کم ایک
حد تک اس غلط اصول پر مبنی ہے۔ جس پر ہم نے اس کتاب کے مقدمے[3]
میں غور کیا ہے۔ اور جو بنتھم کی تصنیف عدالتی شہادت کے کم و بیش
ہر حصے میں پایا جاتا ہے یعنی قانون کا غیر دانشمندانہ سکوت بھی اتنا ہی
اعظم شر ہے جتنا کہ اس کا بد دیانتانہ و غلط عمل۔ اور اسی لیے جرم بغاوت
کے لیے کسی معصوم یا تشدد پسند بلکہ مفسد شخص کو غلط طور پر سزا دینا بھی
اتنا ہی برا ہے جتنا کہ کسی باغی کا انصاف سے بچ جانا۔ اس سے زیادہ
نہیں نیز ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مذکورۂ بالا اساتذہ نے یہ فرض کر لیا ہے　۵۲/۱
کہ ان وزرا کو جو ایسے اشخاص سے ایک قاصد وغیرہ کے ذریعے سے
خط و کتابت کرتے ہیں جو مجرم قرار دئے جا چکے ہیں بغاوت کے لیے
چالان نہ کر سکنے کے معنی یہ ہیں کہ مجرم کو کسی اور سزا کا بھی خوف [illegible]
ہے۔ وہ اس امر کو فراموش کر دیتے ہیں کہ ایک [illegible] ایسا بھی جرم [illegible]

۱ دیکھئے اوپر دفعہ ۲۱۸۔

۲ عدالتی شہادت از بنتھم جلد ۵ صفحہ ۴۹۰۔

۳ مقدمہ دفعہ ۴۹۔

باغیانہ حرکت کہتے ہیں۔ اور جو صرف جرم خفیف ہونے کی وجہ سے ایک گواہ کے ذریعے سے ثابت کیا جا سکتا اور جرم بغاوت میں مدغم نہیں ہو جاتا ہے[1]۔ اور چند سال پہلے مقننہ نے بغاوت و سرکشی (سڈیشن) کے بین بین تاج و حکومت کے خلاف مختلف افعال کے ارتکاب کو جرم سنگین قرار دینے اور اس کے لیے سخت سزا مقرر کرنے[2] سے ایک اور جرم ایجاد کیا ہے۔ موجودہ قانون کے تحت وہ اشخاص جن کا عمل فنی نقطۂ نظر سے بغاوت ہوتا ہے۔ بعض اوقات صرف جرم سنگین یا سڈیشن کے مجرم قرار پا کر سستے چھوٹ جاتے ہیں۔ لیکن اس کے برخلاف جو اشخاص اس ہولناک جرم کے مجرم نہیں ہوتے ہیں انھیں اس کی بنا پر غلط چالان کئے جانے کا خوف نہیں رہتا ہے۔ اور جب بغاوت کے لیے کوئی سزا سنائی جاتی ہے تو وہ اس قدر ناقابل اعتراض ثبوت کی بنا پر سنائی جاتی ہے کہ معاشرے کے بدخواہ حصے پر اس کی ضرب نہایت قوی اخلاقی قوت کے ساتھ پڑتی ہے جس میں کم سنگین جرائم میں عاملہ کے اعتدال کی وجہ سے سو گنا اضافہ ہو جاتا ہے۔

دفعہ ۶۲۰: اس اصول کا جس کی رو سے بغاوت میں دو گواہ ضروری ہیں اطلاق بغاوت کے صرف ان افعال جلی پر ہوتا ہے جن کا الزام چالان میں لگایا جاتا ہے۔ دوسرے ضمنی امور کو حسب قانون عمومی ثابت کیا جا سکتا ہے[3]۔ مثلاً ملزم کے رعایائے برطانوی تاج ہونے وغیرہ کو۔ اور

---

[1] ۴ تبصرہ جات بلاکسٹن ۱۱۹۔ ملک بنام ریڈنگ، ۷ ہوول اسٹیٹ ٹرائلس ۲۶۵ تا ۲۶۷۔

[2] ۱۱ و ۱۲ وکٹوریا باب ۱۲۔

[3] شہادت از ٹیلر طبع یازدہم دفعہ ۹۵۵۔ کراون لا از فاسٹر ۲۴۰۔ ۲۴۲۔ بلیس آف دی کراون ۱۔ ایسٹ ۱۲۰۔

[4] کراون لا از فاسٹر ۲۴۲۔ ملک بنام وان۔ ۱۳۔ ہوول اسٹیٹ ٹرائلس ۵۳۵، از ہولٹ چیف جسٹس

نہ شاید یہ اصول ضمنی امور تنقیح طلب کی سماعت پر قابل اطلاق ہوتا ہے مثلاً جب کوئی قیدی جسے بغاوت کی سزا سنادی گئی ہو فرار ہو جاتا ہے اور دوبارہ گرفتار کئے جانے پر سزا سنانے حاضر عدالت کیا جائے۔ اور وہ اپنے اسی شخص ہونے سے انکار کرے جس کا ذکر حکم سزا میں ہوتا ہے تو یہ اصول اطلاق نہیں دیا جاتا ہے[1]۔

دفعہ ۶۲۱: قانون موضوعہ کی رو سے زیر بحث اصول کے اور بھی مستثنیات ہیں۔ قانون ترمیم قانون غیر صحیح النسبی ۱۸۴۵ء ۳۶ و ۳۵ وکٹوریا باب ۱۵ دفعہ ۴۔ جس کی رو سے قانون ترمیم قانون محتاجان ۱۸۴۴ء ۷ و ۸ وکٹوریا باب ۱۰۱ کی منسوخ شدہ دفعہ ۳ کو فی الجملہ دوبارہ وضع کیا گیا ہے۔ میں یہ قرار دیا گیا ہے کہ کسی غیر صحیح النسب بچے کا نسب اس شخص سے جو اس کا باپ مشہور ہو شمار کرنے کا اسی وقت حکم دیا جا سکتا ہے جب کہ اس کی ماں کی شہادت کی تائید کسی امر اہم میں کسی اور شہادت سے حسب اطمینان عدالت ہوئی ہو۔ اس قانون کے تحت بچے کے استقرار حمل سے کئی ماہ قبل کے افعال اختلاط کی شہادت قابل ادخال ہے۔ جیسا کہ اس مقدمے میں قرار دیا گیا ہے جس میں پدر مشہور کو ماں کے والدین نے گھر آنا منع کر دیا تھا[2]۔ اور اس قانون کے الفاظ نے شہادت کے قابل ادخال ہونے کے متعلق عدالت کے غیر محدود اختیار تمیزی عطا کیا ہے۔ قانون ترمیم مزید قانون شہادت ۱۸۶۹ء ۳۲ و ۳۳ وکٹوریا باب ۶۸ دفعہ ۲ کی رو سے اور جس نے پہلی مرتبہ فریقین مقدمہ خلاف ورزی اقرار نکاح کو ایسے مقدمات میں شہادت دینے کے قابل بنایا حکم ہے کہ

۵۳۲

---

[1] ان مقدمات میں قیدی کو "اعتراض بلا اظہار وجہ" کا حق نہیں ہوتا ہے۔ مقدمہ الکلف کراؤن لا۔ از فاسٹر ۴۲۔

[2] کول بنام مانٹنگ ۱۸۶۸ء (۲) کوئینس بنچ ڈیویژن ۶۱۱۔ ۳۰ لا جرنل مجسٹریٹ کیس ۱۰۵۔

کسی مدعی کو ایسی نالش میں کامیابی نہیں ہوسکتی جب تک اس کی شہادت کی تائید اقرار کی موافقت میں کسی دوسری اہم شہادت سے ہوتی ہو۔ اس قانون کی تعبیر پر عدالت مرافعہ نے دو مرتبہ غور کیا ہے۔ مقدمہ بسلا بنام اسٹرن (Bessela v. Stern)[1] میں ہمشیرہ مدعیہ نے اظہار حلفی دیا کہ اس نے مدعیہ اور مدعی علیہ کے درمیان ایک گفتگو سنی تھی۔ جس میں مدعیہ نے مدعی علیہ سے کہا تھا کہ "تم نے مجھ سے نکاح کرنے کا ہمیشہ اقرار کیا لیکن اپنے قول کو پورا نہیں کرتے ہو" جس کے جواب میں مدعی علیہ نے کہا کہ وہ اس کو چلے جانے کے لیے روپیہ دے گا۔ لیکن اس کے سوا کچھ اور نہیں کہا۔ اس کو کافی قرار دیا گیا۔ اور کاکبرن چیف جسٹس Cockburn, C. J. نے کہا کہ ضروری نہیں کہ شہادت ایسی ہو جس سے معاہدہ ثابت ہو۔ اور گو یہ ممکن ہے کہ کوئی شخص اقرار نکاح کئے بغیر بھی روپیہ دے سکتا ہے۔ لیکن مدعی علیہ کی خاموشی سے جوری نتیجہ نکال سکتی ہے۔ کہ اس نے اقرار نکاح کا اقبال کیا ہے۔ برخلاف اس کے ویڈیمان بنام والپول Wiedeman v. Walpole[2] کے مقدمہ میں قرار دیا گیا کہ محض یہ واقعہ کہ مدعی علیہ نے مدعیہ کے ان خطوط کا جواب نہیں دیا جن میں اقرار نکاح کو بیان کیا گیا تھا۔ یا یہ واقعہ کہ اس نے جرمن کلیسائے سڈنہام Sydenham کے پادری کے ایک خط کا جس میں اس سے دریافت کیا گیا تھا کہ کیا وہ اپنے اقرار کو پورا کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ دنیز دھمکی دی گئی تھی کہ کاتب خط اختیارات و قانون کے ذریعے سے اپنی ہم ملک عورت کے ساتھ انصاف کرائے گا" جواب نہیں دیا۔ اور ایک تحفۂ انگشتری کو قبول کر لیا۔ کافی نہیں ہے

---

[1] بسلا بنام اسٹرن ۱۸۷۷ء ۲ کامن پلیس ڈیویژن ۲۶۵ - عدالت مرافعہ گروف و ڈینمان جسٹس Grove and Denman, JJ. کے فیصلے کو الٹ دیا گیا۔

[2] ویڈیمان بنام والپول ۱۸۹۱ء ۲ کوئنس بنچ ۵۳۴ - عدالت مرافعہ۔ پالک بنچ کے فیصلے کو برقرار نہیں رکھا

بوون لارڈ جسٹس (Bowen, L. J.) نے کہا کہ "اگر کسی ایسے خط کا جواب نہ دینا۔ جس میں کسی ناشائستہ حرکت کا الزام لگایا گیا ہو۔ اس ناشائستہ حرکت کے اقبال کی شہادت سمجھا جائے تو یہ بڑا ظلم ہوگا"۔ ضروری نہیں کہ تائیدی شہادت نسبت سے پہلے کے واقعات کی ہو۔ لیکن وہ اس سے پہلے کے واقعات پر مشمول ہوسکتی ہے۔ ملحوظ رکھیے کہ قانون انسدادِ فریب ۲۹ چارلس دوم باب ۳ دفعہ ۴ کے اس حکم کے متعلق کہ جو اقرار نکاح کے عوض کیا جائے اس کا تحریری ہونا اور ان اشخاص کا دستخطی ہونا جو ذمہ دار ہوں گے اس قانون کے کچھ عرصہ بعد ہی قرار دیا گیا کہ وہ نکاح کرنے کے اقرارات سے متعلق نہیں ہے۔

۵۴۴ ۲۔ قانون ترمیم قانونِ تعزیرات ۱۸۸۵ء ۴۸ و ۴۹ وکٹوریا دفعہ ۱ و ۲ میں جو کٹنا پہ۔ فریب۔ تخویف۔ یا منشی ادویات کے ذریعے سے عورتوں کی عصمت ریزی کی سزائیں مقرر کرتا ہے حکم ہے کہ کسی شخص کو ان جرایم کا مجرم شخص واحد کی گواہی پر جب تک اس کی وقیع شہادت سے تائید نہ ہو قرار نہیں دیا جاسکتا۔ اسی قانون کے دفعہ ۴ کی رو سے ایک اور استثنا قایم کیا گیا ہے۔ جس کی رو سے ۱۳ سال سے کمسن لڑکی کی عصمت ریزی کے چالان میں کسی ایسی بچی کی شہادت جو نوعیت حلف سے واقف نہ ہو قابلِ ادخال قرار دی گئی ہے۔ اور حکم دیا گیا ہے کہ کوئی شخص اس جرم کا مجرم نہیں قرار دیا جاسکتا جب تک اس نوعمر بچی کی چالان کے جانب سے شہادت کی تائید ملزم پر ذمہ داری عاید کرنے والی کسی اہم شہادت سے نہ ہوئی ہو" ملحوظ رکھئے کہ ان چاروں احکام میں ایسی صورتوں سے بحث ہے جن میں اہم گواہ غالباً کوئی عورت ہوگی لیکن عام طور پر کہا جاسکتا ہے کہ جب کسی نالش یا چالان کی تائید میں صرف

---

[1] ولکاکس بنام گاٹ فری ۔ ۲۶ لا ٹائمز ۴۸۱ ۔ Wel... v. Gotfrey

[2] ہاریسن بنام کیج Harrison v. Cage ۱ لارڈ ریمنڈ ۳۸۶ ۔

ایک گواہ ہوا اور یہ صورت جیسا کہ کہا جاتا ہے حلف بمقابلہ حلف کی صورت ہو۔ یا جب وہ شخص جس کے خلاف یہ شہادت دی گئی ہو اس کی تردید اپنی شہادت سے نہ کر سکتا ہو۔ تو ایسی واحد گواہ کی شہادت پر نہایت احتیاط سے غور کرنا اور ہوشیاری سے اس کو جانچنا چاہیے خصوصاً بصورت شریک جرم[1] اور دعاوی خلاف جایداد اشخاص متوفی کی ہے۔ لیکن ان دونوں صورتوں میں بلا شبہہ ایک گواہ کی شہادت بلا کسی تائیدی شہادت کے قابل ادخال ہے[2]۔

۴۔ انگلستان میں کوئی قانونی اصول ایسا نہیں ہے جس کی رو سے کوئی دعویدار متروکہ شخص متوفی کے خلاف محض اپنی شہادت پر بغیر کسی تائیدی شہادت کے کامیاب نہ ہو سکتا ہو[3]۔ لیکن عدالت ایسی شہادت کو ہمیشہ بہت شبہہ کی نظر سے دیکھے گی[4] اور کہا جاتا ہے کہ عام طور پر تائیدی شہادت سنے گی[5]۔ نیز یہ کہ آیرستان میں یہ ایک صریحی اصول قانون ہے جس کا کوئی استثنیٰ بھی نہیں ہے کہ متروکہ

---

[1] شریکائے جرم کے متعلق دیکھئے اوپر دفعہ ۱۷۳۔

[2] ان ری گارنٹ In Re Garnet گیانڈی بنام مکالے ۱۸۸۵ء۔ (۳۱) چانسری ڈیویژن ۱۔ عدالت مرافعہ۔ ان ری ہاجسن نیچے۔

[3] ایضاً۔ اور دیکھئے ان ری وائن۔ ۳۳ چانسری ڈیویژن، ۲۵۔ عدالت مرافعہ جس میں کے جسٹس Key, J. نے متروکہ شوہر کے خلاف دعوی بیوہ کو کہ شوہر نے خاندانی ظروف سیمین کو اس کے ظروف سے بدل دیا ہے۔ اور اپنے ایک نیم قدبت کو اسے تحفۃً دیا ہے۔ صحیح تسلیم کیا۔ لیکن عدالت مرافعہ نے ان کے فیصلے کو الٹ دیا۔ اور جسٹس ماسٹر آف اولس نے کہا کہ وہ اس قانون سے بے اعتمادی ظاہر نہیں کر رہے ہیں بلکہ اس کے حلف نامہ سے۔ فارمان بنام اسمتھ ۱۸۸۱ء، ۵۰ لا ٹائمز رپورٹس۔ ۱۲۰ میں ایک ہبہ بربنائے موت کو ایک بیوہ موہوب لہ نے ثابت کیا۔ اور بارتھولومیو بنام من زیس Bartholomew v. Menzies ۱۹۰۲ء ۱ چانسری ۶۸۰ میں ایک منگیتر موہوب لہ نے

[4] ان ری ہاجسن ۱۸۸۵ء ۳۱ چانسری ڈیویژن ۱۷۷، ۵۵ لا جرنل چانسری ۲۴۱۔ عدالت مرافعہ۔

شخص متوفی کے خلاف کوئی دعویٰ دعویدار کی شہادت پر بغیر تائیدی شہادت کے پیش نہ ہو سکے گا[1]۔ اسکاٹ لینڈ (Scat-lond) میں عام اصول یہ ہے کہ ایک گواہ کی گواہی کسی بھی نالش یا جواب دہی کا کامل ثبوت نہیں[2]۔

اور نہ انگلستان میں ایسا کوئی اصول قانون ہے کہ نالش طلاق میں عدالت کسی درخواست گزار کی شہادت پر بغیر تائیدی شہادت کے عمل نہیں کر سکتی۔ اور گو عملدرآمد کا عام اصول یہ ہے کہ عدالت ایسی شہادت پر عمل نہیں کرے گی۔ لیکن عدالت اس اصول کو ترک کر دیگی اگر اس کو اطمینان ہو کہ شہادت پیش شدہ صحیح ہے اور کوئی سازش نہیں ہے[3]۔ قانون باغیانہ جرم سنگین ۱۸۴۸ء اور ۱۲ وکٹوریا دفعہ ۴ جس کی رو سے حکم ہے کہ کوئی شخص تاج کے خلاف جنگ کرنے کے جرم یا بعض اور جرائم سنگین کا جن کو اس قانون کی رو سے باغیانہ قرار دیا گیا ہے۔ "جہاں تک ان کا ارتکاب علانیہ یا عمداً کہنے۔ اعلان کرنے۔ بولنے یا ظاہر کرنے سے کیا جائے مجرم نہیں قرار دیا جا سکتا۔ بجز اس کے کھلی عدالت میں اس نے اقبال جرم کیا ہو یا یہ کہ یہ الفاظ دو قابل اعتبار گواہوں کے ذریعے سے ثابت کئے جائیں" اس قرارداد میں اس عام قانون بغاوت کی تتبع کرتا ہے۔ جس کو اوپر بیان کیا جا چکا ہے۔

---

[1] ۱۸۷۱ء (۱۸۷۱) لاء رپورٹ ایرستان ۳۴۳ ۵ مہالم بنام مک کولاک Mahalm v. Me Cullogh ۲۷ لاء رپورٹ ایرستان ۳۱ ۴۳۰۔ اس کی ۴۹۔ ایضاً ۹۶ ۴ سے تردید کی گئی۔

[2] شہادت از ڈکسن جلد ۲ صفحہ ۱۰۱۸۔

[3] کرٹس بنام کرٹس ۱۹۰۵ء ۲۱ ٹائمز لاء رپورٹ ۶۷۶۔ از ڈین جسٹس۔ شوہر کو بے رحمی۔ ترک صحبت و زنا کی بنا پر طلاق دی گئی۔ ان سے اس نے انکار کیا۔ گواہ صرف شوہر و زوجہ تھے۔ شوہر خود حاضر عدالت ہوا تھا۔ اور زوجہ پر جرح کی تھی مارو بنام مارو Marrow ev Marrow ۱۹۱۲ء ۲۰۔ ایرستان ۱۸۳۔

دفعہ ۶۲۲: گو جیسا کہ ابھی دکھلایا گیا ہے۔ اس ملک کے قانون کی رو سے گواہوں کی تعداد مقرر کی گئی ہے۔ لیکن اس غلطی کا ارتکاب نہیں کیا گیا ہے جس کے رومی فقہا مرتکب ہوئے تھے یعنی ان کی شہادت کو مصنوعی وقعت دینے کی غلطی کا۔ بلکہ اس کی وقعت جوری کی صوابدید پر چھوڑی جاتی ہے۔ ان صورتوں میں مصلحت قانون کی بنا پر ایک گواہ کی شہادت پر کوئی فیصلہ نہیں کیا جا سکتا۔ چاہے وہ گواہ کتنا ہی قابل اعتبار ہو۔ اور جب دو سے زیادہ گواہ پیش ہوں تو چاہے ان کی تعداد کچھ ہی ہو اگر ان کی شہادت جوری کی نظر میں بے وقعت ہو۔ تو وہ بالکل بے اثر ہوتی ہے۔
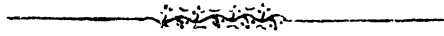
۵۳۵

باب یازدہم

ملزم اشخاص کی شہادت کا قابل ادخال ہونا

	صفحات اصل کتاب	صفحات ترجمہ
انگریزی اصول کی تاریخ	۵۳۵	۹۶۳
یکے بعد دیگرے متعدد خاص قوانین موضوعہ کی رو سے شہادت ملزم کا قابل ادخال ہونا	۵۳۵	۹۶۳
ایک عام قانون موضوعہ کو وضع کرنے کی کوشش...	۵۳۷	۹۶۷
قوانین نوآبادیات....	۵۳۸	۹۶۸
قانون شہادت فوجداری ۱۸۹۸ء	۵۳۸	۹۶۸

دفعہ ۶۳۲: شہادت اشخاص ملزم کا ناقابل ادخال ہونا قانون انگریزی کے دو اصولوں پر مبنی نظر آتا ہے — اس اصول پر کہ کوئی شخص اپنے کو مجرم بنانے پر مجبور نہیں ہے[1]۔ اور اس اصول پر کہ ذاتی غرض رکھنے والے شخص کی شہادت بالکل بیکار ہوتی ہے[2]۔ جب قانون شہادت ۱۸۴۳ء ۶ و ۷ وکٹوریا باب ۸۵ (قانون لارڈ ڈنمان)

[1] دیکھئے پیچھے دفعہ ۵۵۵۔

[2] دیکھئے اوپر دفعہ ۱۲۷۔

(Lord Denman's Act) سے بنے عام طور پر " ذاتی غرض کی بنا پر ناقابلیت "
کو دور کر دیا۔ تو مقننہ نے ہوشیاری سے فریق مقدمے کے استثنی کو قائم رکھا۔
نیز جب ۱۸۵۱ء و ۱۸۵۳ء میں فریقین مقدمہ عام طور پر اور ان کے شوہر
و زوجہ قانون شہادت ۱۸۵۱ء۔ ۱۴ و ۱۵۔ وکٹوریا باب ۹۹۔ اور قانون
ترمیم شہادت ۱۸۵۳ء۔ ۱۶ و ۱۷ وکٹوریا باب ۸۳ کی رو سے گواہی دینے
اور گواہی دینے پر مجبور کئے جانے کے قابل ٹھیرائے گئے۔ تو مقننہ نے پھر
ان دونوں قوانین میں احتیاط دکھلائی۔ اور قرار دیا کہ ان قوانین کے
احکام فوجداری کارروائیوں سے متعلق نہیں ہوں گے۔ لیکن اس
سارے زمانے میں فوجداری کارروائیوں کے مستغیث جو باوجود تاج
کے برائے نام مستغیث ہونے کے۔ ادائی اخراجات وغیرہ کی وجہ سے
خود بھی " اتنی ہی غرض " مقدمے میں رکھتے تھے جتنی کہ فریق مستغاث عنہ یا
ملزم۔ شہادت دینے کے قابل تھے۔ اسی لیے پچھلی صدی کے آخری
سالوں میں فریق مستغاث عنہ کی شہادت کو ناقابل ادخال ٹھیرانے کے
نامناسب ہونے اور اس سے غالباً ناانصافی ہونے کی بنا پر بہت کچھ
عام مباحثے ہوئے۔

اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بہت سے قوانین موضوعہ میں جو ۱۸۷۲ء کے
بعد وضع ہوئے ایک فقرہ بڑھایا گیا جس کی رو سے وہ فریق جس پر کسی جرم
کا الزام لگایا گیا ہو اپنی جانب سے شہادت دینے کے قابل ٹھیرایا گیا۔
ان قوانین موضوعہ میں سے جو تعداد میں کل ۲۸[1] تھے ذیل کے قوانین خاص　۵۳۶

---

[1] ۳۵ و ۳۶ وکٹوریا باب ۷۷۔ (قانون ضابطہ معدن ہائے فلزاتی) ۱۸۷۲ء دفعہ ۳۴ ضمن (۴) ۳۵
و ۳۶ وکٹوریا باب ۹۴ (قانون اجازت ناجات) دفعہ ۵۱ ضمن (۱) ۳۸ و ۳۹ وکٹوریا باب ۶۳۔
(قانون بیع طعام و ادویات) ۱۸۷۵ء دفعہ ۲۱۔ ۳۸ و ۳۹ وکٹوریا باب ۸۶۔ (قانون سازش
و حفاظت جائداد ۱۸۷۵ء) دفعہ ۱۱۔ ۳۹ و ۴۰ وکٹوریا باب ۳۶ (قانون اجتماع قوانین چنگی
۱۸۷۶ء) دفعہ ۲۵۹۔ ۳۹ و ۴۰ وکٹوریا باب ۸۰ (قانون جہازرانی تاجران ۱۸۷۶ء) دفعہ ۴۔

طور پر قابل ذکر ہیں۔ یعنی قانون اجازت نامجات ۱۸۶۲ء۔ ۲۵ و ۲۶ وکٹوریا باب ۹۴ دفعہ ۱۵ (۴) جس کی رو سے حکم دیا گیا کہ "اس قانون کے تحت تمام تحقیقات سرسری کی کارروائیوں میں مدعی علیہ اور اس کی زوجہ گواہی دینے کے قابل ہوں گے۔ قانون بیع طعام وادویات ۱۸۷۵ء ۳۸ و ۳۹ وکٹوریا باب ۶۳۔ دفعہ ۲۱۔ جس کی رو سے حکم دیا گیا کہ "مدعی علیہ اپنے کو اور اگر مناسب سمجھے تو اپنی زوجہ کو اپنی جانب سے اظہار دینے پیش کر سکتا ہے۔ اور حسبہ اس کا اور اگر وہ چاہے تو اس کی زوجہ کا اظہار لیا جا سکے گا" قانون سازش وحفاظت جائداد ۱۸۷۵ء۔ ۳۸ و ۳۹ وکٹوریا باب ۸۶ دفعہ ۱۱ جس کے مطابق "اس قانون کے دفعہ ۴۔ ۵۔ اور ۶۔

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ :- یہ قانون قانون ۱۸۹۸ء دفعہ ۷ ضمن (۲) کی رو سے منسوخ اور دوبارہ وضع کیا گیا۔ ۴۰ و ۴۱ وکٹوریا باب ۱۴ (قانون شہادت ۱۸۷۷ء) ۴۱ و ۴۲ وکٹوریا باب ۱۲۔ (گاہنے کے مشین کا قانون) دفعہ ۳۔ ۴۱ و ۴۲ وکٹوریا باب ۷۴ (قانون امراض متعدی جانوران ۱۸۷۸ء) دفعہ ۶۶۔ (جو قانون ۱۸۹۴ء کی دفعہ ۱ ضمن (۳) کی رو سے منسوخ اور دوبارہ وضع کیا گیا ۴۴ و ۴۵ وکٹوریا باب ۵۸ (قانون فوج) دفعہ ۱۵۶۔ ۴۵ و ۴۶ وکٹوریا باب ۷۵ (قانون جائداد زنان ہائے منکوحہ ۱۸۸۲ء) دفعہ ۱۲۔ ۴۶ و ۴۷ باب ۳ (قانون دھماکہ خیز ۱۸۸۳ء) دفعہ ۴۔ ۴۶ و ۴۷ وکٹوریا باب ۵۱ (قانون انسداد عمل ہائے ناجائز وخلاف اخلاق ۱۸۸۳ء) دفعہ ۵۳۔ ۴۷ و ۴۸ وکٹوریا باب ۱۴ (قانون جائداد زنان ہائے منکوحہ ۱۸۸۴ء) دفعہ ۱۔ ۴۸ و ۴۹ وکٹوریا باب ۶۹ (قانون ترمیم قانون فوجداری ۱۸۸۵ء) دفعہ ۲۰۔ ۵۰ و ۵۱ وکٹوریا باب ۲۸ (قانون نشانات مال تجارت ۱۸۸۷ء) دفعہ ۱۰۔ ۵۰ و ۵۱ وکٹوریا باب ۵۸ (قانون ضابطہ معدن ہائے زغال ۱۸۸۷ء) دفعہ ۶۲ ضمن (۲)۔ ۵۱ و ۵۲ وکٹوریا باب ۶۴ (قانون ترمیم قانون توہین ۱۸۸۸ء) دفعہ ۹۔ ۵۴ و ۵۵ وکٹوریا باب ۷۶۔ (قانون صحت عامہ (لندن) ۱۸۹۱ء) دفعہ ۱۱۰۔ ۵۵ و ۵۶ وکٹوریا باب ۴۔ (قانون میسرو نیون (متعلق اطفال) ۱۸۹۲ء۔ دفعہ ۶۔ ۵۷ و ۵۸ باب ۴۱۔ (قانون انسداد بیرحمی اطفال ۱۸۹۴ء) دفعہ ۱۲۔ ۵۷ و ۵۸ وکٹوریا باب ۵۷۔ قانون امراض جانوران ۱۸۹۴ء دفعہ ۵۷۔ (۳) جو قانون ۱۸۷۸ء کے دفعہ ۶۶ کے بجائے وضع ہوا ہے۔ ۵۸ و ۵۹ وکٹوریا باب ۲۴

کے تحت کسی چالان یا مخبری کی سماعت و تصفیے میں معاہدۂ خدمت کے ذیل۔ ان کے شوہر و زوجگان شہادت دینے کے قابل سمجھے اور تصور کیے جائیں گے۔ اور ان سب قوانین سے زیادہ اہم ـــــ قانون ترمیم قانون تعزیرات سنہ ۱۸۸۵ء (۴۸-۴۹ وکٹوریا باب ۶۹) دفعہ ۲۰ ہے۔ اس کی رو سے "ہر شخص جس پر اس قانون کے تحت کوئی الزام ہو یا جس پر موجودہ ملکۂ معظمہ کے چوبیسویں اور پچیسویں سنہ جلوس کے قانون باب ۱۰۰ اور دفعات ۴۸ اور ۴۲ تا ۵۰ (بشمول ہر دو دفعات ۴۲ و ۵۰) کے یا ان میں سے کسی دفعہ کے تحت کوئی الزام ہو۔ تو اس کا شوہر یا اس کی زوجہ ایسے الزام کی سماعت کی ہر نوبت پر سوائے بڑی جیوری کے روبرو سماعت کے شہادت دینے کے قابل ہوں گے۔ لیکن ان کو شہادت دینے پر مجبور نہیں کیا جا سکے گا۔" ان الزامات میں جن میں کوئی ملزم شخص موخر الذکر قانون کی وجہ سے گواہی دینے کے قابل کیا گیا ہے۔ بھگا لیجانا زنا بالجبر۔ حملہ برائے لواطت۔ اور عورت و مرد سے متعلق مختلف جرائم جن میں سے بعض کو ۱۸۸۵ء میں پہلی دفعہ جرم قرار دیا گیا تھا شامل تھے۔ اور ان الزامات میں جن میں کوئی ملزم شخص دوسرے قوانین موضوعہ کی رو سے گواہی دینے کے قابل بنایا گیا تھا۔ ان اشخاص کے خلاف الزامات تھے جن میں فروخت منشیات کا اجازت نامہ دیا گیا ہو۔ اور خلاف ورزی خاص معاہدات خدمت و الزامات توہین تحریری شامل تھے۔ الزام جرم سنگین میں ملزم شخص کے گواہی دینے کے قابل ہونے کی ایک ہی مثال قانون ترمیم قانون تعزیرات سے ملتی ہے۔ اور اس کے نہ صرف شہادت دینے کے قابل ہونے بلکہ شہادت دینے پر

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ:- قانون ترمیم قانون ضبطی ۱۸۹۵ء (دفعہ ۵-۵۸ و ۵۹ وکٹوریا باب ۲۸) قانون غلط اطلاع آتش زنی ۱۸۹۵ء (دفعہ ۲-۵۸ و ۵۹ وکٹوریا باب ۲۷) قانون کارخانہ و دکان ۱۸۹۵ء (دفعہ ۴۹-۵۸ و ۵۹ وکٹوریا باب ۳۷) قانون انسداد عمل ہائے ناجائز خلاف اخلاق ۱۸۹۵ء (دفعہ ۲-۶۰ و ۶۱ وکٹوریا باب ۶۰) قانون انسداد حادثات بوجہ کرشین ۱۸۹۷ء (دفعہ ۵-

مجبور کیے جا سکنے کی ایک ہی مثال قانون شہادت ۱۸۵۱ء میں ملتی ہے۔ اس قانون کی رو سے کسی شاہراہ کی تعمیر نہ کرنے یا کسی شاہراہ وغیرہ میں امر باعثِ تکلیف پیدا کرنے کے کسی چالان و نیز کسی دوسرے چالان یا کارروائی میں جو محض کسی دیوانی حق کی سماعت کے لیے کی گئی ہو۔ مدعی علیہ شہادت دینے کے قابل ہوتا۔ اور شہادت دینے پر مجبور کیا جا سکتا ہے۔

۱۸۷۸ء ہی میں حکومت نے ان قوانین موضوعہ کے اصول کے مطابق اس امر کا فیصلہ کرنے کی ایک کوشش کی۔ اس سال کے مسودہ مجموعہ تعزیرات میں ایک فقرہ تھا۔ کہ ہر شخص جس پر قابل چالان جرم کا الزام ہو۔ بیان دے سکتا ہے۔ جس کے متعلق اس سے جرح کی جا سکے گی وغیرہ۔ لیکن اس کے ساتھ یہ اہم استثنیٰ بھی رکھا گیا تھا کہ "مدعی علیہ کو مثل گواہ کے حلف لینا ضروری نہ ہوگا۔ نہ وہ جھوٹے بیان دینے کی بنا پر کسی سزا کا مستوجب ہوگا" کمشنر صاحبان (لارڈ بلاکبرن۔ باری جسٹس لش جسٹس اور سر جیمس فٹز جیمس اسٹیفن کیو سی

(Lord Black. burs,
Barry, j. Lush, j, and Lord James) fitz-James stephen Q.C.

جن کے حوالہ یہ مسودہ کیا گیا تھا۔ قانون میں اتنے اہم تغیر کی مصلحت کے متعلق منقسم الرائے تھے۔ لیکن فی الجملہ ان کی رائے تھی کہ "اگر ملزم کو اپنی جانب سے شہادت دینے کی اجازت دی جائے تو اس کو انھیں شرائط پر گواہی دینی چاہیئے جن پر دوسرے گواہ گواہی دیتے ہیں۔ صرف جرح کے متعلق چند تحفظات اس کو حاصل ہونا چاہئے۔" انھوں نے ایک فقرہ پیش کیا جو بعد میں مجموعۂ تعزیرات کے دوسرے مسودات میں شامل کیا گیا۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ شخص ملزم اور اس کا شوہر یا اس کی زوجہ گواہی دینے کے قابل ہوں گے۔ لیکن ان کو گواہی دینے پر مجبور نہیں کیا جا سکے گا۔ ان پر جرح بھی ہو سکے گی لیکن اگر جرح ان کے اعتبار کے متعلق ہو تو عدالت اس پر قیود قائم کر سکے گی۔ ۱۸۸۰ء

کا ایک مسودہ دارالعوام کی ایک منتخب کمیٹی کے سپرد کیا گیا جس کے اجلاس دارالعوام کی برخاست کی وجہ سے پورے نہ ہو سکے۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس وقت سے آج تک مجموعۂ تعزیرات کا کوئی دوسرا مسودہ پیش نہیں ہو سکا۔ لیکن سالہائے سال تک مرحوم لارڈ براموِل (Lord Bramwell) نے دارالامرا میں اور عہدہ داران قانون نے دارالعوام میں فوجداری شہادت کے مسودات پیش کئے۔ جن کا مطلب بھی وہی تھا۔ جو مسودۂ مجموعۂ تعزیرات کے فقرے کا تھا کہ ملزم اشخاص گواہی دینے کے قابل ہوں گے۔ اور لارڈ براموِل کے مسودات دارالامرا سے اکثر منظور کئے گئے۔ ۱۸۸۸ء میں حکومت کے مسودے پر دارالعوام میں بخوبی بحث ہوئی۔ اور گو اس کی قوی تائید بھی کی گئی لیکن وہ اس وجہ سے قانون نہیں بن سکا کہ آیرستانی ارکان آیرستان کو اس اطلاق سے مستثنیٰ کرانے میں کامیاب نہ ہو سکے[1]۔

۵۳۸

بالآخر ۱۸۹۸ء میں قانونِ شہادت فوجداری ۱۸۹۸ء ۶۱ و ۶۲ وکٹوریا باب ۳۶ جو "ترمیم قانونِ شہادت کے لیے ایک قانون تھا" وضع ہوا۔ اس کو شاہی منظوری ۱۲۔ اگست کو ملی۔ اور وہ ۱۲ اکتوبر سے نافذ کیا گیا لیکن اس سے پہلے اس عام اصلاح کی جو اتنے طویل عرصے سے یہاں کا کام کوششیں ہو رہی تھیں۔ بہت سے برطانوی نوآبادیات[2] میں قانون بنا دیا گیا تھا۔

[1] دیکھئے ہانسارڈ جلد ۳۲۲ صفحہ ۶۸ تا ۱۴۲۷۔ اس مسودہ کی تائید میں سر سی رسل (کیو سی) سر ہنری جیمس کیو سی۔ مسٹر فنلے (کیو سی) مسٹر ملوین۔ مسٹر ڈونالڈ کرافرڈ۔ مسٹر براڈلا۔ مسٹر ماڈن۔ سر ایڈورڈ کلارک (کیو سی) سالیسٹر جنرل۔ مسٹر اے۔ جی بالفور اور دوسروں نے تقریریں کیں۔

[2] ایک قانون موضوعہ میں جو نو آبادی وکٹوریا میں آخر ۱۸۹۶ء میں نافذ ہوا حکم ہے کہ ملزم شخص یا اس کی زوجہ یا شوہر کی شہادت چار قیود کے ساتھ قابل ادخال ہو گی۔ یعنی (۱) شہادت جبری نہیں ہو گی (۲) ملزم کی زوجہ یا اس کا شوہر بغیر منظوری ملزم بطور گواہ طلب نہیں کیا جا سکے گا (۳)

اس قانون میں جس کے پہلے دفعہ کو حفظ کر لینا شاید مفید ہوگا۔ یا کم از کم اس کو گھڑی گھڑی پڑھنا چاہیے۔ اس میں حکم ہے کہ ہر شخص جس پر کسی جرم کا الزام ہے اور ایسے شخص کی زوجہ یا شوہر (اپنے یا اپنے ساتھی مدعی علیہم کی جواب دہی میں) کارروائی کی ہر نوبت پر شہادت دینے کے قابل ہوگا۔ لیکن ان آخری جملوں کا مطلب یہ نہیں سمجھنا چاہیے کہ وہ بڑی جوری کے سامنے یا تخفیف سزا کے لیے عذر (اقبال جرم پیش کرنے اور حکم سزا سے پہلے شہادت دے سکے گا۔[۳] لیکن اس حکم پر سات قیود ہیں۔ اور پانچویں قید کے خود بھی تین قیود ہیں۔ یہ سب حسب ذیل ہیں۔

۱۳۹ ہ

۱۔ ملزم کو بطور گواہ طلب نہیں کیا جا سکے گا۔ سوائے اس کے کہ

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ (اگر ملزم کے لیے کوئی وکیل نہ ہو) تو اس کے شہادت دینے سے پہلے عدالت کو تحریری طور پر اسے تنبیہ کر دینا چاہیے کہ شہادت دینا اس کا اختیاری فعل ہے۔ اور یہ کہ اس پر جرح کی جائیگی۔ اور (۲) کسی ملزم کے اپنی جانب سے گواہی نہ دینے پر کوئی تنقید نہیں کی جانی چاہیے۔ دوسری نوآبادیات کے اسی قسم کے قوانین حسب ذیل ہیں۔ کنیڈا: قانون شہادت کنیڈا ۱۸۹۳ء۔ آسٹریلیا: نیو ساؤتھ ویلز قانون ترمیم قانون تعزیرات و شہادت ۱۸۹۱ء نشان ۵۔ ساؤتھ آسٹریلیا ۴۴ و ۴۷ وکٹوریا ۲۴۵ ۱۸۸۲ء اور قانون ترمیم مزید شہادت ۱۸۸۹ء نشان (۴۲۵)۔ کوینس لانڈ۔ قانون ترمیم قانون تعزیرات ۱۸۹۲ء نشان (۴۳)۔ مغربی آسٹریلیا۔ قانون شہادت بمقدمات فوجداری ۱۸۹۱ء نشان (۸)۔ نیوزی لانڈ: قانون تحقیقات سرسری بمقدمات قابل چالان ۱۸۹۳ء نشان ۷۴۔ ہندوستان میں ملزم سے عدالت سوال کر سکتی ہے۔ لیکن مجموعہ ضابطہ فوجداری ۱۸۹۸ء (نشان ۱۔ ۱۸۸۲ء) کی رو سے اسے حلف نہیں دیا جا سکتا۔ قانون شہادت فوجداری ۱۸۹۸ء کو اس کتاب کے ضمیمہ میں چھاپا گیا ہے۔ متون دیگر قوانین مذکورہ بالا کے لیے دیکھیے ضمیمہ قانون شہادت فوجداری مطبوعہ بیرورتھ صفحات ۹۳ تا ۱۰۷۔

[۳] ملکہ بنام ماکڈونل ۲۵ ٹائمز لا رپورٹ ۸۰۸۔

[۴] ملکہ بنام رہوڈس ۱۸۹۹ء۔ اکوینس بنچ ۷۷۔

[۵] ملکہ بنام ہاکنس ۶۴ جسٹس آف دی پیس ۸۰۸ از ڈارلنگ جسٹس۔

اس نے خود درخواست کی ہو۔

۲- شہادت دینے سے قاصر رہنے پر استغاثہ کی جانب سے کوئی تنقید نہیں کی جائے گی۔ یہ قید جج سے متعلق نہیں ہے جج کو حق تنقید ہے اور وہ کلیتہً اس کی صوابدید پر منحصر ہے[1]۔

۳- زوجہ یا شوہر کو سوائے ان صورتوں کے جو فہرست کے مصرحہ قوانین موضوعہ میں سے کسی کے تحت آتے ہیں[2]۔ اور باوجودیکہ ان میں دوزوجی (دبگمی) یعنی ایک زوج کی زندگی میں دوسرے سے نکاح کرنے کا جرم داخل نہیں ہے۔ (زیادہ تر عورتوں کے خلاف جرایم کی صورتیں ہیں) بغیر درخواست ملزم گواہی دینے طلب نہیں کرنا چاہئے۔

۴- دوران ازدواج کی اطلاعات کو فاش کرنے مجبور نہیں کرنا چاہئے یہ قید ترمیم قانون شہادت ۱۸۵۳ء ۱۶ و ۱۷ وکٹوریا باب ۸۳ دفعہ ۳ سے نقل کی گئی ہے۔

---

[1] ملکہ بنام رہوڈس۔ دیکھو اوپر۔ کابیس بنام ملکہ ۱۹۴۲ء۔ مقدمات مرافعہ ۱۶۵ یہ اعلیٰ عدالت نیوساؤتھ ویلز سے ایک مرافعہ تھا۔

[2] یہ اصل قوانین حسب ذیل تھے:- قانون آوارگان ۱۸۲۴ء ۵ جارج چہارم باب ۸۳۔ اور قانون غربا (اسکاٹ لینڈ) ۱۸۴۵ء ۸ و ۹ وکٹوریا باب ۸۳ دفعہ ۸۰ (زوجہ یا خاندان کو چھوڑ دینا) قانون جرایم خلاف جسم ۱۸۶۱ء ۲۴ و ۲۵ وکٹوریا باب ۱۰۰ دفعات ۴۸ تا ۵۵۔ (زنا بالجبر وغیرہ۔ لیکن دفعات ۴۹ تا ۵۱ منسوخ کئے گئے ہیں)۔ قانون جائداد زنان منکوحہ ۱۸۸۲ء ۴۵ و ۴۶ وکٹوریا باب ۷۵، دفعات ۱۲ و ۱۶۔ قانون ترمیم قانون تعزیرات ۱۸۸۵ء ۴۸ و ۴۹ وکٹوریا باب ۶۹ (مختلف جرایم صنفی) و قانون انسداد بیرحمی اطفال ۱۸۹۴ء ۵۷ و ۵۸ وکٹوریا باب ۴۱۔ لیکن بعد میں ان میں سے بعض قوانین میں ترمیمات کی گئی ہیں۔ اور اس فہرست میں بعض اور قوانین کا اضافہ کیا گیا ہے مثلاً ایک زوج کی زندگی میں دوسرے سے نکاح کرنے کے جرم کے الزامات میں ملزم کی زوجہ یا شوہر استغاثہ یا جوابدہی کے لیے بغیر رضامندی ملزم گواہی میں طلب کیا جا سکتا ہے۔ (قانون دادرسی فوجداری ۱۹۱۴ء دفعہ ۲۸) اور گو ترکمن (قانون

د۔ کوئی ایسا سوال نہیں کیا جا سکے گا جس سے سوائے عاید کردہ الزام کے کوئی اور جرم یا ملزم کا برا چال چلن ظاہر ہوتا ہو سوائے اس کے کہ یا تو

(الف) اس کا ایسا ارتکاب جرم یا ایسے جرم کی بنا پر مجرم ٹھیرایا جانا اس کو فی الوقت عاید کردہ الزام جرم کا مجرم ثابت کرنے کے لیے قابل ادخال شہادت ہو۔ یا

(ب) اس نے شخصی طور پر یا اپنے وکیل کے ذریعے سے چالان کے گواہوں پر اپنے چال چلن کو اچھا ظاہر کرنے سوالات کیے ہوں یا اپنے اچھے چال چلن کی شہادت دی ہو۔ یا جواب دہی کی نوعیت یا اس کا طریقہ ایسا ہو کہ چالان یا چالان کنندہ کے گواہوں کے چال چلن پر الزام عاید ہوتا ہو۔ یا

۵۴۰　(ج) اس نے کسی اور شخص کے خلاف جس پر اسی جرم کا الزام ہو شہادت دی ہو۔

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ:- سزا دہی کو ترگمن ۱۹۰۸ء دفعہ ۴ تفصیل کے لیے دیکھیے شہادت از فیپسن طبع ششم ۴۵۵ - ۴۵۷ -

[1] دیکھیے ملک بنام چیٹسن ۱۹۰۹ء ۲ کنگس بنچ ۹۴۵ - نیز داشتن مال مسروقہ کے الزام میں دیکھو قانون سرقہ ۱۹۱۶ء دفعہ ۴۳ - (جس کی رو سے قانون انسداد جرائم ۱۸۷۱ء دفعہ ۱۹ کو منسوخ کیا گیا) ۳۴ و ۳۵ وکٹوریا باب ۱۱۲ دفعہ ۱۹ کو منسوخ کیا گیا۔ اور دیکھیے بیچے دفعہ ۲۵ -

[2] دیکھیے بیچے دفعہ ۲۵ وغیرہ -

[3] ملزم کا مستغیث کو جرح میں جھوٹا کہنا ان الفاظ کے بموجب الزام لگانا نہیں ہے۔ وغیرہ۔ ملک بنام روس ۱۹۱۳ء - ا۔ کنگس بنچ ۱۰۲ - ۱۰ لا جرنل کنگس بنچ ۶۰ کراؤن کیسس ریزروڈ -

اور دیکھیے ملک بنام برنج وائٹ ۱۹۱۰ء - ا۔ کنگس بنچ ۱۳۱ -

[4] جب دو مشترک چالان شدہ اشخاص میں سے ایک گواہی دے اور دوسرے کو مجرم بتلائے تو دوسرے کو حق جرح ہوگا۔ ملک بنام ہاڈون ۱۹۱۰ء - ا۔ کنگس بنچ ۵۲ - ۸۰ - ۱۷ لا جرنل کنگس بنچ ۱۸۸

۶- شہادت کٹہرہ گواہان سے دی جائے گی بجز اس کے کہ عدالت کوئی اور حکم دے۔

۷- ملزم کو غیر حلفی بیان دینے کا اختیار رہے گا (جیسا کہ اس کو اس قانون کے پہلے تھا)۔

یہ ہے دفعہ اول۔ اور یہ ہیں قانون شہادت فوجداری ۱۸۹۸ء ۶۱ و ۶۲ وکٹوریا باب ۳۶ کے اعظم احکام ــــــــ اور یہ ایسا قانون موضوعہ ہے جو قانون سازی کا نہایت ہی کامیاب نمونہ ثابت ہوا ہے۔ دوسرے دفعات کی رو سے حکم ہے کہ جب جوابدہی کی جانب سے جو گواہ طلب ہو وہ صرف ملزم ہی ہو تو چاہئے کہ ان کی شہادت ختم ہوتے ہی اس کو طلب کرنا چاہئے۔ (دفعہ ۲)۔ حق جوابدہی میں توسیع نہیں ہوگی نہ (دفعہ ۳) کوئی صورت جس میں قانون عمومی کی رو سے شوہر یا زوجہ دوسرے کی منظوری بغیر طلب کئے جا سکتے ہوں اس قانون سے متاثر نہ ہوگی۔ (دفعہ ۴ ضمن ۲)۔ قانون ہذا باوجود اس کے نفاذ کے وقت متعدد قوانین کے نافذ ہونے کے تمام فوجداری کارروائیوں سے متعلق ہوگا۔ لیکن وہ ان کارروائیوں سے متعلق نہ ہوگا جو کسی شاہراہ کی مرمت نہ کرنے کے جرم خفیف کی بنا پر کسی ضلع کے باشندوں کے خلاف کی گئی ہوں۔ اور نہ وہ فوجی عدالتوں سے متعلق ہوگا۔ (بجز اس کے کہ

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ:- کراؤن کیس ریزرنڈ۔ اور ایسے گواہ پر استغاثہ کی جانب سے بھی نہ صرف اس کی گواہی کو ناقابل اعتبار ثابت کرنے بلکہ اس کو مجرم ظاہر کرنے کے لیے بھی جرح ہو سکتی ہے۔ ملکہ بنام رونالڈ ۔ ۲ جسٹس آف دی پیس ۱۴۴۔

لہ دیکھیے "دی ٹائمز" مورخہ ۱۵ نومبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۷ جس میں ایورسٹون چیف جسٹس نے کہا ہے کہ اس قانون کو باقی رکھنے کی حمایت میں آرا کی نہایت زیادہ اکثریت ہے۔

سہ دیکھیے ملکہ بنام لارڈ آف لندن ۔ ۱۱ کوئنس بنچ ۔ ڈیویژن بر صفحہ ۷۷۷ ۔ اور اوپر دفعہ ۱۱۷۔

سہ دیکھیے قانون فوج (جو ۱۸۸۱ء میں وضع ہوا تھا) قوانین موضوعہ ازچٹی عنوان "آرمی"

احکام قوانین موضوعہ کی رو سے وہ فوجی عدالتوں سے متعلق کیا گیا ہو)۔اور یہ قانون ایرستان سے بھی متعلق نہ ہوگا۔ (دفعہ ۷)

وہ تجربہ جو دفعہ (۲۰) قانون ترمیم تعزیرات ۱۸۸۵ء جس کی رو سے ملزم اشخاص کو زنا بالجبر وغیرہ جرائم کے الزامات پر شہادت دینے کی اجازت دی گئی تھی۔ کے تحت حاصل ہوا تھا۔ اور اس سے کم حد تک وہ تجربہ جو دوسرے کم اہم قوانین موضوعہ جن کی رو سے ملزموں کو کم سنگین جرائم میں شہادت دینے کی اجازت دی گئی تھی۔ سے حاصل ہوا تھا۔ عام قانون شہادت فوجداری کے نفاذ و اطلاق میں بہت مفید ثابت ہوا۔ اور گو متذکرۃ الذکر قانون کے متعلق پھر بھی بہت مباحثے ہوئے ہیں لیکن اس سے کم جو مذکورۂ بالا تجربہ نہ ہونے کی صورت میں ہوتے۔ بہت جلد امر عدالتی طور پر تصفیہ پا گیا کہ ملزم بڑی جیوری کے روبرو گواہی نہیں دے سکتا[۱]۔ و نیز یہ امر بھی کہ اس قانون کا اطلاق عام ہوگا۔ اور اسی لیے کسی ایسے شخص کی گواہی کے متعلق جس پر ان خاص قوانین مثلاً قانون انسداد بیرحمی اطفال کے تحت کوئی الزام ہو جن کی رو سے اس کو گواہی دینے کے قابل بنایا گیا تھا۔ سمجھا جائے گا کہ وہ عام قانون کے تحت دی گئی ہے[۲]۔ اور یہ کہ جب ملزم خود گواہی دے لیکن گواہوں کو طلب نہ کرے تو وکیل چالان کو چاہیے کہ ملزم کی شہادت کے بعد ہی اپنے مقدمے کا خلاصہ بیان کردے۔ اور اپنی اس تقریر میں وہ ملزم کی گواہی پر تنقید بھی کر سکتا ہے[۳]۔

اس امر پہ قرارداد دیں ہیں کہ مستغیثہ کو مخمور فاحشہ کہنا[۴]۔ یا یہ کہ الزام اقدام

اہم ۵

---

[۱] ملکہ بنام رہوڈس ۱۸۹۹ء ۱۔ کوئینس بنچ ۷۷۔ کراؤن کیسس ریزرفڈ

[۲] چارناک بنام مرچنٹ ۱۹۰۰ء ۱۔ کوئینس بنچ ۴۷۴۔

[۳] ملکہ بنام گاروڈنر ۱۸۹۹ء ۱۔ کوئینس بنچ ۱۵۰۔ کراؤن کیسس ریزرفڈ

[۴] ملکہ بنام ہوس ۱۸۹۹ء ۳۴ سالیسٹرز جرنل ۲۱۹۔ از ڈے جسٹس۔

نیں اس کے متعلق یہ کہنا کہ وہ جو کچھ کہ اس کے ساتھ کیا گیا اس پر راضی تھی[1]
اس کے چال چلن پر دفعہ ۱- (الف) کے تحت الزام عائد کرنا ہے۔ و نیز
یہ امر بھی قرار دے دیا گیا ہے کہ جب چار اشخاص کو قانون بابت سنہ ۱۸۷۴ء
کے تحت مشترکاً چالان کیا گیا ہو۔ اور ان میں سے ایک شخص گواہی
دے تو اس پر ان معاملات کے متعلق جرح ہو سکے گی جو اس معاملہ
کے جس پر چالان مبنی ہو چند دنوں کے اندر واقع ہوا ہو۔[2]

اس قانون کے دفعہ (۴) کے تحت جس کی رو سے شخص ملزم
جس پر اس قانون کی فہرست کے مصرحہ قوانین کے تحت کوئی جرم لگایا گیا ہو
کی زوجہ یا شوہر کو چالان یا ملزم کی جانب سے رضامندی ملزم کے بغیر
طلب کیا جا سکتا ہے۔ ایک عجیب سوال مقدمہ ملکہ بنام[3] بریزل
(Reg v. Branzil) میں پیدا ہوا۔ اس مقدمے میں ملزم کو دفعہ (۵)
قانون ترمیم تعزیرات سنہ ۱۸۸۵ء کے تحت ایک تیرہ سال سے زیادہ
لیکن سولہ سال سے کمسن لڑکی سے مجامعت کرنے کی بنا پر چالان کیا گیا
تھا۔ ملزم اور لڑکی ایک میلے سے دو تین ہفتوں کے لیے چلے گئے تھے
اور متعدد مقامات میں مل کر رہے تھے۔ ان کے گھر واپس آنے پر
لڑکی کے باپ نے ملزم سے کہا تھا کہ اس کو لڑکی سے شادی کر لینی چاہیے
اور ملزم نے اس سے اتفاق کر لیا تھا۔ اور گرجے میں ان کی نسبت کا
اعلان کر دیا گیا تھا۔ نکاح کا دن بھی مقرر ہوا تھا۔ لیکن ملزم اس دن آیا نہیں

---

[1] ملکہ بنام فشر سنہ ۱۸۹۹ء از ڈے جسٹس ۴۳ سالیسٹر جرنل ۲۱۰ - ملکہ بنام رائٹ ۵ رپورٹ مقدمات مرافعہ ۱۴۲ - از فیلمور جسٹس۔ اس کے خلاف میں دیکھئے مقدمہ ملکہ بنام تھیمان ۲۱ کاکس ۵۱۱ - از جلف جسٹس ۱۲۰ - اخبار لا ٹائمز صفحہ ۷۰ - از لارڈ الورسٹون میر مجلس - اور ملکہ بنام بگن سنہ ۱۹۱۲ء انگلش بنچ ۲۱۳-۲۱۰ - از ایوری جسٹس

[2] ملکہ بنام بینیر - فروری سنہ ۱۸۹۹ء صدر عدالت فوجداری از سر فارسٹ فولٹن کیوسی - قانون شہادت فوجداری از جلف ۶۸

[3] ملکہ بنام بریزل سنہ ۱۸۹۹ء - اجلاس سسکس از ... جسٹس - لا جرنل مورخہ ۲۰ مارچ سنہ ۱۸۹۹ء -

اس پر فوجداری کی کارروائی شروع کردی گئی تھی۔ اس کے شروع ہونے کے بعد دوران تحقیقات میں ملزم نے لڑکی سے نکاح کرلیا تھا۔ چالان کے لڑکی کو گواہی میں پیش کرنے پر ملزم کی جانب سے حجت کی گئی کہ لڑکی (جو اب ملزم کی زوجہ بن گئی تھی) ملزم کے خلاف صرف گواہی دینے کے قابل ہے۔ اسے گواہی دینے پر مجبور نہیں کیا جاسکتا ہے۔ ولس جسٹس (Wills, J.) نے کہا کہ "وہ نہیں جانتے کہ پارلیمنٹ کے قانون کا منشا کیا تھا۔ اور وہ نہیں سمجھتے کہ کوئی اور شخص بھی اس کو جانتا ہے"۔ قابل جج کے دریافت کرنے پر لڑکی نے شہادت دینے سے انکار کیا۔ اور انھوں نے اس سوال کا تصفیہ کرنے کے بغیر اس کو کٹہرے سے جانے کی اجازت دے دی۔ اور جوری نے ملزم کو بری کردیا۔ اس مقدمے کے بعد قرار دیا گیا ہے کہ اس صورت میں بھی جب کہ زوجۂ ملزم کو بغیر رضامندی ملزم چالان کی جانب سے بطور گواہ طلب کیا گیا ہو۔ اس کو بغیر خود اس کی رضامندی کے شہادت دینے پر مجبور نہیں کیا جاسکتا۔ بجز اس کے کہ قانون موضوعہ کی رو سے ایسا حکم صراحتاً دیا گیا ہو۔ جیسا کہ قانون جائداد زنان منکوحہ سنہ ۱۸۸۲ء دفعہ (۱) میں دیا گیا ہے۔[۱]

ملزم کے اپنی جانب سے حلفاً شہادت دینے کے استحقاق سے استفادہ کرنے میں قاصر رہنے پر چالان کی جانب سے تنقید کو قطعاً منع کردیا گیا ہے۔ (اسی سلسلے میں ملحوظ رکھئے کہ ملزم کو ہمیشہ حق تھا اور اب بھی ہے کہ وہ ایک غیر حلفی بیان دے جس کے متعلق اس پر جرح نہیں کی جاسکتی)۔ گو اگر ایسی تنقید کی جائے تو حکم سزا جو دیا جائے سرسری تحقیقات یا چالانی کارروائی کے بعد صادر ہوا ہو لازمی طور پر نادرست نہیں سمجھا جائیگا۔[۲]

۵۴۲

---

[۱] لیچ بنام ملک سنہ ۱۹۱۲ء مقدمات مرافعہ ۳۰۵۔ ملک بنام کاسٹر R. v. Acaster ۱۰۶ لاٹائمز ۴۰۴۔ اس کے خلاف دیکھئے مقدمہ ملک بنام انس ۴۳ لا جرنل ۶/۶۔ جو اب قانون نہیں ہے۔ اسی سلسلے میں ملحوظ رکھئے کہ انگریزی قانون کی رو سے بارہ سال کی لڑکی کے ساتھ نکاح نہیں ہوسکتا۔

[۲] ملک بنام ڈنکان ۲۲ ٹائمز لا رپورٹ ۶۲۰۔ راس بنام بائڈ (۱۰) امکاٹش لا رپورٹ ۵۰۷۔ مائی بنام ہاگ

لیکن انگلستان و اسکاٹ لینڈ میں گو بہت سی برطانوی نوآبادیات میں[1] نہیں۔ جج کو تنقید کا قطعی اختیار تمیزی حاصل ہے اور اس صواب دید کے متعلق کوئی عام اصول قرار نہیں دیا جاسکتا[2]۔ گو یہ صائب رائے دی گئی ہے کہ جج کو اس وقت تنقید کرنی چاہیئے جب کہ ملزم استغاثہ کے گواہوں پر دروغ حلفی کا الزام لگائے۔ اور جج جانتا ہو کہ اصلیت کیا ہے؟ جج کی تنقید کرنے کے خطرہ اور اس امکان کے لحاظ سے (جو مرورِ زمانہ کے ساتھ زیادہ ہوتا جائے گا) کہ جیوری (یا اس کے ارکان میں سے بعض یا کوئی ایک) ملزم کی گواہی دینے کی قانونی قابلیت[3] سے واقف ہو جائے گی۔ اور اس کے شہادت دینے میں پس وپیش کرنے سے اس کے خلاف نتائج نکالے گی۔ ملزم کے مشیروں کا موقف ایسا ہو جاتا ہے کہ اس کی دشواریوں میں مبالغہ نہیں کیا جاسکتا۔ اگر اسے کٹہرے میں بھیجتے ہیں تو دروغ حلفی میں چالان ہونے اور مضر جرح کے خطرات رہتے ہیں۔ کٹہرے میں اسے نہ بھیجے تو مضر تنقید جو ممکن ہے کہ جج کرے اور مخالفانہ رائے جو اگر یقیناً نہیں تو بہ گمان غالب جیوری قایم کرے گی۔ کے خطرات سے سابقہ پڑتا ہے[4]۔ اس صورت حال کی عذرات عدم موجودگی سے

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ۔ M, Attee v Hogg ایضاً ۱۸۰۱ء۔ جس کو چاناک بنام مرچینٹ ۱۹۰۲ء۔ ا۔ کو ینس بنچ ۴۷۴ میں ممیز کیا گیا ہے۔

[1] کینیڈا۔ نیوزی لانڈ اور وکٹوریا میں جج کے تنقید کرنے کو منع کیا گیا ہے۔

[2] ملکہ بنام رھوڈس ۱۸۹۹ء۔ ا۔ کو ینس بنچ ۷۷۔ کراؤن کیسس ریزرفڈ۔ کاپس بنام ملکہ ۱۹۰۲ء مقدمات مرافعہ ۲۵۰۔

[3] اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اب تقریباً ہر شخص جس کو بطور رکن جیوری کام کرنے کے لیے طلب کیا جاتا ہے اچھی طرح واقف ہوتا ہے کہ قیدی اگر چاہے تو شہادت دے سکتا ہے۔ اور غالباً ہر روز جیوریاں ان ملزمین کو جو شہادت دینے سے انکار کرتے ہیں روزافزوں شبہ کی نظر سے دیکھتے رہتے ہیں۔" سالیسیٹر جنرل مورخہ ۹ مارچ صفحہ ۲۲۰۔ بعض تنقید بر مقدمۂ ملکہ بنام بنٹ۔ آگے۔

[4] اس امر پر مفصل بحث کے لیے دیکھو قانون شہادت فوجداری از مئیر دیتھ (Butterworth's Crim. Evedence)

اچھی توضیح ہوتی ہے۔ جیسا کہ ملکہ بنام بنٹ[1] (Reg v. Bennet) کے جدید مقدمے سے ظاہر ہے۔ قیدی کو یارموتھ (Yarmouth) میں اپنی زوجہ کو قتل کرڈالنے کی بنا پر چالان کیا گیا تھا۔ اور اصل جواب دہی جو تھی وہ ایک ایماندار لیکن برخود غلط گواہ کی اس شہادت پر مبنی تھی۔ اور جس کی کوئی تائید بھی نہیں کی گئی تھی کہ اس نے قیدی کو اس وقت یا اس وقت سے قریب جب کہ ارتکاب قتل ہوا تھا کرایڈن (Croyden) میں دیکھا تھا۔ قیدی کے خلاف اس سے زیادہ کوئی امر موثر نہیں ہو سکتا تھا کہ وہ اپنی عدم موجودگی کی اپنی شہادت سے تائید نہ کرے۔ اور اسی لیے وہ مجرم ٹھیرایا اور پھانسی چڑھایا گیا۔

اگر قیدی کی جانب سے کوئی وکیل نہ ہو تو جج کو چاہیئے کہ قیدی کو مطلع کردے کہ اسے شہادت دینے کا حق ہے۔ لیکن اگر جج اس میں قاصر رہے تو یہ بیجا سماعت کی حد تک نہیں پہنچے گا۔ کیونکہ ہر شخص کے متعلق قیاس ہوتا ہے کہ وہ قانون سے واقف ہے۔[2]

جو قیدی اس قانون کے تحت عمداً غلط گواہی دے اس کو دروغ حلفی کی بنا پر چالان کیا اور مجرم ٹھیرایا جاسکتا ہے[3]۔ اور یہ بہت ہی احتیاط کی وجہ ہے کہ ایک جنوبی آسٹریلیائی قانون موضوعہ مصدرہ سنہ ۱۸۸۲ء نشان ۲۵۴ نے حکم دیا ہے کہ "وہ دروغ حلفی کے لیے اسی طرح چالان کیا۔ اور سزا پا سکے گا۔ جس طرح کہ کوئی دوسرا شخص جواب یا قبل ازیں گواہی دینے کے قابل ہوا لیکن دروغ حلفی

---

[1] ملکہ بنام بنٹ مارچ سنہ ۱۹۰۱ء صدر عدالت فوجداری۔

[2] ملکہ بنام سانڈرس سنہ ۱۸۹۹ء ۶۳ جسٹس آف دی پیس ۲۴

[3] کریمنل پلیڈنگس از آرچبولڈ طبع بست و چہارم از ریس و روم Archbold's Cr. p. by craies and Rooma پر صفحہ ۱۵۵ جہاں ملکہ بنام بارٹلے (میقات اسٹافرڈ سنہ ۱۸۹۹ء از ڈے جسٹس) کا حوالہ دیا گیا ہے۔ دروغ حلفی کے لیے دیکھیے اوپر دفعات ۵۵ تا ۵۹۔

کی بنا پر مجرم ٹھیرانے کا اثر یہ نہ ہوگا کہ دروغ حلفی کے ذریعے سے جو
برات حاصل کی گئی تھی وہ منسوخ ہو جائے۔ اور اس میں بھی کوئی شبہہ
نہیں ہے کہ دوبارہ چالان کرنا اس اصول کے خلاف ہوگا کہ ایک ہی
امر کے لیے کسی شخص کو دوبارہ تکلیف نہیں دینی چاہیئے۔ جب لنظماء
نے ایک شخص کو جو گزشتہ میقات میں قانون ترمیم تعزیرات
کے تحت ایک جرم کی بنا پر چالان کیا اور بری کر دیا گیا تھا۔ دروغ حلفی
کے الزام پر چالان کئے جانے کا حکم دیا تو ولس جسٹس (Wills. J) نے
بڑی جوری کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ "یہ کارروائی پوری غلط ہے اور
ہمارے قانون کے ایک مشہور اصول کی غلط فہمی پر مبنی ہے۔ یہ وہ
اصول ہے جو ہمارے نظام دادرسی کی بنیاد ہے کہ جب کسی امر کا
تصفیہ ایک مرتبہ عدالت انصاف میں ہو جائے تو وہی امر انھیں
فریقین کے درمیان پھر دوبارہ پیدا نہیں ہو سکتا۔ جس امر کی کوشش
کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ اس شخص کو دروغ حلفی کے لیے اس بنا پر چالان
کیا جائے کہ اس نے کہا تھا وہ اس الزام سے بے قصور ہے جو اس پر
لگایا گیا تھا۔ اور اس قصے کے واقعات سے اس نے انکار کیا تھا
جو اس کے خلاف کہے گئے تھے۔ یہ کلیتہً نیا تجربہ ہے اور ایسا ہے کہ
ان کا فرض ہے کہ وہ سختی سے اس کو ممنوع قرار دیں"[1] بڑی جوری نے
اس چالان کو نظر انداز کر دیا۔ لیکن اسی سال کچھ عرصے بعد وان ولیمس جسٹس
(Vaughan Williams) نے ایک ایسے ہی چالان سے پوری طرح
اتفاق ظاہر کیا۔ اور کہا کہ یہ اس لیے ضروری ہے کہ کہیں ملزمین یہ نہ
سمجھنے لگیں وہ کسی سزا کے خوف بغیر جھوٹ کہہ سکتے ہیں[2]۔ اور گو ممکن ہے
کہ ان صورتوں میں جہاں چالان دروغ حلفی کی تائید میں مزید یا بالکل

صد ۴۴۵

[1] لا ٹائمز مورخہ ۳۰ جولائی ۱۸۹۸ء بر صفحہ ۲۹۔

[2] لا ٹائمز یکم اکتوبر ۱۸۹۸ء۔

مختلف واقعات پیش کیے جائیں۔ اور ان صورتوں میں جہاں یہ نہ پیش کیے جائیں فرق کیا جاسکے۔ لیکن عدل گستری میں زیادہ سہولت اس میں ہوگی کہ چالانات دروغ حلفی کی اجازت دی جائے۔ جن کی تائید کے لیے یاد رہے صرف ایک گواہ کی شہادت ناکافی ہوتی ہے[۵۱]۔

---

۵۱ دیکھو پیچھے دفعہ ۶۰۳ -

{نوٹ :- قانون شہادت فوجداری کے مکمل متن کے لیے دیکھو آگے ضمیمہ بر صفحات ۷۰۶ تا ۹۰۶ آئل آئیم}
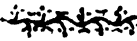
کتاب چہارم

عدالتی عملدرآمد کے چند مشاہدات اور اظہار گواہان کے چند اصول

حصۂ اول

عدالتی عملدرآمد کے چند مشاہدات

دفعہ ۶۲۳:۔ قواعد شہادت خصوصاً وہ جو شہادتِ امور نزاعی[1] سے متعلق ہوتے ہیں۔ اصول قانون ہوتے ہیں جن کو نظر انداز کرنے کا عدالت یا جج اتنا ہی حق نہیں رکھتے ہیں۔ جتنا کہ ملک کے قانون عمومی یا قانون موضوعہ کے کسی دوسرے حصے کو نظر انداز کرنے کا[2]۔ لیکن دوسرے وہ قواعد جو عدالتی عملدرآمد کو منضبط کرتے ہیں وہ کم غیر متبدل ہوتے ہیں۔ کیونکہ گو شہادت سننے اور منظور کرنے کے طریقے مستقل اصولوں سے منضبط

[1] ادپر دفعات ۸۶ و ۸۷۔

[2] اوپر دفعات ۸۰۔ ۸۱۔ ۱۱۶۔

ہوتے ہیں۔ تاہم مناسب مواقع پر ان میں تخفیف کرنے کا اختیار تمیزی عدالتوں کو حاصل ہوتا ہے۔ اور دراصل یہ نہایت ہی واضح حقیقت ہے کہ ان قواعد پر جو محض عدالتی ضابطے و طریقے ہوتے ہیں۔ ہر حالت میں عمل کرنے سے اغراض انصاف میں خلل ہی واقع ہوتا ہے۔ اور وہ پورے نہیں ہوتے ہیں۔

اس مضمون کو بیان کرنے کا سب سے آسان طریقہ یہ ہے کہ ایک مقدمے کے مدارج بیان کئے جائیں۔ اور پھر ان کے اہم امور سے متعلق عملدرآمد پر ہمارے پیش نظر مقصد کے لحاظ سے نظر ڈالی جائے۔ لیکن ان دونوں میں سے کسی ایک کام کو بھی کرنے سے پہلے یہ مناسب ہے کہ ہم سماعت مقدمے سے قبل کی چند کارروائیوں کی طرف توجہ منعطف کرائیں۔
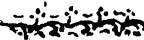
ص ۵۴۶

سماعت مقدمہ سے قبل کی کارروائیاں

	صفحہ اصل کتاب	صفحہ ترجمہ
ان دستاویزات کا معائنہ جو فریق مخالف کی حفاظت یا قبضے میں ہوں	۵۴۶	۹۸۲
از روئے قانون عمومی	۵۴۶	۹۸۲
تحت قانون شہادت ۱۸۵۱ء دفعہ ۶	۵۴۷	۹۸۴
ان دستاویزات کا انکشاف وغیرہ جو قبضہ یا اختیار فریق مخالف میں ہوں	۵۴۷	۹۸۴
معائنہ جائداد ارضی یا شخصی ...	۵۴۸	۹۸۶
معائنہ تحت قانون پیٹینٹ ..	۵۴۸	۹۸۶
فریق مخالف کو سوال بند دینا	۵۴۸	۹۸۷
سماعت مقدمہ سے قبل اقبال	۵۴۹	۹۸۸

دفعہ ۶۲۴: قانون عمومی نے یہ اصول قرار دیا تھا کہ "کوئی شخص اپنے مخالف کو اپنے خلاف مسلح کرنے پر مجبور نہیں"[1] اور اسی اصول کی پیش رفت میں وہ عام طور پر فریقین مقدمہ کو اجازت دیتا تھا کہ سماعت تک اس شہادت کو جس پر وہ بھروسہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں

[1] شلٹن مطبوعہ لگ ۲۳۶ الف اصول متعارفہ قانون از ونگیٹ ۶۶۵۔

ایک دوسرے سے مخفی رکھیں۔ اور ان میں سے کسی کو بھی مجبور نہیں کرتا تھا کہ وہ دوسرے کو زبانی یا اور شہادت جس سے اس کو اس کے مقدمے میں مدد ملتی ہو بہم پہنچائے[1]۔ یہ اصول کم از کم جب اس کو اس حد تک بڑھایا گیا تھا۔ اس دانشمندی پر مبنی نہیں تھا جو قانون عمومی کے اکثر حصّوں میں نظر آتی ہے[2]۔ لیکن اس نقص کی ایک حد تک اصلاح ہر فریق کی اس قابلیت سے ہو جاتی تھی جو انکشاف شہادت کے لیے نصفت میں درخواست پیش کرنے کے متعلق اس کو حاصل تھی —
لیکن یہ طریقہ پیچیدہ ہی تھا اور گراں خرچ بھی۔ ازمنۂ جدید میں قانون عمومی کی عدالتوں نے قدیم اصول کی سختی میں بہت کچھ کمی کرنا اپنے ذمے لے لیا اور آخر کار یہ مستقل عملدرآمد ہو گیا کہ جب کوئی دستاویز جس میں مقدمے کے دونوں فریقوں کا مشترک مفاد ہو ایک کی حفاظت یا قبضے میں ایسے حالات کے تحت ہو کہ وہ دونوں کے لیے امین سمجھا جائے تو عدالت فریق مخالف کو اگر وہ اس کے مقدمے یا جواب دہی کے لیے اہم ہو تو اس کا معائنہ کرانے اور اس کی نقل دینے کا حکم دے گی[3]۔
لیکن یہ بھی انصاف کی ضرورتوں کے لیے کافی نہیں تھا۔ اور

صفحہ ۸۴۷

---

۱ دیکھیے ازہولٹ پیر مجلس ۲۰ سا کلڈ ۲۶۳۔

۲ قانون کا یہ اصول غالباً قانون روما سے ماخوذ ہے۔ مجموعۂ قانون موضوعہ روما کتاب ۲ عنوان ۱۔ دفعہ ۴ قانون اسکاٹ لینڈ بھی یہی ہے کہ "کوئی شخص مجبور نہیں کہ اپنے مخالف دستاویزات کو دیدے"۔ اصولِ متعارفۂ قانون از ہالکرٹن ۱۰۰۔ انسٹی ٹیوٹ از ارسکن کتاب ۴ عنوان ۱۔ دفعہ ۵۲۔

۳۔ چارناک بنام لیلے ۵ اسکاٹ ۴۳۸۔ اسٹڈمان بنام آرڈن ۱۵ میسن وولزبی ۵۸۸ لے بنام بارلو اکسچیکر جلد ۱۔ ۸۰۰۔ بیٹر دیالی ٹن سالون آمنی بس کمپنی بنام ہاکنز ۴ ہرلسٹون ونارمن ۱۴۶۔ پیرالیس بنام ہاریسن ۸ کامن بنچ سلسلۂ نو ۶۱۷۔

اسی لیے آخر کار مقننہ نے دخل دیا اور قانون شہادت ۱۸۵۱ء ۱۴ و ۱۵ وکٹوریا باب ۹۹ کے دفعہ ۶ کی رو سے قانون عمومی کی اعلیٰ عدالتوں اور ان کے ہر جج کو مجاز گردانا کہ کسی فریق مقدمہ کی درخواست پر اس کے فریق مخالف کو قانونی کارروائی سے متعلق تمام دستاویزات کو جو اس کی حفاظت یا قبضے میں ہوں درخواست گزار کو معائنہ کرانے پر مجبور کریں اور اگر ضرورت ہو تو اسے نقول مصدقہ لینے دے یا ان دستاویزات کو باضابطہ طور پر اسٹامپ لگوائے۔ اور یہ سب ان تمام صورتوں میں جن میں اس قانون موضوعہ کے نفاذ سے پہلے عدالت نصفت میں کارروائی کرنے سے انکشاف دستاویزات کا حکم حاصل کیا جا سکتا تھا اور اسی قانون کی تعبیر میں قرار دیا گیا کہ (۱) اس کی وجہ سے قانون عمومی منسوخ نہیں ہوا ہے۔ اور اسی لیے ہر اس صورت میں جس میں کوئی فریق اس قانون سے پہلے معائنہ کا حکم حاصل کر سکتا تھا۔ اب بھی بلالحاظ اس قانون موضوعہ کے حاصل کر سکتا ہے[۱]۔ اور (۲) قانون عمومی کی عدالتوں کو جو اختیار اس قانون کی رو سے دیا گیا ہے وہ صرف ان صورتوں میں استعمال کیا جا سکتا ہے جن میں معائنہ کا حکم عدالت نصفت میں کارروائی کرنے سے حاصل کیا جا سکتا تھا۔ اور یہ کہ یہ عدالتیں مجاز نہیں کی گئی ہیں کہ کسی فریق کو مجبور کر سکیں کہ یہ ظاہر کرے۔ کہ آیا بعض دستاویزات اس کے قبضے میں ہیں یا آیا مقدمے سے متعلق کوئی اور کس قسم کے دستاویزات اس کے قبضے یا اختیار میں ہیں[۲]۔

دفعہ ۶۲۵: اس نقص کی اصلاح قانون ضابطہ قانون عمومی ۱۸۵۴ء

---

[۱]۔ بلک بنام گامپرٹس ۷ ۔ اکسچیکر ۶۷ ۔ ڈوڈی چائلڈ بنام رو ۔ ایلس و بلاکبرن ۲۷۹ ۔ شاڈول بنام شاڈول و کامن بنچ ۔ سلسلۂ نو ۔ ۶۷۹ ۔

[۲]۔ ہنٹ بنام ہیوٹ ۷ ۔ اکسچیکر ۲۳ ۔ اسکاٹ بنام واکر (۲) ایلس و بلاکبرن ۵۵۵ ۔

۱۸۷۵ء وکٹوریا باب ۷۷ دفعہ ۵۰ کی روسے کی گئی۔ اور باب "قواعد عالیہ عدالت[1]" کی روسے عدالت یا جج کسی مقدمے یا امر کی سماعت کے دوران میں اس کے کسی فریق کو حلف اٹھا کر اس مقدمے یا امر سے متعلق ایسے دستاویزات کو پیش کرنے کا حکم دے سکتی ہے جو عدالت یا جج کی دانست میں مناسب ہوں۔ اور عدالت ان دستاویزات کے متعلق جب وہ پیش ہوں منصفانہ حکم دے گی۔ یہ دیکھنے کے لیے کہ اس اصول کے تحت عدالت اپنے اختیار تمیزی کو کس طرح استعمال کرتی ہے ملاحظہ ہو مقدمات کریلے بنام فلپس[2] (Kearsley v. Phillips) پکرنگ بنام پکرنگ[3] (Pickering v. piekering) گراہام بنام سٹن[4] (Graham vsutton) اور دوسرے مقدمات جو اس اصول کی تشریح میں "آنیول پریکٹس" (Annual Practice) میں بیان کیے گئے ہیں۔ پیشی و معائنے کے عام حکم سے غیر متعلق حصوں کو مہر بند کر دینے کی آزادی حاصل رہتی ہے۔ لیکن اگر مہر کرنے سے کام میں ہرج یا دشواری پیش آتی ہو تو حلف اٹھا کر ان حصوں کو چھپا دینا اس حکم کی کافی تعمیل سمجھی جاتی ہے[5]۔

صفحہ ۵۴۸

دفعہ ۶۲۵: (الف) نیز قانون ضابطہ قانون عمومی ۱۸۵۴ء ۱۷ و ۱۸ وکٹوریا باب ۱۲۵ دفعہ ۵۸ کی روسے عدالت یا کسی جج کو مجاز کیا گیا ہے کہ مقدمے کے کسی فریق کے لیے حکم دے کہ کسی منقولہ یا غیر منقولہ جائداد کا معائنہ جوری کے ذریعے سے یا خود اپنے یا اپنے گواہوں کے ذریعے سے

---

[1] سپریم کورٹ قاعدہ ۱۴۔

[2] کریلے بنام فلپس (۱) کوئینس بنچ ڈیویژن ۴۶۵۔ ۵۲ لاجرنل کوئینس بنچ ۸۔ عدالت مرافعہ۔

[3] پکرنگ بنام پکرنگ ۲۵ چانسری ڈیویژن ۲۴۷۔

[4] گراہام بنام سٹن ۱۸۹۷ء (۱) چانسری ۷۶۱۔ ۶۶ لاجرنل چانسری ۳۲۰ عدالت مرافعہ۔

[5] گراہام بنام سٹن اوپر۔

کیا جائے۔ یعنی اگر ایسا معائنہ امر نزاعی کے اچھی طرح تصفیہ کرنے کے لیے اہم ہو۔ اور یہ بھی قرار دیا گیا کہ اس دفعہ کی رو سے حکم معائنہ دینے کے اختیار کے ضمن میں عدالتوں کو معائنے کی رکاوٹوں کو دور کرنے کا وہ اختیار بھی دیا گیا ہے جس کو ایسی ہی صورتوں میں عدالتہائے نصفت استعمال کرتی تھیں[1]۔

معائنے کے اس اختیار کو جیسا کہ ہم دیکھ چکے ہیں "قواعد عالیہ عدالت" کی رو سے باقی رکھا اور اس میں اضافہ کیا گیا ہے[2]۔

دفعہ ۶۲۶: قانون پیٹنٹ و نقشہ جات "(the Patents & Desings Act)"

سنہ ۱۹۰۷ء ۷ ایڈورڈ ہفتم باب ۲۹ دفعہ ۳۴ میں جس کی رو سے سابقہ قوانین پیٹنٹ کے ایسے ہی احکام کو دوبارہ وضع کیا گیا ہے حکم دیا گیا ہے کہ خلاف ورزی حق پیٹنٹ کی نالش میں عدالت کسی فریق کی درخواست پر حسابات کے معائنے کے ایسے احکام دے سکتی اور ایسے شرائط عاید کر سکتی اور ان کے اور ان کی بنا پر کارروائیوں کے متعلق ایسی ہدایات دے سکتی ہے جو عدالت یا جج کی دانست میں مناسب ہوں۔

دفعہ ۶۲۷ تا ۶۲۹: سماعت سے پہلے فریقین کی جانب سے جبری انکشاف

شہادت کا حکم دینے سے قانون ضابطۂ قانون عمومی سنہ ۱۸۵۴ء ۱۷ و ۱۸ وکٹوریا باب ۱۲۵ ۔ لئے نہ صرف قانون شہادت سنہ ۱۸۵۱ء ۱۴ و ۱۵ وکٹوریا باب ۹۹ کی خامیوں کو پورا کیا بلکہ قانون عمومی کے نظام شہادت اور عدالتی ضابطے میں اعلیٰ عدالتوں کے مقدمے کے ہر فریق کو عدالت کی اجازت اور بمطابقت ان احکام کے جو اس خصوص میں

[1] ہنٹ بنام گرفتس ۱۳ ایلس ورلیس ۷۶۴۔

[2] حکم ۳۰ قاعدہ ۳ تا ۵۔ دیکھیے دفعہ ۱۹۷۔

اس قانون موضوعہ میں دئے گئے ہیں[۱]۔ کسی ایسے امر کی بابت جس کا انکشاف مطلوب ہو تحریری سوال بندوں کے دوسرے فریق کو دینے کا مجاز کرکے ایک بالکل ہی نیا طریقہ ایجاد کیا۔

عالیہ عدالت کے قواعد کی رو سے جو ان احکام قوانین موضوعہ کے بجائے بنائے گئے پہلے پہلے[۲] ہر فریق کو اجازت دی گئی کہ ایک محدود وقت میں اجازت عدالت کے بغیر اور اجازت کے بعد کسی بھی وقت فریق مخالف کو سوال بند حوالے کرے اور انکشاف واقعات کرائے لیکن بعد میں[۳] جب یہ پایا گیا کہ سوال بندوں کی اس غیر محدود آزادی سے درمیانی کارروائیوں کے اخراجات بہت ہو جاتے ہیں تو بغیر اجازت کے سوال بند حوالہ کرنے کا حق فریب یا خلاف ورزی امانت کی نالشات تک محدود کیا گیا۔ اور باقی تمام صورتوں میں عدالت یا جج کی اجازت ضروری قرار دی گئی[۴]۔ اور سوال کرنے والے فریق پر سوائے اس کے کہ کوئی دوسرا حکم دیا جائے لازم کر دیا گیا کہ اس کے اخراجات کے لیے پانچ پونڈ عدالت میں داخل کرے۔ ان قواعد پر متعدد مقدمات کے لیے ''آنوول پریکٹس'' دیکھئے۔

قانون مقدمات ازدواجی ۱۸۵۷ء ۲۰ و ۲۱ وکٹوریا باب ۸۵ میں جس کی رو سے عدالت طلاق و مقدمات ازدواجی قایم ہوئی۔ فریقین مقدمہ بعض صورتوں

[۱] دیکھئے دفعات ۵۱ ـ ۵۷۔

[۲] ۱۸۷۵ء میں جب کہ قوانین محکمہ جات عدالتی اور ان کے تحت قواعد پہلی دفعہ نافذ ہوئے۔

[۳] ۱۸۸۳ء میں جب کہ ان قواعد کو جمع کیا اور ان میں ایک ''کمیٹی ضابطۂ قانونی'' کی سفارشات کی روشنی میں ترمیم کی گئی۔

[۴] حکم سی و یکم قاعدہ ۱۔

[۵] حکم سی و یکم قواعد ۲۵ ـ ۲۷ ـ الف۔

[۶] دفعات ۴۳ ـ ۴۶۔

میں سوال کرنے کے احکام موجود ہیں۔

نالش عدالتِ ضلع میں[1] بھی بعض صورتوں میں سوال بند دئے جاسکتے ہیں۔ اور ان سوال بندوں کا ضابطہ ۱۸۶۶ء میں فی الجملہ اعلیٰ عدالت کے ضابطے کے مانند کر دیا گیا۔

حکم شانزدہم عدالت ضلع میں پچیس قواعد ہیں قاعدۂ اول میں حکم ہے کہ:۔

"کسی نالش یا امر کا کوئی فریق بغیر حلف نامہ پیش کرنے کے باجازت عدالت ایک یا زیادہ فریق مخالف کے اظہار کے لیے تحریری سوال بند دے سکتا ہے۔

اور ایسے سوال بند جب دئے جائیں تو ان کے نیچے ایک نوٹ ہونا چاہئے کہ ان فریقوں میں سے کن کن کو ان سوال بندوں کے جواب دینا چاہئے لیکن جو سوال بند نالش یا امر کے کسی سوال سے متعلق نہ ہوں غیر متعلق سمجھے جائیں گے گو وہ کسی گواہ کی زبانی جرح میں قابل ادخال بھی ہوں۔"

قاعدہ ۲۳ کی رو سے اس فریق کی جانب سے ۲۰ شلنگ عدالت میں داخل کئے جانے چاہئیں جو سوال بندوں کے ذریعے سے انکشاف چاہتا ہو۔ "اور اگر صفحوں کی تعداد پانچ سے زیادہ ہو تو ہر صفحے کے لیے مزید دو شلنگ کی رقم داخل کی جانی چاہئے۔"

دفعہ ۶۳۰: ایسے دستاویزات کو ثابت کرنے زیر بار ہونے کی جن کا نزاعی بنایا جانا غیر اغلب ہو اور جو باضابطہ قسم کے ہوں عرصے سے اہل مقدمہ کو شکایت تھی۔ جس کی اصلاح کے لیے میقات ہیلری (Hilary Term) کے عام قواعد۔ ۴ ولیم چہارم[2] میں بعض احکام وضع ہوئے اور اس کے بعد قانون ضابطۂ قانون عمومی ۱۸۵۲ء[3] ۱۵ و ۱۶ وکٹوریا باب ۷۶، دفعہ ۱۱۷۔ میں بھی۔ اور اب قواعدِ عالیہ عدالت[4] کی رو سے

---

[1] قواعد عدالت ضلع حکم ۱۶۔

[2] دیکھو اینول کونٹی پراکٹس باب ۱۸۹۵ء جہاں کہ یہ بھی بتایا گیا ہے فریب اور خلاف ورزی امانت کی صورتوں میں عدالت عالیہ کی اجازت کی ضرورت نہیں ہے عدالت عالیہ میں یا یہ بھی ترجیح کرانا ہوتا ہے اور قواعد عدالت عالیہ میں سوال بندوں کو خارج کرنے یا مسترد کر دینے کے احکام نہیں ہیں۔

[3] دیکھیے پراکٹس "قاعدہ ۱۲۰۵"

[4] حکم ۳۲ قاعدہ ۲۰۔

ہر فریق دوسرے فریق سے بعض دستاویزات کے تمام جائز مستثنیات کے ساتھ اقبال کر لینے کا مطالبہ کر سکتا ہے۔ اور اسی اطلاع کے بعد اقبال کرنے سے انکار یا غفلت کرنے کی صورت میں ایسے دستاویزات کو ثابت کرنے کے اخراجات چاہے مقدمے کا فیصلہ کچھ ہو انکار یا غفلت کرنے والے فریق کو ادا کرنے ہوں گے۔ سوائے اس کے کہ سماعت یا تحقیقات کے وقت عدالت اس کی توثیق کرے کہ انکار کرنا معقول و درست تھا۔ اور کسی دستاویز کو ثابت کرنے کے اخراجات نہیں دلائے جائیں گے جب تک کہ ایسی اطلاع نہ دی گئی ہو۔ سوائے اس کے کہ ایسی اطلاع دینے کو ترک کرنا اخراجات لگانے والے عہدہ دار کی رائے میں اخراجات کا بچانا ہو۔

اور ایک دوسرے قاعدے کی رو سے ہر فریق مقدمہ اپنی پلیڈنگ سے یا اور طرح پر دوسرے فریق کو اطلاع دے سکتا ہے کہ وہ دوسرے فریق کے مقدمے کو کلاً یا جزءً صحیح تسلیم کرتا ہے[1]۔

ضـ ۵۵

---

[1] حکم ۳۲ قاعدہ (۱)

ص ۵۵۱

سماعت مقدمہ اور اس کے اہم امور

صفحات اصل کتاب صفحات ترجمہ

(۱) سماعت مقدمہ ۹۹۱-۵۵۱

جوری کو خطبات وغیرہ.. ۹۹۱-۵۵۱

کونسل فوجداری مقدمات میں ۹۹۲-۵۵۲

قدیم عملدرآمد..... ۹۹۶-۵۵۴

جدید تبدیلیاں.. ۹۹۷-۵۵۴

(۲) سماعت مقدمے کے اہم اجزا....... ۱۰۰۰-۵۵۶

۱- گواہوں کو عدالت سے باہر جانے کا حکم دینا ۱۰۰۰-۵۵۶

۲- شروع کرنے اور جواب دینے کا حق ۱۰۰۱-۵۵۷

اس کے متعلق غلط عدالتی قرار دادیں ۱۰۰۵-۵۵۹

شروع کرنے کے فواید و نقصانات ۱۰۰۶-۵۵۹

(۳) بغیر شہادت پیش کرنے کے واقعات بیان کرنے کے خلاف قاعدہ ۱۰۰۷-۵۶۰

تاریخی امور ۱۰۰۷-۵۶۰

۴- "سوالات ہدایتی" ۱۰۰۹-۵۶۱

عام سوال - ۱۰۰۹-۵۶۱

مستثنیات.... ۱۰۱۱-۵۶۲

(۳) سلسلہ سماعت مقدمہ کے اہم اجزا....

۵- فریق مخالف کے گواہ کا اعتبار ساقط کرنا....... ۱۰۱۳-۵۶۳

	صفحات اصل کتاب	صفحات ترجمہ
۱۔ سچ نہ کہنے کے برے چال چلن کی شہادت	۱۰۱۳	۵۶۳
۲۔ گواہ کے متخالف بیانات	۱۰۱۵	۵۶۴
۲۔ کارروائیوں سے متعلقہ ناشایستہ حرکات	۱۰۱۵	۵۶۵
(۶) خود اپنے گواہ کا اعتبار ساقط کرنا	۱۰۱۷	۵۶۶
۱۔ ازروئے قانون عمومی	۱۰۱۷	۵۶۶
۲۔ ازروئے قانون ضابطۂ قانون عمومی ۱۸۵۴ء	۱۰۲۰	۵۶۸
"مخالف" کے معنی..	۱۰۲۱	۵۶۸
۷۔ سماعت مقدمہ ملتوی کرنا	۱۰۲۲	۵۶۸
۸۔ شہادت کے متعلق قراردادوں پر اعتراض کرنے کے طریقے	۱۰۲۲	۵۶۹
۱۔ دیوانی مقدمات میں	۱۰۲۲	۵۶۹
۲۔ فوجداری مقدمات میں	۱۰۲۳	۵۶۹

دفعہ ۶۳۱: ہمارے قانون عمومی کی سماعتِ واقعات کے لیے عدالت کی

ماہیت اور جج و جوری کے اعلیٰ ترتیب وظائف کو کتاب اول میں بیان کردینے کے بعد[1] اب ہم مختصر طور پر سماعت مقدمہ کو بیان کریں گے کارروائیوں کی ابتدا مختصر طور پر ارکان جوری سے ان امور کو بیان کرنے سے ہوتی ہے۔ جن کی وہ سماعت کرنے والے ہوتے ہیں۔ دیوانی مقدمات میں یہ بیان مدعی دیتا ہے اگر وہ خود حاضر ہو۔ یا اس کا کونسل اگر وہ کونسل (Counsel) کے ذریعے سے حاضر ہو۔ یا اس کا جونیر کونسل اگر اس کے ایک سے زیادہ کونسل ہوں۔ اور اس کو اصطلاحاً "افتتاح پلیڈنگ" کہتے ہیں۔ فوجداری مقدمات میں ملزم کے خلاف الزام کے خلاصے۔ ملزم کی جوابدہی اور امر نزاعی کو جوری سے عہدہ دار عدالت اور بعض صورتوں میں[2] کونسل

[1] دیکھیے دفعات ۲۰۸ و مابعد

[2] یعنی جرائم خفیف میں۔

چالان بیان کرتا ہے۔ اگر اس امر کے متعلق نزاع ہو کہ متنازعین میں سے کون فریق مقدمہ شروع کرے تو اس کا فیصلہ جج کرتا ہے۔ اور اس کے بعد وہ فریق جس کو شروع کرنے کا حق ہو یا تو خود یا کونسل کے ذریعے سے اپنے مقدمے کو جوری سے بیان کرتا۔ اور پھر اس کی تائید میں شہادت پیش کرتا ہے۔ فوجداری مقدمات میں جب چالان کی جانب سے کوئی کونسل نہ ہو تو مستغیث جوری کو مخاطب نہیں کر سکتا۔ اور فوراً ہی شہادت سنی جاتی ہے۔ کیونکہ قانون ایسے مقدمے کو بادشاہ کا مقدمہ تصور کرتا ہے[1]۔ اس کے بعد فریق مخالف کی بھی اسی ترتیب سے سنوائی ہوتی ہے۔ اگر وہ شہادت پیش کرے تو شروع کرنے والے کو جواباً جوری کو مخاطب کرنے کا حق ہوتا ہے۔ سوائے اس کے کہ تاج کے ان مقدمات میں جن میں اٹارنی جنرل یا سالیسیٹر جنرل خود آتے ہیں۔ (اور ان کے سوائے کسی اور مقدمے میں نہیں) ان عہدہ داروں کو جواب کا حق ہوتا ہے چاہے شہادت پیش کی گئی ہو یا نہیں[2] جوری کو مخاطب کرتے ہوئے کسی فریق کو حق نہیں ہوتا ہے کہ ایسے واقعات بیان کرے جن کو ثابت کرنے وہ شہادت پیش کرنے کا ارادہ نہ رکھتا ہو[3]۔ اور جب اس اصول کی خلاف ورزی کی گئی ہو تو جج اپنے اختیار تمیزی کو استعمال کرتے ہوئے جواب کی اجازت دے سکتا ہے[4]۔ جب کوئی جدید مقدمہ یعنی ایسا مقدمہ جو محض شروع کرنے والے فریق کے جواب پر مشتمل نہ ہو۔

ص ۵۲

---

[1] پیچھے دفعات ۱۶۹ - ۱۸۳ -

[2] ججوں کی قراردادیں۔ دسمبر ۱۸۸۴ء جن کو (۵) اسٹیٹ ٹرائیلس (سلسلہ نو) ۳ (الف) میں بیان کیا گیا ہے۔ کریمنل پلیڈنگ از ارچ بولڈ طبع بست و چہارم صفحہ ۲۲۳ -

[3] پیچھے دفعہ ۴ و آگے دفعہ ۶۳۵ -

[4] ایسیر ریار بنام سوڈو (ercrar v. Sodo) - ۱ موڈی و ماکن رپورٹس ۸۵ - فیث بنام ماکن ٹیر (Faith v. M' Intyre) ۷ کارنگٹن و پین ۴۴ - یہ خیال کر اس کو استحقاقاً طلب کیا جا سکتا ہے ٹھیک نہیں۔

جواب دینے والے فریق کی جانب سے پیش کیا جاتا ہے۔ اور اس کی تائید میں شہادت پیش کی جاتی ہے۔ تو شروع کرنے والا فریق تردیدی شہادت پیش کر سکتا ہے۔ اس صورت میں اس کے مخالف کو اس نئی پیش کردہ شہادت پر جواب کا حق ہوتا ہے۔ اور شروع کرنے والا پورے مقدمے پر عام طور سے جوابی تقریر کا حق رکھتا ہے۔ عالیہ عدالت کے قواعد حکم ۳۶ کی رو سے جو قانون ضابطۂ عمومی ۱۸۵۴ء ۱۷ و ۱۸ وکٹوریا باب ۱۲۵ کے دفعہ ۱۸ کے بجائے نافذ ہوا ہے حکم ہے کہ "سماعت بذریعہ جوری کی صورت میں شروع کرنے والے فریق یا اس کے کونسل کو شروع کرنے والے فریق کے بیان مقدمے کے ختم ہونے پر فریق مخالف کے شہادت نہ پیش کرنے کے ارادے کو ظاہر کرنے پر اجازت ہوگی کہ دوسری مرتبہ جوری کو شہادت کا خلاصہ بیان کرنے کے لیے مخاطب کرے۔ اور فریق ثانی یا اس کے کونسل کو اپنا مقدمہ بیان کرنے اور اپنی شہادت (اگر کچھ ہو) کا خلاصہ بیان کرنے اور جواب دینے کے حق حسب سابق حاصل ہوں گے" اور قانون ضابطۂ فوجداری ۱۸۶۵ء ۲۸ و ۲۹ وکٹوریا باب ۱۸ دفعہ ۲ کی رو سے حکم ہے کہ:-

"جب کسی قیدی یا قیدیوں۔ مدعی علیہ یا مدعی علیہم کی جانب سے کوئی کونسل ہو (و گرنہ نہیں) تو صدر نشین جج کا فرض ہوگا کہ چالان کے بیان مقدمۂ کے ختم ہونے پر ہر قیدی یا ہر مدعی علیہ کے جن کی جانب سے اس طرح پر کونسل (وکیل) ہو۔ وکیل سے پوچھے کہ آیا وہ یا وکلا شہادت پیش کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اور جب ان میں سے کوئی بھی شہادت پیش کرنے کا ارادہ ظاہر نہ کریں تو وکیل چالان کو دوسری مرتبہ ایسے قیدی یا قیدیوں مدعی علیہ یا مدعی علیہم کے خلاف شہادت کا خلاصہ بیان کرنے کے لیے جوری کو مخاطب کرنے کا حق ہوگا۔ اور جرم سنگین یا جرم خفیف کی ہر سماعت میں چاہے قیدیوں یا مدعی علیہم یا ان میں سے کسی ایک کو ان کی جانب سے کوئی وکیل ہو یا نہ ہو اجازت ہوگی کہ اگر وہ مناسب سمجھیں تو اپنے یا ان کے مقدمے کو بیان کریں۔

اور اس افتتاح یا ایسے افتتاحات کے اگر ایک سے زیادہ ہوں ختم ہونے پر
ایسے قیدی یا قیدیوں مدعی علیہ یا مدعی علیہم یا ان کے وکلا کو حق ہوگا کہ
ان گواہوں کا اظہار دلوائیں جو ان کی دانست میں مناسب ہوں ۔
اور جب تمام شہادت پیش ہو جائے تو اپنی اپنی جانب کی شہادت کا خلاصہ
کردیں۔ اور حق جواب ۔ عملدرآمد اور طریق کارروائی وہی رہیں گے جواب
میں سوائے اس تغیر کے جو بذریعہ ہذا کیا گیا ہے "

صد ۵۵۳

عدالت ضلع میں مثل عدالت عالیہ کے جب مدعی علیہ شہادت پیش کرے تو مدعی کو ایک عام اور قطعی حق جواب حاصل ہوتا ہے۔[1]

وہ فریق جس کے خلاف مادی یا دستاویزی شہادت پیش ہوتی ہے اس کے معائنے کا مستحق ہوتا ہے۔ اور ایسی شہادت صرف اسی وقت جوری کے سامنے پڑھی یا پیش کی جا سکتی ہے جب کہ اس پر کوئی صحیح اعتراض عاید نہ ہوتا ہو۔ وہ فریق جس کے خلاف کوئی گواہ پیش ہوا اس پر "جرح" کرنے کا مستحق ہوتا ہے۔ اور جرح کے بعد وہ فریق جس کی جانب سے وہ گواہ پیش ہوا ہو اس پر سوالات مکرر کر سکتا ہے۔ لیکن صرف انھیں امور کے متعلق جو جرح سے پیدا ہوئے ہوں۔ عدالت اور جوری بھی گواہوں پر سوالات ۔ اور فریقین کی جانب سے پیش شدہ تمام ابواب شہادت کا معائنہ کر سکتے ہیں عام طور پر عدالت نہ صرف گواہوں پر سوالات کرنے اور سماعت شہادت کی ترتیب میں اصول ہائے عملدرآمد کی پابند نہیں ہے۔ بلکہ اپنی صواب دید سے فریقین یا وکلا کے فائدے کے لیے ان سے درگزر بھی کر سکتی ہے۔ سماعت مقدمہ کے کل دوران میں جج قانون و عملدرآمد کے تمام سوالات کا جو پیدا ہوں تصفیہ کرتا ہے اور اگر کسی شہادت کا قابل ادخال ہونا کسی مختلف فیہ واقعے پر مبنی ہو تو جج کو اس کا فیصلہ کرنا چاہیے۔ اور اس کے لیے اگر ضرورت ہو تو شہادت بھی سن سکتا ہے[2]

---

[1] کلاک بنام کلاک ۱۹۰۶ء لاجرنل کنگس بنچ ۲۔

[2] دیکھیے دفعات ۸۲۔

دفعہ ۶۳۲: کسی فریق کے کونسل کے ذریعے سے حاضر عدالت ہونے کے قانون عمومی کے عطا کردہ حق کا جب کہ یہ حق دوسرے فریق کو عطا کیا گیا ہو ایک عجیب استثنا[ع] مدت دراز سے رہا ہے۔ یعنی ان اشخاص کی صورت میں کا جنھیں بغاوت یا جرم سنگین کے لیے چالان کیا گیا ہو۔ جرم خفیف کے استغاثوں سے یہ استثنا متعلق نہیں تھا[۱]۔ اور نہ خفیف قسم کے جرم سنگین کی درخواستوں سے[۲]۔ اور بغاوت و جرم سنگین کے چالانات میں بھی یہ استثنا صرف ان صورتوں سے متعلق تھا۔ جن میں ملزم اصل امر نزاعی کی جواب دہی کرتا تھا۔ اور وہ ابتدائی یا ضمنی امور سے مثلاً عذرات اختیار سماعت[۳]۔ عبادت گاہوں میں پناہ گزیں ہونے[۴]۔ یا سابق میں بری قرار دیئے جانے کے عذرات[۵] یا طریقہ قانونی قرار دینے والے حکم میں غلطی ہونے کی بنا پر اس کے منسوخ کرنے کی سماعت[۶]۔ یا فیصلہ سننے کے لیے حاضر کیے جانے پر ملزم کے عذرات کہ وہ وہی شخص نہیں ہے جس کو سزا دی گئی تھی[۷]۔ وغیرہ سے متعلق نہیں تھا۔ نیز اصل امر نزاعی کی سماعت کے وقت بھی اگر قانون کا کوئی مشکوک امر پیدا ہوتا تو عدالت ملزم کے لیے ایک وکیل مقرر کرتی ۵۵۴

ع یعنی ان جرائم میں ملزم کو وکیل کے ذریعے سے جواب دہی کا حق نہیں ہوتا تھا۔ (مترجم)

۱ (۶) ہوول اسٹیٹ ٹرائلس ۷۰۰۔

۲ ڈاکٹر و اسٹوڈنٹ مکالمہ ۲ باب ۴۸۔ ۹ ایڈورڈ چہارم ۱۲ الف حصہ چہارم۔ (۸) ہوول اسٹیٹ ٹرائلس ۷۲، پلیس آف دی کراؤن از اسٹان فورڈ کتاب ۲ باب ۶۳۔

۳ (۱۱) ہوول اسٹیٹ ٹرائلس ۵۲۳-۵۲۶۔

۴ ہمفری اسٹافرڈ کیس (۱) ہنری ہفتم ۲۶ الف۔

۵ ۱۴ لبراسائز حصہ نہم۔

۶ مقدمہ برگس عہد کروک ۳۶۵۔

۷ مقدمہ راٹ کلف کراون لا از فاسٹر ۴۰۔ (۱۸) ہوول اسٹیٹ ٹرائلس ۴۳۴۔

تاکہ وہ اس امر کو اس کی طرف سے نبٹنے[1]۔

دفعہ ۶۳: اس عملدرآمد کے ماخذ پر غور کرنا — کہ آیا وہ ہمارے قدیم قانون عمومی کا جزو تھا یا مثل اور بہت سی برائیوں کے آہستہ آہستہ ہمارے قانون میں داخل ہو گیا۔ بیکار ہوگا[2]۔ اتنا تو یقینی امر ہے کہ یہ عملدرآمد ہنری چہارم کے عہد حکومت سے پایا جاتا ہے[3] اور اس وقت سے انقلاب ۱۶۸۸ء کے بعد تبدیلی قانون تک قیدی کی استدعا کہ اس کو وکیل کے ذریعے سے جواب دہی کرنے کی اجازت دی جائے اور عدالت کا اس سے انکار سرکاری مقدمے کی ہمیشہ تمہید ہوتی تھی[4]۔ انقلاب کے بعد مقررہ عملدرآمد پر قانون موضوعہ ۷ و ۸ ولیم سوم باب ۳ کے ذریعے سے ایک کاری ضرب لگائی گئی۔ اس قانون میں پہلے یہ ذکر کیا گیا کہ "اس سے زیادہ کوئی امر معقول و منصفانہ نہیں کہ وہ اشخاص جن کو بغاوت سنگین یا اخفائے بغاوت کے لیے چالان کیا گیا ہو جس کی وجہ سے رعایا کی آزادی جان۔ آبرو۔ جائداد۔ خون و اولاد تلف و تباہ ہوجاتی ہیں، منصفانہ و مساویانہ طور پر سماعت کیے جائیں۔ اور یہ کہ جن اشخاص پر ان جرائم کا الزام لگایا گیا ہو ان کو ان سے اپنی بیگناہی کے ثابت کرنے کے لیے تمام منصفانہ و مساوی ذرائع سے

---

[1] (۹) ایڈورڈ چہارم ۱۲ الف حصۂ چہارم - ۱ ہنری ہفتم ۲۶ الف پلیس آف دی کراؤن از اسٹان فورڈ کتاب ۲ باب ۶۳ (۲) پلیس آف دی کراؤن ۱۰۴۔

[2] مراۃ نظام (Mirrour of justice) باب ۳ دفعہ ۱۔ اور ڈاکٹر و اسٹوڈنٹ مکالمہ ۲ باب ۴۸۔

[3] (۹) ایڈورڈ چہارم ۲ حصۂ چہارم۔ نیز دیکھئے فیصلۂ گاسگائین جسٹس بمقدمۂ ۷ ہنری چہارم ۳۵ ب حصۂ چہارم۔

[4] دیکھئے اسٹیٹ ٹرائیلس۔ آخری حصہ۔ ان میں سے متعدد مقدمات (۵) ہوول اسٹیٹ ٹرائیلس

محروم نہیں کیا جانا چاہیے" اور اس کے بعد حکم دیا گیا کہ ہر شخص جس پر اس طرح کا الزام لگایا گیا ہو وکیل کے ذریعے سے اپنی جواب دہی کا پوری طرح مستحق ہوگا اور قانون بغاوت سنہ ۱۸۰۰ء ۳۹ و ۴۰ جارج سوم باب ۹۳ اور قانون بغاوت سنہ ۱۸۴۲ء ۵ و ۶ وکٹوریا باب ۵۱ دفعہ (۱) کی رو سے حکم ہے کہ بغاوتیں جن میں فعل مجرمانہ بادشاہ کا واقعی قتل یا اس کی ذات کے خلاف کوئی اور فعل ہو ان کی سماعت ہر لحاظ سے اسی طرح کی جائے گویا ملزم پر قتل کا الزام عاید ہے۔

دفعہ ۶۳۴: گو قانون ۷ و ۸ ولیم سوم کا باب سوم جرم سنگین کی صورتوں پر جاری نہیں تھا۔ تاہم پچھلی صدی میں رفتہ رفتہ یہ عملدرآمد پڑ گیا اور ولیم چہارم کے زمانے تک جاری رہا کہ قیدی کے وکیل کو دوران سماعت میں مدد دینے کی اجازت دی جاتی تھی۔ وہ اس کی جانب سے سوالات قانونی اٹھا سکتا تھا اس کی جانب سے گواہوں پر سوالات ابتدائی اور فریق مخالف کے گواہوں پر جرح کر سکتا تھا۔ اور مختصر یہ کہ اس کی جواب دہی میں سب کچھ سوائے جوری کو مخاطب کرنے کے کر سکتا تھا لیکن قانون سماعت جرائم سنگین سنہ ۱۸۳۶ء ۶ و ۷ ولیم چہارم باب ۱۱۴ کی رو سے یہ ساری بے قاعدگی دور کر دی گئی۔ اس قانون کی تمہید میں یہ بیان کرنے کے بعد کہ "یہ معقول و منصفانہ امر ہے کہ وہ لوگ جن پر جرائم کا الزام ہو اس قابل ہوں کہ جو کچھ ان کے خلاف بیان کیا جائے۔ اس کا مکمل جواب دیں اور اپنا بچاؤ کر سکیں" دفعہ اول میں حکم دیا گیا ہے کہ "تمام ان اشخاص کو جن پر جرائم سنگین کا الزام ہو اجازت ہوگی کہ چالان کی جانب سے پیش سازی مقدمہ ختم ہونے کے بعد اپنی جواب دہی کو قانون داں کونسل یا اٹرنی کے ذریعے سے یعنی ان عدالتوں میں جہاں

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ :- ۶۶۴ و ما بعد (۵ زنوٹ) منسوخ کر دئے گئے ہیں۔

اٹرنی بھی مثل وکلا کے وکالت کرتے ہوں پوری طرح پیش کریں "

دفعہ ۶۳۵: اس قانون موضوعہ کی تعبیر کرتے ہوئے متعدد ججوں نے قرار دیا کہ جب کوئی ملزم اپنی جواب دہی خود کرے تو اس میں وہ جو مناسب سمجھے کہہ سکتا ہے۔ اور گو وہ اپنے بیان کے ثبوت میں کوئی شہادت پیش نہ کرے تب بھی جوری کو چاہیئے کہ اس کے بیان کی وقعت کا اندازہ لگائیں۔ لیکن وکلا جو ملزموں کی جانب سے جواب دہی کریں وہ دیوانی مقدمات کے عملدرآمد کے اس اصول کے پابند ہوں گے کہ وہ صرف ایسے ہی واقعات بیان کر سکتے ہیں جن کو وہ اپنی دانست میں شہادت سے ثابت کر سکتے ہیں[1]" اس تعبیدی اصول کی وجہ سے جب کسی ملزم کی جواب دہی بادی النظر جرم بنانے والے حالات کی توضیح پر مبنی ہو جیسا کہ لازماً اکثر صورتوں میں وہ مبنی ہوتی ہے تو اس کا وکیل اس جواب دہی کو دبا دیتا ہے ـــــ یہ ایسی صورت حال ہے جو اس قانون کے واضعوں کے منشا کے مطابق نہیں ہو سکتی اور جو یقیناً قدرتی انصاف کے اصولوں کے مغایر ہے۔ اس بے قاعدہ کارروائی کی حمایت اس بنا پر کرنے کی کوشش کی گئی ہو کہ وکیل ملزم اپنے موکل کی جواب دہی کو ایک فرضی شکل میں پیش کر سکتا ہے۔ لیکن بہ نسبت ایک سیدھی سادی توضیح کے یہ کتنی کمزور ہوتی ہے۔ بعض ججوں نے اس اصول کو اس طرح محدود کرنے کی کوشش کی کہ انھوں نے ملزم کو ان واقعات کے بیان کرنے کی اجازت دی جن کو وہ اہم سمجھتا ہو ـــ اور اس کا وکیل اپنی تقریر میں اس کا ذکر کر سکتا تھا۔ لیکن دوسرے جج اس طریقے پر عمل نہیں کرتے تھے اور گو ملزم کی موافقت میں زیادہ نظایر ہیں۔ تاہم

---

[1] ملک بنام بیرڈ (۸) کیا رنگٹن و پین ۲ ۱۴۱۔ ملک بنام بچر (۲) موڈی و رابنسن ۲۲۹۔ ڈاربی بنام اوسلے (۱) ہرلسٹن و نارمن ۸۔

عرصۂ دراز تک اس موضوع پر عملدرآمد غیر متعین تھا[1]۔ لیکن اوائل ۱۸۸۲ء میں ججوں نے ایک ایسے اصول پر اتفاق کیا جو ایسے ملزموں کے خلاف تھا جن کی جانب سے وکلا جواب دہی کرتے تھے[2]۔ یہ امر بیان کر دینے کے قابل ہے کہ بغاوت کے مقدمات میں ملزم کو نہ صرف اجازت ہوتی ہے بلکہ جج اس سے کہتے ہیں کہ اس کے وکیل کی تقریر کے بعد وہ بھی جوری کو مخاطب کرے[3]۔

۵۵۶

[1] ملک بنام مالتگ (۸) کیارنگٹن و پین ۲۴۲۔ ملک بنام واک لنگ ایضاً ۲۴۳۔ ملک بنام کلفرڈ ۲ کیارنگٹن و کردن ۲۰۶۔ ملک بنام مان زانو ۲ فاسٹر و فنالسن رپورٹس ۴۴۔ نیز دیکھئے ملک بنام ہنیس (۱) فاسٹر و فنالسن ۸۶۔ ملک بنام ٹیلر ایضاً ۳۲۵۔ ملک بنام شمن (۵) کاکس کریمنل کیسس ۱۲۲۔ از کیف جسٹس۔ سالیسٹر جنرل مورخہ ۱۲ نومبر ۱۸۸۱ء۔

[2] یہ اصول جو ضبط تحریر میں نہیں لایا گیا ہے نارتھ جسٹس کا وضع کردہ ہے۔ انھوں نے جنوری ۱۸۸۲ء کے اجلاس ریڈنگ میں اعلان کیا کہ "ملزمین کے بعض وکلا کا یہ عملدرآمد کہ ان کی جانب سے بعض ایسے واقعات کو وہ بیان کرتے ہیں جن کو شہادت سے ثابت نہیں کیا جاتا ہے۔ ججوں کے زیر غور رہا۔ اور انھوں نے اس پر اتفاق کیا کہ اس عملدرآمد کو پسند نہیں کرنا چاہیئے۔ اور وکلا کو اس امر کی اجازت نہیں دینی چاہیئے کہ وہ ایسے واقعات بیان کریں جن کو وہ قابل گواہوں کی شہادت سے ثابت نہ کر سکیں۔ دیکھیے سالیسٹر جنرل مورخہ ۱۴ جنوری ۱۸۸۲ء اس اصول کے ماخذ کے متعلق خیال ہے کہ وہ ایک وکیل کا مجرد بیان ہے جو ایک شخص لیفرائے (Lefroy) کی سماعت پر نومبر ۱۸۸۱ء میں دیا گیا تھا۔ شخص ایک ریلوے قتل کے لیے چالان کیا گیا تھا۔ (جس میں اس کو مجرم ٹھیرایا اور پھانسی پر چڑھایا گیا تھا) وکیل کا مجرد بیان یہ تھا کہ قتل کے دن ملزم ایک نوجوان لیڈی سے (جس کا نام ظاہر نہیں کیا گیا تھا) وقت مقرر کر کے ملنے والا تھا۔

[3] دیکھیے ملک بنام واٹسن ۳۲ ہوول اسٹیٹ ٹرائلس ۵۳۸۔ ملک بنام تھسل وڈ ۳۳ ایضاً ۶۸۴۔ ملک بنام کالنس ۹ کیارنگٹن و پین ۲۱۱۔ ملک بنام فراسٹ ۹ ایضاً ۱۶۱۔ وغیرہ مقدمۂ ملک بنام اوکانیگلی ۲۶ ہوول اسٹیٹ ٹرائلس ۱۱۹۱۔ ۱۷۹۸ء میں بلر جسٹس نے ملزموں کو عدالت کو مخاطب کرنے کا ان کے وکلا کی تقریر سے پہلے یا بعد اختیار دیا۔

دفعہ ۶۳۶: (۲) سماعت مقدمہ کے اہم اجزاء میں ـــــ جو ہمارے موضوع کا حصۂ دوم ہے ـــــ پہلا قابل لحاظ واقعہ گواہوں کو عدالت سے باہر جانے کا حکم دینا ہوتا ہے جب گواہوں میں باہمی اتفاق یا سازش کا شبہہ ہو یا جب اس خوف کی معقول وجہ ہو کہ ان میں سے کسی پر دکیل کے بیانات کا یا دوسرے گواہوں کی شہادت کا اثر ہوگا تو اغراض انصاف کا تقاضا ہوتا ہے کہ ان کا علیحدہ علیحدہ اظہار لیا جائے۔ اور عدالت از خود یا کسی فریق کی درخواست پر تمام گواہوں کو سوائے اس گواہ کے جس کا اظہار لیا جا رہا ہو ایوان عدالت سے ہٹ جانے کا حکم دیگی۔ یہ عملدرآمد غالباً اتنا ہی قدیم ہے جتنا کہ ادارۂ عدالت یا عدل گستری۔ فارٹسکیو (Fortescue) کہتے ہیں کہ "اگر ضرورت متقاضی ہو تو گواہوں کو اس وقت تک کے لیے علیحدہ کر دو جب تک کہ وہ اپنی اپنی گواہی نہ دے لیں۔ کیونکہ اس صورت میں ایک کی شہادت دوسرے کو اسی طرح شہادت دینا سکھائے گی نہیں[1]" لیکن غالباً قول راجح یہ ہے کہ اس کا مطالبہ بطور استحقاق نہیں ہوسکتا[2]۔ اور بعض صورتیں ایسی بھی ہوسکتی ہیں جن میں اس سے انکار کرنا دانشمندی ہوگی کہتے ہیں کہ یہ اصول فریقین مقدمہ سے متعلق نہیں ہوتا ہے[3]۔ اور نہ کم از کم عام طور پر مقدمے کے سالیسٹروں سے[4]۔ جو گواہ ایسے حکم کی

---

[1] ڈ لگ ۲۶ -

[2] اس امر پر نظایر کو جمع کیا گیا ہے۔ دیکھئے ٹیلر کی شہادت طبع یازدہم ۱۴۰۰-۲- شہادت از فیبن ۲۶۳-۵-

[3] چارناک بنام ڈیوانگس (Charnock v. Dewings) ۳ کیار نگٹن وپین ۳۷۸- کانسٹیبر بنام پرین (۲) جورپیسٹ سلسلۂ نو ۱۱۴۴- سلف بنام ایسکسن - اقا سٹرو فنا لسن ۱۹۴-

[4] پامیرا ے بنام باڈی لے ریان وموڈی ۳۰۰- ایوری رٹ بنام لون ہام ۵ کیار نگٹن وپین ۹۱-

نافرمانی کرے وہ ہتک عدالت کا مرتکب ہوگا۔ لیکن جج اس کی شہادت سننے سے انکار نہیں کرسکتا[1]۔ گو اس واقعے کی طرف وہ جوری کو توجہ دلا سکتا ہے۔ اور ایسی صورتوں میں گواہوں کے درمیان گفت و شنید نہ ہونے دینے کے لیے یہ ایک قاعدہ ہے کہ وہ گواہ جن کی گواہی قلمبند ہو چکی ہے عدالت میں اس وقت تک رہیں۔ جب تک کہ ان گواہوں کا اظہار بھی نہ ہو جائے جن کی گواہی ابھی لی نہ گئی ہو۔ لیکن ایک مقدمے میں جب پہلی گواہ ایک معزز خاتون تھی۔ اور توقع یہ تھی کہ دوسرے گواہ ناشائستہ گواہی دینے والے ہیں تو اس کا انتظام اس طرح کیا گیا کہ اس کو عدالت سے باہر ایک دوسرے کمرے میں زیر نگرانی ٹھیرایا گیا[2]۔

دفعہ ۶۳۷: اب شروع کرنے کی ترتیب پر غور کیجیے عملدرآمد میں اس کو "شروع کرنے کا حق" کہتے ہیں۔ یہ کوئی بہت صحیح جملہ نہیں ہے۔ کیونکہ اس کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ شروع کرنا ہمیشہ مفید ہوتا ہے۔ حالانکہ وہ مضر بھی ہو سکتا ہے۔ عملدرآمد کے بہت ہی کم موضوع ایسے ہوں گے جن پر اس سے زیادہ متضاد فیصلے ہوئے ہوں۔ بعض وقت کہا جاتا ہے کہ چونکہ مدعی وہ فریق ہوتا ہے جو مقدمے کو عدالت میں پیش کرتا ہے یہ قدرتی امر ہے کہ اس کی فریاد پہلے سنی جائے۔ اور ایک معنی کرتے مدعی ہی ہمیشہ شروع کرتا ہے۔ کیونکہ بغیر ایک بھی استثنا کے پلیڈنگ کی افتتاح مدعی یا اس کا وکیل ہی کرتا ہے۔ اور مدعی علیہ یا اس کا وکیل کبھی نہیں کرتا۔ لیکن چونکہ یہ امر متفق علیہ ہے کہ ثابت کرنے کی

---

[1] چانڈلر بنام ہارن ۲ موڈی و رابن ۴۲۳۔ کک بنام نیدر کوٹ و کیارنگٹن و پین ۴۴۔۷۔۴۰ رسل و ریان ۵۵۴۔ اور وہ مقدمات جن کا وہاں ذکر کیا گیا ہے اور دیکھیے فیصلۂ عدالت بہ مقدمۂ کاینٹ بنام ہڈسن (۱) الیس و بلاکبرن ۱۱۔۱۴۔ جس کو لارڈ کیمبل نے سنایا۔

[2] اسٹرٹین بنام بلاک۔ گلڈفرڈ اجلاس گرما ۱۸۲۶ء۔ لارڈ ابنگر۔ سی۔ بی۔ (قلمی نسخہ)۔

ترتیب بار ثبوت پر مبنی ہوتی ہے۔ اس لیے اگر پلیڈنگ وغیرہ کے بیانات سے ظاہر ہو کہ مدعی کو کچھ ثابت کرنا نہیں ہے ــ بلکہ مدعی علیہ نے مدعی کے بیان کردہ ہر واقعے کو تسلیم کر لیا ہے۔ اور وہ کوئی دوسرا ایسا امر ثابت کرنا چاہتا ہے جس سے مدعی کے دعوے کی تردید ہو جائے گی۔ تو ظاہر ہے کہ اس کو شروع کرنے کی اجازت دینی چاہیئے۔ کیونکہ اس صورت میں بار ثبوت اس پر ہوتا ہے۔ اس موضوع پر نظائر سخت افراتفری کی حالت میں ہیں۔ صرف اتنا یقینی ہے کہ اگر امور تنقیح طلب یا بعض امور تنقیح طلب کو چاہیے ان کی تعداد کتنی بھی ہو ثابت کرنے کا بار مدعی پر ہوتا ہے تو شروع کرنے کا مستحق وہی ہوتا ہے[1]۔ اور اگر تمام امور تنقیح طلب کا بار ثبوت مدعی علیہ پر ہوتا ہے۔ یا وہ ہرجہ جو مدعی کو قانوناً دلایا جا سکتا ہے برائے نام ہرجہ یا ایسا ہرجہ ہوتا ہے۔ جس کا آسانی سے تعین ہو سکتا ہے تو اس صورت میں بھی مدعی علیہ شروع کر سکتا ہے[2]۔ لیکن دشواری تو اس وقت پیدا ہوتی ہے جب امر تنقیح طلب یا اگر یہ ایک سے زیادہ ہوں تو تمام امور تنقیح طلب کو ثابت کرنے کا بار مدعی علیہ پر ہوتا ہے اور ہرجے کی مقدار کا بار ثبوت مدعی پر۔ نظائر کے ایک سلسلے نے (گو یہ ایک مربوط سلسلہ نہیں ہے کیونکہ اس کے خلاف میں بھی بہت سے نظائر ہیں) جس کے آخر میں ۱۸۳۲ء کا کاٹن بنام جیمس[3] (Cotten v. james) کا مقدمہ آتا ہے قرار دے دیا ہے کہ مقدار ہرجہ کے بار ثبوت سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اور اسی لیے ان حالات میں مدعی علیہ ہی کو شروع کرنا چاہیئے۔ ان مقدمات میں سب سے

---

[1] ووڈ بنام پرنگل (۱) موڈی ورابن سن ۲۷۷ جیمس بنام سالٹر ایضاً ۵۰۱ کرش بنام ویلر ہو کیا رنگٹن وپین ۱۹۶۔ ویلس بنام ٹامس ایضاً ۲۲۴۔

[2] فائلر بنام کوشر (۱) موڈی ورابن ۲۴۱۔

[3] کاٹن بنام جیمس ۱۸۳۲ء ہو کیارنگٹن وپین ۵۰۵۔ ۳۵ رسل وریان ۴۴۲۔

زیادہ قابل لحاظ مقدمۂ کوپر بنام ویکلے[1] (Cooper v. Wakley) ۱۸۲۸ء کا ہے۔ جس میں ٹنٹرڈن میر مجلس (Tenterden. C. J.) بیلی (Bayley) لٹل ڈیل اور پارک ججس (Lit tledale and Parke, J. J) نے قرار دیا ہے کہ ایک سرجن کی نالش توہین تحریری میں کہ عمل جراحی میں اس نے مہارت نہیں دکھلائی اگر مدعی علیہ کی جواب دہی یہ ہو کہ یہ سچ ہے تو اسی کو شروع کرنے کا حق ہوتا ہے۔ یہی حالت ۱۸۳۳ء تک تھی۔ یہ بھی کے مقدمۂ کارٹر بنام جونس (Carter v. Jones) توہین تحریری کی نالش تھی۔ اور اس میں بھی جواب دہی یہی تھی کہ جو کچھ کہا گیا ہے وہ سچ ہے۔ اور جب مدعی علیہ نے شروع کرنے کے حق کا مطالبہ کیا تو میر مجلس ٹنڈل نے جن کے اجلاس پر یہ مقدمہ پیش تھا۔ کہا کہ اس موضوع پر ججوں نے ایک اصول قرار دے دیا تھا۔ جس کو انھوں نے زبانی بیان کیا۔ لیکن ان کے الفاظ کو اس مقدمے کی دو رپورٹوں میں بالکل ہی مختلف طور پر بیان کیا گیا ہے۔ کیارنگٹن وپین (Carrington and Payne) میں یہ الفاظ اس طرح پر دیے گئے ہیں کہ "ججوں نے یہ قرار دے دیا ہے کہ اس خصوص میں عملدرآمد کا جو اصول ہے اس کو بدل دینے سے عدل گستری زیادہ بہتر طریقے پر ہو سکے گی۔ اس لیے آیندہ سے تمام شخصی مضرت کی نالشات اور توہین تحریری و تقریری کی نالشات میں مدعی کو شروع کرنا چاہیے گو عام امر تنقیح طلب کی جواب دہی نہ کی گئی ہو۔ اور گو امر مثبت کا ثبوت مدعی علیہ ہی پر ہو۔" اور موڈی ورابن سن[2] (Moody v. Robinson میں اس کو اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ "حال میں تمام ججوں نے قرار دیا ہے۔ کہ توہین زبانی۔ توہین تقریری

۵۵۸

---

[1] ۳ کیارنگٹن وپین ۴۷۴۔ اموڈی وماکن ۲۴۸۔

[2] ۶ کیارنگٹن وپین ۴۶۔ اموڈی ورابن سن ۲۹۱۔

اور دوسری ان نالشات میں جن میں غیر متعین مقدار کے ہرجے کا مدعی نے دعوی کیا ہو تو اسی کو شروع کرنے کا حق ہوگا۔ گو نحوی ترکیب کے لحاظ سے امر تنقیح طلب مثبت شکل میں ہو اور اس کے ثابت کرنے کا بار مدعی علیہ پر ہو" حسب توقع اس اصول کی وسعت کے متعلق بہت سے سوالات پیدا ہوئے خصوصاً معاہدے کی نالشات سے اس کے اطلاق کے متعلق لیکن مرسر بنام وہال (Mercer v. Whall) کے مقدمے سے جو ۱۸۴۵ء میں عدالت کوئینس بنچ میں پیش آیا اس پورے موضوع پر نئی روشنی پڑی ہے اور اس میں لارڈ ڈنمان میر مجلس نے عدالت کا فیصلہ سناتے ہوئے کہا کہ "کارٹر بنام جونس کے مقدمے میں میر مجلس ٹنڈل نے جو اصول قرار دیا تھا۔ وہ ابتداءً ضبط تحریر میں لایا گیا تھا۔ اور متعدد ججوں کے اس پر دستخط ہوئے تھے۔ اور وہ اس وقت ان کے قبضے میں تھا۔ اور اس کے الفاظ یہ تھے کہ "توہین تحریری و توہین زبانی و ضرر شخصی کی نالشات میں مدعی کو شروع کرنا چاہئے گو نحوی ترکیب کے لحاظ سے امر تنقیح مثبت شکل میں ہو اور اس کا بار ثبوت مدعی علیہ پر ہو" اور یہ کہ اس اصول کا مقصد کسی نئے عملدرآمد کو قایم کرنا نہیں تھا۔ بلکہ قدیم عملدرآمد کو جو کوپر بنام ویکلے اور اسی قسم کے مقدمات سے جو عملدرآمد توڑا گیا تھا۔ اسی کا دوبارہ قیام اور اعلان کرنا تھا۔ مرسر بنام وہال کے مقدمے کے بعد سے اس مضمون کو زیادہ بہتر طریقے پر سمجھا گیا ہے۔ اور چاہے۔ کارٹر بنام جونس کے مقدمے کے

سلہ ۵ کوئنس بنچ ۴۴۷۔

سلہ ایضاً ۴۶۲۔

سلہ یہ امر قابل لحاظ ہے کہ ان تمام مقدمات میں جو ۱۸۳۳ء اور ۱۸۴۵ء کے درمیان اس اصول کی تعبیر کے متعلق فیصل ہوئے اور ان کی تعداد بہت ہے کسی بھی جج کا ایک بھی جملہ نہیں ہے جس سے ظاہر ہوتا ہو کہ یہ اصول اپنی نوعیت کے لحاظ سے استقراری ہے۔

اصول کو استقراری سمجھیں یا توضیحی وہ یقیناً صحیح راستے پر ایک بڑا قدم ہے کیونکہ اس سے مدعی کو جب کبھی اس کو کچھ ثابت کرنا ہو" شروع کرنے کا قدرتی حق" واپس کیا گیا ہے۔

دفعہ ۶۳۸: اس موضوع پر خلط مبحث اور متغائر فیصلہ جات کی وجہ زیادہ تر ایک تصور تھا جو پہلے رائج تھا یعنی یہ کہ شروع کرنے کی ترتیب کا تصفیہ کرنا خالصتہً عدالتِ تحت کا کام ہے۔ اسی لیے عدالت بالادست کے اجلاس کامل کی طرف سے اس خصوص میں کسی غلطی کی چاہے وہ کتنی ہی بڑی کیوں نہ ہو اصلاح کرنے کے [illegible] مداخلت نہ کی جائے گی۔ حجت یہ تھی کہ اگر اس بنا پر دوبارہ سماعتوں کے لیے درخواستیں قبول کی جائیں تو مقدمہ بازی بہت زیادہ ہو جائے گی جس کی وجہ سے عوام کو بہت تکلیف ہوگی۔ خصوصاً اس لیے کہ چونکہ جج کے غلط فیصلے کی وجہ غالباً بارِ ثبوت کے متعلق غلط فہمی ہوگی۔ اور وہ اسی غلطی کی بنا پر جوری کو بھی غلط ہدایت کرے گا۔ تو اس صورت میں تو غلط ہدایت اور بارِ ثبوت کے الٹا دینے کی بنا پر دوبارہ سماعت کا استحقاقاً حکم دینا پڑے گا۔ لیکن یہ بھی ہے کہ بہت سے صورتوں میں غلط فریق کو شروع کرنے دینے سے بہت نقصان پہنچ سکتا ہے گو جوری کو ہدایت میں کوئی غلطی نہ کی گئی ہو۔ اور اسی لیے اب نظایر کے ایک سلسلے کے ذریعے سے یہ قرار دے دیا گیا ہے کہ جب شروع کرنے کے حق کے متعلق جج کا فیصلہ اجلاس کامل کی دانست میں غلط ہو ــــ اور اس کی وجہ سے "صاف و علانیہ نقصان" پہنچا ہو تو عدالت دوبارہ سماعت کا بطور استحقاق نہیں بلکہ اپنی صوابدید کے

۵۵۹

۱؎ برڈ بنام ہگن سن - ۲ ۱ اڈ الفس و ایلس ۱۶۰ - برل بنام نکل سن - (۱) موڈی و رابن سن ۲۰۴ (Ashby v. Bates) آشبی بنام بیٹس ۱۵ [illegible] دولزبلی ۵۹۱ - ازرولف بنچ

لحاظ سے حکم دے گی۔[۱]

دفعہ ۶۳۹: شروع کرنے کا حق اس فریق کے لیے مفید ہے جس کا مقدمہ قوی اور شہادت اچھی ہو — کیونکہ اس سے وہ عدالت پر پہلا نقش جما سکتا ہے۔ اور اگر فریق مخالف کی جانب سے شہادت پیش ہو تو اس کو جواب کا حق بھی ہوتا ہے۔ اور اس طرح آخری قول بھی اسی کا ہوتا ہے۔ لیکن اگر کسی فریق کا مقدمہ کمزور ہو اگر اس کے پاس اس کی تائید میں بہت ہی خفیف شہادت ہو۔ یا کچھ شہادت ہی نہ ہو۔ اور وہ مدعی علیہ ہونے کی صورت میں سماعت مقدمہ پر اس لیے حاضر ہو رہا ہو کہ ممکن ہے کہ مدعی کا مقدمہ خارج ہو جائے یا یہ کہ فریق مخالف کا مقدمہ خود اس کی ذاتی کمزوری کی وجہ سے شکست ہو جائے یا یہ کہ اس نے بھروسا صرف جوری سے خطاب پر کیا ہو — تو ان صورتوں میں یہ واقعہ کہ اس کو شروع کرنا ہے اس کے مقدمے کے لیے فوراً ہی مہلک ثابت ہو سکتا ہے۔ مثلاً[۲] ایڈورڈس بنام جونس (Edwards v. Jones) کے مقدمے میں جو ایک پرامیسری نوٹ لکھنے والے پر اس کے منتقل الیہ کی جانب سے ایک نالش تھی مدعی علیہ نے ایک طویل جواب دعوی پیش کیا تھا جس کا

---

[۱] گیج بنام انگال۔ ۱۴۔ میسن وولز بی ۹۵۔ ایڈورڈ بنام ماتھیوس۔ ۱۱۔ جورسٹ ۳۹۸۔ برانڈفرڈ بنام فریان۔ ۵۔ اسپیکر ۴۳۲۔ لیسٹ بنام دی گرشہام لائف انشورنس سوسائٹی۔ ۱۵۔ جورسٹ ۱۱۶۱۔ آشبی بنام بیٹس ۱۵۔ میسن وولز بی — ۵۸۹۔ بوتھ بنام ملنس ایضاً ۲۲۸۔ ہکمان بنام فرلی۔ ۴ میسن وولز بی ۵۰۵ (یعنی بمطابق اس تصیحح کے جو بوتھ بنام ملنس۔ ایڈورڈ بنام ماتھیوس اور برانڈ بنام فریان میں کی گئی ہے) مرسر بنام وہال۔ ۵ کوینس بنچ ۴۴۷۔ ڈوڈی ورسٹرز سٹیس بنام رولانڈس۔ ۹ کیارنگٹن وپین ۷۳۶۔ ڈوڈی بیتھر بنام برین۔ ۸۔ کامن بنچ ۶۲۵۔

[۲] کیارنگٹن وپین ۶۳۳۔

خلاصہ یہ تھا کہ نوٹ کے لیے کوئی بدل نہیں تھا۔ اس کے ایک حصے کے متعلق
مدعی نے جواب دیا تھا کہ نوٹ کے لیے اچھا بدل دیا گیا تھا۔ اور باقی کے
متعلق یہ عذر پیش کیا تھا کہ جواب دینا ضروری نہیں۔ ان پلیڈنگس پر
جب جج نے قرار دیا کہ مدعی علیہ کو شروع کرنا چاہیئے تو اس کے کونسل کو
تسلیم کرنا پڑا کہ اس کے پاس کوئی گواہ نہیں ہیں۔ اور جج نے فوراً ہی
جوری کو ہدایت کی کہ اس کے خلاف فیصلہ کریں۔

دفعہ ۶۴۰: ہم عملدرآمد کے اس اصول کی جانب اشارہ کر چکے ہیں۔
جس کی رو سے دیوانی مقدمات[1] میں وکیل یا فریقین (اور عدالتی قرارداد
۱۸۵۲ء[2] کے بموجب فوجداری مقدمات میں وکیل ملزم[3]) کو جیوری کے سامنے
ایسے واقعات بیان کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ جن کو وہ شہادت سے
ثابت کرنے کا ارادہ نہیں رکھتے ہیں۔ لیکن اس اصول کی بہت سختی
سے تعبیر نہیں کرنی چاہیئے کسی وکیل یا فریق مقدمہ کو ان واقعات کی طرف
اشارہ کرنے کا حق ہوتا ہے جن کا عدالتوں کو خود علم ہوتا ہے یا جو اتنے
مشہور ہوتے ہیں کہ ان کو ثابت کرنا ضروری نہیں ہوتا ہے[4]۔ لیکن تاریخی
واقعات کے متعلق زیادہ دشواری ہے کسی ایسے امر کو ثابت کرنے کے لیے
جو عام طور پر مملکت سے متعلق ہو۔ عام و مشہور تاریخ شہادت میں
قابل ادخال ہوتی ہے۔ غالباً اسی بنا پر جس پر کہ قانون غرض عام سے
متعلق امور کو ایسے متوفی اشخاص کے بیانات سے ثابت کرنے کی
اجازت دیتا ہے جن کے ان سے اچھی طرح واقف ہونے کا قیاس

---

[1] اوپر واقعات ۶۳۱۔

[2] اوپر دفعہ ۶۳۵۔

[3] اوپر دفعات ۵۲ تا ۲۵۴۔

[4] ریڈ بنام بشپ آف لنکن ۱۸۹۲ء مقدمات مرافعہ ۶۴۴ - ۶۵۳۔

کیا جا سکتا ہے۔ یا ایسے قدیم دستاویزات کے ذریعے سے ان کو ثابت کرنے کی اجازت دیتا ہے جو معمولی حالات میں اصلی نہ ہونے کی بنا پر مسترد کیے جاتے[1]۔ گو کتابوں میں ایسے بھی مقدمات ملتے ہیں۔ جن میں تواریخ شہادت میں منظور کی گئی ہیں۔ اور جن کے اس اصول کے تحت قابل ادخال ہونے کی تائید مشکل ہی سے کی جا سکتی ہے[2]۔ لیکن کسی حق یا رواج خاص کو ثابت کرنے کو کوئی تاریخ ناقابل ادخال شہادت ہوتی ہے[3]۔ ایک جدید مقدمے[4] میں عدالت اکسچکر نے قرار دیا ہے کہ وکیل یا فریق مقدمہ سماعت مقدمے کے وقت عام تاریخی امور کی طرف اشارا کر سکتا ہے۔ بشرطیکہ اس اجازت کا استعمال سمجھ سے کیا جائے۔ لیکن وہ امر تنقیح طلب سے متعلق کسی واقعے کو ثابت کرنے کے لیے تاریخ کے خاص کتابوں کا حوالہ دے سکتا ہے۔ اور نہ ان سے خاص خاص فقرے پڑھ سکتا ہے۔ اسی طرح سماعت مقدمہ کے وقت وکیل یا فریق مقدمہ ادب کی مستند کتابوں کا حوالہ تصنیف یا تالیف کے عام رجحان یا یہ ظاہر کرنے کہ الفاظ کن معنوں میں استعمال ہوئے ہیں۔ یا ایسے ہی دوسرے امور کو ظاہر کرنے بشرطیکہ اس اجازت کا استعمال احتیاط سے کیا جائے۔ حوالہ دے سکتا ہے لیکن وہ امر تنقیح طلب سے متعلق کسی امر کو ثابت کرنے ان امور کا استعمال نہیں کر سکتا۔ اور اسی معنی کرتے سر ایڈورڈ کاک قرار دیتے ہیں کہ "قانونی مقدمات میں فلاسفہ۔ اطبا اور شعرا کے آرا کر

[1] اوپر دفعات ۴۹۷-۴۹۹-
[2] دیکھیے شہادت از فلپس ۱۵۵ تا ۱۵۶ جلد ۲۔ شہادت از ٹیلر طبع یازدہم دفعات ۱۷۸۵-
شہادت از فپسن طبع ششم ۲۷۸-۲۸۱-
[3] واکس پیریج کیس (Vaux Peerage Case) ۵ کلارک وفنلی رپورٹس (دارالامرا) ۵۲۶
شہادت از فلپس جلد ۲ صفحہ ۱۵۵ طبع دہم شہادت از ٹیلر طبع یازدہم دفعہ ۱۷۸۵-
[4] ڈاربی بنام اوسلی - ۲ جورسٹ (سلسلۂ نو) ۴۹۷-

پیش و قبول کی جا سکتی ہیں۔[۱]

دفعہ ۱۴۱ : گواہوں سے سوالات کے متعلق عملدرآمد کا بڑا اصول وہ ہے۔ جس کی رو سے "سوالات ہدایتی" منع ہیں۔ یہ وہ سوالات ہوتے ہیں۔ جن سے صراحتاً یا معناً ان جوابات کی طرف ہدایت ہوتی ہے۔ جن کو گواہ کو دینا چاہیئے۔ اصول یہ ہے کہ اہم امور کے متعلق فریق کو اپنے گواہوں سے سوالات ہدایتی نہیں کرنا چاہئیے۔ لیکن وہ فریق مخالف کے گواہوں سے ایسے سوالات کر سکتا ہے۔ بالفاظ دیگر سوالات ہدایتی کی جرح میں اجازت ہوتی ہے۔ لیکن سوالات ابتدائی میں نہیں ہوتی۔ اس کے دو وجوہات ہیں۔ پہلے اور زیادہ تر اس خیال سے کہ گواہ کو اس فریق کی طرف داری ہوتی ہے جس کی جانب سے وہ پیش ہوتا ہے۔ اور اس فریق سے اس کو مخالفت ہوتی ہے جس کے خلاف وہ پیش ہوتا ہے اور دوسرے اس وجہ سے کہ اس فریق کو جو کسی گواہ کو پیش کرتا ہے اپنے مخالف فریق پر یہ فوق حاصل ہوتا ہے کہ وہ پیش از پیش جانتا ہے کہ گواہ کیا کہنے والا ہے یا کم از کم اس سے کس امر کو ثابت کرنے کی توقع ہے۔ اور اسی لیے اگر اس کو سوالات ہدایتی کی اجازت ہو تو وہ اس طریقے سے سوالات کر سکتا ہے کہ گواہ کے صرف انھیں معلومات کا اظہار ہو گا جو اس کے موافق ہوں۔ یا بلکہ جن سے کل واقعات غلط روشنی میں ظاہر ہوں۔[۲] لیکن تمام ایسے امور کی بابت جو محض تمہیدی ہوں۔ اور اصل امر تنقیح طلب سے ان کو کوئی تعلق نہ ہو۔ فریق کو نہ صرف اجازت ہے۔ بلکہ یہ مناسب بھی ہے کہ وہ اپنے گواہوں سے سوالات ہدایتی کرے۔ کیونکہ وگرنہ بہت کچھ تضیع اوقات ہوتی ہے۔ بعض وقت کہا جاتا ہے کہ کسی سوال کے ہدایتی ہونے یا نہ ہونے کا معیار یہ

---

[۱] فلاسفہ۔ اظہار و شعرا کی رائیں مقدمات میں پیش و قبول کی جا سکتی ہیں۔ ٹلٹن از کک ۴۶۲۔ الف۔

[۲] شہادت از فلپس و امیاس ۸۸۷۔ شہادت از فلپس جلد ۲ صفحہ ۴۶۱ طبع دہم۔

ہے کہ یہ دیکھا جائے کہ اس کا "ہاں" یا "نہیں" میں جواب امر تنقیح طلب کے متعلق قطعی اثر رکھتا ہے یا نہیں لیکن گو ایسے تمام سوال اس اصول کے تحت آجاتے ہیں لیکن یہ اصول ان سوالات ہی تک محدود نہیں۔ اگر "ہاں" یا "نہیں" امر تنقیح طلب کے کسی جزو کے متعلق بھی قطعی ہوں۔ تو بھی سوال قابل اعتراض ہوگا۔ مثلاً جب کسی ہنڈی کے نہ سکارنے کی اطلاع کی تردید کے متعلق گواہ سے اطلاع دینے کے واقعے یا وقت کے متعلق سوال ہدایتی کیا جاتا ہے۔ اسی طرح سوال ہدایتی اس وقت بھی نہیں کرنا چاہئے جب کہ اہم وقریبی حالات کو ثابت کرنا مطلوب ہو۔ مثلاً بھونک کر قتل کرنے کے استغاثہ میں کسی گواہ سے پوچھنا کہ کیا اس نے ملزم کو خون میں نہایا ہوا۔ اور خنجر بدست نعش سے واپس ہوتے ہوئے نہیں دیکھا حد درجہ نامناسب ہوگا۔ گو اس سوال کے تمام واقعات ملزم کی معصومی کے مخالف نہیں ہیں۔ ملحوظ رکھئے کہ عملاً بہت سے سوالات ہدایتی سے بعض وقت صریحی اور بعض وقت معنوی رضامندی کی بنا پر اعتراض کرلیا جاتا ہے۔ آخرالذکر صورت اس وقت واقع ہوتی ہے۔ جب کہ سوالات ان امور سے متعلق ہوتے ہیں جو گو امر تنقیح طلب ہوتے ہیں۔ لیکن وکیل سوال کنندہ کو علم ہوتا ہے کہ فریق ثانی ان کے متعلق نزاع کرنا نہیں چاہتا ہے۔ یا جب وکیل مخالف ان سوالات پر اعتراض کرنا بے سود سمجھتا ہے۔

اس کے برخلاف اس بنا پر اکثر بے بنیاد اعتراضات بھی کئے جاتے ہیں۔ کوئی سوال ہدایتی ہونے کی وجہ سے اس وقت قابل اعتراض ہوتا ہے۔ جب کہ اس سے جواب کی طرف اشارہ ہو۔ اگر سوال سے محض اس مضمون کی طرف اشارہ ہو۔ جس کے متعلق گواہ سے سوال کئے جارہے ہیں تو یہ قابل اعتراض سوال نہیں ہوتا ہے۔ مثلاً اس امر کے متعلق کہ کیا الف و ب شرکائے قرار دیا گیا ہے کہ یہ پوچھنا کہ کیا الف نے ب کے کاروبار میں مداخلت کی تھی۔ سوال ہدایتی نہیں

ص ۵۶۲

ہوگا[1] کیونکہ بالفرض اگر اس نے مداخلت کی بھی ہو تو مداخلت کرنے سے وہ شریک نہیں بن جا سکتا - ایک تاجر کے متعلق یہ کہنے کی بنا پر کہ "وہ تقریباً دیوالیہ ہے - اُس کا نام عدالت دیوالیہ کی ایک فہرست میں دیکھا گیا ہے - اور اگلے گزٹ میں شایع ہو جائے گا" توہین زبانی کی نالش[2] میں ایک گواہ سے جس نے مدعی علیہ سے ایک گفتگو ہونے اور اس میں پہلے دو جملوں کے کہے جانے کا حلف اٹھایا تھا - یہ سوال پوچھا گیا کہ "کیا گزٹ کے متعلق بھی کچھ کہا گیا؟" اُس پر ہدایتی سوال ہونے کا اعتراض کیا گیا - لیکن میر مجلس ٹنڈل (Tindal, C. J.) نے اس کی اجازت دے دی اسی طرح گو سوال ہدایتی سے باز رہنا کسی اور صورت میں اتنا ضروری نہیں ہے جتنا کہ اقبال جرم کے ثابت کرنے میں - تاہم اس میں بھی اس گواہ سے جو ملزم سے کسی گفتگو کے آنے کی شہادت دیتا ہو - پہلے اس کو اس سوال کے جواب میں حافظے پر زور دینے کا موقع دینے کے بعد کہ اس گفتگو میں کیا باتیں ہوئیں - یہ مزید سوال بھی کیا جا سکتا ہے کہ کیا فلاں مضمون پر کچھ کہا گیا یہ کبھی نہیں بھولنا چاہئے کہ سوال ہدایتی ایک اضافی نہ کہ قطعی شے ہے - نظری طور پر کوئی سوال ہدایتی نہیں ہوتا ہے - کیونکہ ایک صورت یا بعض حالات میں جو سوال بدترین قسم کا سوال ہدایتی ہو سکتا ہے - دوسری صورت یا دوسرے حالات میں وہ نہ صرف قابل اعتراض ہی نہیں ہوتا ہے بلکہ انسب طریقے کا سوال ہوتا ہے -

دفعہ ۶۴۲ : ممانعت سوال ہدایتی کے بعض مستثنیات ہیں - (۱) اشخاص یا اشیا کی شناخت کے لیے گواہ کی توجہ صراحتاً ان کی طرف منعطف کرائی جاتی ہے - (۲) جب کوئی گواہ کسی دوسرے گواہ کے ان جملوں کی تردید کرنے

---

[1] نکولس بنام ڈوڈنگ - اسٹارکی جلد ا صفحہ ۸۱ - رسل دربیان ۶۴۷ -

[2] ریوس بنام ہیگ - میقات سیکلس ۱۸۳۷ء کے بعد کا اجلاس کامن بنچ - (غیر مطبوعہ) -

طلب کیا جائے جن کو اس نے کہا ہو۔ لیکن جن سے وہ منکر ہو تو اس گواہ سے صاف پوچھا جا سکتا ہے کہ کیا اس گواہ نے یہ جملے کہے تھے[1]۔ اس استثنیٰ کے وجوہات کے متعلق اساتذہ متفق نہیں ہیں[2]۔ اور بعض نے قوی حجت پیش کی ہے کہ پہلے دوسرے گواہ کو یہ سوال کرکے کہ اس موقع پر کیا کہا گیا۔ حافظے پر زور دینے کا موقع دینا چاہئیے[3]۔ (۳) ممانعت سوالات ہدایتی کرنے والا اصول چونکہ زیادہ تر اس مفروضے پر مبنی ہے کہ گواہ اس فریق کا طرفدار ہوتا ہے جس کی جانب سے وہ طلب کیا جاتا ہے۔ جب کبھی حالات سے ظاہر ہو کہ یہ صورت نہیں ہے اور یہ کہ وہ یا تو اس فریق کا مخالف ہے یا شہادت دینے پر راضی نہیں نظر آتا ہے تو جج اپنی صوابدید سے اس اصول کو نظرانداز کر سکتا ہے[4]۔ اور اسی وجہ سے ہونا تو یہ چاہئیے کہ اگر گواہ جرح کرنے والے فریق سے علانیہ طرفداری ظاہر کرے تو اس پر سوالات ہدایتی کرنے کے حق کو محدود کر دیا جائے۔ لیکن اس کے متعلق اساتذہ کی کوئی واضح قرارداد نہیں ہے[5]۔ (۴) اس ممانعت میں تخفیف کر دی جائے گی اگر گواہ صحیح طریقے پر کئے ہوئے سوالات کا جواب قصور حافظہ یا اس وجہ سے نہیں دے سکتا ہو کہ جس موضوع پر اس سے سوالات کئے جا رہے ہیں وہ بہت پیچیدہ ہے۔

دفعہ ۶۴۳: جب اپنے گواہ پر سوالات ہدایتی کرنے کی اجازت ہو تو سوالات ہدایتی نہ کرنا گو اتنا برا ہے نہیں جتنا کہ غلط طور پر سوالات ہدایتی

صفحہ ۶۹۳

---

[1] ایڈمنڈس بنام والٹر۔ ۳ اسٹارکی ۷۔

[2] کورٹین بنام ٹوس۔ ا کیمبل ۴۳۔ ہالٹ بنام کوزنس۔ ۲۔ موڈی وریان ۲۳۸۔

[3] شہادت از فلپس ؛ ایاس ۸۰۹۔ شہادت از فلپس جلد ا صفحہ ۴۶۲۔ طبع دہم۔

[4] شہادت از فلپس وایاس ۸۰۸۔ شہادت از فلپس جلد ۲ صفحہ ۴۶۱۔ طبع دہم۔

[5] شہادت فوجداری از راسکو طبع سیزدہم ۱۱۷۔ شہادت از فلپس جلد ۲۔ صفحہ ۴۷۲۔ ۴۷۳ طبع دہم۔ شہادت از ٹیلر طبع یازدہم دفعہ ۱۴۳۱۔ شہادت از فیپسن طبع ششم ۴۷۶۔

کرنا۔ تاہم وہ ایک نقص ہے ضرور۔ کیونکہ اس سے عدالت کی تضیع اوقات ہوتی ہے۔ گواہ پریشان بھی ہو جاسکتا ہے۔ اور اڈوکیٹ کی عدم مہارت بھی ظاہر ہوتی ہے۔ لیکن بعض صورتیں ایسی ہیں کہ ان میں سوالات ہدایتی کی اجازت کے باوجود ان کا نہ کرنا ہی بہتر ہوتا ہے۔ مثلاً کسی فوجداری سماعت میں جب سوال شناخت ملزم کا ہو تو گو ملزم کو بتا کر گواہ سے پوچھنا کہ کیا یہ وہی شخص ہے جس سے شہادت متعلق ہے بالکل صحیح و درست ہوگا۔ تاہم اگر گواہ اپنے سے ملزم کی شناخت کردے تو اس کی گواہی زیادہ وقعت رکھے گی۔

دفعہ ۶۴: جیسا کہ ثابت کیا جاچکا ہے شہادت کا ایک اہم اصول یہ ہے کہ کسی ایسی شہادت کو قابل ادخال نہیں ٹھیرانا چاہئے جو بالواسطہ یا بابلاواسطہ طریقے پر امور تنقیحی سے متعلق نہ ہو[1]۔ اسی کی ایک فرع یہ ہے کہ تمام سوالات کو جن سے ضمنی تنقیحات قایم ہوتے ہوں اور ان کی تائید میں تمام شہادت کو مسترد کردینا چاہئے۔ لیکن اس امر کے تعین میں کہ گواہوں کے اعتبار کے متعلق کونسی تنقیحات ضمنی قرار دیے جائیں عملدرآمد میں بہت سی دشواریاں پیش آتی ہیں۔ گواہ فریق مخالف کی گواہی کو ناقابل اعتبار ٹھیرانے کے لیے علاوہ تردیدی شہادت پیش کرنے اور جرح کرنے کے تین طریقے ہوتے ہیں[2]:-

(۱) صداقت کے متعلق اس کے عام بُرے چال چلن کی شہادت پیش کرنے سے۔ یعنی ان لوگوں کی شہادت پیش کرنے سے جو حلفیہ بیان کریں کہ وہ ان کی دانست میں حلف اٹھانے کے باوجود قابل اعتبار نہیں ہے۔ اور یہاں صرف گواہ کے عام چال چلن کی شہادت قلم بند کی جاسکتی ہے۔ فیصلے کو اسی پر مبنی کرنا چاہئے نہ اس خاص	۶۴ھ

---

[1] اوپر دفعات ۱۵۱-۲۵۱-۲۵۲-

[2] نیز دیکھئے اوپر دفعات ۱۳۰-۲۶۳-

بڑے افعال کی شہادت قلم بند نہیں کی جا سکتی[1]۔ پارک بیج (Park, B) نے اٹرنی جنرل بنام ہچکاک[2] (Att. General v. Hitch-cock) میں کہا کہ "دو وجوہات ہیں جن کی بنا پر ضمنی سوالات مثلاً آیا گواہ نے فلاں جرم کا ارتکاب کیا ہے۔ کی تنقیح قایم نہیں کی جا سکتی۔ ایک وجہ یہ ہے کہ اس سے پیچیدہ تنقیحات قایم ہو جائیں گی۔ اور اطلاع کے بغیر طول طویل دریافتیں کرنی ہوں گی۔ اور دوسری وجہ یہ ہے کہ کسی شخص سے یہ توقع نہیں کی جا سکتی کہ وہ اپنی زندگی کے تمام افعال کی جواب دہی کر سکے" اور اسی مقدمے میں آلڈرسن بیج (Alderson, B) نے اپنے فیصلے[3] میں کہا کہ "کسی گواہ سے خاص معاملات کے متعلق سوال کرنا جن کی وہ ممکن ہے کہ توضیح کر سکتا تھا اگر اس کو اطلاع ہوتی کہ ان کی توضیح اس سے طلب کی جائے گی سخت باعث تکلیف امر ہے۔ انسان گواہ کے کٹہرے میں اس پر تیار ہو کر نہیں آتا ہے کہ اپنی زندگی کے ہر فعل کو کامل طور پر پاک ثابت کر سکے گا۔ اور اسی لیے آپ فریق ثانی کو اس پر مجبور کرتے ہیں کہ الزام کے متعلق اس کے جواب کو تسلیم کر لے کیونکہ ورنہ آپ ایک ضمنی تنقیح کی سماعت کرنے لگیں گے۔ اور اگر آپ کو کسی گواہ کے کسی جرم کے ارتکاب کی ضمنی تنقیح کی اجازت سماعت دی جائے۔ تو آپ اس کے ثبوت کے لیے گواہ طلب کریں گے۔ اور ان گواہوں پر بھی اسی طرح ان کے چال چلن کے متعلق جرح ہوگی۔ اور اس طرح پر آپ اصل امر تنقیح طلب کا تصفیہ کرنے سے پہلے بے انتہا ذیلی تنقیحات کا فیصلہ کرتے جائیں گے۔ اصول شہادت ایسی عدل گستری کے مدنظر جس میں سہولت عامہ ملحوظ ہو۔ اس کی ممانعت کر دیتے ہیں۔ اور اسی لیے آپ کو گواہ کے

---

[1] اوپر دفعہ ۲۶۳۔

[2] اٹونی جنرل بنام ہچکاک۔ ۱۱ جورسٹ ۴۷۸۔ ۱۹-۴۷-۲-۲ رسل دریان ۵۶۲۔

[3] پرد ییٹ ۸۰۱۔

جواب پر قانع رہنا اور اگر وہ جواب جھوٹا ہو تو اس کو دروغ حلفی کے لیے چالان کرنا پڑتا ہے۔"

(۲) یہ ثابت کرنے سے کہ اس نے سابقہ مواقع پر جو بیانات دیے ہیں وہ اس کی موجودہ شہادت کے مغائر ہیں لیکن یہ حق ایسی شہادت تک محدود ہے جو مقدمے سے متعلق ہو ضمنی امور پر گواہ کی تردید نہیں کی جاسکتی[۱]۔ قانون ضابطۂ فوجداری ۱۸۶۱ء ۔ ۔ ۲۹ وکٹوریا باب ۱۸ جس نے اب منسوخ شدہ قانون ضابطۂ عمومی ۱۸۵۴ء دفعہ ۲۳ کے اطلاق کو وسیع ۔ اور دیوانی و فوجداری تمام عدالتوں سے متعلق کر دیا دفعہ (۴) کی رو سے حکم دیا ہے کہ:۔

"اگر کوئی گواہ موضوع چالان یا کارروائی سے متعلق اس کے کسی سابقہ بیان پر جو اس کی موجودہ گواہی کے مغایر ہو جرح کے جواب میں صراحتاً اقرار نہ کرے کہ اس نے ایسا بیان دیا ہے تو اس امر کی شہادت دی جاسکے گی کہ اس نے فی الواقع ایسا بیان دیا ہے۔ لیکن ایسی شہادت پیش کرنے سے پہلے اس مبینہ بیان کے اتنے حالات کو جن سے وہ موقع ظاہر ہو جائے جس میں کہ وہ بیان دیا گیا تھا گواہ سے بیان کر دینا چاہئے۔ اور اس سے پوچھنا چاہئے کہ کیا اس نے ایسا بیان دیا ہے یا نہیں؟"

(۳) مقدمے سے متعلق کوئی بدچلنی یا دوسرے ایسے حالات ثابت کرنے سے جن سے ظاہر ہو کہ وہ غیر جانبدار نہیں ہے[۲]۔ مثلاً یہ ثابت کیا جاسکتا ہے کہ گواہ کو شہادت دینے رشوت دی گئی ہے[۳]۔ یا یہ کہ اس نے

۵۶۵

---

[۱] شہادت از اسٹارکی جلد ۱ صفحہ ۱۸۹ طبع سوم۔ شہادت از فلپس جلد ۲ صفحہ ۵۱۷ و مابعد طبع دہم۔

[۲] بعض نظایر اس کے خلاف ہیں۔ لیکن اٹرنی جنرل بنام ہچکاک ۱۸۴۷ء ۔ ۱۔ ایکسچیکر ۹۱۔ ۱۱ جورسٹ ۴۷۸۔ ۴۷ رسل دریان ۵۹۲۔ اور ان مقدمات کے ذریعے سے جن کا وہاں حوالہ دیا گیا ہے برقرار نہیں رکھے گئے ہیں۔ اور اصولاً ان مقدمات کی تائید بھی نہیں کی جاسکتی۔

[۳] مقدمۂ لانگ ہارن، ہودل اسٹیٹ ٹرائلس ۶ ۴۴۔ جس کو اٹرنی جنرل بنام ہچکاک میں تسلیم کیا گیا ہے۔

دوسروں کو اس فریق کے لیے شہادت دینے جس کا وہ طرفدار ہے۔ رشوت دینے کا اقدام کیا ہے[1] یا یہ کہ اس نے اس فریق کے متعلق جس کے خلاف وہ گواہی دے رہا ہے دشمنی و انتقام کے جملے کہے ہیں[2]۔ نیز مقدمہ اٹارنی جنرل بنام ہچکاک کے مقدمے میں پارک جج کے حسب ذیل مقولے کی طرف بھی توجہ دلانی ضروری ہے[3]۔ قدیم قانون کے تحت جب گواہ کی قابلیت پر کوئی اعتراض کیا جاتا تھا تو اس کے متعلق "ابتدائی اظہار متعلق قابلیت گواہ" میں اس سے پوچھا جا سکتا تھا۔ اور اس طرح یہ جرح مقدم قائم ہو جاتی تھی اس کا تصفیہ جج کیا کرتا تھا۔ . . . . اس زمانے میں یہ اعتراض گواہ کی قابلیت کے متعلق ہوتے تھے۔ لیکن اب یہ ایک اہم سوال ہو جاتا ہے کہ کیا یہی طریقہ اب بھی اختیار کیا جائے گا۔ کیونکہ قانون شہادت ۱۸۴۳ء ۶ و ۷ وکٹوریا باب ۸۵ نے قرار دے دیا ہے کہ کسی شخص کو ناقابلیت جرم یا غرض کی بنا پر گواہی دینے سے باز نہیں رکھا جائے گا — کیا اس کو مقدمے میں غرض ہونے کی تمام شہادت کو جوری کے سامنے پیش ہونے نہیں دیا جائے گا؟ مگر عملدرآمد میں اس مشورے پر عمل نہیں ہوتا ہے۔

دفعہ ۶۴۴ : الف۔ بہت سی صورتوں میں شہادت کو بجائے مسلسل سوال و جواب کی صورت میں حاصل کرنے کے ضروری ہوتا ہے کہ گواہ سے صرف یہ سوال کیا جائے کہ "وہ جو کچھ واقع ہوا ہو بیان کر دے"۔ ایسے بیانات کے متعلق مسٹر جسٹس ولس (Mr, Justice wills) کا حسب ذیل

---

[1] مقدمہ لارڈ اسانڈ ۔ ۷ ۔ جلد دل اسٹیٹ ٹرائلس ۔ ۱۴۰۰ ۔ جس کو اٹارنی جنرل بنام ہچکاک میں تسلیم کیا گیا ہے ۔ گواہوں کو جھوٹے بیانات دینے کی ترغیب کے اثر کے لیے دیکھو ہیریارٹی بنام ایل بی اینڈ ایس ریلوے کمپنی لا رپورٹ ۵ کوئنس بنچ ۳۱۴ ۔

[2] ایوینس کیس ۲ کیمپبل ۶۳۸ ۔ اس کے متعلق نیز دیکھو اٹارنی جنرل بنام ہچکاک ۔

[3] ۱۱ جورسٹ ۴۷۸ و ۴۸۰ ۔

قول جو "قراینی شہادت" پر ان کے والد کی قابل قدر تصنیف کی پہلی اشاعت میں پایا جاتا ہے۔ نہایت قابل لحاظ ہے:۔

"عدالتی تحقیقات میں دشواری ہمیشہ اس ایک امر کی وجہ سے پیش آتی ہے۔ اور یہ فطرت انسان کا ایک ایسا رجحان ہے جس کو دبایا نہیں جا سکتا یعنی گواہ کا یہ جذبہ کہ کسی واقعے کے متعلق وہ سمجھ لیتا ہے کہ وہ سب کچھ جانتا ہے حالانکہ وہ صرف اس کے ایک حصّے ہی سے واقف ہوتا ہے۔ مجھے اس حقیقت سے اکثر سابقہ دو گاڑیوں کی ٹکر کے واقعے میں ہوا ہے۔ ٹکر چاہے کتنی ہی آناً فاناً ہوئی ہو۔ گواہ سوائے اس کے کہ بیہوش ہو گئے ہوں ہمیشہ ہر تفصیل کے متعلق واقفیت کا اظہار کرتے ہیں "میں نہیں جانتا" کہنے کے لیے غالباً اخلاقی جرأت درکار ہوتی ہے۔ یہ نہیں کہ گواہ فریب دینا چاہتے ہیں لیکن جن امور کو انھوں نے دیکھا نہ ہو سمجھ جاتے ہیں۔ اور اس کو ان امور سے جن کو انھوں نے فی الواقع دیکھا ہے۔ خلط ملط کر دیتے ہیں۔ ایک مرتبہ خود مجھے گاڑی کی ایک بری ٹکر کا حادثہ پیش آیا۔ اتفاق سے مجھے دیکھنے کا بہت اچھا موقع تھا۔ اور میں چند ثانیوں سے زیادہ کے لیے حیران نہیں ہو گیا تھا۔ مجھے یقین ہے کہ میں جانتا ہوں کہ ٹکر کس طرح ہوئی۔ لیکن میں اس سے بھی واقف ہوں کہ میرا یہ علم تھوڑا بہت جو کچھ میں نے دیکھا ہے اسی پر قیاس کرنے اور نتائج نکالنے سے حاصل ہوا ہے۔ اگر مجھے اپنے پیشے کے تجربے کی تنبیہ نہ ہوتی تو مجھے کوئی شبہ نہیں کہ میں سمجھ لیتا کہ میں نے پورا واقعہ دیکھا ہے۔"

ص ۵۲

دفعہ ۶۴۵: فریق کے خود اپنے گواہ کے اعتبار کو ساقط کرانے کے متعلق ہم پہلے قانون عمومی کا ذکر کریں گے۔ اور بعد میں قانون ضابطۂ قانون عمومی سنہ ۱۸۵۴ء ۱۷ و ۱۸ وکٹوریا باب ۱۲۵۔ اور قانون ضابطۂ فوجداری سنہ ۱۸۶۵ء ۲۸ و ۲۹ وکٹوریا باب ۱۰ کی رو سے جو کچھ تبدیلی ہوئی ہے اس کو بیان کریں گے۔ سب سے پہلے قانون عمومی کو لیجیے۔ مسلمہ اصول یہ تھا کہ کسی فریق کو

اجازت نہیں دینی چاہئے کہ وہ اپنے گواہ کے اعتبار کو ساقط کرنے عام شہادت پیش کر سکے۔ یعنی یہ شہادت کہ حلف اٹھانے کے باوجود وہ قابل اعتبار نہیں ہے۔ کسی گواہ کو طلب کرنے سے فریق عدالت کو باور کراتا ہے کہ وہ قابل اعتبار ہے۔ یا کم از کم اتنا بدنام نہیں ہے کہ کلیۃً ناقابل اعتبار ہو۔ اور اسی لیے اگر وہ بعد میں صداقت سے متعلق اس کے چال چلن پر حملہ کرے تو یہ نہ صرف عدالت سے بددیانتی ہو گی بلکہ کتابوں کے الفاظ میں " اس کی وجہ سے فریق اس قابل ہو جائے گا کہ اگر گواہ اس کے خلاف گواہی دے تو اس کو تباہ کر دے۔ اور اگر وہ اس کے موافق گواہی دے تو اس کو اچھا گواہ ثابت کرے۔ کیونکہ اس کے ہاتھ میں گواہ کے اعتبار کو ساقط کرنے کا یہ ہتھیار رہتا ہے[1]" فریق ضمنی طور پر اپنے گواہ کا اعتبار ساقط کر سکتا تھا۔ یعنی یہ شہادت پیش کرنے سے کہ جو گواہی اس نے دی ہے وہ فی الواقع صحیح نہیں ہے[2]۔ اس سے بددیانتی کا خفیف سا قیاس بھی نہیں پیدا ہوتا ہے۔ اور یہ امر حد درجہ غیر منصفانہ و لغو ہو گا کہ فریقین کو ان کے گواہوں کے بیانات کا پابند کر دیا جائے حالانکہ ان کے اور ان کے گواہوں کے درمیان کوئی اشتراک حقیت نہیں ہوتی ہے۔ اور گواہ محض ضرورۃً طلب کئے جاتے ہیں۔ لیکن یہ امر کہ کیا کوئی فریق یہ ثابت کر سکتا ہے کہ خود اس کے گواہ نے عدالت سے باہر ایسے بیانات دیے ہیں جو اس کی گواہی کے مغایر ہیں ایک ایسا امر تھا جس کے متعلق کوئی قطعی فیصلہ نہیں ہوا تھا۔ گو اکثر نظایر سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ ایسا نہیں کر سکتا[3]۔ ایک طرف سے حجت کی جاتی تھی کہ یہ امر اس عام اصول کے تحت

---

[1] دیوانی مقدمات جوری از بلر ۲۹۷۔ شہادت از فلپس جلد ۲ صفحہ ۵۲۵۔ طبع دہم۔

[2] شہادت از فلپس جلد ۲ صفحہ ۵۲۱۔ طبع دہم۔

[3] مقدمات کے لیے دیکھئے شہادت از ٹیلر دفعہ ۱۰۴۹۔ طبع اول۔ شہادت از فلپس جلد ۲ صفحہ ۵۲۰ و بعد، طبع دہم۔ ملہولیش بنام کولیر۔ ۱۵۔ کوئینس بنچ ۸۷۸۔

آجاتا ہے[1] کہ کسی فریق کو خود اس کے گواہوں کا راست طور پر اعتبار ساقط کرنے کی اجازت نہیں دینی چاہیئے۔ متضاد بیانات کی شہادت سماعت کرنے سے تنقیحات بڑھ جاتی ہیں۔ فریق اس قابل ہوجاتا ہے کہ گواہ کے مجرد بیان کو جوری کے سامنے پیش کرے جس کا اثر عملاً اصل شہادت کا ہوجاتا ہے[2] سازش و اختراع کا بھی کچھ خطرہ ضرور رہیگا۔ کیونکہ گواہ سے کہا جاسکتا ہے کہ عدالت سے باہر کوئی بیان محض اس غرض سے دے کہ اس کو محفوظ کرلیا اور بعد میں اس کی تردید کرنے کے لیے پیش کردیا جائے۔ اور ممکن ہے کہ جوری ایسے بیان کو مقدمے کی اصل شہادت تصور کرنے۔ نیز حلف اور صداقت کی دوسری تہدیدات کا فائدہ یہ ہے کہ ان واقعات کو ظاہر کرائے جن کو فریقین پوشیدہ رکھنا چاہتے ہوں۔ اور کسی گواہ کی اس طرح پر تردید کئے جانے کی اجازت دینے سے اس کو ترغیب ہوتی ہے کہ وہ عدالت میں دروغ حلفی کے ذریعے سے اپنے ایسے غلط یا بے سوچے سمجھے بیانات پر اصرار کرے جن کو اس نے عدالت سے باہر دیا ہو۔ دوسری طرف کی حسب ذیل حجت ایک مستند کتاب سے لی گئی ہے[3] "کہا جاسکتا ہے کہ ایسی شہادت پر یہ اعتراض نہیں کیا جاسکتا کہ یہ تو عام شہادت کے ذریعے سے خود اپنے گواہ کا اعتبار ساقط کرنا ہے۔ کیونکہ گو کسی فریق کو جو جان بوجھ کر کسی بُرے چال چلن کے شخص کو بطور گواہ طلب کرے۔ اجازت نہیں دینی چاہیئے کہ اگر اس کی گواہی اس کے موافق نہ نکلے تو گواہ کے عام بُرے چال چلن کی راست طور پر شہادت پیش کرکے اس کی گواہی کو بے اثر کردے۔ تاہم یہ محض انصاف ہوگا کہ اس کو اجازت دی جائے کہ اگر وہ ثابت کرسکے تو ثابت کرے کہ گواہ کی شہادت بالکل خلاف توقع ہے۔

۵۶۷

---

[1] شہادت از فلپس و امیاس ۹۰۴۔

[2] شہادت از ٹیلر دفعہ ۱۰۴۰۔ طبع اول۔

[3] شہادت از فلپس و امیاس ۹۰۵۔

اور گواہ کے ان بیانات کے بھی خلاف ہے جو سماعت مقدمہ کے مدنظر دریافت کرنے پر اس نے دئے تھے۔ نیز یہ کہ یہ طریقہ کسی مکار گواہ کے فریب سے بچنے ضروری ہے۔ کیونکہ وگرنہ وہ کسی فریق سے اس کے موافق گواہی دینے کا وعدہ کرکے (اور دراصل فریق مخالف کا طرفدار رہ کر) بعد میں مخالفانہ گواہی سے اس کے مقدمے کو تباہ کر دے سکتا ہے۔ اور یہ کہ زیر غور اصول مع اس کے تردیدی شہادت پیش کرنے کے مذکورۂ بالا استثنیٰ کے ایک ہی ہونا چاہئے۔ چاہے گواہ ایک فریق کی جانب سے پیش ہو یا دوسرے فریق کی جانب سے۔ اور یہ کہ جوری کا تردیدی امور کو اصل شہادت سمجھنے کا خطرہ دونوں صورتوں میں اتنا ہی ہوتا ہے۔ رہا سازش کا بینہ خطرہ۔ سو یہ حد درجہ غیر اغلب ہے۔ اور اس کو آسانی سے معلوم کرلیا جاسکتا ہے۔ نیز یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ یہ ایک ایسا سوال ہے کہ اس میں نہ صرف فریقین مقدمہ کے مفاد مضمر ہوتے ہیں۔ بلکہ ان سے زیادہ اہم مفاد۔ یعنی فوجداری و نیز دیوانی کارروائیوں میں دریافت صداقت کا مفاد بھی ہمیں ملحوظ رکھنا چاہئے کہ شہادت کو جانچنے اور اس کی وقعت کا اندازہ لگانے آزادی دینے ہی سے اغراض انصاف بہترین طریقے پر حاصل ہوتے ہیں۔ اور خصوصاً فوجداری معدلت گستری میں شہادت سابقہ مخالف بیانات کی نامنظوری سے نہایت بڑے نتائج وقوع پذیر ہوسکتے ہیں۔" علاوہ ازیں یہ لازمی نہیں ہے کہ اپنے گواہ کی تردید کرنے سے فریق کا مقصد اس کی صداقت پر اعتراض کرنا ہو۔ ممکن ہے کہ وہ صرف اس کے قصور حافظہ کو ظاہر کرنا چاہتا ہو[1]۔

قانون کی یہ حالت تھی جب کہ قانون ضابطۂ قانون عمومی ۱۸۵۴ء ۱۷ و ۱۸ وکٹوریا دفعہ ۲۲ نافذ کیا گیا۔ ابتداءً یہ قانون صرف دیوانی عدالتوں پر قابل پابندی تھا[2]۔ لیکن بعد میں قانون ضابطۂ فوجداری

ص ۵۶۸

[1] شہادت از ٹیلر دفعہ ۱۰۴۰ - طبع اول۔

[2] دیکھیے دفعہ ۱۰۱۲۔

۱۸۶۵ء کی رو سے[1] اس کو تمام عدالت ہائے انصاف یعنی دیوانی و فوجداری عدالتوں پر واجب التعمیل کر دیا گیا۔ نیز ان تمام اشخاص پر بھی جو قانوناً یا بہ رضامندی فریقین شہادت سننے، منظور کرنے اور جانچنے کے مجاز ہوں۔ موخر الذکر کے قانون کے دفعہ (۳) نے اول الذکر قانون کے دفعہ ۲۲ کو منسوخ کیا۔ لیکن بعینہٖ انھیں الفاظ میں اس کو دوبارہ وضع بھی کر دیا کہ "اس فریق کو جس نے گواہ پیش کیا ہو اجازت نہیں ہوگی کہ اس کے اعتبار کو اس کے برے چال چلن کی عام شہادت پیش کر کے ساقط کرے۔ لیکن اگر جج کی رائے میں گواہ مخالف ہو گیا ہو تو فریق دوسری شہادت سے اس کی تردید کر سکیگا یا دہ عدالت کی اجازت سے یہ بھی ثابت کر سکے گا کہ گواہ نے دوسرے مواقع پر اس کی موجودہ شہادت کے مغایر بیان دیا ہے۔ لیکن قبل اس کے کہ موخر الذکر شہادت پیش ہو سکے۔ اس بیان کے ان حالات کو جن سے وہ موقع جس پر یہ بیان دیا گیا تھا ظاہر ہو جائے گواہ سے بیان کر دینا چاہئے۔ اور اس سے پوچھنا چاہئے کہ کیا اس نے ایسا بیان دیا ہے یا نہیں"۔ اس دفعہ کے لفظ "مخالف" کو اس معنی میں سمجھنا چاہئے کہ گواہ کی ذہنیت ہی اس فریق کے متعلق جس نے اس کو طلب کیا ہو معاندانہ ہے۔ اس لفظ کے صرف یہ معنیٰ نہیں ہیں کہ اس کی گواہی اس فریق کے ناموافق ہو گئی ہے[2]۔ اور کسی گواہ کی گواہی کی تردید کرنے والا بیان ممکن ہے کہ متعدد دستاویزات میں ہو۔ جن میں کوئی ایک بنفسہٖ اس کی تردید کے لیے کافی نہ ہو[3]۔ اس دفعہ کے تحت جج کی صوابدید قطعی ہوتی ہے اور عدالت اس کی نظر ثانی نہیں کر سکتی[4]۔

---

[1] ۲۸ و ۲۹ وکٹوریا باب ۱۸۔ قانون ۱۸۵۴ء کے دفعات ۲۱ و ۲۲ کو قانون نظر ثانی قانون موضوعہ کی رو سے منسوخ کیا گیا۔

[2] گرنیف بنام اکلس۔ ۵ کامن بنچ (سلسلۂ نو)۔

[3] جیکس بنام تھوماسن۔ ۱۔ بسٹ و اسمتھ ۸۴۵۔

[4] ایس بنام ہوورڈ۔ ۱۲۔ کوینس بنچ ڈیویژن ۶۸۱۔

دفعہ ۶۴۶: کہا جاتا ہے کہ فوجداری مقدمے کی سماعت میں یہ امر مضمر ہے کہ عدالت کافی وجہ کی بنا پر اس کو ملتوی کر سکتی ہے[1]۔ لیکن ۱۸۵۱ء تک اس اصول کو دیوانی مقدمات میں تسلیم نہیں کیا جاتا تھا۔ لیکن اس سال قانون ضابطۂ قانون عمومی ۱۷ و ۱۸ وکٹوریا باب ۱۲۵ دفعہ ۱۹ کی رو سے عدالت کو اختیار التوا دیا گیا۔ اب اس دفعہ کو "قواعد عالیہ عدالت" میں فی الجملہ دوبارہ وضع کیا گیا ہے۔ اور اس کی رو سے جج اگر اغراض انصاف کے مدنظر مناسب سمجھے تو کسی مقدمے کی سماعت کو ایسے وقت و مقام و شرائط پر جو اس کی دانست میں مناسب ہوں ملتوی کر سکتا ہے[2]۔

دفعہ ۶۴۷: دیوانی مقدمات میں شہادت کی بیجا منظوری یا نامنظوری کی بنا پر مقدمے کی از سر نو سماعت ہو سکتی ہے۔ بشرطیکہ اس عدالت کی رائے میں جس کو درخواست دی گئی ہو ایسا کرنے کی وجہ سے فی الجملہ ناانصافی ہوئی ہو۔ ورنہ نہیں۔ اور اگر عدالت کی رائے میں یہ ناانصافی امور نزاعی کے ایک حصے یا بعض یا صرف ایک فریق کے خلاف ہی ہوئی ہے تو عدالت ایک حصے کے متعلق آخری فیصلہ سنا سکتی۔ اور دوسرے حصے یا دوسرے فریق یا فریقوں کے متعلق از سر نو سماعت کا حکم دے سکتی ہے۔

قانون محکمہ جات عدالت ۱۸۷۳ء دفعہ ۱۹ کی رو سے عدالت عالیہ کے کسی فیصلے سے عدالت مرافعہ میں مرافعے کا عام حق ہے۔ اور قانون عدالتہائے ضلع ۱۸۸۸ء کے دفعہ (۱۲۰) کی رو سے عدالت ضلع کے فیصلے سے

[1] از بلاکبرن جسٹس بمقدمۂ ملک بنام کیاسٹرو۔ لا رپورٹ وکوئنس بنچ۔ ۳۵۰۔ ۳۵۶۔
[2] حکم سی و ششم قاعدہ ۳۴۔

جلد ۵۶۹

عدالت عالیہ میں۔

دفعہ ۶۴۲: فوجداری مقدمات: پہلے کہا جاتا تھا کہ ان مقدمات کے فیصلہ جات کے متعلق درخواست ہائے اعتراض نہیں کی جاسکتیں[1]۔ اور یقیناً عملدرآمد یہی تھا۔ گو جرم خفیف[2] کی بعض صورتوں میں عدالت عالیہ ازسرِ نو سماعت کا حکم دیتی تھی لیکن جرم سنگین کی صورتوں میں نہیں دیتی تھی۔ نیز سابق میں جب کبھی صدر عدالت فوجداری یا عدالت دورہ کنندہ کے اس جج کو جس نے کسی فوجداری مقدمے کی سماعت کی ہو قانون یا شہادت کے کسی امر کے متعلق شبہ ہو تو وہ اعلیٰ عدالتوں کے ججوں کے غور کرنے کے لیے اس امر کو محفوظ کر دیتا۔ ان کے سامنے اس امر پر بحث کی جاتی۔ اور اگر ان کی دانست میں ملزم کو بیجا طور پر مجرم قرار دیا گیا ہے تو وہ معافی کی سفارش کرتے۔ لیکن ان ججوں کی جو اس طرح پر سماعت کرتے تھے حیثیت عدالت کی نہیں ہوتی تھی بلکہ مشورہ دینے کے لیے اس جج کے اسیسرس (assessors) کی جس نے کہ مقدمے کی سماعت کی۔ اور اس امر کو ان کے غور کرنے کے لیے پیش کیا تھا۔ قانون مقدمات تاج ۱۸۴۸ء ۱۱ و ۱۲ وکٹوریا باب ۷۸ کی رو سے یہ حالت بدل دی گئی۔ اور تمام ان امور کے فیصلے کے لیے جن کو ہر قسم کی عدالت ہائے دورہ کنندہ محفوظ کر دیں ایک مستقل عدالت جس میں کم سے کم پانچ جج ہوں مقرر کی گئی[3]۔ لیکن نہ تو قدیم عملدرآمد اور نہ اس قانون موضوعہ

---

[1] شہادت از فلپس دا ایاس ۷۴۹۔ شہادت از فلپس جلد ۲ صفحہ ۵۴۱ ۲۰۵۔ طبع دہم۔

[2] عملدرآمد جرایم فوجداری از آرچی بولڈ ۹۶۔۹۷۔ ملک بنام وایٹ ہاؤس ۱۔ ڈرسلی کرمنل کیس ۱۔ ملک بنام ہرل ۲۔ ایلس و بلاکبرن ۹۴۲۔

[3] ملک بنام ابٹر انڈ۔ لاء رپورٹ ۱۔ پریوی کونسل۔ ۵۲۔ ملک بنام اسکیف ۱۸۵۱ء ۲ ڈینی سن مقدمات فوجداری ۱۸۲۔ اس مقدمے میں ازسرِ نو سماعت کا حکم دیا گیا تھا۔ سوال اختیار سماعت اٹھایا نہیں گیا تھا۔ یہ مقدمہ اب قانون نہیں ہے۔ اس مقدمے پر اڈیٹر کا نوٹ دیکھیے رپورٹ صفحہ ۱۸۲۔

[4] مزید ملاحظہ ہوں دفعہ ۴۷ قانون محکمہ جات عدالت ۱۸۷۳ء قوانین موضوعہ از جٹی عنوان (جوڈیکیچر) اور

ہی کی تحت فوجداری کارروائی کے فریقین کو جج کے فیصلے کی نظر ثانی کرانے کا کوئی لازمی و جبری حق حاصل تھا۔ اس خصوص میں خفیف سی تبدیلی کرنے کی ایک کوشش جو ۱۹۰۵ء میں کی گئی وہ ناکام رہی۔ (دیکھئے پیچھے صفحہ ۵۰۴۔ اصل کتاب پر نوٹ ۱۴) لیکن مارچ ۱۹۰۷ء میں ایک نہایت ہی دوررس مسودہ لارڈ چانسلر لارڈ لوری برن (Lord Chancellor, Lord Larebarn) نے پیش کیا۔ اس کی رو سے ہر اس شخص کو جسے کسی چالان پر مجرم قرار دیا گیا ہو تمام امور تنقیحی پر چاہے یہ امور قانونی ہوں کہ واقعاتی یا دونوں قسم کے مرافعے کا غیر محدود حق دیا گیا تھا۔ اور یہ بھی تجویز کیا گیا تھا کہ یہ مرافعہ ایک ایسی عدالت میں پیش کیا جائے گا جس میں عدالت عالیہ کے کم سے کم تین جج ہوں گے۔ آخر کار یہ نہایت ہی ضروری اصلاح قانون مرافعۂ فوجداری ۱۹۰۷ء (۷ ایڈورڈ ہفتم، باب ۲۳) کے وضع ہونے سے عمل میں آئی۔ اس قانون کے متن کو کلیتہً اس کتاب کے ضمیمہ ب میں درج کیا گیا ہے۔

حاشیہ صفحہ گزشتہ:۔ قانون محکمہ جات عدالت ۱۸۷۳ء۔ ایضاً عنوان کریمنل لا۔

حصۂ دوم

گواہوں پر سوالات ابتدائی و سوالات جرح کے ابتدائی قواعد

صفحات اصل کتاب، صفحات ترجمہ

اس حصے کا خاکا ۵۷۱-۱۰۲۶

ایک اعتراض کا جواب ۵۷۲-۱۰۲۷

"سوالات، ابتدائی" و سوالات جرح" ۵۷۲-۱۰۲۸

ایسے گواہوں کا اظہار جو سوالات ابتدائی کرنے والے کے موافق ہوتے ہیں ۵۷۳-۱۰۲۹

ایسے گواہوں کا اظہار جن کا رجحان اظہار لینے والے کو معلوم نہ ہو ۵۷۳-۱۰۲۹

"جرح" ۵۷۴-۱۰۳۰

جب گواہی کا پیشہ غلط ہو .. ۵۷۵-۱۰۳۲

جب کہ اظہار میں بیان کردہ واقعہ ناممکن ہو ۵۷۵-۱۰۳۲

جب کہ ایسا واقعہ غیر اغلب یا اخلاقی طور پر ناممکن ہو .. ۵۷۶-۱۰۳۲

غلط بیانی ۵۷۶-۱۰۳۳

مبالغہ ۵۷۶-۱۰۳۴

ٹال دینا ۵۷۷-۱۰۳۴

عام و غیر واضح الفاظ میں جواب دینا ۵۷۷-۱۰۳۴

مبہم جواب دینا ۵۷۷-۱۰۳۴

جھوٹی گواہی دینے میں ذاتی غرض و طرفداری کا اثر ۵۷۷-۱۰۳۵

طریقۂ جرح کے متعلق چند عام نکات .. ۵۷۸-۱۰۳۶

اس کے خطرات ۵۷۹-۱۰۳۷

مضمون	صفحات اصل کتاب	صفحات ترجمہ	مضمون	صفحات اصل کتاب	صفحات ترجمہ
باتونی گواہ ۔	۵۷۹	۱۰۳۸	خاتمہ	۵۸۱	۱۰۴۱
جرح عام قاعدہ کے تحت ہونی چاہیئے	۵۸۰	۱۰۴۰	براؤن (Brown) کے زرین اصول	۵۸۱	۱۰۴۲

دفعہ ۶۴۹ :- حصہ ماسبق میں اس کتاب کا اصل موضوع ختم کر دیا گیا ہے حصہ دوم میں جو اب زیر غور رہے ہم قانون یا عمل درآمد کا ذکر نہیں کریں گے ۔ بلکہ ان ابتدائی اصولوں کو بیان کریں گے ۔ جو اڈوکیٹ کے گواہوں کے ساتھ برتاؤ کے لیے مشعل ہدایت ہیں ۔ ان امور کا تجربہ رکھنے والے قارئین کو یہ حصہ نہایت ہی پامال نظر آئے گا ۔ لیکن یہ ان کے لیے نہیں لکھا گیا ہے ۔[1]

[1] یہ حصہ چونکہ صرف ان لوگوں کے لیے لکھا گیا ہے جن کو ابھی عدالتوں کا تجربہ یا تو ہوا نہیں ہے یا بہت کم ہوا ہے اس لیے ہم کو شاید معاف کیا جائے گا اگر ہم بعض اساتذۂ ممالک غیر کے نوجوان اڈوکیٹ کے لیے حسب ذیل دانشمندانہ نصیحت کو یہاں نقل کر دیں "نوجوان شخص کے چہرے سے یہ ظاہر ہونا چاہیئے کہ وہ متدین ہے اور اسے اپنی ذات پر بھروسا ہے ۔ اس کو اپنا مقدمہ مضبوطی سے لیکن مودبانہ الفاظ و طرز سے بیان کرنا چاہیئے اس کو طول طویل طریقے سے اپنے مقصد کو بیان کرنے سے پرہیز کرنا چاہیئے ۔ اور اسے نفس مضمون سے کبھی نہیں ہٹنا چاہیئے ۔ اگر وہ چاہتا ہے کہ اس کے مقدمے کی توجہ سے سماعت کی جائے تو اسے متانت نہ کہ تکبر سے درخواست کرنی چاہیئے ۔ اسے نہ اپنے کو بہت بڑھانا چاہیئے ۔ اور نہ بہت گھٹانا ۔ اور وہ جتنا اپنے متعلق کم بول سکے اتنا ہی بہتر ہوگا ۔ اگر اس کی بحث یا طرز بیان پر وجہ تنقید پائی جائے تو اس کو صبر سے برداشت کرنا چاہیئے ۔ بہترین تصانیف بھی اس سے بالا نہیں ۔ اور خصوصاً اس نوجوان شخص کو اپنے متعلق یہ خوشخیالی نہیں رکھنی چاہیئے کہ وہ فوراً ہی اس طرح کی ادائی سے بالا ہے جس سے وہ اشخاص بھی جو وکالت کرتے کرتے بوڑھے ہو گئے مستثنیٰ نہیں ہیں" مختصر تاریخ جماعت وکلاء از بوشے دارگس

(Histoire Abrégée de l'ordre des Avocats. Par M Boucher d' Argis) باب

قارئین کرام کو یہ نصیحت تصنیف موسیٰ ڈوپان "پیشہ وکلا ۔ یعنی اس پیشے سے متعلق مجموعۂ نکات"

دفعہ ۶۵ صہ : یہ خیال بہت ہی عام ہے کہ اس موضوع پر تمام بحث ومباحثہ ۵۵
بے سود و لایعنی ہے ۔ یہ خیال کچھ تو اس موضوع کو سطحی طور سے مطالعہ کرنے کی وجہ سے ہے اور کچھ کوانٹیلین (Quintilian) کے ایک فقرے کو غلط سمجھنے کی وجہ سے ۔ اس فقرے کا مطلب یہ سمجھا جاتا ہے کہ اس کی رائے میں گواہوں سے موثر طریقے پر سوالات کرنے کی قابلیت یا تو فطری ذہانت و تیزی کا نتیجہ ہوتی ہے یا مشق کا ۔ اگر اس رومن نقاد کا مطلب یہ تھا جو یقیناً اس کے الفاظ سے ظاہر نہیں ہے ـــــ اس کے الفاظ تو یہ ہیں کہ "یہ قابلیت تو فطری ذہانت و مشق سے حاصل ہوتی ہے" ـــــ کہ وکلا کی ہدایت کے لیے اس خصوص میں کوئی اصول نہیں قرار دیے جاسکتے ۔ تو وہ بےحد تضاد بیانی کا مرتکب ہوا ہے ۔ کیونکہ اسی باب میں جس میں سے مذکورۂ بالا فقرہ لیا گیا ہے[۱] ۔ وہ اس خصوص میں ایسے متعدد قواعد بیان کرتا ہے جن کو

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ: (M. Dupin's Work' Profession d'Avocat-Recueil de Pi eces contenant l'Excercise de cette Profession") میں ملے گی حسب ذیل تراشے میں بھی احتیاط کی اچھی نصیحت ہے: "بعض دوسرے وکلا سامعین کے حافظے پر بار نہ ڈالنے کے خیال سے صرف نتائج بیان کرنے پر اکتفا کرتے ہیں ۔ اور ان نتائج کو کبھی تو وہ بقول ان کے سلسلۂ نظائر کے تحت جمع کرتے ہیں اور کبھی سوالات کے تحت ۔ اور وہ سمجھتے ہیں کہ انھوں نے اپنا فرض نہایت خوبی سے ادا کر دیا ہے اگر وہ ان عنوانات کے تحت متعدد مقدمات خفیف سی توضیح کے ساتھ بیان کر دیں ۔ وہ ہر چیز کو حافظے پر چھوڑتے ہیں ۔ اور جو لوگ جدید نظائر بیان کرتے اور ہر سوال سے متعلق قوانین کے الفاظ تک دہرا دیتے ہیں ۔ انھیں وہ عام مقرر سمجھتے ہیں ۔ جسے بےحد مقدمات اور متعدد فلسفیانہ اقوال یاد ہیں ۔ اور جو ان آلات کے ذریعے سے اتنا شور مچاتا ہے کہ جج کانپ جائے" دیباچہ انسٹیٹیوٹ ارتھینکس صفحہ ۹ ۔

[۱] (Quintilian Inst orat) کتاب ۵ باب ۷ بر گواہ ۔ کوانٹیلین سقراطی فلاسفہ کے مکالمات کو خصوصاً افلاطون کے مکالمات کو فن جرح کی اچھی مثالیں کہتے ہیں ۔ افلاطون کے "ان ہی مکالمات"

ہر زمانے میں پسند کیا گیا ہے۔ اور جن کو پڑھنے کی خود ہمارے قانون میں بھی اساتذہ نے سفارش کی ہے[1]۔ یہ باب دراصل زیادہ تر انھیں قواعد پر بنی ہے۔ جیسا کہ ان کے مسلسل حوالوں سے ظاہر ہوگا۔ دراصل یہ عجیب بات ہوگی کہ دوسرے علوم وفنون میں تو کمال مطالعے وتجربے سے حاصل ہوسکتا ہو۔ لیکن گواہوں پر موثر طریقے سے سوال کرنے کی قابلیت ــــ جو بڑی حد تک فطرت انسان کے علم اور دروغ دفریب کے طریقوں سے واقفیت پر مبنی اور اتنی ہی قدیم ہے جتنی کہ ادارۂ عدالت ــــ کے حصول کے لیے کوئی مقررہ اصول ہی نہ ہوں۔

دفعہ ۶۵۱: ''سوالات ابتدائی'' و ''جرح'' کے الفاظ معمولاً گواہوں پر علی الترتیب اس فریق کے سوالات سے جو انھیں عدالت میں پیش کرتا اور اس کے مخالف کے سوالات سے متعلق ہوتے ہیں۔ اور جیسا کہ پچھلے حصے میں دکھایا گیا ہے[2]۔ ان دونوں سے متعلق عملدرآمد کے قانونی قواعد زیادہ تر اس اصول پر مبنی ہیں کہ ہر گواہ کے متعلق جو پیش ہو کم از کم ابتداءً یہ قیاس کرلیا جائے کہ وہ اس فریق کے موافق ہے جس کی جانب سے کہ وہ پیش کیا گیا ہے لیکن بسا اوقات واقعہ بالکل اس کے خلاف ہوتا ہے۔ اور اس لیے ذیل میں لفظ جرح کو ''سوالات بر گواہ مخالف[3]'' کے معنوں میں

صـ ۳۷۵

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ:۔ (ڈیوائن ڈیالاگس (Divine Dialogues) فیثاغورث السیبیاڈس دوم تھیگس اور یوتیفرن کے مکالمات (Protagoras, Second Alcibiades, Theages and Eulyphron) خصوصی طور پر دیکھیے۔

[1] سٹر وحات بلاکسٹن جلد ۳ صفحہ ۳۷۴۔ شہادت از فلپس دا یاس ۹۰۰۔ شہادت از گرین لیف جلد ۱ دفعہ ۴۴۶ طبع شانزدہم۔ نوٹ ۱

[2] اوپر دفعات ۶۴۱-۶۴۲۔

[3] عدالتی شہادت از بنتھم جلد ۱ دفعات ۴۹۶ و ۵۰۰۔

بھی استعمال کیا جائے گا۔ یعنی وکیل کے ایسے گواہ پر سوالات کے لیے بھی جو اس کے مخالف ہو۔ اور بلا لحاظ اس امر کے کہ وہ کس کی جانب سے عدالت میں پیش ہوا ہے۔

دفعہ ۶۵۲: پہلی صورت یعنی ان گواہوں پر سوالات کی صورت میں جو اس وکیل کے موافق ہوں جو اس سے سوالات کر رہا ہو۔ کوانٹلین[1] کی حسب ذیل نصیحت اس کی تصنیف کے اس حصے سے لی گئی ہے جس کا حوالہ دے دیا گیا ہے "اگر اس کا گواہ ایسا ہے جس کی بیجا طرفداری کی وجہ سے مقدمے کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو تو وکیل کو احتیاط کرنی چاہئے کہ اس کی طرفداری ظاہر نہ ہو سکے۔ اس کو ایک دم امر تنقیحی کے متعلق سوال نہیں کر دینا چاہئے۔ بلکہ اس تک پیچ در پیچ طریقے سے پہنچنا چاہئے تا کہ وہ امر جس کو گواہ بے اختیار کہہ دینا چاہتا ہو ایسا معلوم ہو کہ پوچھ پوچھ کر کہلایا گیا ہے۔ ایسے گواہ پر بہت زیادہ دیر تک بھی سوالات نہیں کرنا چاہئے تا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ اپنے عام جوابات کی وجہ سے اپنی گواہی کو ناقابل اعتبار بنا دے۔ اس سے صرف اتنا پوچھنا چاہئے جتنا کہ ایک گواہ سے پوچھ کر حاصل کرنا کافی ہو[2]۔ اسی طرح جب اڈوکیٹ یا وکیل کو اپنے مقدمے کے متعلق گواہ کا رجحان معلوم نہ ہو" اگر چالان کنندہ کو گواہ کا رجحان معلوم نہ ہو تو آہستہ آہستہ یا جیسا کہ کہا گیا ہے قدم بقدم اس سے سوال کر کے اس کا رجحان معلوم کرنا۔ اور اس کی اس جواب کی طرف رہنمائی کرنی چاہئے جو مطلوب ہو۔ لیکن بعض وقت چونکہ گواہ چال چلتے ہیں۔ اور پہلے پہلے سوال کرنے والے کے موافق جواب دیتے ہیں۔ تا کہ بعد میں اطمینان سے اس کے خلاف میں گواہی دیں اسی لئے کونسل کا فرض ہے کہ مشتبہ گواہ کو نقصان پہنچنے سے پہلے خارج کر دے"۔ اسی باب کے ایک دوسرے حصے میں وہ کہتے ہیں کہ "یہ

[1] کوانٹلین۔ باب مذکورہ بالا۔

[2] ایضاً۔

کھونہ چالیں ہیں کہ اپنے سے ملے ہوئے گواہ کو مخالف کی جانب بھیجے تاکہ وہ اس کی جانب سے طلب ہونے پر یا تو اس (ملزم) کے خلاف گواہی دے۔ یا بظاہر اس کے موافق شہادت دے کر لیکن عمداً حد اعتدال سے آگے بڑھ کر زیادہ نقصان پہنچائے۔ گواہ کے حد اعتدال سے بڑھ جانے سے نہ صرف اس کی گواہی پر اعتبار نہیں رہتا ہے بلکہ دوسروں کی مفید گواہی کا اثر بھی کم ہو جاتا ہے۔ ان امور کا میں اس لیے ذکر کر رہا ہوں کہ ان سے پرہیز کیا جائے گا۔ نہ یہ کہ ان پر عمل کیا جائے گا۔

دفعہ ۶۵۳: "جرح" یا گواہ مخالف پر سوالات" کے موضوع سے متعلق اسی مصنف کا حسب ذیل مشہور عالم فقرہ توجہ سے پڑھنے کے قابل ہے۔ "ایسے گواہ کی صورت میں جو خوشی سے سچ نہیں کہے گا۔ سوال کنندہ کی پہلی خوش نصیبی یہ ہوگی کہ جو کچھ وہ نہیں کہنا چاہتا ہو اس کے منھ سے کہلوائے۔ اس کے کرنے کا صرف ایک ہی طریقہ ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ انھیں سوالات کو دیر تک دہرایا جائے کیونکہ وہ ان کے ایسے جواب دے گا جن سے اس کی دانست میں کوئی نقصان نہیں۔ اسی طرح جب وہ بہت سی باتوں کا اقبال کرلے تو اب اس کو ایک ایسی جگہ پر پھنسا دیا جا سکتا ہے جہاں سے وہ اب اس امر کا انکار نہیں کر سکتا جن کو وہ نہیں کہنا چاہتا تھا۔ جس طرح تقریر (بحث) میں منتشر دلایل کو جن سے بنفسہ جرم ثابت نہیں ہوتا۔ جمع کرتے ہیں۔ اور ان کے مجموعے سے جرم کا یقین پیدا کرتے اور اس کو ثابت کرتے ہیں۔ اسی طرح اس قسم کے گواہ سے جرم کے ماقبل و مابعد کے حالات۔ وقت، مقام و اشخاص وغیرہ کے متعلق بہت پوچھنا چاہئے تاکہ وہ کوئی ایک ایسا جواب دے دے۔ جس کے بعد وہ مجبور ہو جائے کہ یا تو جو ہم چاہتے ہیں اس امر کا اقبال کرے یا جو کچھ وہ کہہ چکا ہے اس کی تردید کر دے۔ اگر نتیجہ یہ نہ ہو تو یہ ظاہر ہو جائیگا کہ وہ بولنے سے انکار کر رہا ہے اور اس صورت میں اس پر مقدمے سے

ہٹ کر بھی ایسے سوالات کرنا چاہیئے کہ وہ ان کے متعلق کسی امر میں پکڑا جاسکے اور یہ سوالات اس پر اتنی دیر تک کرنا چاہیئے کہ ضرورت سے زیادہ ہر امر کو مان لینے سے وہ جج کی نظروں میں مشتبہ ہو جائے۔ اور اس طرح پر اپنے مقدمے کو اس سے کم نقصان نہ پہنچائے جو سچ بولنے کی صورت میں پہنچتا .... سب سے پہلے ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم گواہ کو پہچانیں۔ کیونکہ اگر وہ بزدل ہو تو گھبرا دیا جا سکتا ہے۔ اگر بے وقوف ہو تو گمراہ کیا جا سکتا ہے۔ اگر جوشیلا ہو تو بھڑکا دیا جا سکتا ہے۔ اگر وہ خود ستا ہے تو تعریف سے خوش کیا جا سکتا ہے۔ اگر اکتا دینے والا ہے تو اس سے کام کی بات کہلوائی جا سکتی ہے۔ لیکن اگر وہ سمجھدار اور ایک ہی قول کا شخص یا مخالف و ضدی ہے تو اس کو فوراً ہی چلتا کر دینا چاہیئے۔ یا اس کی تردید کرنی چاہیئے لیکن سوالات کے ذریعے سے نہیں بلکہ کونسل کے اس سے کم از کم سوالات کرنے۔ یا شاید ٹھنڈا کرنے والے کسی شائستہ جملے یا اگر اس کی زندگی کی کوئی غلطی معلوم ہو تو اس کو اس الزام کی برائی سے پریشان کر دینے سے ایک ایماندار و معزز گواہ پر سختی سے حملہ کرنا مفید نہیں ثابت ہوا ہے۔ کیونکہ اکثر وہ لوگ جو اپنے پر حملہ کرنے والوں سے جنگ پر آمادہ ہو جاتے ہیں ضبط سے کام لینے سے نرم پڑ جاتے ہیں۔ گواہوں پر تمام سوالات جو کئے جا سکتے ہیں وہ یا تو نفس مقدمہ کے متعلق ہوتے ہیں یا اس سے ہٹ کر نفس مقدمہ پر کونسل کے بار بار سوالات کرنے۔ زیادہ دور رس سوالات کرتے جانے۔ ایسے نقطۂ نظر سے سوالات کرنے سے جس کے متعلق کوئی شبہ نہ ہو اور گزشتہ واقعات کا بعد کے واقعات سے مقابلہ کرنے سے گواہوں کی اکثر ایسی حالت کر دی جا سکتی ہے کہ کونسل کو ان کی مرضی کے خلاف مفید معلومات حاصل ہو جاتے ہیں۔ بعض وقت حسن اتفاق سے گواہ مغائر بیانی کا مرتکب ہو جاتا ہے۔ بعض وقت (اور نسبتۂ یہ زیادہ پیش آتا ہے) ایک گواہ دوسرے کی تائید کرتا ہے۔ تیز ذہانت و ہوشیاری سے سوالات کرنے سے یہی نتیجہ جو بالعموم حسن اتفاق سے وقوع پذیر ہوتا ہے استدلال کے ذریعے

سے بھی نکل سکتا ہے۔ نفس مقدمہ سے ہٹ کر جو سوالات کئے جاتے ہیں۔
ان میں بہت سے ایسے سوالات ہیں جن سے مدد مل سکتی ہے۔ مثلاً
دوسرے گواہوں کی زندگی کے متعلق اور ہر گواہ سے خود اس کی زندگی کے
متعلق۔ آیا ان سے کمینہ پن۔ رذالت ظاہر ہوتی ہے یا ان کو مستغیث
سے دوستی اور ملزم سے دشمنی ہے۔ ان سوالات کے جواب میں وہ یا تو
کچھ کام کی بات کہہ دیتے ہیں یا غلط بیانی کرتے ہوئے۔ یا ضرر رسانی کی
خواہش کرتے ہوئے پکڑے جاتے ہیں۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ گواہوں
پر سوالات نہایت احتیاط و ہوشیاری سے کرنا چاہئیے کیونکہ گواہ بعض وقت
اپنے دوستوں کے خلاف شائستہ الفاظ میں گواہی دیتے ہیں۔ ایسے گواہ پر
سوال کنندہ کی جانب سے خاص مہربانی کا اظہار ہوتا ہے۔ لیکن گواہ اچانک
اپنی گواہی کو بیچ میں روک دیتا ہے تاکہ وہ (جو عام طور پر غیر ماہر بھی ہوتا ہے)
سمجھ سکے۔ یا اس سے انکار نہ کر سکے کہ وہ اب سمجھتا ہے۔ اس واقعے سے سوال
کنندہ کو کچھ کم خفت اٹھانی نہیں پڑتی ہے[1]۔ ۵۷۵

دفعہ ۶۵۴: گواہ مخالف پر سوالات کی بحث میں ہم حسب ذیل،
صورتوں پر علیحدہ علیحدہ غور کریں گے (۱) جب کہ گواہ کی شہادت کلیۃً
غلط ہو۔ (۲) جب کہ اس کا صرف ایک جزو صحیح ہو لیکن گواہ نے کل معاملے
پر یا تو بعض واقعات کے ترک کر دینے یا بعض کے اضافے یا دونوں طریقے
سے ایک غلط رنگ چڑھا دیا ہو۔ اول الذکر کی سب سے ظاہر گو نہایت
ہی شاذ مثال یہ ہوگی کہ گواہ کے جواب سے جو واقعہ ثابت ہوتا ہے وہ
ناممکن واقعہ ہوتا ہے۔ ۵۷۶

دفعہ ۶۵۵: لیکن مذکورۂ بالا صورتیں لازماً بہت ہی شاذ ہوتی ہیں۔

---

[1] گوانیلین باب مذکورۂ بالا۔

اکثر صورتوں میں اڈوکیٹ کی کوشش اس امر پر صرف ہونی چاہیئے کہ وہ اس واقعے کو جس کو گواہ نے حلف اٹھا کر بیان کیا ہے غیر اغلب یا اخلاقی طور پر ناممکن ثابت کرے۔ سوسانہ و شیوخ (Susannah and the Elders) کا قصہ جو انجیل کے ناقابل اعتبار حصے میں بیان کیا گیا ہے اس کی نہایت ہی قدیم اور نہایت ہی اچھی مثال ہے۔ اس میں دو جھوٹے گواہوں کا علیحدہ علیحدہ اظہار لیا گیا۔ اور ان سے پوچھنے پر کہ کس قسم کے درخت کے نیچے فعل مجرمانہ کا ارتکاب کیا گیا تو ایک نے کہا کہ ماسٹک (Mastick) درخت کے نیچے اور دوسرے نے کہا کہ "ہوم" (holm) درخت کے نیچے۔ مقدمۂ ایوانس بنام ایوانس (Evans v. Evans)[1] میں لارڈ اسٹوول (Lord Stowell) کے فیصلے سے بھی یہ امر ظاہر ہے کہ کس طرح ایک مبینہ معاملہ ماحول سے اس کی مغایرت کی وجہ سے غلط ثابت ہو سکتا ہے۔ ایک بہ یہ مقنن پوچھتے ہیں کہ "تم نے شام کے کھانے پر کیا کھایا"[2]۔ نفس مقدمہ کے لیے شام کے کھانے کے اشیا کی فہرست قطعاً غیر متعلق و بیکار تھی۔ لیکن اگر کسی تازہ و اہم موقع کی دعوت کے کھانوں کی بابت چھ اشخاص جو سب کے سب شریک سمجھے جاتے ہوں۔ الگ الگ فہرست بتائیں تو یہ مغایرت کم از کم ان میں سے بعض شریک نہیں ہونگی کا فی قابل اطمینان کو قرائنی قسم کی شہادت ہوگی"۔ اس کا اطلاق اکثر عذر عدم موجودگی کی تکذیب کے لیے کیا جاتا ہے۔ یہ عذر بہت ہی شاذ و نادر کامیاب ہوتے ہیں۔ اگر گواہوں پر ایک دوسرے کے غیاب میں ہوشیاری سے جرح کی جائے۔ خصوصاً اس لیے بھی کہ عدالتیں و جوریاں جانتی ہیں کہ مجرموں کے پاس عذر عدم موجودگی نہایت ہی پسندیدہ عذر ہے۔ اور اسی لیے وہ ایسے صحیح عذر کو بھی شبہے کی نظروں سے دیکھتے ہیں۔

---

[1] ہاگرڈ کریمنل رپورٹ جلد ا صفحہ ۱۰۵۔

[2] عدالتی شہادت از بنتھم جلد ۲ صفحہ ۹۔

دفعہ ۶۵۶: سرتاسر جھوٹ بہ نسبت غلط بیانی کے بہت کم کہی جاتی ہے۔ اسی عنوان کے تحت مبالغہ بھی آتا ہے جس کے خطرات کو مقدمے[1] میں بیان کر دیا گیا ہے۔ لیکن اس کے دوسرے اشکال بھی ہیں[2]۔ مثلاً:-
سوال: اس لکڑی کی موٹائی کتنی تھی جس سے تم نے ریس (Reus) کو اپنی زوجہ کو مارتے ہوئے دیکھا؟ جواب۔ وہ لکڑی کرن انگلی کے اتنی موٹی تھی درِاصل وہ انسان کی کلائی کے اتنی موٹی تھی۔ اس قسم کی جھوٹ کو دروغ کمیت کہہ سکتے ہیں۔ سوال۔ رئیس داروغۂ محبس نے متوفی قیدی کو کیا کھانا کھلایا تھا۔ جواب دریائی بسکٹ دئے تھے جو اچھے کھانے کے قابل تھے۔ دراصل بسکٹ بدمزہ ہوگئے تھے اور ان پر بہت پھپھوند آگئی تھی۔ اس قسم کی جھوٹ کو دروغ کیفیت کہہ سکتے ہیں۔

دفعہ ۶۵۷: اس کی بیشمار صورتوں میں نہایت ہی صاف و معمولی صورتیں عموم و عدم وضاحت کی ہوتی ہیں "مکار شخص عام الفاظ بہت استعمال کرتا ہے[3]" "مکار شخص عام الفاظ سے بہت واقف ہوتا ہے[4]" "بہت سے عام الفاظ کا استعمال کرنا غلط بحث پیدا کرنے کے مساوی ہے[5]" جھوٹے گواہ نیز نہیں سوچنے والے اشخاص ایسے الفاظ کہتے ہیں۔ جن میں متعدد تصورات مضمر ہوتے ہیں۔ اور اس طرح وہ واقعات اور اپنے نتائج کو مخلوط کر دیتے ہیں۔ مثلاً جب سوال یہ ہو کہ الف۔ ب (بھنی

مطابق ۵

[1] دیکھیے دفعہ ۲۶۔

[2] عدالتی شہادت از بنتھم جلد ۱ صفحہ ۱۴۱۔

[3] ۲ گلک ۴۴۔ الف۔ ۳ گلک ۱۴۔ الف۔ اصول متعارفہ قانون از ونگیٹ۔ ۶۳۶

[4] ۲ بلسٹرو: ۲۲۶۔ ارول ۱۵۷۔

[5] ہبارڈ رپورٹس ۲۳۵۔ دیکھو عدالتی شہادت از بنتھم ۱۴۷۔

مدعیٰ علیہ وغیرہ جو بھی ہو) نے کیا کیا۔ یا کیا کہا۔ تو وہ جواب دیتے ہیں کہ اس نے "اقرار کیا" "وعدہ کیا" "مجاز گردانا" "توثیق کی" "اقبال جرم کیا" "اقبال کیا" "یہ سمجھ لیا گیا تھا" وغیرہ وغیرہ۔ اس صورت میں جھوٹ کو پکڑنے کا طریقہ یہ ہے کہ بار بار سوال کرکے یہ معلوم کریں کہ فی الواقع گزرا کیا تھا۔ یعنی اس طرح پر مرکب تصور کو اس کے اجزا میں تحلیل اور واقعات کو نتائج سے علٰحدہ کردینا چاہیئے۔ ایک اور صورت ایہام کی ہے۔ اور اس کے اکثر وہ لوگ مرتکب ہوتے ہیں جنھیں اپنی قسموں کا پاس نہیں۔ نیز وہ لوگ جو اپنے نفس کو دھوکا دے کر یہ یقین کرنے لگتے ہیں کہ اس شکل میں جھوٹ کہنا مذہبی و اخلاقی نقطۂ نظر سے یا تو اتنا مجرمانہ نہیں۔ یا اگر ہے تو صاف طور پر جھوٹ کہنے سے کم مجرمانہ ہے۔ "دروغ حلفی کے مرتکب وہ لوگ ہیں جو الفاظ کی حد تک تو اپنے حلف کا لحاظ کرتے ہیں لیکن دراصل اپنے سننے والوں کو دھوکا دیتے ہیں" اس کی عام مثال "کیا تم نے کیا؟" کے صاف سوال کا یہ جواب ہے کہ "شاید میں نے کیا"—— جو اقبال جرم کے برابر بھی ہوتا ہے۔[1]

دفعہ ۶۵۸: اس اصول کو کہ "ایک جھوٹ لاکھ جھوٹ برابر ہیں"[2] حد سے بڑھایا جاسکتا ہے۔ یہ فرض نہیں کرلینا چاہیئے کہ عدالتوں میں ساری جھوٹی گواہی جھوٹ کہنے یا دھوکا دینے کے ارادے سے دی جاتی ہے۔ برخلاف اس کے اکثر یہ ہوتا ہے کہ کسی ایک فریق کی طرفداری کا گواہوں کے دل پر اثر ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ نہ جانتے ہوئے اپنی شہادت میں واقعات کو بگاڑ کر بیان کردیتے ہیں نیز بعض گواہ اپنی ضمیر (دل) سے ایک خاص طریقے پر سمجھوتہ بھی کرلیتے ہیں۔ وہ صاف جھوٹ نہیں کہتے ہیں۔ لیکن سچ کو یا اس کے ایک حصے کو چھپا دیتے ہیں۔ اور بعض دوسرے گواہ

---

[1] انسٹیٹیوٹ ۱۶۶۔

[2] اصول متعارفہ قانون از برومر۔ دیکھئے فہرست اور اس اصول کی نوٹ۔ طبع ہشتم

جن کے اصول درست اور جن کی گواہی فی الجملہ صحیح ہوتی ہے خاص خاص امور پر عمداً جھوٹ کہتے ہیں خصوصاً جب یہ امور مخصوص یا نازک قسم کے ہوتے ہیں۔ لیکن جرح کے ذریعے سے سچ کہلوانے کا طریقہ ان تمام صورتوں میں تقریباً ایک ہی ہے یعنی پہلے دور از کار امور کے متعلق سوالات کرنا۔ اور ان سے جو واقعات ثابت ہوں۔ ان کی روشنی میں گواہ کی شہادت کو غلط ثابت کر دینا۔

دفعہ ۶۵۹: گوکو انٹیلین نے مخالف گواہوں سے مقابلے کے طریقوں کا ذکر کرتے ہوئے سب سے پہلے کہا ہے کہ[1] بزدل گواہ کو ڈرایا جا سکتا ہے۔ تاہم اس مقصد کے لیے ڈرانے والے الفاظ۔ یا درشت برتاؤ بہت کارگر ہتھیار نہیں ہیں۔ کیونکہ گو بعض صورتیں ایسی بھی ہیں۔ جن میں ان کو فائدے کے ساتھ استعمال کیا جا سکتا ہے۔ تاہم اکثر صورتوں میں جھوٹے ٹال مٹول کرنے اور صحیح نہیں کہنے والے گواہ کے ساتھ بہ نسبت اس کو ڈرا کر اپنے ارادوں سے واقف کر دینے کے اپنے سے خوش رکھنا کارآمد برتاؤ ثابت ہوا ہے۔ جس خوف کا کوانٹیلین یہاں ذکر کر رہے ہیں۔ اس سے ان کی مراد ملامت ضمیر۔ احساس شرم۔ ذلیل ہونے اور سزا پانے کے خوف سے ہے۔ و نیز اس ناقابل تعریف خوف سے جو ان تمام باتوں سے پیدا ہو جاتا ہے۔ جھوٹی گواہی دینے والا گواہ شاذونادر ہی ان ذرایع سے واقف ہوتا ہے جو سوال کنندہ کے پاس اس کی گرفت اور جھوٹا ثابت کرنے کے ہوتے ہیں۔ اور ان ذرایع سے تو وہ بہت ہی کم واقف ہو سکتا ہے۔ جو دوران سماعت مقدمہ میں اچانک پیدا ہو جا سکتے ہیں[2]۔ ایسا پکا بدمعاش جو گواہ کے کٹہرے میں سرتاسر جھوٹ بولنے

---

[1] اوپر دفعہ ۶۵۳۔

[2] دیکھو پیچھے دفعہ ۱۰۰۔

صفحہ ۸۷

کے لیے تیار ہو کر آئے۔ اور جو اپنے اس ارادے پر باوجود رکاوٹوں اور تنبیہوں کے قائم رہے۔ نسبتاً بہت کم نظر آتا ہے اکثر اشخاص کے قلوب پر سچ کی تہدیدات[1] مسلسل گو خاموش طور پر کارفرما رہتی ہیں۔ اور گواہ کے عدالت کو گمراہ کرنے یا دھوکا دینے کے غیر منصفانہ منصوبے ہوشیاری سے ان کی طرف اس کی توجہ منعطف کرانے سے بسا اوقات مغلوب ہو جاتے ہیں۔ یہاں اور مخالف گواہ پر سوالات میں عام طور پر گواہ سے اپنا وہ مقصد چھپانا جس کے لیے سوالات کئے جا رہے ہوں بہت بڑا فن ہے۔ اس کے کرنے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ گواہ سے غیر متعلق امور پر سوالات کریں تا کہ وہ اپنا وہ جواب بھول جائے۔ جس کی تردید کرنا مطلوب ہوتا ہے۔ قتل کے ایک مقدمے میں جواب دہی یہ کی گئی تھی کہ ملزم مجنون ہے۔ اور ایک ڈاکٹر نے جو گواہی میں ملزم کی جانب سے پیش ہوا تھا حلف اٹھایا کہ اس کی دانست میں ارتکاب قتل کے وقت ملزم مجنون تھا۔ اور وہ اس کا مرتکب ایک ان روک جذبے کے تحت ہوا ہے۔ جج کو اس سے اطمینان نہیں ہوا تھا۔ اس لیے اس نے پہلے ڈاکٹر سے دوسرے امور کے متعلق سوالات کئے اور پھر پوچھا کہ "کیا تمھاری رائے میں ملزم یہ فعل کرتا اگر ایک پولس کا جوان بھی موجود ہوتا" اس کا جواب ڈاکٹر نے فوراً منفی میں دیا جس پر جج نے کہا کہ "پھر تو تمھارے ان روک جذبے کی تعریف یہ ہوئی کہ وہ ایسا جذبہ ہے جو ہر وقت ان روک ہے سوائے اس وقت کے جب کہ کوئی پولس والا موجود ہو۔"

دفعہ ۶۶۰: لیکن اگر جرح ایک طاقتور انجن ہے تو ساتھ ہی وہ نہایت خطرناک بھی ہے۔ اور اس سے ان لوگوں کو بھی نقصان پہنچ سکتا ہے جو اس سے کام لینا اچھی طرح جانتے ہیں۔ نوجوان اڈوکیٹ کو غور کرنا چاہیے کہ

[1] دیکھو اوپر دفعات ۱۶ــ۲۰ــ۵۵ تا ۵۹۔

اگر وہ معاملہ جس کی گواہ گواہی دے رہا ہو۔ درحقیقت واقع ہوا ہے تو سچ کی قدرتی تہدید[1] کا عمل اتنا پیہم ہوتا ہے کہ یہ امر تقریباً یقینی ہے کہ گواہ کو اس معاملے کے تمام اہم حالات یاد آجائیں گے۔ اور اس کے متعلق جتنا اس کے حافظے کا امتحان لیا جائے گا اتنے ہی زیادہ حالات ظاہر ہو جائیں گے۔ جن سے اس کی گواہی کی تصدیق ہو گی نہ کہ تردید۔ اور گواہوں کا ایسے غیر اہم حالات کو بھول جانا جو قابل توجہ نہ ہوں بلکہ ان کے متعلق ان کی گواہیوں میں قدرے اختلاف بھی ان کے اعتبار میں کمی کرنے کے بجائے اضافہ کرتے ہیں۔ کیونکہ اس سے زیادہ کوئی امر مشتبہ نہیں کہ ایک طول طویل قصّے کو متعدد گواہ جزئیات کی حد تک بھی بلا کم و کاست بیان کریں۔ اسی لیے یہ ایک بہت ہی مشہور و معروف اصول ہے کہ جرح کرنے والے اڈوکیٹ کو عام طور پر ایسے سوالات نہ کرنا چاہئیے جن کے ناموافق جواب اس کے خلاف قطعی ہوں گے۔ مثلاً شناخت کے معاملے میں اس کو نہ پوچھنا چاہئیے کہ کیا گواہ کو یقین ہے۔ یا یہ کہ وہ قسم کھا کر کہے گا کہ ملزم وہی شخص ہے جس کے متعلق وہ گواہی دے رہا ہے۔ دانشمندانہ طریقہ یہ ہو گا کہ اس سے ماحول۔ بلکہ دور دراز امور کے متعلق سوالات کریں۔ کیونکہ ممکن ہے کہ ان سے متعلق اس کے جوابات سے ظاہر ہو کہ اس نے پہلے جو گواہی دی تھی۔ اس میں یا تو جھوٹ کہا تھا یا غلطی پر تھا۔ لیکن بعض حالات میں خطرناک سوالات کرنا ہی پڑتا ہے۔ خصوصاً جب کہ جواب اگر موافق ہو تو بہت مفید ہو گا۔ اور جرح کرنے والے اڈوکیٹ کے خلاف حالات اتنے بہت ہو گئے ہیں کہ ایک ناموافق جواب سے شاید ہی نقصان میں کچھ اضافہ ہو۔

دفعہ ۱۶۶: کوانٹیلین کے بعض نسخوں میں یہ الفاظ کہ "اکتا دینے والے

---

[1] اوپر دفعہ ۱۶۔

گواہ سے کام کی بات کہلوالی جا سکتی ہے[1]" نہیں پائے جاتے ہیں۔ لیکن وہ اس کے بہترین نسخوں میں موجود ہیں۔ اور اغلب یہ ہے کہ اصلی ہیں۔ ان کا مطلب یہ ہے کہ جو گواہ اپنے کو بہت سمجھنے کی وجہ سے یا فریق مخالف کو فائدہ پہنچانے کے لیے یا کسی اور وجہ سے باتونی ہوجاتا ہے تو اس کو بولنے دینا چاہئے۔ تاکہ اس کے منہ سے متضاد باتیں نکل جائیں۔ یا وہ کوئی ایسی بات کہہ جائے جو فریق سوال کنندہ کے کام کی ہو۔ ایک معقول رسالے[2] کے مصنف کہتے ہیں کہ " اس برے قسم کے گواہ وہ لوگ ہیں جو ضرورت سے زیادہ امور ثابت کرتے ہیں۔ مثلاً وہ کہتے ہیں کہ ایک گھوڑا جس میں وہ عیوب وہ برائیاں ہوں جن کو دنیا برا کہتی ہے۔ ان عیوب ہی کی وجہ سے اچھا ہے۔ فریق ثانی کے اڈوکیٹ کو ایسے گواہ کی شہادت سے زیادہ کوئی اور گواہی مطلوب نہیں ہوتی۔ وہ گواہ کو اپنے دوست کی طرف سے مبالغے کے بعد مبالغے سے کام لینے دیتا ہے۔ اور اس سے طرفداری میں کمی کرنے کی خواہش کے بجائے اس میں اضافہ کرنے پر مجبور کرتا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ اس کو کسی ایسے تضاد کے دلدل میں پھنسا دیتا ہے۔ جو عدالت و جوری کی فہم سلیم کے خلاف ہوتا ہے۔ اور اڈوکیٹ بخوبی جانتا ہے کہ

ضمن ۵۸۰

[1] اوپر دفعہ ۶۵۳۔

[2] نکات برائے گواہان عدالت انصاف" از ایک بیرسٹر (بارن فیلڈ) لندن ۱۸۱۵ء (Hints to witnesses in courts of justice' by a Barrister Baren field) ہم لا میگزین جلد ۲۵ صفحہ ۳۶۱ سے نقل کرتے ہیں۔ جب کچھ دنوں پہلے فوج میں جسمانی تعزیر پر گرم مباحث شروع ہوئے تھے ـــــ ایک فریق اس کو بے معنی بیرحمی کہتا تھا تو دوسرا فریق اس کو نظم ونسق فوج کے لیے ناگزیر قرار دیتا تھا۔ راقم کی ملاقات ایک فوجی عہدہ دار سے ہوئی جو اس کا سرگرم حامی تھا۔ اس نے پہلے دریافت کر لیا کہ ہم میں سے کسی نے فوج کے تازیانوں کی سزا نہیں دیکھی ہے۔ اور پھر نہایت متانت سے ہم کو یقین دلانے لگا کہ یہ کچھ بھی سخت نہیں ہوتی ہے۔ کیونکہ اس نے ایک سوکجر کا ۹۵۰ کوڑے کھاتے اور اس کی پروانہ کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس جوشیلے شخص نے غور ہی نہیں کیا کہ اگر یہ صحیح ہے تو ۵۰۰ ... ۱۰۰ ... ۲۵۰ تازیانوں کی معمولی سزا سے فوجی ڈسپلن قائم نہیں ہو سکتی۔

اس کی وجہ سے ان کے دلوں میں اس کی گواہی کی کوئی وقعت نہیں رہے گی۔

دفعہ ۶۶۲: ہر مقدمے میں جرح کو کسی ایسے منصوبے کے تحت ہونا چاہئے جو اس کے متعلق اڈوکیٹ نے اپنے ذہن میں بنایا ہو۔ عدالتی قانونی لڑائیوں کی اکثر جنگ سے تشبیہ دی جاتی ہے۔ اور فن حرب کے اساتذہ نے اصول ہی بنا دیا ہے کہ ہر حملہ کسی خاص مقصد کے لیے کرنا چاہئے۔ یا انہیں کے الفاظ میں کسی فوج کو بغیر اس کے خطِ جنگ کے نہ ہونا چاہئے۔ لیکن ان دونوں میں یہ فرق ہے کہ کسی فوج کا خطِ جنگ لڑائی شروع ہو جانے کے بعد مشکل ہی سے بدلا جا سکتا ہے۔ برخلاف اس کے دوران سماعت میں جو امور ظاہر ہوتے رہیں۔ ان سے اکثر حملے یا مدافعت کے ایسے مقامات معلوم ہو جاتے ہیں جو ابتدا میں معلوم نہیں رہتے۔ ان سے کام لینے اور ان کو اپنے موافق کر لینے کے لئے زود فہم۔ سریع العمل و بیدار دماغ ضروری ہوتا ہے۔ اور اڈوکیٹ کے لیے ایسے ہی دماغ کو کوئنٹیلین نے ایک دوسری جگہ ناگزیر قرار دیا ہے[1]۔ لیکن ایک امر میں مشابہت بہت قریبی ہے۔ اڈوکیٹ کو مثل جنرل کے ہمیشہ غور کرنا چاہئے کہ آیا وہ حملہ کرنے والا فریق ہے یا مدافعت کرنے والا۔ اور جب تک وہ کافی طاقتور نہ ہو۔ اس کو حملہ کرنے یا بار ثبوت کو بدوش خود لینے سے احتیاط کرنی چاہئے۔ اس اصول کی خلاف ورزی اس کے قدرتی ہونے کی وجہ سے فوجداری مقدمات میں ایک نہایت ہی عام نقص ہوتا ہے۔ اکثر صورتوں میں بچاؤ کی یہ ایک ہی صورت ہوتی ہے کہ ملزم کے خلاف کافی ثبوت نہیں ہوتا ہے۔ اور اس کے اڈوکیٹ کی تمام قوت اسی کو ناکافی ثابت کرنے پر صرف ہونی چاہئے۔ لیکن اگر وہ اس مدافعانہ پہلو کو ترک کر کے جارحانہ پہلو اختیار کرتا ہے۔ اور ملزم کو ایک ایسا معصوم شخص ظاہر کرتا ہے۔ جس پر زبردستی ظلم کیا جا رہا ہے۔

[1] (Inst orat) از کوئنٹیلین کتاب ۲ باب ۴۔

استغاثے کو کینے اور شہادت استغاثے کو دروغ حلفی پر مبنی کہتا ہے۔ اور عدالت کو ان کا یقین دلانے میں ناکام رہتا ہے۔ کیونکہ شہادت یا واقعات کے بغیر وہ اس میں لازماً ناکام رہے گا تو اس کے موکل کو سزا سنائی جانا یقینی امر ہوتا ہے۔

دفعہ ۶۶۳: گواہوں کا موثر طریقے پر اظہار دلانا بلاشبہ قانونی پیشے کا ایک راز ہے۔ اور کم از کم اکثر صورتوں میں سالہائے سال کے عدالتی تجربے کے بعد ہی سیکھا جا سکتا ہے۔ انکشاف صداقت کے تمام طریقوں میں جرح یا سوالات بر گواہ مخالف ہی نہایت موثر طریقے ہیں۔ اس کے خوف سے بہت سی جھوٹی گواہی پیش ہونے نہیں پاتی اور دریافت جرم یا ثبوت معصومی میں اس کے کامیابی کے ساتھ استعمال کو دیکھنے کی خوشی سے زیادہ کوئی خوشی نہیں ہوتی۔ سوالات ابتدائی میں معمولی درجے کی قابلیت زیادہ آسانی سے پیدا ہو جا سکتی ہے۔ گو اس میں کمال شاید اور بھی زیادہ مشکل ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ کوئی کم درجے کی قابلیت کا کام نہیں ہے کہ ہر قسم کے گواہ پر چاہے وہ قابل ہو کہ نالایق۔ ذہین ہو کہ مٹھس۔ ٹھوس ہو کہ خیالی۔ راست باز ہو کہ فریبی اس طرح سے سوالات کریں کہ اس کا بیان عدالت کے سامنے قابل فہم موثر اور قدرتی طریقے پر پیش ہو جائے۔ اس باب میں اس اہم مضمون کی تشریح کرنے کی کوشش کرنے کے بعد ہم اس کو ایک تنبیہ کے بغیر ختم نہیں کر سکتے۔ قانون کے ہر قسم کے اصول و مقولات ہمارے رہنما ہونے چاہئیں ـــــ تاکہ ان کی وجہ سے جیسا کہ خوب کہا گیا ہے تجربے کی کڑی منزلیں آسان ہو جائیں ـــــ ان کو ہمارے سخت گیر آقا بننے نہیں دینا چاہئے کہ خداداد ذہانت کے الہامات کا گلا ہی گھونٹ دیا جائے سب سے بڑا اڈوکیٹ وہ ہے جو اپنے فن کے مسلمہ اصولوں سے پوری طرح واقف ہونے کے باوجود یہ بھی جانتا ہے کہ کب ان کو سلامتی و فایدہ کے ساتھ توڑا جا سکتا ہے۔

دفعہ ۶۶۳ : الف) قواعد گواہان از براؤن - ذیل میں ہم ڈیوڈ پال براؤن (Daviel Paul Brown) کے " زرین اصول اظہار گواہان" بیاں کریں گے۔

" پہلے خود آپ کے گواہوں کے متعلق: (۱) اگر وہ نڈر ہوں۔ اور ان کی گستاخی و بے ادبی کی وجہ سے تمھارے مقدمے کے خراب ہونے کا اندیشہ ہو تو ان سے سوالات ایسی متانت و سنجیدگی سے کرو کہ وہ گستاخی و بے ادبی سے کام نہ لے سکیں۔ (۲) اگر وہ گھبرائے اور شرمائے ہوئے ہوں۔ اور ان کے خیالات منتشر ہوں۔ تو ان پر سوالات کی ابتدا ایسے امور سے کرو جن سے وہ اچھی طرح واقف ہوں۔ اور جن کا تعلق ان کے خوف کے موضوع یا ان کی پیچیدگی سے بہت بعید ہو۔ مثلاً تم کہاں رہتے ہو۔ کیا فریقین سے واقف ہو۔ کتنے زمانے سے واقف ہو۔ وغیرہ۔ اور جب ان کی پریشانی دور ہو اور انھیں دلجمعی حاصل ہو جائے تو اس کے بعد مقدمے کے اہم خصوصیات کا ذکر چھیڑو۔ اور اپنے سوالات میں نرمی و وضاحت سے کام لینے کا خیال رکھو۔ تاکہ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم پھر اس چشمے میں طوفان مچا دیں جس سے تم پینا چاہتے ہو۔ (۳) اگر تمھارے گواہ کی شہادت تمھارے موافق نہ ہو تو پریشانی ظاہر نہ کرو۔ کیونکہ بہت سے لوگ ایسے ہیں کہ وہ نوعیت شہادت اور اس کے سچے یا جھوٹے ہونے کے متعلق اپنی رائیں کونسل پر اس کے اثر کو دیکھ کر قایم کرتے ہیں۔ (۴) اگر تمھیں محسوس ہو کہ گواہ کے دل میں تمھارے موکل کے خلاف تعصب ہے تو پھر اس سے کم توقع رکھو۔ اور سوائے اس کے کہ اس گواہ کو چند ایسے واقعات معلوم ہوں جو تمھارے موکل کی حفاظت کے لیے ضروری ہوں۔ اور ان واقعات کو صرف وہی گواہ ثابت کر سکتا ہو یا تو اس کو طلب ہی نہ کرو۔ یا جہاں تک جلد ممکن ہو اسے رخصت کر دو۔ اگر مخالف کونسل مذکورۂ بالا تعصب کو سمجھ لے تو وہ اس کو تمھارے

تباہ کر دینے استعمال کر سکتا ہے۔ عدالتی تحقیقات میں تمام ممکنہ برائیوں میں سب سے خوفناک اور ایسی برائی جس کا بہت ہی کم مقابلہ کیا جا سکتا ہے وہ دوست نما دشمن کی ہے۔ آپ اس پر الزام نہیں لگا سکتے۔ اس پر جرح نہیں کر سکتے۔ اس کو بے ہتھیار نہیں کر دے سکتے۔ اس پر بالواسطہ بھی حملہ نہیں کر سکتے اور اگر آپ اپنا واحد استحقاق استعمال کر کر توضیح کے لیے دوسرے گواہوں کو طلب کریں تو یاد رکھئے کہ بجائے دشمن کے ملک میں جنگ کرنے کے جنگ خود آپ کی فوج کے مختلف حصوں میں ہے اور شاید خود آپ کے کیمپ کے عین قلب میں لڑی جا رہی ہے۔ بہر نہج ایسا نہ ہونے دو۔ (۵) ایسے گواہ کو کبھی طلب نہ کرو جس کو تمھارا مخالف طلب کرنے پر مجبور ہو گا۔ ایسا کرنے سے تمھیں جرح کا استحقاق حاصل ہو گا ـــــ اور یہی استحقاق جو تم کو حاصل ہو گا تمھارے مخالف کو حاصل نہیں ہو گا۔ و نیز نہ صرف گواہ جو کچھ ناموافق باتیں کہے وہ طلب کرنے والے فریق کے خلاف دوگونہ موثر ہو جاتے ہیں بلکہ وہ اس گواہ کی گواہی کی تردید کرنے کی طاقت سے بھی محروم ہو جاتا ہے (۶) کبھی کوئی سوال بغیر مقصد اور اس قابل ہونے کے نہ کرو کہ اگر اس پر غیر متعلق ہونے کا اعتراض کیا جائے تو تم اس کے مقصد کا مقدمے سے متعلق ہونا ثابت کر سکیں۔ (۷) اس کی احتیاط کرو کہ کہیں تم اپنے سوال کو اس شکل میں نہ کریں کہ اگر اس پر بے ضابطہ ہونے کا اعتراض کیا جائے تو تم اس کو درست ثابت نہ کر سکیں۔ یا کم از کم اس کی تائید میں قوی حجت نہ پیش کر سکیں۔ سوالات شہادت کی بحث میں متعدد ناکامیوں سے جوری کی نظر میں تمھاری وقعت کم ہو جاتی۔ اور مقدمہ جیتنے کے توقعات بھی کمزور ہو جاتے ہیں۔ (۸) مخالف کے کسی سوال پر اعتراض نہ کرو۔ جب تک تم اپنے اعتراض کو منوانے کے قابل اور اس پر آمادہ بھی نہ ہوں مسلسل اعتراض کرنے اور ان کو واپس لینے سے زیادہ کوئی امر برا نہیں۔ اس سے یا تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ان کا کرنا کم فہمی کی وجہ

سے تھا یا یہ کہ ان کے درست ثابت کرنے کی حقیقی یا اخلاقی جرأت نہیں ہے۔ (۹) اپنے گواہ سے صاف طور پر اور وضاحت سے گفتگو کرو۔ جس سے ظاہر ہو کہ تم ہوشیار اور ایک دلچسپ معاملے میں مصروف ہیں۔ یہ کیسے سمجھا جا سکتا ہے کہ جج و جوری سنینگے بھی جب کہ واحد کشمکش یہ ہو کہ کونسل و گواہ میں کون پہلے سوجاتا ہے۔ (۱۰) حالات کی مناسبت سے اپنی آواز کو گھٹاؤ یا بڑھاؤ۔ "خوف زدہ گواہ کا دل بڑھاؤ۔ اور نڈر گواہ کو دبائے رکھو" (۱۱) کبھی شروع نہ کرو جب تک کہ تم تیار نہ ہو۔ اور ہمیشہ ختم کردو جب تمھیں کوئی کام کی بات پوچھنا نہ ہو۔ بالفاظ دیگر محض سوال کی خاطر سوال نہ کرو۔ بلکہ جواب حاصل کرنے کے لیے۔

صـ۸۲ـ

جرح: سوائے غیر اہم امور کے گواہ پر سے اپنی آنکھ نہ ہٹاؤ۔ یہ دل کے دل تک پہنچنے کا ایسا راستہ ہے کہ جس کے ترک کردینے سے جو نقصان ہوگا اس کی تلافی نہیں ہو سکتی ــــــ "سچ۔ جھوٹ۔ نفرت غصہ۔ حقارت نا امیدی اور تمام جذبات ــــــ انسان کی خود روح وہاں موجود رہتی ہے" (۲) اور نہ گواہ کی آواز کا خیال رکھنا ترک کرو۔ آنکھ کے بعد شاید ہی اس کے قلب کی بہترین ترجمان ہے۔ ضمیر کو جرم سے بچانے کا مقصود یہ ــــــ گواہ کا پہلو بچا کر جواب دینا ــــــ اکثر اس کی آواز کے بڑے چھوٹے ہونے۔ کسی لفظ پر زور دینے یا لہجے سے ظاہر ہو جاتا ہے۔ مثلاً یہ معلوم کرنا ضروری ہونے کی وجہ سے کہ آیا گواہ ایک خاص وقت چھٹے چیسٹ نٹ کوچے (Chestnut street) کے کونے پر تھا اگر اس سے یہ سوال کیا جائے کہ کیا تم چھٹے چیسٹ نٹ کوچے کے کونے پر چھ بجے تھے؟ تو ایک سچا گواہ کہے گا کہ شاید میں اس سے قریب کہیں تھا۔ لیکن ایسا گواہ جو وہاں موجود تھا۔ لیکن جو اس واقعہ کو چھپانا اور تمھارے مقصد کو پورا ہونے دینا نہیں چاہتا ہو۔ سوال کے الفاظ نہ کہ اس کے مطلب کا جواب دیتے ہوئے کہے گا کہ نہیں۔ گو وہ اس مقام سے دس گز کے فاصلے یا خود اس مقام پر دس منٹ پہلے یا بعد موجود رہا ہو۔ ایسے گواہ

کا معمولی جواب یہ ہوتا ہے کہ میں کونے پر چھ بجے نہیں تھا۔ ان دونوں الفاظ
پر زور دینے سے بات چھپانا اور پہلو بچا کر بات کرنا صاف ظاہر ہے۔
اور ہوشیار سوال کنندہ پوچھ لیتا ہے کہ تم کونے پر کتنے بجے تھے۔ یا چھ بجے تم
کہاں تھے۔ اور دس میں سے نو صورتوں میں ظاہر ہو جائے گا کہ گواہ اس
مقام پر قریب قریب اسی وقت یا اس وقت اسی مقام
سے قریب موجود تھا۔ مزید مثالوں کی گنجائش نہیں لیکن میں
کہتا ہوں کہ آواز کا خیال رکھو۔ اور یہ اصول آسانی سے اطلاق دیا جائیگا
(۳) بردبار شخص کے ساتھ بردبار۔ چالاک کے ساتھ چالاک رہو۔ ایماندار پر
بھروسہ کرو۔ کم عمر۔ کمزور و خوف زدہ گواہ کے ساتھ مہربانی سے برتاؤ کرو۔
بدمعاش کے ساتھ سختی کرو۔ اور جھوٹے پر رعد آسا گرجو۔ لیکن ان تمام
صورتوں میں اپنے رتبے کا خیال رکھو۔ اپنی دماغی قابلیت کو استعمال کرو۔
اس لیے نہیں کہ تمھاری قابلیت ظاہر ہو بلکہ اس لیے کہ سچ کی فتح ہو۔ اور
تم مقدمہ جیتو۔ (۴) فوجداری مقدمے میں خصوصاً جس کی سزا موت ہو۔
جب تک تمھارے مقدمے کی اچھی حالت ہو بہت کم سوال کرو۔
اور اس کا تمھیں یقین ہونا چاہئے کہ تم کبھی ایسا سوال نہ کرو گے۔ جس کا
جواب اگر تمھارے مخالف ہو تو تمھارے موکل کو تباہ کر دے گا۔ سوائے اس کے کہ تم گواہ اور
اس امر کو اچھی طرح جانتے ہو کہ اس کا جواب تمھارے موافق ہوگا۔ یا تم
اس پر تیار ہو کہ اگر گواہ سچ اور تمھارے توقعات سے بغاوت کرے تو
تم اس کو شہادت پیش کر کے تباہ کر دیں گے۔ (۵) مبہم سوال سے بھی اتنا ہی
پرہیز کرنا چاہئے اور وہ اتنا ہی برا ہے جتنا کہ مبہم جواب اور اس کا نتیجہ
ہمیشہ یہ ہوتا ہے کہ جواب بھی مبہم ملتا ہے۔ یا یہ مبہم جواب کے لیے
عذر مقصور ہوتا ہے گواہوں پر سوالات کرنے والے کونسل میں بہترین صفت
یہ ہے کہ وہ ایک واحد غیر مبہم مقصد کو واضح الفاظ میں ظاہر کر دے۔ چاہے
گواہ ایماندار ہوں کہ بے ایمان جھوٹ مکر سے نہیں پکڑی جاتی ہے بلکہ سچ کی
روشنی سے۔ یا اگر وہ مکر سے پکڑی جاتی ہے تو گواہ کے نہ کہ کونسل کے مکر سے۔

صفحہ ۵۸

(۶) اگر گواہ نے ارادہ کرلیا ہو کہ تمھارے ساتھ مذاق کرے یا تمھیں بہن لے تو بہتر ہے کہ تم اس کے ساتھ پہلے اسی امر کا فیصلہ کرلیں۔ ورنہ دوران اظہار میں اس کا حساب بڑھتا جائے گا۔ اس کو موقع دو کہ وہ پہلے اس امر کا اطمینان کرلے کہ یا تو اس نے تمھاری طاقت کا غلط اندازہ کیا ہے یا اپنی طاقت کا لیکن بہرصورت اس کی احتیاط کرو تمھیں غصہ نہ آجائے۔ ہر علمی لڑائی میں غصہ یا تو یقینی شکست کا پیش خیمہ یا اس کی شہادت ہوتا ہے۔ (۷) مثل ماہر شاطر کے ہر چال کے وقت کل بساط اور مہروں کے تعلقات کا خیال رکھو۔ ورنہ جزئی و عارضی کامیابی کا بالآخر نتیجہ کامل ولاعلاج شکست ہوگا (۸) کبھی اپنے حریف کو کم نہ سمجھو۔ بلکہ ہمیشہ باخبر و ہوشیار رہو۔ کبھی ایک اٹکل پچو حملہ بھی اتنا ہی مہلک ہوسکتا ہے جتنا کہ کوئی نہایت ماہرانہ حملہ۔ ایک فریق کی غفلت کا اکثر دوسرے کی غلطیوں سے علاج ہوجاتا ہے بلکہ غفلت ہی کارگر ہوجاتی ہے۔ (۹) عدالت و جوری کا ادب کرو۔ اپنے ساتھی پر مہربان رہو اور حریف سے با مروت۔ لیکن شمہ برابر فرض بھی ان میں سے کسی کے ادب و احترام کے خیال سے قربان نہ کرو۔[1]

---

[1] مذکورۂ بالا زرین اصول اس کتاب کے طبع ہشتم میں مسٹر چمبرلین کے "امریکن نوٹس" سے لیے گئے ہیں مسٹر ڈیوڈ پال براؤن جو ان اصولوں کے مصنف ہیں۔ وہ بوسٹن بار کے رکن تھے۔ اور انھوں نے اپنی کتاب "دی فورم" ۱۹۵۶ء میں شائع کی۔

صفحہ ۸۵

انگریزی قانون شہادت کے بڑے بڑے اصولوں کا مجموعہ[1]

	صفحات اصل کتاب	صفحات ترجمہ
گواہ	۵۸۵	۱۰۴۸
تعدد گواہان	۵۸۷	۱۰۵۰
دستاویزات	۵۸۸	۱۰۵۱
خط	۵۸۹	۱۰۵۳
شہادت اصلی	۵۸۹	۱۰۵۴
شہادت منقولی	۵۸۹	۱۰۵۴
واقعات کا متعلق ہونا	۵۹۰	۱۰۵۵
بار ثبوت	۵۹۰	۱۰۵۶
مقدار ثبوت	۵۹۱	۱۰۵۶
قیاسات	۵۹۱	۱۰۵۶
سنی سنائی یا سماعی شہادت	۵۹۱	۱۰۵۷
رائے کی شہادت	۵۹۲	۱۰۵۸
اقبال دیوانی و اقبال فوجداری	۵۹۲	۱۰۵۸

(نوٹ:۔ سوائے ان صورتوں کے جن کی صراحت کی گئی ہے۔ یہ اصول دیوانی و فوجداری دونوں کارروائیوں پر قابل اطلاق ہیں۔ یہی حال ان اصولوں کا بھی ہے جو قانون ضابطۂ فوجداری ۱۸۶۷ء پر مبنی ہیں:)

---

[1] طبع دہم کے اڈیٹر نے اس سالم کتاب پنجم کا اضافہ کیا ہے۔

گواہ

۱۔ سوائے فوجداری کارروائیوں کے تمام اشخاص جو گواہی دینے کے قابل ہیں۔ گواہی دینے پر مجبور کئے جا سکتے ہیں (اوپر دفعہ ۱۲۵)۔

۲۔ (با ستثنیٰ اس صراحت کے جو اگلے فقرے میں کی گئی ہے۔ گواہ کی ناقابلیت کے اسباب صرف قصور فہم یا فہم کی غیر پختگی۔ اور قسم کھانے یا اقرار صالح سے انکار کرنا ہیں۔ (اوپر دفعہ ۱۳۲۔ دیکھئے)

۳۔ فوجداری کارروائیوں میں مدعی علیہ اگر وہ کوئی گواہ طلب نہ کرے تو اپنے حسب مرضی غیر حلفی بیان دے سکتا ہے۔ جس پر جرح نہیں کی جا سکے گی اور مدعی علیہ یا اس کی زوجہ یا شوہر حلفیہ گواہی دینے کے قابل ہیں۔ اور ان پر ایک محدود حد تک جرح کی جا سکے گی لیکن وہ شہادت دینے پر مجبور نہیں کئے جا سکتے (قانون شہادت فوجداری ۱۸۹۸ء۔ ۶۱ و ۶۲ وکٹوریا باب ۳۶۔ اوپر دفعہ ۲۲۲ الف) اور آگے صفحہ ۶۰۷ اصل کتاب۔ یہ قانون اسکاٹ لینڈ میں بھی نافذ ہے۔ لیکن آئرستان میں نہیں)

۴۔ دیوانی کارروائیوں میں گواہ شہادت دینے سے پہلے اخراجات پانے کا مستحق ہوتا ہے (نیوٹن بنام ہارلینڈ (Newton v Harland) ۱۸۴۰ء ۱۔ مانگ و گریںگر ۱۹۵) اگر اس کو اخراجات ادا نہ کئے گئے ہوں۔ تو اس کا چارۂ کار اس فریق کے خلاف ہے۔ جس کی طرف سے طلب نامہ جاری کیا گیا تھا۔ اور اُس سالیسٹر کے خلاف نہیں۔ جس نے اُس کی تعمیل کرائی تھی۔ (روبنز بنام برج (Robens v. Bridge) ۱۸۳۷ء۔ ۳۔ میسن و ویلزبی ۱۱۴ و ۴ رسل وریان (۵۴۱) فوجداری کارروائیوں میں وہ اس کا مستحق نہیں۔ لیکن اکثر صورتوں میں عدالت کو اختیار ہے کہ اس کو مناسب اخراجات دلائے۔ چاہے اس نے استغاثے کی جانب سے گواہی دی ہو یا جواب دہی کی جانب سے۔ (قانون اخراجات بمقدمات فوجداری ۱۹۰۸ء۔ ۸ ایڈورڈ ہفتم، باب ۱۵۔ دفعہ ۱۔)

۵۔ گواہ (باستثنائے ملزم) ایسے سوالات کے جواب دینے سے انکار کر سکتا ہے۔ جو عدالت کی رائے میں مستقبل میں اس کو مجرم ٹھیرا سکتے ہیں۔ لیکن اس سے اس کے کسی سابقہ جرم کے لیے سزا پانے کے متعلق پوچھا جا سکتا ہے۔ اور اگر وہ اس سے انکار کرے۔ یا جواب دینے سے انکار کرے تو سابقہ سزا یابی ثابت۔ کی جا سکتی ہے۔ (اسبورن بنام لنڈن ڈاک کمپنی (Osbarn v. London Dock Co.) ۱۸۵۵ء ۱۰۔ ایکسچیکر ۶۹۸۔ قانون ضابطۂ فوجداری ۱۸۶۵ء[1] دفعہ ۶) ملزم پر سوالات کے متعلق دیکھو قانون شہادت فوجداری ۱۸۹۸ء دفعہ ۱۔ (۶) آگے صفحہ ۶۰۷ (اصل کتاب)

۶۔ ہر فریق کو حق ہے کہ اگر اس کا گواہ مخالف ثابت ہو تو شہادت یا کسی مغایر بیان کے ثبوت سے اس کی تردید کرے (قانون ضابطہ فوجداری ۱۸۶۵ء دفعہ ۳۔ اوپر دفعہ ۶۴۵)

۷۔ اگر ارادہ کسی مخالف گواہ کی اس کے سابقہ بیانات کے ثبوت سے تردید کا ہو تو پہلے اس کی توجہ ان حالات کی طرف منعطف کرانی چاہئے۔ جن میں وہ بیانات کئے گئے ہوں یا تحریر کے اس حصے کی طرف جس کی تردید کے لیے استعمال کیا جانے والا ہو (قانون ضابطہ عمومی ۱۸۶۵ء دفعات ۴ و ۵۔ اوپر دفعہ ۶۴۵)

۸۔ ارکان جوری کو کبھی ان امور کو فاش نہیں کرنا چاہئیے جو جوری کی حیثیت میں ان کے درمیان گزرے ہوں۔ اور نہ قانونی مشیر کو اس کے موکل کی اطلاعات کو بغیر اجازت فاش کرنا چاہئیے۔ اور نہ زوجہ و شوہر کو اطلاعات دوران ازدواج کو فاش کرنے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا (دیکھو اوپر دفعہ ۵۷۸)۔

۹۔ کسی فریق کی درخواست پر جج کو اختیار تمیزی حاصل ہوگا کہ تمام

---

[1] اس قانون کی رو سے قانون ضابطۂ قانون عمومی کے بعض دفعات منسوخ کئے گئے لیکن بعینہ وہی دفعات دوبارہ وضع بھی کئے گئے۔ جنھیں قانون نظرثانی قانون موضوعہ ۱۸۹۳ء نے صرف بظاہر منسوخ کر دیا ہے۔

گواہوں کو سوائے فریقین۔ ان کے سالیسٹر۔ اور اس گواہ کے جس کا اظہار لیا جا رہا ہو۔ عدالت سے باہر جانے کا حکم دے (دیکھو پیچھے دفعہ ۶۲۳)۔

۱۰۔ کسی گواہ پر اس کی گواہی کی بابت کوئی نالش نہیں کی جا سکتی۔ (سیمان بنام نیدر کلفٹ (Seaman v. Nelherclift) سنہ ۱۸۷۶ء ۲ کامن پلیس ڈیویژن ۵۳)

دروغ حلفی کی سزا سات سال قید با مشقت یا دو سال قید سادہ سے زیادہ نہیں ہو سکتی۔

کوئی جج یا عدالت یہ ظاہر ہونے پر کہ گواہ نے اس کے سامنے دروغ حلفی کا ارتکاب کیا ہے اس کے دروغ حلفی کے لیے چالان کیے جانے کا حکم دے سکتی ہے بشرطیکہ ایسے چالان کی معقول وجہ ہو (قانون دروغ حلفی سنہ ۱۹۱۱ء۔ دفعہ ۹)۔

تعدد گواہان

۱۱۔ باستثنائے چہار فقرات ذیل کے قانوناً ایک گواہ کی گواہی کافی ہو گی۔ ایسی گواہی کی کمزوری پر محض بطور ایک واقعہ کے غور کرنا چاہیئے۔

۱۲۔ جرم بغاوت کے ثابت کرنے کے لیے کم از کم دو گواہ ضروری ہیں (اوپر دفعہ ۶۰۳)

۱۳۔ کسی شخص کو محض گواہ واحد کی شہادت پر دروغ حلفی کا مجرم نہیں ٹھیرایا جا سکے گا (قانون دروغ حلفی سنہ ۱۹۱۱ء دفعہ ۱۳۔ اوپر دفعات ۶۰۳ تا ۶۱۰)

۱۴۔ شریک جرم کی مجرد گواہی قانوناً قابل ادخال ہے۔ لیکن یہ اصول عملدرآمد ہے گو قانونی اصول نہیں ہے کہ جج کو چاہیئے کہ جوری کو متنبہ کر دے کہ صرف ایسی گواہی پر مجرم ٹھیرانا خطرناک ہوتا ہے (دیکھو اوپر دفعہ ۱۷۱)۔

۱۵۔ وصیت نامے پر گواہی کے لیے دو گواہ ضروری ہیں (قانون

وصیت نامجات ۱۸۳۷ء۔ ۷ ولیم چہارم اور ۱۔ وکٹوریا باب ۲۶ دفعہ ۹) لیکن سوائے اس کے کہ حالات مشتبہ ہوں۔ اس کی تکمیل ثابت کرنے کے لیے دونوں کو طلب کرنا ضروری نہیں۔ ایک گم شدہ وصیت نامے کے مضامین کو ایک ایسے گواہ کی شہادت سے ثابت کیے جانے کی اجازت دی گئی۔ جس کو خود وصیت نامے میں دلچسپی تھی (سگڈن بنام لارڈ سینٹ لیونارڈس (Sugden v. Lord st. Leonards) ۱۔ پروبیٹ ڈیویژن ۱۵۴۔ عدالت مرافعہ)

۱۶۔ کسی شخص کے پدر طفل غیر صحیح النسب[1] ہونے کا فیصلہ نہیں کیا جا سکے گا۔ اور نہ خلاف ورزی اقرار نکاح[2] کی نالش میں مدعیہ کے لیے فیصلہ دیا جا سکے گا۔ جب تک ماں و مدعیہ کی شہادت کی کسی اہم امر میں دوسری شہادت سے تائید نہ ہو (دیکھئے اوپر دفعہ ۶۲۱)۔

۱۷۔ یہ کوئی اصول قانون نہیں ہے کہ جائداد شخص متوفی کے خلاف دعویٰ صرف دعویدار کی شہادت پر قابل سماعت نہیں ہو گا۔ لیکن عدالت ایسی شہادت کو ہمیشہ شبہے کی نظر سے دیکھے گی (ان ری گارنٹ۔ گیانڈی بنام مکالے (In re Garnett Gand v. Macaulay) ۱۸۸۵ء ۳۱ چانسری ڈیویژن۔ ۱۔ عدالت مرافعہ)۔ ۵۸۸

دستاویزات

۱۸۔ وصی کے شخصی طور پر ذمہ دار ہونے کے اقرار کی بنا پر کوئی نالش نہیں کی جا سکے گی۔ نہ کسی شخص کے ایسے اقرار پر جو اس کے موجودہ یا آیندہ کے قرضہ جات کی ادائی کی بابت ہو۔ نہ ایسے اقرار کی بنا پر جس کا بدل

[1] قانون ترمیم قانون غیر صحیح النسبی ۱۸۷۲ء دفعہ ۴۔
[2] ۳۲ و ۳۳ وکٹوریا باب ۶۸ دفعہ ۲۔

نکاح ہو۔ نہ اراضی کے معاہدۂ بیع یا اجارہ کی بنا پر نہ ایسے معاہدے کی بنا پر جو اس کے انعقاد کی تاریخ سے ایک سال بعد قابل تعمیل ہو۔ سوائے اس کے کہ معاہدہ یا اس کی کوئی یادداشت تحریری ہو۔ اور اس پر دستخط فریق ذمہ دار یا اس کے کارندۂ مجاز کے ہوں (قانون انسداد فریب دفعہ ۴)۔

۱۹۔ اشیا البیتی ۱۰ پونڈ یا زیادہ کے معاہدۂ بیع کی بنا پر کوئی نالش نہیں کی جاسکے گی۔ سوائے اس کے کہ مشتری نے بعض اشیا وصول کرلی ہوں یا قیمت کا ایک جزو ادا کردیا ہو۔ یا معاہدہ یا اس کی کوئی یادداشت تحریری ہو۔ اور اس پر دستخط فریق ذمہ دار یا اس کے کارندۂ مجاز کے ہوں۔ (قانون بیع اشیا ۱۸۹۳ء)

۲۰۔ ثبوت بیع جہاز۔ یا حق تصنیف و تکمیل وصیت نامے کے لیے تحریر ضروری ہوگی۔ (دیکھو اوپر دفعہ ۲۲۱)۔

۲۱۔ تحریری دستاویزات میں تبدیل۔ تردید یا اضافہ کرنے کے لیے زبانی شہادت عام طور پر ناقابل ادخال ہوگی۔ لیکن ان دستاویزات کی تکمیل جبر یا فریب سے ہونے۔ یا کسی رواج یا ضمنی معاہدے کو ثابت کرنے کے لیے زبانی شہادت پیش ہوسکے گی۔ (دیکھو اوپر دفعات ۲۲۳۔ ۲۲۸) نیز کسی دستاویز کی تعبیر کے لیے بھی یعنی کسی ابہام یا خاص قسم کی زبان کی توضیح کے لیے بھی وہ عام طور پر قابل ادخال ہوتی ہے۔

۲۲۔ بین السطور لکھنے یا کسی اہم جزو میں تبدیل کرنے سے دستاویز باطل ہوجاتی ہے لیکن غیر اہم جزو کی تبدیلی سے وہ باطل نہ ہوگی (آلڈس بنام کارنوال (Aldous v. Carnwall) ۱۸۶۸ء۔ لا رپورٹ ۳ کوئینس بنچ ۵۷۳)۔

۲۳۔ غیر اسٹامپ شدہ دستاویز جس پر اسٹامپ لگانا چاہیے تھا۔ فوجداری کارروائیوں میں قابل ادخال ہوتا ہے لیکن دیوانی کارروائیوں میں نہیں ہوتا۔ جب تک اسٹامپ اور تاوان ادا نہ کیا جائے۔ اور

یہ اسٹامپ وہی ہوگا جو تکمیل دستاویز کے وقت بمطابقت قانون واجب الادا ہوتا (دیکھو اوپر دفعہ ۲۳۰)۔

۲۴۔ ایسی دستاویز کے متعلق جو گم ہوگئی ہو یا جو پیش نہ کی گئی ہو قیاس ہوگا کہ وہ حسب ضابطہ اسٹامپ شدہ تھی (پولی بنام گاڈون (Pooley v. Godwin) ۱۸۳۵ء ۴ اڈالفس وایلس ۹۴)

۲۵۔ کوئی خط جو بعنوان "بغیر ذمہ داری" لکھا گیا ہو۔ شہادت میں نہ لکھنے والے کے خلاف اور نہ لکھنے والے کی طرف سے قابل ادخال ہوگا۔ اور نہ اس خط کا جواب ہی قابل ادخال ہوگا۔ اگرچہ وہ صراحتہً بعنوان "بغیر ذمہ داری" نہ لکھا گیا ہو (پاڈاک بنام فارسٹر (Paddock v. Farrester) ۱۸۴۲ء ۳ مانگ و گرینگر ۹۰۳-۹۰۶۔ رسل وریان ۴۲۲۔ اور دیکھئے کرٹز بنام اسپنس (Kurtz v. Spence) ۵۷ لاجرنل چانسری ۲۳۸)۔

۲۶۔ تیس سال سے قدیم دستاویزات خود اپنے کو ثابت کرتے ہیں بشرطیکہ یہ ظاہر ہو کہ وہ حراست جائز یا ایسی جگہ سے پیش کئے گئے ہیں جہاں ان کے ہونے کی معقول طور پر توقع کی جا سکتی تھی۔ (ملک بنام فارنگٹن (R. v. Farrington) ۱۸۱۱ء ۲ ٹانٹز رپورٹ ۱۷۴۔ کراگٹن بنام بلیک (Croughton v. Blake) ۱۸۴۳ء ۱۲ میسن وولزبی ۲۰۵۔ ۶۷ رسل وریان ۱۰۔۴۱۱۔ ڈوڈی ٹامس بنام بنیان Daed. Thomes. Baynon ۱۸۳۰ء ۱۔ اڈالفس وایلس ۴۳۱۔

خط

۲۷۔ خط کو کوئی ایسا شخص ثابت یا اس کی تردید کر سکتا ہے۔ جس نے بعینہ کاتب کو لکھتے ہوئے دیکھا یا اس کے ساتھ خط و کتابت کی ہو۔ ڈوڈی مڈ بنام سکرمور (Dœ d. Mudd v. Suckermare) ۱۸۳۶ء۔

۵ اڈالفس وایلس ۳۰۰۷۔ یا کسی ایسی تحریر سے مقابلہ کرنے سے جس کا اصلی ہونا ثابت ہو خط ثابت یا مسترد ہو سکتا ہے۔ قانون ضابطۂ فوجداری ۱۸۶۵ء دفعہ ۸۔)۔

۲۸۔ ماہروں یعنی ایسے اشخاص کی شہادت سے بھی جنھوں نے خط کو موضوع مطالعہ بنایا ہو خط ثابت یا مسترد کیا جا سکتا ہے (نیوٹن بنام رکیٹس (Newton v. Ricketts) سنہ ۱۸۶۱ء۔ ۹ مقدمات دارالامرا ۲۶۲۔)

دستاویزات کی شہادت اصلی

۲۹۔ ایک عام اصول بطور خانگی دستاویزات اصل دستاویزات کے پیش کرنے سے اور سرکاری دستاویزات (سہولت کی بنا پر) نقول مصدقہ کے پیش کرنے سے ثابت کئے جا سکتے ہیں۔ (دیکھو اوپر دفعات ۴۷۲۔ ۴۸۷۔

دستاویزات کی شہادت منقولی

۳۰۔ پیدائش۔ نکاح۔ موت کے رجسٹر نقول مصدقہ کے ذریعے سے ثابت کئے جا سکتے ہیں۔ پریوی کونسل کے احکام اور دوسرے بہت سے دستاویزات 'لندن گزٹ' یا تنقیح شدہ نقول کے ذریعے یا کسی اور طریقے سے جس کا خاص قوانین موضوعہ میں حکم ہو (دیکھو دفعہ ۴۸۷)۔

۳۱۔ گم شدہ دستاویز کو نقل یا اس کے مضامین کی زبانی شہادت سے ثابت کیا جا سکتا ہے۔ لیکن پہلے یہ ثابت کرنا چاہئے کہ کافی تلاش کے بعد بھی وہ نہیں ملی۔ (گیادرکول بنام میال (Gathercole v. Miall) سنہ ۱۸۴۶ء۔ ۱۵ میسن ودلسبی ۳۱۹)

۳۲ کسی ایسی دستاویز کے مضامین کی منقولی شہادت قابل ادخال ہوتی

ہے جو فریق مخالف کے قبضے میں ہو اور اس کو اس دستاویز کے پیش کرنے کی اطلاع دی گئی ہو لیکن وہ اس میں قاصر رہا ہو۔ دیکھو اوپر دفعہ ۲۸۴)۔

۴۳۔ جب کوئی گواہ عدالت میں حلف اٹھا چکا ہو اور اس کے قبضے میں کوئی دستاویز ہو تو عندالطلب وہ اس کے پیش کرنے پر مجبور ہوگا گو اس کو پیش کرنے کی کوئی اطلاع نہ دی گئی ہو (ڈائر بنام کالنس (Dwyer v. Callins) ۱۸۵۲ء۔ ۷ اکسیچیکر ۶۳۹)۔

۴۴۔ جب ایک مرتبہ منقولی شہادت قابل ادخال ہو جائے تو کسی بھی قسم کی جائز منقولی شہادت قابل ادخال ہوگی۔ گو زیادہ بہتر قسم کی منقولی شہادت پیش کی جاسکتی ہو۔ (ڈوڈی گلبرٹ بنام راس (Dœ d. Gelbert v. Rass) ۱۸۴۰ء۔ ۷ میسن و ولز بی ۱۰۲)۔

واقعات کا متعلق ہونا

۴۵۔ شہادت امور تنقیحی کے متعلق اور ان تک ہی محدود ہونی چاہئے (دیکھو اوپر دفعہ ۲۵۱)۔

۴۶۔ امور تنقیحی سے غیر متعلق شہادت بھی نیت ثابت کرنے دی جاسکتی ہے۔ مثلاً جب الف پر ب کو زہر دینے کے الزام پر مقدمہ چلایا جا رہا ہو۔ تو یہ شہادت قابل ادخال ہوگی کہ اس نے ج کو بھی زہر دیا ہے۔ (دیکھو اوپر دفعہ ۲۵۵)

۴۷۔ فریقین کے چال چلن کی شہادت قابل ادخال نہیں ہے۔ سوائے اس کے کہ کارروائی اس نوعیت کی ہو کہ چال چلن امر تنقیح طلب ہو یا کارروائی فوجداری ہو۔ (دیکھو اوپر دفعہ ۲۵۷)۔

۴۸۔ فوجداری کارروائیوں میں ملزم کے اچھے چال چلن کی شہادت قابل ادخال ہوتی ہے۔ اور اگر دی جائے تو برے چال چلن کی شہادت سے اس کی تردید کی جاسکتی ہے۔ نیز جب چالان میں یہ الزام ہو کہ ملزم نے

جرم کا ارتکاب سابقہ سزا یابی کے بعد کیا ہے۔ اور ملزم اپنے اچھے چال چلن کی شہادت پیش کرے تو استغاثے کی جانب سے بھی جوابًا سابقہ سزا یابی ثابت کی جاسکتی ہے (قانون سرقہ ۱۸۶۱ء دفعہ ۱۱۶۔ فاکینر بنام ملک (Faulkiner v. R.) ۱۹۰۵ء ۲ کنگس بنچ ۷۶۔ اور قانون شہادت فوجداری ۱۸۹۸ء دفعہ ۱ کے تحت بھی سابقہ سزا یابی ثابت کی جاسکتی ہے۔ یعنی جب ملزم اپنے اچھے چال چلن کی شہادت پیش کرے یا گواہان چالان کو برا کہے یا اپنے شریک مدعی علیہ کے خلاف گواہی دے۔

۳۹۔ چال چلن کی شہادت سے مراد کسی فریق کی عام شہرت ہوتی ہے۔ نہ کہ اس کی طبیعت کے متعلق گواہ کی ذاتی رائے (ملک بنام روٹن (R. v. Rawtan) ۴۴ لا جرنل مجسٹریٹ کیس ۵۷)

بار ثبوت

۴۰۔ بار ثبوت اس فریق پر ہوتا ہے جو فی الجملہ امر نزاعی کے وجود کو بیان کرتا ہے (ایماس بنام ہیوگس (Amas v. Hughes) ۱۸۳۵ء ۱۔ مانٹگ ورایلانڈ رپورٹس ۴۶۴۔

کتنا ثابت کرنا چاہئے

حاشیہ ۵۹

۴۱۔ اگر تنقیحات فی الجملہ ثابت کئے جائیں تو کافی ہے۔ (دیکھو اوپر دفعہ ۲۷۲)

قیاسات

۴۲۔ یہ ناقابل تردید قیاس قانونی ہے کہ سات سال سے کمسن بچہ

جرم سنگین کا مرتکب نہیں ہو سکتا۔ اور یہ کہ ہر شخص قانون سے واقف ہوتا ہے یعنی قانون سے لاعلمی کوئی جواب دہی نہیں ہے (اوپر دفعات ۳۰۵ تا ۳۰۷)۔

۴۳۔ یہ قابل تردید قیاس قانونی ہے کہ جو بچہ دوران نکاح میں پیدا ہوا ہو وہ صحیح النسب ہوتا ہے۔ یہ کہ ہر شخص بیانا معصوم ہوتا۔ اور اپنے قانونی فرائض کو ادا کرتا ہے (دیکھو اوپر دفعہ ۳۱۴)۔

۴۴۔ منجملہ قیاسات واقعاتی کے یہ بھی قیاسات ہیں کہ فطرت کے معمولی طریقے پر عمل ہوا ہے۔ ایک عمر گزر جانے کے بعد عورت کو بچہ نہیں ہوتا۔ اور یہ کہ کوئی شخص غیر واجب الادا رقم ادا نہیں کرتا (اوپر دفعہ ۳۱۵)۔

۴۵۔ خاص قیاسات کو عام قیاسات پر ترجیح ہوتی ہے۔ مثلاً قیاس معصومی کی اس قیاس سے تردید ہوتی ہے کہ مال مسروقہ کے جدید قبضے سے پیدا ہوتا ہے (اوپر دفعہ ۳۲۱)

۴۶۔ قیاسات جو طریق فطرت سے مستنبط ہوں۔ اتفاقی قیاسات سے قوی ہوتے ہیں (دیکھو اوپر دفعہ ۳۳۲)

سنی سنائی شہادت

۴۷۔ سنی سنائی شہادت عام طور پر ناقابل ادخال ہوتی ہے۔

۴۸۔ لیکن ایسی شہادت حسب ذیل صورتوں میں دی جا سکتی ہے یعنی ایسے متوفی گواہ کی گواہی پیش کی جا سکتی ہے جو انہیں فریقین کے درمیان مقدمے کی کسی سابقہ نوبت پر دی گئی ہو۔ یا جب وہ شہرۃ النسب یا اغراض عامہ سے متعلق ہو۔ یا وہ متوفی اشخاص کے ایسے بیانات ہوں جو ان کے مفاد کے خلاف ہوں۔ یا جو ان کے فرائض کے دوران میں دیئے گئے ہوں۔ یا جو بیان قبل مرگ ہو۔ اور ایسی شہادت درمیانی درجہ کی ہوتی

کے متعلق بھی دی جاسکتی ہے (اوپر دفعہ ۴۹۶)۔

۴۹۔ زنا بالجبر یا ایسے ہی جرم کے الزام میں متضرر عورت کے بیان کی تفصیلات بھی قابل ادخال ہوتے ہیں۔ صرف بیان یا شکایت کرنے کا واقعہ ہی قابل ادخال نہیں ہوتا (ملک بنام لیلیمان (R. v. Lillyman) سنہ ۱۸۹۶ئہ ۲ کوینس بنچ، ۱۶۷۔ اوپر دفعہ ۴۹۵)۔

شہادت آراء

صہ ۹۲

۵۰۔ باستثنیٰ ثبوت شناخت خط یا عمر۔ گواہوں کے آرا بطور شہادت قابل ادخال نہیں ہوتی ہیں۔ لیکن ماہروں کی رائیں علم فن۔ تجارت اصطلاحی الفاظ۔ خط یا قانونِ ملک غیر کے ثبوت میں قابل ادخال ہوتے ہیں۔ (اوپر دفعہ ۵۱۱)

اقبالات دیوانی و فوجداری

۵۱۔ جو کچھ کسی شخص نے اپنے خلاف کہا ہو قانون اس کو مسترد کرتا ہے اور جو کچھ اس نے اپنے خلاف کہا ہو۔ اس کو قابل ادخال قرار دیتا ہے۔ لیکن جب کسی فریق کے خلاف اس کا کوئی اقبال پیش کیا جائے تو وہ مستحق ہوگا کہ اس کے کل بیان کا اتنا حصہ بھی پیش کیا جائے جو اقبال کی توضیح کے لیے ضروری ہو۔ گو یہ حصہ اس کے موافق ہو لیکن جوری بیان کے مختلف حصوں کو مختلف وقعت دے سکتی ہے۔

۵۲۔ کوئی اقبال کسی تحریری دستاویز کے مضامین کی اصلی شہادت بطور قابل ادخال ہوسکتا ہے (سلاٹری بنام پولی (Slatteric v. Pooley) سنہ ۱۸۴۰ئہ۔ ۶ میسن و ولزبی ۶۶۴) کسی خط کا محض جواب نہ دینا۔ اس کے مضامین کی صحت کا اقبال کرنا نہیں ہوتا ہے۔ (دیڈی مان بنام

بنام والپول (Wiedeman v. Walpole) سنہ ۱۸۹۱ء ۲ کوئینس بنچ ۵۳۴ عدالت مرافعہ)

۵۳ - یہ واقعہ کہ کسی فریق نے گواہ سے جھوٹی شہادت دینے کی خواہش ظاہر کی۔ اس فریق کے خلاف قابل ادخال شہادت اس امر کی ہوتا ہے کہ گویا اس فریق نے اقبال کیا ہے کہ اس کا مقدمہ کمزور ہے (موریارٹی بنام لندن چاتھم وڈوور ریلوے کمپنی (Moriarty v. London, Chatham and Dover Ry. Co.) سنہ ۱۸۷۰ء ۵ کوئینس بنچ ۳۱۴)

۵۴ - ملزم کا اقبال فوجداری اس کے خلاف قابل ادخال شہادت ہوتا ہے۔ دیگر نہیں اور اس کے قابل ادخال ہونے کے لیے یہ ثابت کرنا ضروری ہے کہ وہ از خود اور آزادی سے کیا گیا ہے۔ یعنی یہ ثابت ہونا چاہیئے کہ اس کے لیے کسی شخص ذی منصب نے ترغیب نہیں دی تھی یا اگر ترغیب دی تھی تو اس کا اثر صاف طور پر زایل ہو گیا تھا (ملک بنام تھامپسن سنہ ۱۸۹۳ء ۲ کوئینس بنچ ۱۲- کراون کیس ریزرفڈ)

۵۵ - مذکورۂ بالا اقبال فوجداری ہی ایسا اقبال ہوتا ہے جو فوجداری مقدمات میں مدعی علیہ کے خلاف قابل ادخال شہادت ہوتا ہے (دیکھو دفعہ ۹۷)

(ئیل لاجرنل (Yale Law Journal) جلد ۲۹۔ مئی سنہ ۱۹۲۰ء)

صفحہ ۷۰۵ تا ۷۱۱ سے باجازت دوبارہ طبع کیا گیا ہے۔

"مادی شہادت" کے جملے پر مصنفین نے بہت توجہ نہیں کی ہے۔ اور نہ یہ جملہ ہماری قانونی زبان میں کچھ بہت زیادہ رائج ہو گیا ہے۔ بنتھم نے اپنی متعدد تصنیفات میں اسے ہی ایجاد کیا۔ اور بسٹ نے غور و فکر بغیر اسے اختیار کر لیا۔ گرین لیف۔ ٹیلر۔ وارٹن و اسٹیفن (Greenleaf, Taylor, Wharton & Stephen) نے اس سے اعراض کیا ہے تھیئر (Thayer) نے اس کا نہایت ہی کم ذکر کیا ہے۔ وگمور (Wigmore) اس پر تنقید کر کے اس کو مسترد کر دیتے ہیں۔ اور چیمبرلین (Chamberlayne) اس کا ایک طویل تجزیہ کرنے کے بعد اس کو بڑی حد تک بے کار قرار دیتے ہیں۔ دراصل اگر مرحوم مسٹر گلسن (Mr. Gulson) اپنی عالمانہ و غور و فکر پر مائل کر نیوالی کتاب فلسفۂ ثبوت[1]

[1] فلسفۂ ثبوت از گلسن سنہ ۱۹۰۵ء۔

میں اس کے لیے غیر معمولی اہمیت کا دعویٰ نہیں کرتے۔ تو غالباً وہ قانونی اصطلاحات
سے بالکلیہ حذف ہی ہو جاتی۔ اور باوجود اس نوعیت کی شہرۂ عظمت کے
کیا اب بھی یہ اس کے مقدر نہیں ہیں۔ ایک قابل غور امر ہے "مادی شہادت"
کی تعریف کیا ہے۔ یہ ایک ایسا لفظ ہے جس کا مصنفین میں زیادہ تر
اطلاق ہوتا ہے۔ اور اس سے شہادت کے بہت ہی کم سوال پیدا ہوتے
ہیں لیکن باوجود اس کے اس کی بہت متضاد تعریفات کیے گئے ہیں
جن میں سے ایک کو بھی پوری طرح قابل اطمینان یا عام طور پر مسلمہ نہیں کہہ سکتے
اس کے تین اہم مفہوم بتلائے جاتے ہیں۔ اور ہم تفصیل سے ان کی تنقیح
و جانچ پڑتال کرنا چاہتے ہیں۔

(الف) شہادت اشیا بہ خلاف شہادت اشخاص:۔ بنتھم جو
ہماری اکثر شہادتی تقسیمات کے ذمہ دار ہیں۔ ابتداءً عام شہادت یا قدرتی شہادت
کی تعریف سے کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں :۔

"ایسی شہادت کہ جس سے کسی کے ذہن میں یقین پیدا ہو سکے۔ دو ماخذ
ہوتے ہیں۔ یعنی خود کسی شخص کے ادراکی یا ذہنی قوتوں کا عمل۔ اور دوسروں
کی ایسی ہی قوتوں کا مبینہ عمل"[1]

اول الذکر کو وہ شہادت "داخلی" اور موخر الذکر کو شہادت "خارجی"
کہتے ہیں۔ اس کے بعد وہ ان مختلف اقسام کا ذکر کرتے ہیں جن میں عدالتی
شہادت تقسیم کی جا سکتی ہے۔ ان میں سے پہلی تقسیم "شخصی و مادی
شہادت" کی ہے۔

"شخصی شہادت وہ ہے جو کسی انسان کے ذریعے سے یا تو ارادی طور پر
اس کی گفتگو یا اشاروں سے اور ایسی شہادت کو آیندہ سے گواہی کہا جائے گا۔
یا غیر ارادی طور پر چہرہ یا طرزِ عمل کی تبدیلیوں سے دی جاتی ہے۔ مادی شہادت
وہ ہے جو ایک ہستی کے ذریعے سے دی جاتی ہے جس کا تعلق بنی نوع انسان"

۵۹۳

[1] معیار عدالتی شہادت ۱۸۲۷ء جلد ۱ صفحہ ۱۸ و ۵۲۱ مصنفہ بنتھم۔

سے نہیں بلکہ طبقہ اشیا سے ہوتا ہے ...... مادی شہادت سے میری مراد تمام وہ شہادت جس کا ماخذ اشیا میں سے کوئی شے ہوتی ہے۔ اور اس میں اشخاص بھی داخل ہوتے ہیں تو اپنے خواص کی وجہ سے جو ان میں اور اشیا میں مشترک ہوتے ہیں"[1]

وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ جسمانی مادی شہادت چاہے اس کا ماخذ مادی ہو کہ شخصی یا تو بلا واسطہ ہوتی ہے۔ یعنی جب وہ شے جو ماخذِ شہادت ہوتی ہے۔ جج کے حواس کے سامنے موجود ہوتی ہے۔ یا خبری یعنی جب اس کی حالت کی اطلاع ایک محسوس کرنے والا گواہ دیتا ہے۔ ایسی صورت میں وہ گواہ کی حد تک تو بلا واسطہ ہوتی ہے لیکن جج کے لیے خبری[2]۔

ان تعریفات کے متعلق ایک دو سوال پیدا ہوتے ہیں۔ بنتھم مادی و شخصی شہادت میں کیا داخل سمجھتے تھے؟ مادی شہادت کے اس حصے کے متعلق کوئی دشواری پیدا نہیں ہوتی ہے جس کا ماخذ وہ مادی یعنی غیر ذی روح اشیا بتلاتے ہیں لیکن جب وہ مادی شہادت کے شخصی ماخذ کا ذکر کرتے ہیں تو کافی دشواری پیدا ہوتی ہے۔ اور اس کے متعلق متضاد آرا پائے جاتے ہیں۔ اس سے ٹھیک ٹھیک ان کا مطلب کیا ہے۔ اور وہ "شخصی ماخذ والی مادی شہادت"۔ اور "شخصی شہادت" میں جس کی انھوں نے اوپر تعریف کی ہے کس امر میں فرق ہے؟ ہمارے خیال میں ان کا مطلب صرف "ان خواص سے ہے جو اشخاص میں اشیا کے ساتھ مشترک طور پر پائے جاتے ہیں" اور یہ فرض کرتے ہیں کہ بنتھم اس میں اشخاص کے ارادی اعمال کو بھی داخل سمجھتے تھے۔ لبسٹ[3] و گلسن[4]

---

[1] کتاب مذکورہ از بنتھم جلد ۱ صفحہ ۵۱ و ۵۲ - ایضاً جلد ۳ صفحہ ۲۶ - مقالۂ عدالتی شہادت از ڈولمان ۱۸۲۵ء صفحہ ۱۹ -

[2] ایضاً بنتھم جلد ۳ صفحات ۲۳ و ۲۴ -

[3] قانون شہادت از بیسٹ ۱۸۷۰ء دفعات ۱۹۶ و ۱۹۷ -

[4] فلسفۂ ثبوت از گلسن دفعات ۲۲۳ تا ۲۲۵ -

دونوں نے غلطی کی ہے۔ یہ یقیناً عجب بات ہے کہ انھوں نے اس امر پر اپنی رائے صاف ظاہر نہیں کی ہے۔ لیکن اس کے متعلق ان کے مختلف حوالہ جات سے ان کا مطلب بلا کسی شبہے کے ظاہر ہو جاتا ہے۔ مثلاً

"اشخاص چونکہ مادہ اور روح دونوں سے مرکب اور جسمانی و نفسیاتی خواص سے متصف ہوتے ہیں۔ وہ اپنے جسمانی خواص کے لحاظ سے طبقۂ اشیا میں داخل ہوتے ہیں۔ اسی لیے مادی شہادت کا ماخذ مادی و نیز شخصی ہوتا ہے۔ اور شخصی شہادت کا ماخذ شخصی ہی ہو سکتا ہے"[1]

"کسی بھی قسم کی قراینی شہادت کو جس کا ماخذ گو کوئی شخص ہو۔ لیکن جس سے اس کی ذہنی حالت نہ ظاہر ہوتی ہو۔ زیادہ بہتر طریقے پر شخصی شہادت کہنے کے بجائے مادی شہادت کہہ سکتے ہیں۔ مثلاً اس شکل کو جو کسی مردہ یا قریب المرگ شخص کے جسم پر کسی زخم کی وجہ سے بن جاتی ہو"[2]

"قراین میں حالت اشیا وعمل اشخاص داخل ہوتے ہیں۔ اشیا سے مادی شہادت حاصل ہوتی ہے۔ لیکن چاہے ہم اشیا سے بحث کریں یا اشخاص کے عمل سے اس قسم (اس قراینی شہادت) کو ہمیشہ علت و معلول کے طریقے پر مبنی پائیں گے"[3]

اور قراینی شہادت کے موضوع کو بیان کرتے ہوئے ان کے ان دو بڑے اقسام یعنی مادی شہادت اور عمل اشخاص کو بنتھم نے باوجود ہر ایک پر نہایت تفصیل سے بحث کرنے کے ہر ایک کو بالکل علحدہ رکھا ہے۔ سہولت کی وجہ سے اپنی تمثیلات کو فوجداری مقدمات تک محدود کرتے ہوئے وہ اول الذکر عنوان کے تحت حسب ذیل مدات بیان کرتے ہیں۔ (۱) موضوع جرم (مقتول یا مجروح شخص۔ شی جس کو نقصان پہنچایا گیا

۵۹۵

[1] کتاب مذکورۂ صدر از بنتھم صفحہ ۱۱۔ نوٹ۔

[2] ایضاً ۹۹ نوٹ۔ [3] ایضاً ۱۱۔ نوٹ۔

[3] کتاب مذکورۂ صدر از ڈُدمان ۱۴۲۔

یا جو بالکل تباہ ہو گئی ہو ـــــــ دستاویز یا سکہ جو جعلی بنایا گیا ہو۔ (۲) ثمر جرم۔ (اشیائے مسروقہ ـــــــ روپیہ یا منافعہ جو حاصل ہوا ہو) (۳) آلات جو ارتکاب جرم میں استعمال کئے گئے ہوں۔ (۴) اشیا جن سے تیاری میں مدد ملی ہو۔ (۵) متاع جرم کو رکھنے کا مقام۔ (۶) قریب کی اشیا جن میں جرم کی وجہ سے تغیر ہوا ہو۔ (یعنی مثلاً مقامات جن پر خون کے چھینٹے اڑے ہوں) ان تمام چیزوں سے وہ کہتے ہیں کہ جرم تو ظاہر ہو جاتا ہے۔ چاہے مجرم کا بھی پتہ چلے یا نہ چلے[1]۔ برخلاف اس کے عمل اشخاص کے عنوان کے تحت وہ تیاریوں۔ اقدام۔ اظہار ارادہ دھمکیوں ـــ ملزم کی خاموشی یا اقبال ہائے جرم۔ شہادت کے چھپانے یا دبانے۔ فرار ہونے۔ وجوہ ہائے تحریک وچال چلن کو بیان کرتے ہیں[2] نیز ملحوظ رکھنے کہ اوپر جو چھ ذیلی عنوان پہلے بیان کئے گئے ہیں وہ سب ایک ایسے باب میں مذکور ہیں۔ جس کا عنوان ''مادی شہادت'' ہے[3]۔ لیکن بعد کے دس ابواب میں سے کسی کے لیے بھی یہ عنوان استعمال نہیں کیا گیا ہے۔ اور ان میں عمل اشخاص کے مختلف اقسام کا ذکر کیا گیا ہے[4]۔ اسی لیے فی الجملہ یہ معقول حد تک یقینی امر ہے کہ عنوان ''جسمانی مادی شہادت چاہے اس کا ماخذ مادی ہو کہ شخصی'' کے تحت بنتھم اشخاص کے ارادی عمل کو شریک نہیں کرتے تھے۔ ایسی صورت میں ہم کو قدرتی طور پر توقع کرنی چاہیئے کہ وہ اس کو ''شخصی شہادت'' کے عنوان کے تحت شریک کریں گے۔ کیونکہ وہ صاف اور ٹھیک طور پر اسی کے تحت آتا ہے۔ لیکن عجیب بات ہے کہ وہ شخصی شہادت کی اپنی متعدد تعریفات میں اشخاص کے

---

[1] کتاب مذکورۂ صدر از بنتھم جلد ۳ باب ۳۔

[2] ایضاً ابواب ۴۔۱۳۔

[3] ایضاً باب ۳۔

[4] ایضاً باب ۴۔۱۳۔

ارادی عمل کا کوئی ذکر ہی نہیں کرتے بلکہ وہ اشخاص کے صرف بیانات یا طرزِ عمل ہی کا ذکر کرتے ہیں۔ پس دیکھیے کہ (۱) اپنی اصل تعریف میں جس کو اوپر نقل کر دیا گیا ہے وہ شخصی شہادت کی اس طرح تعریف کرتے ہیں کہ یہ وہ شہادت ہے "جو کسی انسان کے ذریعے سے یا تو ارادی طور پر یا اشاروں سے یا غیر ارادی طور پر چہرہ یا طرزِ عمل کی تبدیلیوں سے دی جاتی ہے۔" (۲) شخصی شہادت وہ ہے جو کوئی انسان دیتا ہے اور جسے عام طور پر گواہی کہتے ہیں۔ مادی شہادت وہ ہے جو حالت اشیاء سے مستنبط ہوتی ہے۔ الف بیان حلفی دیتا ہے کہ اس نے ب کو ج کا تعاقب کرتے اور دھمکیاں دیتے ہوئے دیکھا ج مقتول اور اس کے قریب ب کا خون آلود چاقو پایا جاتا ہے۔ الف کی گواہی شخصی شہادت ہے۔ اور چاقو مادی شہادت۔ مادی کے اصطلاحی معنی شے کے ہوتے ہیں[1]۔ (۳) تقسیم جو گواہی دینے والے گواہ کے ارادے سے لی گئی ہو۔ شخصی ارادی یا غیر شخصی ارادی شہادت۔ شخصی ارادی شہادت وہ ہے جو جج کی درخواست پر یا اس کے پہلے وعید یا جبر کے بغیر دی جاتی ہے۔ شخصی غیر ارادی شہادت وہ ہے جو جبر یا داب سے لی جاتی یا جو ارادی طور سے نہیں دی جاتی ہے بلکہ جو گواہ کی خلاف مرضی جذبات کے اثر کے تحت اس کے چہرے حرکات یا طرزِ عمل سے ظاہر ہو جاتی ہے۔ یہ علامات اپنی ماہیت میں قرائنی شہادت ہوتے ہیں[2]۔ جو شہادت بیان کے ذریعے سے دی جاتی ہے وہ بلا واسطہ شہادت ہوتی ہے اور جو گواہ کے طرزِ عمل سے حاصل کی جاتی ہے وہ قرائنی شہادت ہوتی ہے[3]۔" آپ نے محسوس کیا ہوگا کہ ان تمام تعریفات میں مترجم ارادی عمل کو شخصی شہادت میں شامل کرنے سے عمداً گریز کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

596

[1] کتاب مذکورہ صدر از ڈومان ۱۲۔

[2] ایضاً ۱۳۔

[3] کتاب مذکورہ صدر از بنتھم ۵۲-۵۴ نوٹ ۶۶۔

لیکن اگر وہ ارادی عمل کو "مادی شہادت" سے خارج کرتے اور "شخصی شہادت" میں شامل نہیں کرتے ہیں تو پھر وہ آتا کہاں ہے؟ اگر وہ ان دونوں عنوانات کے تحت نہ آئے تو پھر ان کی مادی و شخصی شہادت" کی تقسیم شہادت کی کوئی جامع تقسیم نہیں ہوگی۔ بلکہ ایک جزئی تقسیم ہوگی جو شہادت کے ایک جزو ہی پر حاوی ہوگی۔ کیا مُنتِقم کا یہی مطلب تھا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ نہیں۔ کیونکہ وہ زور سے کہتے ہیں کہ " بہ لحاظ ماخذ تمام شہادت یا تو اشخاص یا اشیا کے ذریعے سے دی جاتی ہے۔ تمام شہادتی واقعات نیز اصل واقعات اشخاص یا اشیا کے ذریعے سے ہم پہنچائے جاتے ہیں"[۱] اور اسی لیے آخر کار ہم اس نتیجے تک پہنچنے پر مجبور رہیں کہ گو انھوں نے اس کو صریحی الفاظ میں کہا نہیں ہے لیکن فی الحقیقت وہ ارادی عمل کو شخصی شہادت[۲] ہی سمجھتے تھے۔ اس کے لیے ہمارے پاس حسب ذیل وجوہات ہیں کہ (۱) وہ "شخصی ماخذ کے ذریعے سے مادی شہادت" کو صریحی طور پر اشخاص کے ان خواص تک محدود کرتے ہیں جو ان میں اشیا کے ساتھ مشترک طور پر پائے جاتے ہیں"؛ یعنی ایسی شہادت تک جس کا ماخذ گو کوئی شخص ہو لیکن جس سے اس کی ذہنی حالت نہ ظاہر ہوتی ہو"؛ (۲) وہ مادی شہادت کی مفصل تمثیلات میں ایک بھی تمثیل ارادی فعل یا عمل کی نہیں دیتے ہیں۔ اور (۳) وہ علامیت قرائنی شہادت کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ وہ یا تو کسی مادی ماخذ کے مادی واقعے پر مبنی ہوتی ہے یا شخصی ماخذ کے نفسیاتی واقعے پر۔ اس نفسیاتی واقعے کی علامت لازمی طور پر کوئی شخصی ماخذ کا مادی واقعہ ہوتا ہے" اس کے آگے وہ کہتے ہیں کہ تمام نفسیاتی شہادت سوائے شخصی شہادت کے کسی اور عنوان کے تحت آ نہیں سکتی[۳]۔ اس امر کے مدنظر کہ عدالتی شہادت کا بہت زیادہ اہم حصہ اشخاص کے ارادی عمل پر مشتمل ہوتا ہے اور وہ دوسری جگہ اس پر تفصیل سے بحث کر چکے تھے یہ عجیب بات ہے کہ وہ یہاں تمام زور شخصی شہادت کے گواہیانہ پہلو پر

---

[۳] ایضاً ا انوٹ۔

[۲] ایضاً۔

دیتے ہیں۔ اور قراینی پہلو پر ذرا بھی نہیں دیتے۔ اس کا ایک نتیجہ یہ ہوا کہ تمام مصنفین نے ان کے مطلب کو قابل معافی طریقے پر غلط سمجھا۔

جیسا کہ ہم دیکھ چکے ہیں بنتھم مادی شہادت کو باواسطہ و خبری مادی شہادت میں منقسم کرتے ہیں۔ لیکن شخصی شہادت کی وہ ایسی کوئی تقسیم نہیں کرتے ہیں۔ اس فرق کی کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی۔ فرض کیجئے کہ کسی فوجداری مقدمے کی سماعت میں کوئی گواہ ملزم کے خلاف سخت مضر شہادت دیتا ہے۔ جس کی وجہ سے اس کا ایک رنگ آتا اور ایک رنگ جاتا ہے۔ یہاں بنتھم کی تعریف کے مطابق شخصی شہادت کی دو قسمیں ہونگی۔ ایک ارادی اور ایک غیر ارادی۔ اور دونوں بلاواسطہ ہونگی۔ فرض کیجئے کہ یہی بیان اور رنگ فق ہونا عدالت سے باہر واقع ہوں اور بعد میں کسی عینی شاہد نے عدالت میں اس کی گواہی دی ہو۔ یہ شہادت "شخصی" لیکن "خبری" ہوگی۔

بنتھم کہتے ہیں کہ "مادی شہادت" ہمیشہ قراینی ہوتی ہے[1]۔ لیکن یہ صحیح نہیں ہے۔ جب "مادی شہادت" کا کوئی مدا ایسا ہو جس سے اصل واقعہ منطقی طور پر مستنبط ہوتا ہو تو بلا شبہ یہ شہادت قراینی ہوتی ہے۔ لیکن جب خود وہ یا اس کی کوئی صفت اصل واقعہ ہو تو یہ شہادت صاف طور پر بلاواسطہ ہوتی ہے۔

بسنٹ[2] کا تصور مادی شہادت گو فی الجملہ بنتھم کی نقل ہے۔ لیکن اس سے تین امور میں جدا بھی ہے۔ (۱) وہ چہرہ یا طرز عمل کے غیر ارادی تغیرات کو مادی نہ کہ شخصی شہادت قرار دیتے ہیں۔ (۲) گو وہ بنتھم کی مادی شہادت کی اس تعریف کو کہ "وہ ایسی شہادت ہوتی ہے جس کا ماخذ قسم اشیا میں سے کوئی شے ہوتی ہے" قبول کرتے ہیں۔ لیکن اس کے تحت وہ نامناسب

---

[1] کتاب مذکورۂ صدر از بنتھم جلد ۱۔ ۵۵۔ ۳ ایضاً ۳۳۔ ۳۴۔

[2] کتاب مذکورۂ صدر از بسنٹ دفعہ ۱۹۹۔ کتاب مذکورۂ صدر از گلس دفعات ۲۲۷۔ ۲۲۰۔

طور پر اشخاص کے ارادی عمل کو بھی داخل کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ جب کسی جرم یا توہین کا ارتکاب عدالت میں کیا جاتا ہے تو عدالت کے سامنے اس کی بلا واسطہ مادی شہادت ہوتی ہے[1]۔ اور اسی امر پر وہ مزید اصرار اپنے اس بیان سے کرتے ہیں کہ مادی شہادت رومی فقہا کی "مادی و واقعاتی" شہادت ہے۔ حالانکہ بنتھم نے احتیاط کے ساتھ کہا ہے کہ اصطلاحی معنوں میں "مادی" سے مراد شے ہوتی ہے۔ (۳) لیکن وہ بنتھم سے زیادہ صحیح طور پر جیسا کہ ہم نے ابھی دکھایا ہے۔ ایسی شہادت کے بلا واسطہ و قرائنی اقسام تسلیم کرتے ہیں[2]۔

مذکورۂ بالا مصنفین کے نقطہ ہائے نظر کی گلسن و چیمبرلین دونوں نے سخت تنقید کی ہے۔ گلسن دو بڑے اہم الزام لگاتے ہیں۔ پہلا الزام یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ شہادت کو مادی و شخصی شہادت میں تقسیم کرنا۔

"اس غلط بحث کی ایک عملی مثال ہے جو واقعہ ثبوت طلب اور طریق ثبوت یعنی واقعہ موضوع ثبوت اور اس کے طریق ثبوت یعنی شہادت میں فرق نہ کرنے کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے ..... کیونکہ یہ کام واقعہ موضوع ثبوت کا نہیں ہے کہ تقسیم شہادت کا تعین کرے۔ بلکہ یہ کام تو ان ذرائع کی ماہیت میں داخل ہے جو اس کے ثبوت کے لئے استعمال کئے جائیں[3]۔

ملحوظ رکھیئے کہ اس تنقید کی بنیاد وہ فرق ہے جس کو گلسن نے "واقعات و شہادت" کے درمیان کرنے کی مسلسل کوشش کی ہے۔ اور جس کو وہ ایک دوسری جگہ نہایت اہم کہتے اور اپنی کتاب کی مخصوص صفت قرار دیتے ہیں۔ یہ ایک عجیب بات ہے کہ وہ اس بعینہ فرق کی تائید میں سر جیمس اسٹیفن

---

[1] کتاب مذکورہ مصدرہ از لیمنٹ دفعہ ۱۹۶۔

[2] ایضاً۔

[3] کتاب مذکورہ مصدرہ از گلسن دفعات ۲۲۳ - ۲۲۵۔

[4] ایضاً دفعہ ۱۲۔

کا حوالہ نہیں دیتے ہیں حالانکہ وہ اگر چاہتے تو اسٹیفن سے بھی استناد کرسکتے تھے کیونکہ انھوں نے تیس سال پہلے اپنی ڈائجسٹ میں اسی تقسیم کو اختیار کیا ہے۔ یعنی تعلق واقعات (واقعات) اور ثبوت (زبانی ودستاویزی شہادت) اور وہ بھی اتنے ہی شاکی ہیں کہ "اس فرق کو نظر انداز کرنے سے کل مضمون میں خلط مبحث پیدا ہوگیا ہے۔ اور واضح امور بھی حد درجہ ناقابل فہم ہوگئے ہیں"[1] لیکن اسٹیفن کی صورت میں تو ان کے ڈائجسٹ کے مختلف تعریفات ودفعات سے ظاہر ہوگا کہ انھوں نے اس فرق کو ہر جگہ نباہنا قطعاً ناممکن پایا ہے[2]۔ اور نکلسن کو بھی ایسی ہی دشواری کا سامنا ہے۔ مثلاً وہ یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہوئے ہیں کہ واقعات وشہادت کا فرق نہ صرف بے قاعدہ ہی ہے بلکہ کوئی واقعہ جس کی شہادت دی جاسکتی ہے۔ وہ "ایک معنی میں طریقہ ثبوت بھی ہوتا ہے"[3] لیکن وہ اس امر کو محسوس نہیں کرتے ہیں کہ اگرچہ وہ واقعات کو موضوع شہادت ہونے کی وجہ سے شہادت سے خارج کرتے ہیں۔ لیکن گواہی کا "بڑھیا شہادت"[4] ہونا تسلیم کرتے ہیں۔ حالانکہ گواہی موضوع ادراک (واقعہ) ہوتی ہے۔ پس انھیں کے بیان کے بموجب ایک شے دوسری شے کی موضوع ہوسکتی۔ اور باوجود اس کے "شہادت"

---

[1] ڈائجسٹ قانون شہادت از اسٹیفن سنہ ۱۸۷۶ء۔ ۱۲۔

[2] مثلاً اقبال کو جو دفعہ ۱۵ کی رو سے ایک "واقعۂ متعلقہ" ہے دفعہ ۲۶ میں شہادت اصلی کہا گیا ہے۔ اور ایک دوسرے موقع پر یہ سوال کرنے کے بعد کہ "شہادت کیا ہے" کہا گیا ہے کہ اس کا ایک ہی ممکن جواب یہ ہے کہ ایک واقعہ دوسرے سے یا تو متعلق ہوتا ہے یا نہیں''۔ یہ ایسی تعریف ہوئی جس کے اگر لغوی معنی لیں تو اس میں واقعات تو داخل ہوں گے لیکن گواہی اور دستاویزات جن کو اب تک شہادت کہا گیا ہے داخل نہیں ہوں گے۔ (مزید دیکھئے شہادت از فپین طبع ششم ۱۰۱۵ تا ۵۲)۔

[3] کتاب مذکورۂ صدر از نکلسن دفعات ۲۰۳ و ۲۰۶۔

[4] ایضاً دفعات ۲۲۳ و ۲۵۴۔

کہی جاسکتی ہے اور اسی لیے یہاں بھی مثل اسٹیفن کی تقسیم کے۔ معیار موضوع ہر صورت میں کام نہیں دے سکا۔ دراصل یہ بنتھم و بسٹ نہیں ہیں جنھوں نے واقعۂ ثبوت طلب و طریق ثبوت میں غلطی کی ہے بلکہ خود گلسن ہی ہیں جو پوری طرح یہ سمجھنے سے قاصر رہے ہیں کہ واقعۂ ثبوت طلب جب ثابت ہو جائے تو خود طریق ثبوت ہو جاتا ہے۔ ان کی دوسری تنقید یہ ہے کہ بنتھم و بسٹ کی "خبری مادی شہادت" کو عملاً ان کی "شخصی شہادت" سے فرق نہیں کیا جا سکتا۔ اسی لیے اس کو نظر انداز کرنا چاہیے۔ اور "بلاواسطہ مادی" و "شخصی" شہادت کی ان کی باقی تقسیمیں ان کی پہلی زیادہ علمی تقسیم شہادت اندرونی و شہادت خارجی میں آجاتی ہیں۔ اور وہ کہتے ہیں کہ چونکہ یہی تقسیم یا تصنیف زیادہ علمی ہے۔ اسی کو اختیار کرنا چاہیے[1]۔ اس کے متعلق ان کے دلائل بہت طویل ہیں۔ اسی لیے ہم ان کے ذکر کو نظر انداز کرتے ہیں۔ لیکن بلا شبہہ بسٹ نے اپنی "مادی" شہادت کی تعریف کو اتنی وسعت دی ہے کہ اس میں سوائے گواہی کے عملاً ہر قسم کی شہادت آجاتی ہے۔ اور "مادی" شہادت میں "خبری" مادی شہادت کو بھی شامل کرنے سے وہ اس مجموعے کو "شخصی" یا "خارجی" شہادت کے مشابہ کر دیتے ہیں لیکن بنتھم تو اس امر کو صاف کر دیتے ہیں کہ جب وہ "خبری مادی" شہادت کہتے ہیں تو کم از کم ان کا مطلب ایک خاص نوع (یعنی نوع اشیا) سے ہوتا ہے جو ایک بالکل جدا نوع (یعنی "شخصی شہادت یا کم از کم اس کے اس حصے کا جس کو وہ گواہی کہتے ہیں) کا موضوع ہوتی اور عدالت کے روبرو اس کے ذریعے سے پیش کی جاتی ہے اور اسی وجہ سے ان دونوں اقسام کو مخلوط کر دینے کا الزام بنتھم پر لگایا نہیں جا سکتا غالباً انھوں نے اس اعتراض کو پیش از پیش دیکھ لیا تھا۔ اسی لیے تو وہ وضاحت کر دیتے ہیں کہ "بلاواسطہ مادی شہادت خالص مادی و خالص قرائنی شہادت ہوتی ہے" اور

ص۹۹۵

[1] ایضاً دفعہ ۲۲۳ - ۲۲۶۔

"خبری مادی شہادت ایک مرکب ہے جس کے اجزا مادی شہادت جو شخصی شہادت کے ذریعے سے دی جائے اور قرائنی شہادت جو بلاواسطہ شہادت کے ذریعے سے دی جائے ہوتے ہیں۔ خبر دینے والے گواہ کے لیے وہ بلاواسطہ خالص مادی شہادت ہوتی ہے۔ لیکن جج کے لیے وہ خبری مادی شہادت ہی ہوتی ہے"[1]

اسی لیے بنتھم کی بلاواسطہ شہادت کا مفہوم شہادت داخلی کے مفہوم سے کم وسیع ہے۔ اور ان کی شخصی شہادت کا مفہوم ان کے خارجی شہادت کے مفہوم سے زیادہ وسیع۔

اب جیمبرلین کی تنقید پر غور کیجئے یہ بدقسمتی سے مذکورۂ بالا اساتذہ کو بعض وقت غلط سمجھنے کی وجہ سے کسی قدر ناقص ہے۔ مثلاً وہ مادی شہادت کی بلاواسطہ وخبری تقسیم کو بجائے بنتھم کے بسٹ سے منسوب کرتے ہیں۔ اور ان کی اس ابتدائی غلطی سے دوسری ضمنی غلطیاں بھی ہو گئی ہیں۔

"(بسٹ کے) مادی و شخصی شہادت کے اس تصنف یا تقسیم کی وجہ سے متعدد ایسے مسائل پیدا ہو گئے ہیں جن کا بنتھم نے ذکر نہیں کیا ہے۔ ان میں حسب ذیل مسائل بھی ہیں:۔ (۱) مادی شہادت یا تو بلاواسطہ ہوتی ہے یا خبری (۲) گواہ کا غیر ارادی فعل شخصی نہیں بلکہ مادی شہادت ہے۔ یہ مزید مسائل بنتھم کی ابتدائی تعریف کے بالکل مغائر معلوم ہوتے ہیں .... اور ان سے لازمی طور پر بہت کچھ غلط بحث پیدا ہو گیا ہے ..... بسٹ کی مادی و شخصی کے تصنف کی تعریف بنتھم کی شہادت داخلی و خارجی کی تعریف کو اپنی مادی و شخصی شہادت کی تعریف میں اضافہ کرنے میں اتنی ہی غلط معلوم ہوتی ہے جتنی کہ بنتھم کا ارادی و غیر ارادی کے فرق کو اضافہ کرنے میں .... اس شہادت کے متعلق جو عدالت کا خود مشاہدہ ہو بنتھم کے نقطۂ نظر سے ضروری نہیں کہ وہ صرف مادی شہادت ہی ہو یا اس وجہ سے مادی شہادت ہو جائے۔ بسٹ کا تصور یہ معلوم

---

[1] کتاب مذکور بالا از بنتھم جلد ۱ صفحہ ۶۹ نوٹ۔ ایضاً جلد ۳ صفحہ ۳۳-۳۴۔

ہوتا ہے کہ مادی شہادت کا یہ تصور جس کی رو سے وہ ہر اس امر پر حاوی
ہو جس کو عدالت خود مشاہدہ کرے بنتھم کی تعریف کے مطابق ہے۔[1]

لیکن بسٹ مادی شہادت کی بلا واسطہ و خبری تقسیم کا مادی و شخصی شہادت میں اضافہ نہیں کرتے ہیں۔ بلکہ وہ مثل بنتھم کے اس کو صرف مادی شہادت تک محدود کرتے ہیں۔ اور نہ وہ یہ تصور کرتے یا سمجھتے ہیں کہ بنتھم کا یہ تصور ہے کہ مادی و ادراکی شہادت ایک ہی ہیں۔ کیونکہ وہ بنتھم کی تتبع اس امر میں کرنے کے بعد کہ مادی شہادت بعض وقت بلا واسطہ نہیں ہوتی بلکہ خبری ہوتی ہے وہ مشکل ہی سے یہ تصور کر سکتے یا بنتھم سے اس خیال کو منسوب کر سکتے ہیں کہ وہ دونوں ایک ہی ہیں۔ اسی لیے بسٹ اس امر کے متعلق تو غلطی پر نہیں ہیں۔ بلکہ ان کی غلطی یہ ہے کہ وہ یہ فرض کرتے ہیں کہ مادی شہادت کا ان کا وسیع مفہوم اور بنتھم کا اس کا محدود مفہوم دونوں ایک ہیں۔ گلسن کے نقطۂ ہائے نظر کا خلاصہ کرنے میں بھی جیمیرلین پوری طرح قابل اعتبار نظر نہیں آتے ہیں۔ کیونکہ مثلاً وہ کہتے ہیں کہ "مادی شہادت کے صحیح معنوں کے متعلق بسٹ کی رائے سے گلسن کو بھی اتفاق ہے"۔[2] اور اس کی تائید میں وہ اس جرم کی مثال پیش کرتے ہیں جس کا ارتکاب عدالت کے روبرو کیا جائے۔ اور جس کو بسٹ نے مادی شہادت کی مثال بطور پیش کیا اور گلسن نے اس کو ٹھیک کہا ہے۔ لیکن وہ اس پسندیدگی کی وجہ پر غور نہیں کرتے ہیں۔ گلسن پوچھتے ہیں کہ یہ شہادت 'مادی' کیوں ہے؟

"یقیناً اس لیے نہیں کہ قسم اشیا میں سے کوئی شے اس شہادت کا ماخذ ہوتی ہے۔ کیونکہ زیر بحث امر تو یہاں ایک شخص کا فعل ہے۔ یعنی [illegible] کا ارادی فعل جو جیسا کہ ہم دیکھ چکے ہیں ایک نفسیاتی واقعہ ہوتا ہے۔ یہ شہادت مادی اس لیے ہے۔ کہ خود یہ واقعہ یا فعل عدالت کے قوائے مدرکہ کو محسوس ہوتا ہے۔"[3]

---

[1] شہادت جوڈیشل [illegible] ۱۹۱۱ء جلد ۱۔ دفعہ ۲۰۔
[2] ایضاً دفعہ ۲۹۔
[3] کتاب مذکورہ صدر از گلسن جلد ۱۔ دفعہ ۲۲۔

اسٹیفن کی جج کے کھڑکی کے باہر بارش ہو رہی ہے یا نہیں دیکھنے کی مثال کا ذکر کرتے ہوئے بھی چیمبرلین کہتے ہیں کہ بنتھم و لبسٹ کے تتبع میں مسٹر گلسن اس کو مادی شہادت کہتے ہیں[1]۔ لیکن گلسن اس کو مادی شہادت کیوں کہتے ہیں؟ وہ اس کو مادی شہادت اس کے بلاواسطہ ہونے کی وجہ سے کہتے ہیں۔ برخلاف اس کے بنتھم و لبسٹ اس کو مادی شہادت اس لیے کہتے ہیں کہ اس کا ماخذ شے ہے۔ اسی لیے دونوں مثالوں میں بھی گلسن ان دونوں مصنفوں کی تتبع نہیں کرتے ہیں۔ اور چیمبرلین کا یہ کہنا بھی صحیح نہیں ہے کہ لبسٹ نے ادراکی شہادت کو مادی شہادت تک محدود کر دیا ہے۔ "اور گلسن اس سے متفق ہیں[2]" یہ رائے بیشک گلسن کی ہے۔ لیکن اس میں وہ صریحاً لبسٹ سے مختلف ہیں۔ الحاصل چیمبرلین کی رائے ہے کہ "مادی" و "شخصی" شہادت کے اصطلاحات کو اگر باقی رکھا جائے تو یہ صرف عدالت کے نقطۂ نظر سے جائز ہے گواہ کے نقطۂ نظر سے جائز نہیں۔

> "جب عدالت مادی اشیا کی فراہم کردہ شہادت یعنی مادی شے کا مشاہدہ کرتی ہے تو وہ مادی شہادت ہوتی ہے اور جب وہ کسی شخص کی فراہم کردہ شہادت کا مشاہدہ کرتی ہے تو وہ شخصی شہادت ہوتی ہے ...... اگر عدالت کے ذہنی نقطۂ نظر کے اس تصور کو ترک کر دیا جائے تو اس فرق کی کوئی قدر و قیمت نہیں رہتی اور اس کے استعمال سے محض خلط مبحث ہی ہوتا ہے[3]۔"

(ب) مادی اشیا جو معائنۂ عدالت کے لیے پیش کیے جائیں۔ مادی شہادت کے یہ دوسرے اور نہایت ہی عام طور پر مقبول معنی ہیں۔ یہ بھی بنتھم سے لیے گئے ہیں۔ کیونکہ گو ان میں "جزی مادی" شہادت کا مفہوم داخل

---

[1] کتاب مذکورۂ بالا۔ از چیمبرلین دفعہ ۳۰۔

[2] ایضاً دفعہ ۳۱۔

[3] ایضاً۔

نہیں ہے۔ لیکن یہ بعینہ "ان کی" "بلا واسطہ مادی شہادت" ہی ہے۔ مگر ٹیلر مادی شہادت کے الفاظ ہی استعمال نہیں کرتے ہیں۔ بلکہ عنوان "شہادت بذریعۂ حواس" کے تحت وہ اسی مضمون پر موجودہ تعریف کے نقطۂ نظر سے بحث کرتے ہیں۔ اور اس کے مفہوم کو ان مادی چیزوں (یعنی اشخاص مقامات یا اشیا) کی جسمانی شکل وصورت یا حالت تک محدود کرتے ہیں جو معائنۂ عدالت کے لیے پیش کئے جائیں یا جن کا عدالت معائنہ کرے۔[1] وارٹن (Wharten) بھی مادی شہادت کے الفاظ استعمال نہیں کرتے ہیں۔ لیکن عنوان "معاینہ" کے تحت وہ انھیں امور سے بحث کرتے ہیں۔ جن سے ٹیلر نے بحث کی ہے۔ اور نقطۂ نظر بھی وہی ہے۔ اس کے برخلاف اسٹیفن نے قانون شہادت ہند و ڈائجسٹ دونوں میں نہ صرف اصطلاح مادی شہادت ہی کو ترک کر دیا ہے۔ بلکہ اس موضوع ہی کو۔ اور اسی وجہ سے ان پر بہت کچھ تنقیدیں کی گئی ہیں۔ تھیر کہتے ہیں کہ

"اسٹیفن کا حد شہادت کو ا۔ بیانات گواہاں و ۲۔ دستاویزات تک محدود کر دینا شہادت کے بہت ہی محدود معنی اختیار کرنا ہے۔ جب کسی درزی وگاہک کے درمیان کوٹ کے جسم پر ٹھیک ہونے کے متعلق نزاع ہو۔ اور گاہک کوٹ کو دوران سماعت مقدمہ میں عدالت کے سامنے پہن لے.... تو اس واقعہ کو شہادت نہ کہنا ناممکن ہے اسی کو ہم مادی شہادت کہتے ہیں اور یہ ایک ایسی اصطلاح ہے جس کو اگر اس واقعے تک محدود کر دیا جائے جو راست طور پر جو اس عدالت کے سامنے پیش کیا گیا ہو تو ایک نہایت ہی قیمتی فرق پر مبنی ہے۔ اور عملاً اس کی اہمیت کچھ بہت زیادہ نہیں رہتی ہے اگر اس کو خبری مادی شہادت میں مزید تقسیم کیا جائے۔"[2]

---

[1] شہادت از ٹیلر۔ (طبع ہشتم ۱۸۷۵ء) دفعات ۵۴۳ تا ۵۶۶۔

[2] ابتدائی کتاب شہادت از تھیر ۱۸۹۵ء ۲۶۳۔ نوٹ نیز دیکھیے ایضاً صفحہ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ اور مقدمات شہادت (طبع دوم ۱۹۰۰ء) از تھیر صفحہ ۷۲۰۔

اسی لیے تعبیر بھی جہاں تک ہم سمجھ سکتے ہیں۔ مادی شہادت کے اسی مفہوم پر صاد کرتے ہیں۔ چیمبرلین بھی یہی کرتے ہیں۔ اور یہ کہنے کے بعد کہ "اسٹیفن کی تقسیم کی چند بنیادی غلطیوں میں یہ ایک غلطی ہے کہ اس میں ادراک کو بالکل ہی ذریعۂ شہادت نہیں قرار دیا گیا ہے" وہ مادی شہادت کی زیر بحث تعریف اختیار کر لیتے ہیں کہ "جب عدالت مادی اشیا کی فراہم کردہ شہادت یعنی مادی شے کا مشاہدہ کرتی ہے تو وہ مادی شہادت ہوتی ہے"۔ یہ عجیب بات ہے کہ اس امر کے متعلق خود اسٹیفن کی توضیح کو ان سب نقادوں نے نظر انداز کر دیا ہے وہ کہتے ہیں کہ گو زبانی و دستاویزی شہادت کے علاوہ ایک تیسری قسم ان اشیا کی بھی کی جا سکتی ہے جو عدالت میں پیش کئے جاتے ہیں۔ اور جو دستاویزات نہیں ہوتے ہیں۔ تاہم اس تقسیم سے بیجا پیچیدگی پیدا ہوگی۔ اور یہ اس لیے کہ مادی اشیا کی حالت بالعموم زبانی شہادت سے ثابت کی جاتی ہے۔ اس لیے زبانی مادی شہادت میں فرق کرنا ضروری نہیں ہے[1]۔ یہ توضیح گو شاید بہت یقین آفرین نہ ہو۔ لیکن کم از کم یہ ظاہر کر دیتی ہے کہ مادی شہادت کو شہادت کی قسم قرار نہ دینا عمداً تھا۔ سہواً نہیں تھا۔ وگمور بھی مادی شہادت کے جملہ پر مختصراً غور کرنے کے بعد زیر بحث مفہوم کے موید بن جاتے ہیں۔

> "اس قسم کے یقین کے لیے بعض وقت مادی شہادت کے الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں۔ گو یہ ٹھیک نہیں ہے۔ پہلے تو اس لیے کہ لفظ "مادی" ایک مبہم لفظ ہے اور کافی جامع نہیں۔ نیز اس لیے کہ سختی سے دیکھو تو یہ شہادت ہی نہیں ہے۔ اور تیسرے اس لیے کہ اس لفظ کے موجد بنتھم (کتاب عدالتی شہادت جلد ۳۔ صفحہ ۲۶ الخ میں) ان الفاظ کو مذکورۂ بالا معانی سے جدا معنوں میں استعمال کیا ہے۔ اور اسی لیے یہ ان معنوں سے بھی جدا ہوئے جو آج کل ان الفاظ کے ہو گئے ہیں۔ ان سے ان کی مراد کسی مادی یا جسمانی شے

---

[1] قانون شہادت ۱۸۷۲ء مقدمہ صفحہ ۱۴۔

کے متعلق کوئی واقعہ تھا۔ مثلاً کوئی کتاب یا انسان کا پاؤں۔ چاہے عدالت میں پیش کیا گیا یا نہ پیش کیا گیا ہو۔ متاخرین اساتذہ ہی نے عدالت میں پیش کرنے کو اس کی ضروری خصوصیت بنا دیا ہے[1]۔

صفحہ ۶۰۲

اسی لیے وگمور مادی شہادت کے الفاظ ترک کر دیتے ہیں۔ اور ان کے بجائے "شہادت مرئی" کے الفاظ استعمال کرتے ہیں — کسی واقعہ کی شہادت مرئی اس وقت پیش ہوتی ہے جب کہ عدالت کو اس کا راست طور پر یعنی بغیر کسی دوسری شہادتی یا قراینی واقعے سے شعوری طور پر نتیجہ نکالنے کے ادراک ہوتا ہے (عدالت کے لیے یہ شہادت مرئی ہوتی ہے۔ لیکن فریق کی حد تک تو اس کو شہادت مرئی کا پیش کرنا کہنا چاہیئے) آگے کہتے ہیں۔

"یقین پیدا کرنے کے اس طریقے کی نسبت تو واقعات کے متعلق ہونے کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا ہے۔ شئے خود زبان حال سے گویا ہوتی ہے۔ وہ خود اپنے کو ثابت یا اپنی تردید کرلیتی ہے کوئی منطقی عمل نہیں کیا جاتا ہے۔ صرف فہم حواس کا فعل ہوتا ہے .... عدالت میں چاقو لانا حقیقتہً چاقو کے وجود کی شہادت دینا نہیں ہے وہ عدالت کو اس قابل بنانے کا ایک طریقہ ہے کہ وہ چاقو کے وجود کے متعلق یقین کرلے۔ اس معنی میں وہ یقین پیدا کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔ تاہم وہ شہادت دینا نہیں ہے کیونکہ اس میں کسی نتیجے کے نکالنے کے لیے عدالت سے کہا نہیں جاتا ہے .... اس طرح پر وہ اس معنی میں شہادت ہے کہ شہادت میں حجت کے علاوہ وہ تمام چیزیں داخل ہیں جو کوئی فریق عدالت کے سامنے پیش کرتا ہے تاکہ اس کے ذہن میں یقین پیدا ہو[2]۔

"موجودہ اغراض کے لیے یہ دریافت کرنا غیر ضروری ہے کہ کیا یہ درحقیقت استنباط کا ایک تیسرا ماخذ (یعنی گواہی و قراینی شہادت کے علاوہ) نہیں ہے۔

---

[1] شہادت از وگمور ۱۹۰۴ء دفعہ ۱۱۵۰۔ نوٹ جلد ۲۔

[2] ایضاً دفعات ۲۴ اور ۱۱۵۔

یعنی کیا وہ شے مدرکہ کے معروضی وجود کے متعلق عدالت کے مدرکات و تاثرات کا نتیجہ نہیں ہے۔ قانون کو تطابق مابعد الطبیعات کی ضرورت سے نہیں ہے۔ اور نہ وہ ان پر غور کرنے کی کوشش کرتا ہے...... عدالتی تحقیقات کے اغراض کے لیے اس شے کا جس کو عدالت دیکھتی ہے وجود ہوتا ہے[1]"

(ج) ادراک عدالت نہ کہ واقعات مدرکہ: مادی شہادت کے تیسرے اہم معنی وہ ہیں جو گلسن نے اس کے سمجھے ہیں۔ جس طرح پہلی تعریف بنتھم کی خبری مادی قسم کو ترک اور بلا واسطہ مادی قسم کو باقی رکھنے سے حاصل ہوئی تھی۔ اسی طرح گلسن کا تصور بنتھم کی بلا واسطہ مادی شہادت میں سے مادی کا جزو ترک کرنے اور باقی جزو بلا واسطہ کو باقی رکھنے سے حاصل ہوا ہے لیکن ان کی مادی شہادت کی تعریفات کا ذکر کرنے سے پہلے یہ سمجھنا بہتر ہوگا کہ وہ خود شہادت کے کیا معنی سمجھتے ہیں۔ کیونکہ یہ ان کی نہایت قیمتی کتاب کی ایک خامی ہے کہ وہ اس اساسی نقطہ کی ایک غیر متبدل یا کم از کم معقول طور پر معین تعریف نہیں کرتے ہیں۔ لیکن کم از کم وہ ہم سے یہ تو بیان کرتے ہیں کہ شہادت کیا نہیں ہے۔ اور اسی لیے ایک حد تک وضاحت ہو جاتی ہے۔ چنانچہ وہ کہتے ہیں واقعات شہادت بلکہ موضوع شہادت ہوتے ہیں[2]۔ اور خود "شہادت" کو وہ بعض وقت دریافت واقعات کا عمل[3] کہتے ہیں۔ تو بعض وقت ثبوت[4]۔ بعض وقت ذریعہ ثبوت جس سے ان کی مراد صرف مشاہدہ۔ ادراک یا حواس کا استعمال ہوتی ہے[5]۔ اور بعض وقت وہ اس کو وہ نتیجہ کہتے ہیں جو ذرائع ثبوت کو دریافت شدنی واقعات پر

---

[1] شہادت اندر وگموریشنہ ۱۹۰۴ء دفعہ ۱۱۵۰۔

[2] کتاب مذکورہ صدر از گلسن دفعات ۲۶۔ ۲۶۰۔ ۲۶۸۔

[3] ایضاً دفعات ۱۷ و ۲۴۔

[4] ایضاً دفعات ۲۴۔ ۲۶۔

[5] ایضاً دفعات ۲۴۔ ۲۶۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۷۔ ۱۸۳۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۵۴۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔

اطلاق دینے سے حاصل ہوتا ہے[1]۔ اسی لیے یہ کوئی مقام حیرت نہیں ہے کہ زیادہ وسیع لفظ (شہادت) کے مفہوم کے متعلق ان کے اتنے غیر متعین ہونے کی وجہ سے وہ کم وسیع لفظ (مادی شہادت) کے مفہوم کے متعلق بھی مذبذب ہوں چنانچہ ان کو اس کے دو بالکل جدا معنوں میں تذبذب نظر آتا ہے۔ (۱) مادی شہادت محض ایک ادراکی فعل ہے یعنی وہ واقعہ مدرکہ سے جدا ہے۔ (۲) وہ ان دونوں سے جدا ہی چیز ہے یعنی وہ ادراک کو واقعات پر اطلاق دینے کا نتیجہ (علم۔ یقین۔ ثبوت) ہے پہلے معنوں میں مثلاً وہ کہتے ہیں کہ مادی شہادت وہ "ادراک یا بلا واسطہ شہادت ہوتی ہے۔ جس سے کہ شہادتی واقعہ ظاہر ہوتا ہے[2]" "وہ وہ شہادت ہے جس میں دریافت کنندہ کو شئے مدرکہ کا بلا واسطہ ادراک ہوتا ہے[3]" "کسی تحریر کے مضامین کا مطالعۂ عدالت ان مضامین کی مادی شہادت ہوتا ہے[4]" دوسرے معنوں میں مثلاً وہ کہتے ہیں کہ "مادی شہادت کے معنی نہ اس سے کم ہیں نہ زیادہ کہ وہ ادراک کے ذریعے سے حاصل شدہ شہادت ہوتی ہے[5]" "یہ وہ ثبوت ہے جو عدالت کو اپنے قوائے ادراک کے استعمال سے حاصل ہوتا ہے[6]" یا "یہ وہ شہادت ہے جو کسی واقعے کے متعلق عدالت کے اپنے قوائے ادراک کے استعمال پر مبنی ہوتی ہے[7]"

مگر باوجود ان اختلافات کے یہ امر صاف ظاہر ہے کہ گلسن مادی شہادت

---

[1] کتاب مذکورۂ صدر از گلسن دفعات ۱۷۴-۲۲۶-۲۳۰-۲۶۶-۳۱۴-۳۱۹-

[2] ایضاً دفعہ ۱۸۳-

[3] ایضاً ۲۲۴-

[4] ایضاً دفعہ ۳۱۴-

[5] ایضاً ۲۳۴-

[6] ایضاً دفعہ ۳۱۴-

[7] ایضاً دفعات ۲۶۶-۳۱۹-

کے اپنے تصور کو بنتھم کی شہادت داخلی یا بلا واسطہ شہادت پر مبنی کرتے ہیں۔ اور ان کی اس شہادت پر جو "اشیا سے حاصل ہوتی ہے" مبنی نہیں کرتے ہیں۔"

"یہ امر نہایت ہی قابل افسوس ہے کہ بنتھم نے اپنے شہادت داخلی و شہادت خارجی کے فرق میں شہادت کے گویا اصل سُر کو چھیڑنے کے بعد اسی پر اکتفا کرنے اور شہادت کی اس علمی تقسیم پر اختتام عمل کرنے کے بجائے جلد ہی اس کو موجودہ (مادی و شخصی شہادت کے) مغالطہ آمیز فرق کے لیے ترک کر دیا ہے کیونکہ شہادت شہادت کو شہادت اشیا سمجھنا ہی وہ پہلی غلطی ہے جس کی وجہ سے نظریۂ ثبوت میں غلطیوں کا ایک طویل سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔[1]

ہمارے خیال میں چاہے بنتھم کا نقطۂ نظر صحیح ہو کہ نہیں گلسن کا نقطۂ نظر بنیادی طور پر غلط ہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ قانون ان امور کو جن کو فریقین پیش کرتے ہیں نہ کہ ان امور کو جن کو عدالت۔ بصارت، سماعت یا قوتِ عقل کے ذریعے سے فراہم کرتی ہے شہادت سمجھتا اور اس کے بجا ادخال یا منظوری کے لیے جائزہ کار مقرر کرتا ہے۔ اسی لیے مادی شہادت پیش شدہ شے ہوتی ہے نہ کہ عدالت کا اس کا معاینہ یا معاینے سے کوئی استقرا۔ دراصل ہم یہ سمجھنے پر مجبور رہیں کہ خود گلسن بھی ایک حد تک اس کو محسوس کرتے تھے۔ دگر نہ یہ بتانا دشوار ہو جاتا ہے کہ وہ کیوں کبھی کبھی مادی شہادت کی روایتی تعریف بھی کر دیتے ہیں۔ مثلاً یہ حجت کرتے ہوئے کہ بسٹ (Best) نے مادی شہادت کو "ذرائع" شہادت میں جگہ دینے میں غلطی کی ہے۔ کیونکہ اس کے بلا واسطہ ہونے کی وجہ سے یہاں کوئی واسطہ یا ذریعہ نہیں ہوتا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ "تاہم یہ ظاہر بات ہے کہ واقعات کے مادی ظہور کو زبانی شہادت سے علیحدہ ذرائع شہادت میں جگہ دینی چاہیے"[2] اسی طرح بنتھم کے تحریری و مادی شہادت کے ۶۰۴

---

[1] کتاب مذکورۂ صدر از گلسن دفعہ ۲۲۷۔

[2] ایضاً دفعہ ۲۶۳۔

فرق سے جس کی مثال تحریری نام اور لکڑی پر محض نشانات سے دی جا سکتی ہے انکار کرتے ہوئے وہ کہتے ہیں کہ۔

"نہ صرف ان نشانات کا جو اس عدالت کے سامنے پیش کرنا ان کی مادی شہادت ہوتا ہے بلکہ حروف تحریر کا جو کاغذ پر منقوش ہوں پیش کرنا یا عدالت میں اس کاغذ کا پیش کرنا جس پر ایسے حروف ہوں اس تحریر کی مادی شہادت ہوتے ہیں[1]۔"

اور اس کے بعد ایک پتلے کے متعلق وہ کہتے ہیں کہ خود اس کا پیش کرنا (اس کے خدوخال کی) مادی شہادت ہوتا ہے[2]۔ ظاہر ہے کہ یہ بعینہٖ ہماری حجت ہے۔ لیکن یہ ان کی سابقہ دو تعریفات کے جن میں ان کا خاص نقطۂ نظر زیادہ صحت کے ساتھ ظاہر ہوتا ہے۔ مغایر ہے۔

لیکن اس موضوع کی بحث گلسن پر ایک اور اعتراض بھی ہوتا ہے۔ بنتھم کی تقسیم شہادت داخلی و خارجی کو علمی نقطۂ نظر سے صحیح تسلیم کرنے کے باوجود وہ بنتھم کے ان حدود کے مساوی حدود بلا واسطہ و جزی شہادت کو تسلیم نہیں کرتے ہیں۔ بلکہ ان کے بجائے مادی و زبانی شہادت کے الفاظ کو ترجیح دیتے ہیں[3]۔ مادی کا لفظ اختیار کرنے کی ان کی وجہ یہ ہے کہ "وہ عدالت کے نقطۂ نظر سے ہماری بلا واسطہ شہادت کا کارآمد مترادف لفظ ہو سکتا ہے[4]" اور زبانی کا لفظ اختیار کرنے کی ان کی وجہ یہ ہے کہ دستاویزات چونکہ صحیح معنی میں مادی شہادت کی ایک شکل ہوتے ہیں[5]۔ اسی لیے خبری قسم میں سوائے زبانی شہادت یا حلفیہ گواہی کے کچھ اور باقی نہیں رہتا۔ وہ توضیح کرتے ہیں کہ اس تبدیلی سے خبری شہادت کا وہ بڑا حصہ (یعنی سنی سنائی شہادت

---

[1] کتاب مذکورہ صدر بارگلسن دفعہ ۳۱۶۔ اور دیکھئے دفعات ۳۱۰۔ ۳۴۷۔

[2] ایضاً ۳۱۸

[3] ایضاً دفعات ۱۷۷۔ ۲۶۶۔

[4] ایضاً دفعہ ۲۲۹۔

[5] دفعات ۲۶۳۔ ۲۶۶ و ۲۱۳۔

خارج ہوجاتا ہے۔ جو غیر حلفی بیانات پر مشمول ہوتا ہے۔ اور ایسے غیر حلفی بیانات کو وہ صنف واقعات میں جگہ دیتے ہیں۔ اور واقعات کو جیسا کہ ہم دیکھ چکے ہیں وہ شہادت ہی نہیں سمجھتے بلکہ محض موضوع یا مضمون شہادت سمجھتے ہیں[1] لیکن ان تبدیلیوں سے وہ مزید مشکلات میں پھنس جاتے ہیں۔ کیونکہ (۱) پہلے سے مبہم حد مادی شہادت کے ایک تیسرے اور مختلف معنی لینے سے وہ اسی افراتفری میں اضافہ کرتے ہیں جس کے لیے وہ منجملہ ولبسٹ پر اعتراض کرتے ہیں۔ اور (۲) خبری شہادت کو گواہوں کی گواہی تک محدود کرنے اور دستاویزات کو مادی شہادت ٹھیرانے سے وہ ایک ایسی تقسیم ایجاد کرتے ہیں جس کی صحت فی نفسہ بہت ہی مشتبہ اور جو اگر صحیح ہو تو عملاً ان کی تقسیم کو غلط ثابت کردے گی۔

"میری حجت یہ ہے کہ عدالت کا کسی تحریر کے مضامین کا معائنہ کرنا ان مضامین کی ایسی ہی مادی شہادت ہے۔ جیسے کہ کسی مادی شے مثلاً کسی چاقو کے خصوصیات یا صورت شکل کا جو عدالت میں پیش کیا گیا ہو معائنہ یا ملاحظہ کرنا.... تحریری مادی شہادت میں فرق صرف یہی ہے کہ تحریر کی صورت میں حروف کے عادۃً ایک جدا معنی لیے جاتے ہیں یعنی ان کی شکل و ترتیب کے لحاظ سے ...... لیکن الفاظ کے ان علحدہ معنوں کا نتیجہ..... ان عادتی معنوں کے متعلق ہمارے سابقہ علم سے ماخوذ ہوتا ہے .... اور اس کا اگر کچھ اثر ہوتا ہے تو صرف اتنا کہ وہ بلاواسطہ مادی شہادت کو بالواسطہ قراینی مادی شہادت میں بدل دیتا ہے.... اور کسی بھی صورت میں یعنی چاہے ہم اس کو بلا واسطہ شہادت سمجھیں یا بالواسطہ شہادت وہ دستاویز پڑھنے والے کے لیے تو بلا واسطہ شہادت ہوتی ہے۔ اور اگر یہ شخص جج ہو تو پھر مادی شہادت ...... اس نتیجہ (یعنی تحریری علامات سے عادتی معنوں کے نتیجے) کی موجودگی یا عدم موجودگی کا اثر نوعیت شہادت پر کہ کیا وہ بلا واسطہ ہے یا قراینی ہوسکتا ہے۔ لیکن بہر صورت اس کے مادی شہادت

۹۰۵

[1] کتاب مذکورہ صدر از نگلسن دفعات ۲۴۶-۳۵۰۔

ہونے کے واقعے پر نہیں ہو سکتا۔[1]

لیکن گلسن کا یہ کہنا صحیح نہیں ہے کہ الفاظ کے عادتی معنی ہی مادی و تحریری شہادت کا واحد فرق ہے۔ وہ ایک دوسرے اور بڑا اہم جزو یعنی گواہی کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ حالانکہ جب بھی دعوے کی تائید دستاویز سے کی جاتی ہے تو یہ موجود ہوتا ہے۔ یہ دو خصوصیات تحریری شہادت کو مادی شہادت سے تمیز کرنے کافی معلوم ہوتی ہیں۔ لیکن اگر انھیں نا کافی بھی فرض کریں تو بھی گلسن نے دستاویزات کو مادی شہادت قرار دینے کے لیے جتنے دلایل پیش کیے ہیں وہ سب زبانی شہادت کو بھی مادی شہادت قرار دینے کے لیے پیش کئے جا سکتے ہیں۔ کیونکہ وہ زبانی شہادت کی بابت بھی اعتراف کرتے ہیں کہ وہ بھی "ہمیشہ پوری طرح حواس عدالت کے سامنے پیش ہوتی ہے" جو نہ صرف الفاظ کو سنتی بلکہ ان کے کہنے والے کو اور اس کے کہنے کے طریقے کو دیکھتی ہے۔[2] لیکن اگر بات یہی ہو تو نہ صرف دستاویزات ہی کو بلکہ زبانی شہادت کو بھی شہادت کے علیحدہ اقسام بطور قایم نہیں رکھنا ہوگا اور شہادت کی صرف ایک ہی قسم مادی شہادت ہوگی۔ لیکن صحیح بات یہ ہے کہ مادی اشیا کے پیش کرنے سے بلا واسطہ شہادت (بلا واسطہ ہو کر قرائنی) حاصل ہوتی ہے۔ اور گواہوں کے پیش کرنے سے بلحاظ ان کے عدالت میں پیش کرنے (یا گلسن کے الفاظ میں بلحاظ ان کے معائنہ عدالت کے) بلا واسطہ شہادت اور بلحاظ ان کے مضامین کے تبری شہادت فراہم ہوتی ہے جیسا کہ جیمبرلین کہتے ہیں :-

"اگرچہ کہ کسی بیان کو چاہے وہ زبانی ہو کہ دستاویزی عدالت بلا واسطہ طریقے پر محسوس کرتی ہے۔ اور اسی وجہ سے اس کو مادی شہادت کہہ سکتے ہیں۔ تاہم ذہنی حالت۔ نیت نقاہت وغیرہ ایسے اہم امور ہیں جن پر شہادتی وقعت مبنی ہوتی ہے

---

[1] کتاب مذکورہ صدر از گلسن دفعات ۳۱۴ - ۳۱۵ - ۳۲۰ -

[2] ایضاً دفعات ۳۲۳ - ۳۲۵

اور جن کو عدالت اس طرح پر محسوس نہیں کرتی ہے۔ اور اسی وجہ سے وہ مادی شہادت نہیں بلکہ شخصی یا بالواسطہ شہادت ہوتے ہیں۔[۱]

پس سوال ہو سکتا ہے کہ اس تمام ابہام غلطی تعبیر و غلط فہمی کے مدنظر کیا مادی شہادت کا لفظ باقی رکھنے کے بھی قابل ہے۔ اہل پیشہ اس کو کبھی نہیں استعمال کرتے ہیں۔ عدالتوں میں مادی اشیا کو یا تو ان کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے یا ان کا ذکر قرائنی شہادت کے عام عنوان کے تحت کیا جاتا ہے لیکن علمی کتب میں جہاں تصنیف ضروری ہے۔ اس کے استعمال کی اس سے بہتر کسی لفظ کے نہ ہونے کی وجہ سے شاید حمایت کی جا سکتی ہے۔ اگر یہ صحیح ہو تو اس کے کونسے معنوں کو باقی رکھنا چاہیئے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ بنتھم و بسٹ دونوں کے ان معنوں کو ترک کر دیا جائے کہ اس سے مراد "قسم اشیا سے کوئی شے ہوتی ہے" و نیز گلس کے بیان کردہ اُن معنوں کو بھی کہ مادی شہادت سے مراد "محض ادراک عدالت ہوتی ہے" اور زیادہ مشہور و معروف تعریف ہی کو اختیار کرلیں کہ "مادی شہادت سے ماسوائے دستاویزات وہ مادی اشیا مراد ہیں جو معائنہ عدالت کے لیے پیش کئے جاتے ہیں"۔

بنتھم کی شہادت کی بلا واسطہ و خبری تقسیم عام کے متعلق ملحوظ رکھنے کہ گلس نے اس کے بجائے جو "مادی و زبانی شہادت" کی تقسیم پیش کی ہے۔ وہ جیسا کہ ہم دیکھ چکے ہیں نا قابل اطمینان ہے۔ لیکن اگر کوئی تبدیلی مناسب سمجھی جائے تو شاید لفظ بلا واسطہ کے بجائے جس کو بنتھم کبھی عدالت کے متعلق اور کبھی گواہ کے متعلق استعمال کرتے ہیں۔ لفظ "پیش شدہ" (Produced) اختیار کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ یہ لفظ غیر مبہم و رائج ہے۔ اور اس سے اس امر پر بھی زور ہو جائے گا کہ شہادت کو فریقین پیش کرتے ہیں نہ کہ عدالت۔

سڈنی۔ یل۔ فیپسن۔

[۱] چیمبرلین "جدید شہادت" دفعات ۲۳ و ۲۴

صفحہ ۶۰۷

قانون شہادت فوجداری ۱۸۹۸ء

۶۱ و ۶۲ وکٹوریا باب ۳۶۔

قانون برائے ترمیم قانون شہادت ۱۲ اگست ۱۸۹۸ء

چونکہ ملکہ معظمہ نے امرائے دینی و دنیوی و عوام کے جو موجودہ پارلیمنٹ میں جمع ہوئے ہیں۔ مشورہ و منظوری و اقتدار سے اس قانون کو نافذ کیا ہے۔ لہذا حکم دیا جاتا ہے کہ:-

قابلیت گواہان بمقدمات فوجداری

۱۔ ہر شخص جس پر کسی جرم کا الزام ہو۔ اور اس کی زوجہ یا شوہر جیسی بھی صورت ہو۔ جواب دہی کے لیے مقدمے کی ہر نوبت پر گواہی دینے کے قابل ہو گا۔ چاہے یہ ملزم تنہا چالان کیا گیا ہو۔ یا کسی دوسرے شخص کے ساتھ بشرطیکہ امور ذیل ملحوظ رہیں:-

(الف) ایسے ملزم شخص کو اس قانون کے تحت بطور گواہ خود اس کی درخواست بغیر طلب نہیں کیا جائے گا۔

(ب) ملزم یا اس کی زوجہ یا شوہر (جیسی بھی صورت ہو) کے گواہی نہ دینے پر چالان کی جانب سے تنقید نہیں کی جا سکے گی۔

(ج)۔ ملزم کی زوجہ یا اس کا شوہر اس قانون کے تحت بطور گواہ

ملزم کی درخواست کے بغیر طلب نہیں کیے جا سکتے۔ جیسا کہ اس قانون میں حکم دیا گیا ہے۔

(د) اس قانون کے کسی حکم کی رو سے کسی شوہر کو مجبور نہیں کیا جائے گا۔ کہ وہ کسی ایسی اطلاع کو فاش کرے جو اس کی بیوی نے ایام ازدواج میں اس کو دی ہو۔ اور نہ زوجہ کو مجبور کیا جائے گا کہ وہ ایام ازدواج کی شوہر کی دی ہوئی کسی اطلاع کو فاش کرے۔

(ھ) اس قانون کے تحت گواہی دینے کی صورت میں ملزم سے جرح میں کوئی سوال بھی کیا جا سکتا ہے۔ اگرچہ اس سے وہ الزام عاید کردہ کا مرتکب ظاہر ہوتا ہو۔

۶۰۸ (و) ملزم سے جسے اس قانون کی متابعت میں بطور گواہ طلب کیا گیا ہو کوئی ایسا سوال نہیں کیا جائے گا۔ یا اگر سوال کیا گیا ہو تو اس سے جواب طلب نہیں کیا جائے گا۔ جس سے ظاہر ہوتا ہو کہ اس نے اس مقدمے میں عاید کردہ جرم کے سوا کسی اور جرم کا ارتکاب کیا یا اس کی بنا پر سزا پائی یا اس کا اس پر الزام لگایا گیا ہے۔ یا یہ کہ اس کا چال چلن برا ہے۔ سوائے اس کے کہ

(۱) ایسے دوسرے جرم کے ارتکاب یا اس کی بنا پر سزا پانے کی شہادت اس کے زیر بحث مقدمے میں عاید کردہ الزام کا مجرم ثابت کرنے کے لیے بھی قابل ادخال شہادت ہو۔ یا یہ کہ

(۲) اس نے خود یا اپنے اڈوکیٹ کے ذریعے سے گواہان استغاثہ پر اپنا اچھا چال چلن ثابت کرنے کے لیے سوالات کیے ہوں۔ یا اپنے اچھے چال چلن کی شہادت دی ہو۔ یا جواب دہی یا اس کی نوعیت ایسی ہو کہ اس سے مستغیث یا گواہان استغاثہ کے چال چلن پر تہمت لگتی ہو۔ یا یہ کہ

(۳) اس نے کسی ایسے اور ملزم کے خلاف شہادت دی ہو۔ جس پر بھی یہی الزام ہو۔

(س) ہر شخص جو بمتابعت قانون ہذا بطور گواہ طلب کیا جائے بجز اس کے کہ عدالت کوئی اور حکم دے گواہوں کے کٹہرے یا دوسرے مقام سے جہاں سے گواہ گواہی دیتے ہیں شہادت دے سکے گا۔

۱۱۱ و ۱۲ و کٹوریا باب ۴۲۔ (ح) اس قانون کا کوئی حکم دفعہ ۱۸ قانون جرائم قابل چالان کے احکام پر موثر نہیں ہوگا۔ اور نہ وہ ملزم کے غیر حلفی بیان دینے کے حق پر موثر ہوگا۔

شہادت ملزم (۲) جب جواب دہی کی جانب سے ملزم ہی واحد گواہ ہو تو اس کو چالان کی شہادت ختم ہوتے ہی طلب کیا جائے گا۔

حق جواب (۳) جب حق جواب کا انحصار اس امر پر ہو کہ کیا جواب دہی کی جانب سے شہادت پیش ہوئی ہے تو ملزم کے بطور گواہ طلب کئے جانے کے واقعہ کا خواہ مخواہ یہ اثر نہ ہوگا کہ چالان کو حق جواب حاصل ہو جائے۔

بعض صورتوں میں زوجہ یا شوہر کا بطور گواہ طلب کیا جانا۔ (۴)(۱) اس شخص کی زوجہ یا شوہر جس پر ان قوانین میں سے کسی قانون کے تحت جن کا ذکر اس قانون کے ضمیمے میں ہے کوئی الزام لگایا گیا ہو چالان یا جواب دہی کی جانب سے ملزم کی اجازت بغیر طلب کیا جا سکیگا۔

(۲) ۔ اس قانون کا کوئی حکم اس صورت پر موثر نہیں ہوگا جس میں ملزم کی زوجہ یا شوہر قانون عمومی کی رو سے اس کی منظوری بغیر بطور گواہ طلب کئے جا سکتے ہیں۔

۶۰۹ اس قانون کا اسکاٹ لینڈ پر اطلاق۔ (۵) اسکاٹ لینڈ میں جب کسی مقدمے میں گواہوں کی فہرست بنانی ضروری ہو تو ملزم کی زوجہ یا شوہر کو جواب دہی کی طرف سے بطور گواہ طلب نہیں کیا جائے گا بجز اس کے کہ اس کی اطلاع حسب دفعہ ۳۶ قانون ضابطہ فوجداری (اسکاٹ لینڈ ۱۸۸۷ء) دی گئی ہو۔

۵۰ و ۵۱ وکٹوریا باب ۳۵۔

سابقہ قوانین کے متعلق احکام (۶)(۱) اس قانون کا تعلق اس کے آغاز کے وقت کسی اور احکام کے نافذ ہونے کے باوجود جملہ فوجداری کارروائیوں سے ہوگا۔ لیکن اس کا کوئی حکم قانون شہادت ۱۸۸۵ء پر موثر نہ ہوگا۔

۴۸ و ۴۹ وکٹوریا باب ۶۹۔

(۲) لیکن اس قانون کا اطلاق فوجی عدالت کے کارروائیوں پر

نہیں ہوگا بجز حسب ذیل صورتوں کے یعنی

(الف) نیول ڈسپلن ایکٹ (Naval Discipline Act) کے

۲۹ و ۳۰ وکٹوریا باب ۱۰۹

تحت منعقدہ فوجی عدالتوں میں جب کہ اس کے دفعہ ۶۵ کی متابعت میں عام احکام کے ذریعے سے اس کو اطلاق دیا جائے۔ اور

(ب) آرمی ایکٹ (Army Act) کے تحت فوجی عدالتوں میں

۴۴ و ۴۵ وکٹوریا باب ۵۸

جب کہ اس کے دفعہ ۷۰ کی متابعت میں قواعد کے ذریعے سے اس کو اطلاق دیا جائے۔

وسعت مقامی آغاز و مختصر عنوان

(۷) (۱) اس قانون کا اطلاق آیرستان پر نہیں ہوگا۔

(۲) یہ قانون وضع ہونے کے دو مہینے بعد سے نافذ ہوگا۔

(۳) اس قانون کو قانون شہادت فوجداری کے نام سے موسوم کیا جا سکے گا۔

ضمیمہ

دفعہ ۴

ان قوانین کے نام جن کا دفعہ ۴ میں حوالہ دیا گیا ہے

سنہ جلوس و باب	مختصر عنوان	احکام محولہ
۵ جارج چہارم باب ۸۳	واگرنسی ایکٹ (Vagrancy Act) ۱۸۲۴ء	وہ حکم جس کی رو سے اس شخص کو سزا دی گئی ہے جو اپنی زوجہ یا کسی اہل خاندان کا نفقہ نہ دے یا ان کو چھوڑ دے۔
۸ و ۹ وکٹوریا باب ۸۳	قانون متعلق قانون مفلسان اسکاٹ لینڈ ۱۸۴۵ء	دفعہ ۸۰
۲۴ و ۲۵ وکٹوریا باب ۱۰۰	قانون جرائم خلاف جسم	دفعہ ۴۸ — ۵۵۔
۳۵ و ۳۶ وکٹوریا باب ۶۵	قانون جائداد زنہائے منکوحہ ۱۸۸۲ء	دفعہ ۱۲ و ۱۶۔
۴۸ و ۴۹ وکٹوریا باب ۶۹	قانون ترمیم قانون فوجداری ۱۸۸۵ء	پورا قانون
۵۷ و ۵۸ وکٹوریا باب ۴۱	قانون انسداد بےرحمی اطفال ۱۸۹۴ء	پورا قانون

قانون مرافعۂ فوجداری

منا ٦

(۷ ایڈورڈ ہفتم باب ۲۳)

عدالت مرافعۂ فوجداری کے قیام و مرافعۂ مقدمات فوجداری سے متعلق قانون میں ترمیم کرنے کے لیے قانون

۲۸ اگست ۱۹۰۷ء

چونکہ ملک معظم نے اس پارلیمنٹ میں جمع شدہ امرائے دینی و دنیوی و عوام کے مشورہ۔ منظوری و اقتدار سے اس قانون کو نافذ کیا ہے۔ اس لیے حسب ذیل حکم دیا جاتا ہے کہ :۔

عدالت مرافعۂ فوجداری

دستور عدالت مرافعۂ فوجداری

دفعہ (۱) ۔ (۱) مرافعۂ فوجداری کی ایک عدالت ہوگی اور اس کے ارکان لارڈ چیف جسٹس اور شعبۂ کنگس بنچ عدالت عالیہ کے آٹھ جج ہوں گے جن کو چیف جسٹس اس کام کے لیے لارڈ چانسلر کی منظوری سے اس مدت کے لیے جو ہر جج کی صورت میں مناسب ہو مقرر کریں گے ۔

(۲) قانون ہذا کے تحت سماعت مرافعات اور ان کے فیصلہ کرنے یا تحت قانون ہذا کسی اور کارروائی کے لیے عدالت مرافعۂ فوجداری کا اجلاس میر مجلس کے حکم اور لارڈ چانسلر کی منظوری سے منعقد ہوگا ۔ اور اگر

اس میں کم سے کم تین یا کسی اور طاق عدد میں جج نشست کریں تو اس کا نصاب مکمل سمجھا جائے گا۔
اگر لارڈ چیف جسٹس ہدایت فرمائیں تو یہ عدالت دو یا زیادہ حصوں میں نشست کر سکے گی۔
اس عدالت کا اجلاس لندن میں ہوا کرے گا۔ سوائے اس کے کہ لارڈ چیف جسٹس خاص ہدایات دیں کہ اس کا اجلاس کسی اور مقام پر ہو۔
(۳) لارڈ چیف جسٹس اگر موجود ہوں اور ان کی عدم موجودگی میں سینیئر ترین رکن اس عدالت کے صدر ہوں گے۔
(۴) کسی امر کا جو عدالت مرافعۂ فوجداری میں پیش ہو تصفیہ سماعت کرنے والے ارکان کی کثرت رائے کے مطابق ہوگا۔
(۵) سوائے اس کے کہ عدالت ان مقدمات میں جن میں اس کی دانست میں ایسے قانونی سوالات ہوں جن کے لیے اس کے ارکان کا علٰحدہ علٰحدہ فیصلے سنانا مناسب ہے اس کا حکم دے عدالت کا فیصلہ صدر یا وہ رکن سنائے گا جس کو صدر اس کی ہدایت کرے۔ اور کسی امر کے متعلق کوئی علٰحدہ فیصلہ اس عدالت کا کوئی رکن نہیں سنائے گا۔
(۶) اگر کسی مقدمے میں ناظم چالانات سرکاری یا چالان کنندہ یا مدعی علیہ اٹرنی جنرل کا صداقت نامہ اس امر کے متعلق حاصل کر لیں کہ عدالت مرافعۂ فوجداری کا فیصلہ کسی ایسے امر قانونی کی بابت ہے جس کی اہمیت عوام کے لیے غیر معمولی ہے اور یہ کہ مصلحت عامہ کے مدنظر یہ مناسب ہے کہ اس کا مزید مرافعہ کیا جائے تو وہ اس فیصلے سے دارالامرا میں مرافعہ کر سکے گا۔ لیکن سوائے اس کے عدالت مرافعۂ فوجداری کا کسی مرافعے یا کسی اور امر کا جس کی سماعت کا اس کو اختیار حاصل ہو فیصلہ آخری فیصلہ ہوگا۔ اور اس عدالت سے کسی اور عدالت میں مرافعہ نہیں ہو سکے گا۔
(۷) عدالت مرافعۂ فوجداری اعلیٰ عدالت ریکارڈ متصور ہوگی۔ اور

اس کو بمتابعت احکام داغراض قانون ہذا ان تمام سوالات کے اس قانون کے مطابق تصفیہ کرنے کا پورا اختیار حاصل رہے گا جو دادرسی کے لیے اس کے سامنے پیش کئے جائیں۔

(۸) اگر ضرورت ہو تو تعطیلات میں عدالت مرافعۂ فوجداری کے اجلاس کے لیے قواعد عدالت کے ذریعے سے احکام دئے جا سکیں گے۔

(۹) کوئی ہدایت جو لارڈ چیف جسٹس اس دفعہ کے تحت دے سکتے ہیں۔ ان کی جایداد خالی ہونے یا ان کے کسی اور وجہ سے کام کرنے کے قابل نہ ہونے کی صورت میں عدالت مرافعۂ فوجداری کے سینیر جج دے سکیں گے۔

رجسٹرار عدالت مرافعۂ فوجداری

دفعہ (۲)۔ عدالت مرافعۂ فوجداری کے ایک رجسٹرار (مسجل) ہوں گے (جن کو اس قانون میں رجسٹرار کہا جائے گا)۔ ان کا تقرر۔ لارڈ چیف جسٹس عالیہ عدالت کے ان ماسٹرس میں سے جو شعبۂ کنگس بنچ میں کارگزار ہوں کریں گے۔ اور وہ اس مزید تنخواہ کے (اگر دی جائے) اور مزید اسٹاف کے (اگر دیا جائے) مستحق ہوں گے جو عہدۂ رجسٹرار کے لحاظ سے لارڈ چانسلر باتفاق عہدہ داران خزانہ مقرر کریں۔

عالیہ عدالت کے سینیر ماسٹر پہلے رجسٹرار ہوں گے۔

حق مرافعہ و تصفیۂ مرافعہ جات

فوجداری میں عدالت میں حق مرافعہ

دفعہ (۳)۔ کوئی شخص جس کو چالان کئے جانے پر سزا دی گئی ہو۔ عدالت مرافعۂ فوجداری میں مرافعہ کر سکے گا۔

(الف) مجرم قرار دینے کے خلاف جب کہ وجہ مرافعہ کوئی سوال قانونی ہو۔

(ب) مجرم قرار دینے کے خلاف اس وقت جب کہ وجہ مرافعہ کوئی سوال واقعاتی یا مخلوط سوال واقعاتی و قانونی یا کوئی اور ایسی وجہ ہو۔

جو عدالت کی رائے میں کافی وجہ ہو بشرطیکہ عدالت مرافعۂ فوجداری کی اجازت یا اس جج کا جس نے اس کے مقدمے کی سماعت کی تھی صداقت نامہ حاصل ہو کہ یہ مقدمہ قابل مرافعہ ہے۔

(ج) سزا کے خلاف عدالت مرافعۂ فوجداری کی اجازت سے سوائے اس کے کہ سزا مقرر کردۂ قانون ہو۔

معمولی صورتوں میں مرافعہ کا فیصلہ

دفعہ (۴) - (۱) عدالت مرافعۂ فوجداری مجرم قرار دینے کے فیصلے سے مرافعہ کئے جانے پر اس کو منظور کرے گی۔ اگر اس کی رائے میں جوری کی قرارداد غیر معقول ہو۔ یا بلحاظ شہادت اس کی تائید نہ ہو سکتی ہو۔ یا اس عدالت کا فیصلہ جس میں مرافع کو سزا دی گئی ہو کسی سوال قانونی کے غلط فیصلے کی وجہ سے قابل تنسیخ یا کسی اور وجہ سے نا انصافی ہوتی ہو۔ اور وہ باقی ہر صورت میں مرافعہ کو نا منظور کرے گی۔

لیکن عدالت کی یہ رائے ہونے کے باوجود کہ جو سوال مرافعے میں اٹھایا گیا ہے مرافعہ کے حق میں فیصل ہو سکتا ہے وہ مرافعے کو خارج کرے گی اگر اس کی دانست میں فی الجملہ کوئی نا انصافی نہ ہوئی ہو۔

(۲) بلحوظی احکام قانون ہذا عدالت مرافعۂ فوجداری جب مجرم قرار دینے کے فیصلے کے خلاف کسی مرافعے کو منظور کرے گی تو وہ فیصلۂ سزا کو منسوخ کر دے گی۔ اور برأت کے حکم و فیصلے کو درج مثل کرنے کی ہدایت کرے گی۔

(۳) سزا کے خلاف مرافعہ ہونے کی صورت میں اگر عدالت مرافعۂ فوجداری کی رائے ہو کہ کوئی دوسری سزا دی جانی چاہیئے تھی تو وہ عدالت تحت کی سزا کو منسوخ کر دے گی۔ اور اس کے بجائے کوئی دوسری ایسی سزا (چاہے وہ کم سخت ہو کہ زیادہ) دے گی جو جوری کے فیصلے کی بناء پر قانوناً دی جا سکتی ہو اور اس کی رائے میں دی جانی چاہیئے تھی۔ وگرنہ وہ مرافعے کو خارج کر دے گی۔

خاص صورتوں میں اختیارات عدالت

دفعہ (۵) ۔ (۱) اگر عدالت مرافعۂ فوجداری کی رائے ہو کہ مدعی علیہ کو چالان کے کسی مد یا حصّے کی بنا پر سزا صحیح طور پر نہیں دی گئی ہے۔ اور کسی دوسرے مد یا حصے کی بنا پر سزا صحیح طور پر دی گئی ہے تو وہ یا تو عدالت تحت کی سزا کو برقرار رکھ سکتی۔ یا اس کے بجائے کوئی دوسری سزا دے سکتی ہے جو اس کے نزدیک مناسب اور اس مد یا حصّے کے متعلق جوری کے فیصلے کی بناء پر قانوناً دی جا سکتی و نیز اس مد یا حصے کے لحاظ سے مناسب ہو جس کی بناء پر مدعی علیہ کو عدالت کی رائے میں صحیح طور پر سزا دی گئی ہو۔

(۲) جب کوئی مرافع کسی جرم کا مجرم قرار دیا گیا ہو۔ لیکن جوری اس کو بلحاظ چالان کسی دوسرے جرم کا مجرم قرار دے سکتی تھی۔ اور جوری کے فیصلے کے متعلق عدالت مرافعۂ فوجداری کی رائے ہو کہ جوری کو ان واقعات کے متعلق یقین ہوگا۔ جن کے لحاظ سے وہ اس دوسرے جرم کا مرتکب قرار دیا گیا ہے تو عدالت بجائے مرافع کو منظور یا خارج کرنے کے فیصلۂ جوری کے بجائے اس دوسرے جرم کا فیصلہ درج مثل کرا سکتی۔ اور عدالت تحت کے حکم سزا کے بجائے اس دوسرے جرم کی سزا دے سکتی ہے۔ بشرطیکہ یہ سزا زیادہ سخت نہ ہو۔

صفحہ ۶۱۳

(۳) جب کسی مرافع کو مجرم ٹھیراتے ہوئے جوری نے کوئی خاص فیصلہ کیا ہو۔ اور عدالت مرافعۂ فوجداری کی رائے میں عدالت تحت نے اس خاص فیصلے کے اثر کے متعلق غلط نتیجہ نکالا ہو تو وہ مرافعے کو منظور کرنے کے بجائے وہ نتیجہ درج مثل کرا سکتی ہے جو اس کی دانست میں اس فیصلے کے لحاظ سے قانوناً ضروری ہو۔ اور عدالت تحت کے حکم سزا کے بجائے ایسی سزا دے سکتی ہے جو قانوناً درست ہو۔

(۴) جب کسی مرافعے کی سماعت کے وقت عدالت مرافعۂ فوجداری کی رائے ہو کہ گو مرافع سے اس فعل یا ترک کا ارتکاب ہوا ہے۔ جس کا الزام اس پر لگایا گیا تھا۔ لیکن وہ اس فعل یا ترک کے ارتکاب کے وقت مجنون تھا۔ اور اسی لیے قانوناً اپنے افعال کا ذمّہ دار نہیں تھا۔ تو وہ

۴۶ و ۴۷ وکٹوریا باب ۳۸

عدالت تحت کے حکم سزا کو منسوخ کر سکتی۔ اور حکم دے سکتی ہے کہ مرافع کو بطور ایک مجنون مجرم تحت قانون سماعت مجانین ۱۸۸۳ء اسی طرح حراست میں رکھا جائے۔ جس طرح کہ اس قانون کے تحت جوری کے خاص فیصلے کے بعد رکھا جاتا۔

مجرم قرار دینے کے بعد واپسی و تملیک جایداد۔

۵۶ و ۵۷ وکٹوریا باب ۷۱

دفعہ (۶)۔ (۱) کسی شخص کے چالان پر مجرم قرار دیے جانے کے بعد جو حکم واپسی جایداد کا دیا جائے اس کا عمل و نیز اسی طرح چالان پر مجرم قرار دیے جانے کے بعد جو حکم ملکیتِ مال مسروقہ کے مالک جایداد کو حاصل ہو جانے کا بمتابعت احکام دفعہ ۲۴ (۱) قانون بیع اشیا ۱۸۹۳ء دیا جائے اس کا عمل (سوائے اس کے کہ مجرم قرار دینے والی عدالت کسی ایسے مقدمے میں جس میں اس کی رائے میں ملکیت جایداد متنازع نہ ہو اس کے خلاف حکم دے) ملتوی رہے گا۔

(الف) مجرم قرار دینے کی تاریخ سے دس دن تک کے لیے ہر صورت میں۔ اور

(ب)۔ جب مرافعہ کرنے یا اس کی اجازت حاصل کرنے کی کارروائی کی اطلاع دس دن کے اندر دی جائے تو فیصلۂ مرافعہ تک کے لیے۔

اور ان صورتوں میں جن میں ایسے حکم یا مذکورۂ بالا دفعہ کے احکام کا عمل فیصلۂ مرافعہ تک ملتوی ہو جائے تو یہ حکم یا یہ احکام جیسی بھی صورت ہو جایداد کے مقابل میں نافذ نہیں ہوں گے۔ اگر مرافعے میں حکم سزا منسوخ ہو جائے نیز ایسے حکم یا ان احکام کے التواء کے زمانے میں اس جایداد کی حفاظت کے لیے قواعد عدالت کے تحت ذیلی احکام بنائے جا سکیں گے۔

(۲)۔ عدالت مرافعۂ فوجداری کو اختیار ہو گا کہ حکم سزا کو منسوخ نہ کرنے کے باوجود۔ اس حکم کو جو عدالت تحت نے واپسی جایداد کا دیا ہے منسوخ کر دے۔ اور یہ حکم اگر منسوخ کیا جائے تو قابل نفاذ نہ ہو گا۔ اور اگر اس میں تبدیلی کی گئی ہو تو تبدیل شدہ صورت میں نافذ ہو گا۔

۶۱۴

ضابطہ

مدت مرافعہ

دفعہ (۷)۔ (۱) جب کوئی شخص جس کو سزا سنا دی گئی ہو۔ تحت قانون ہذا عدالت مرافعہ فوجداری میں مرافعہ کرنا۔ یا اجازت مرافعہ حاصل کرنا چاہے۔ تو اس کو چاہئے کہ تاریخ حکم سزا سے دس دن کے اندر مرافعے یا اجازت مرافعہ کی اطلاع ان قواعد کے بموجب دے۔ جو اس خصوص میں عدالت سے مرتب ہوئے ہوں۔ ان قواعد میں یہ سہولت ملحوظ رہیگی کہ ان کی رو سے شخص سزا یافتہ اگر چاہے تو اپنا مقدمہ اور دلائل تحریری طور پر بجائے بحث زبانی پیش کر سکے گا۔ اور جب اس طرح پر کوئی مقدمہ یا دلایل پیش ہو تو عدالت ان پر غور کرے گی۔

عدالت مرافعۂ فوجداری کو اختیار ہو گا کہ بجز سزائے موت دوسرے احکام سزا کی صورتوں میں مرافعے یا اجازت مرافعہ کی مدت اطلاع میں توسیع کرے۔

(۲) جب حکم سزا۔ سزائے موت یا جسمانی سزا پر مشتمل ہو تو

(الف) اس کی تعمیل اس مدت کے ختم ہونے تک نہیں کی جائیگی۔ جو مرافعے یا اجازت مرافعہ کے لیے اس دفعہ میں محکوم ہے اور

(ب) جب مرافعے یا اجازت مرافعہ کی اطلاع دی جائے۔ تو مرافعے یا درخواست یا اجازت مرافعہ کی سماعت عجلت ممکنہ کے ساتھ کی جائے گی اور حکم سزا کی تعمیل مرافعے کے فیصلے وانفصال یا درخواست اجازت مرافعہ کی صورت میں اس کے فیصلے و نامنظوری تک نہیں کی جائے گی۔

دفعہ (۸)۔ اس عدالت کا جج یا حاکم جس نے کسی شخص کو سزا سنائی ہو مجرم قرار دینے یا حکم سزا کے خلاف قانون ہذا کے تحت مرافعہ ہونے یا اجازت مرافعہ کی درخواست پیش ہونے پر بمطابقت قواعد عدالت رجسٹرار

کو سماعت مقدمہ کے اپنے نوٹس مہیا کرے گا۔ نیز بمطابعت قواعد عدالت وہ رجسٹرار کو ایک رپورٹ بھی مہیا کرے گا جس میں مقدمہ یا مقدمے کے کسی امر سے متعلق اُس کی رائے درج ہو گی۔

عدالت کے اختیارات مزید

دفعہ (۹)۔ مقاصد قانون ہٰذا کے لیے عدالت مرافعۂ فوجداری اغراض انصاف کے لیے ضروری و مناسب سمجھے تو حسب ذیل اختیارات استعمال کرے گی:۔

(الف) کسی دستاویز۔ کاغذ (اکزبٹ) وغیرہ کو جو مقدمے سے متعلق ہو پیش کرنے کا حکم دے گی۔ اگر یہ تصفیہ مقدمے کے لیے اس کی رائے میں ضروری ہو۔

۶۱۵

(ب) ایسے گواہوں کی اپنے رو برو حاضری و اظہار کا حکم دے گی جن کو عدالت تحت میں حاضری پر مجبور کیا جا سکتا تھا۔ چاہے تحت میں ان کا اظہار ہوا ہو یا نہ ہوا ہو۔ یا کسی جج یا عہدہ دار عدالت یا ناظم امن یا کسی اور شخص کے رو برو جو اس غرض کے لیے عدالت سے مامور کیا جائے گا حسب ضابطہ ان گواہوں کے اظہارات قلم بند کیے جانے کا حکم اور ان کے اظہارات کو بطور شہادت اپنے رو برو قابل ادخال قرار دے گی۔

(ج) اگر مناسب سمجھے تو ایسے گواہ (بشمول مرافع) کی شہادت بھی قبول کرے گی جو گواہی دینے کے قابل تو ہو۔ لیکن جس کو گواہی پر مجبور نہیں کیا جاتا ہو۔ اور اگر مرافع درخواست کرے تو مرافع کے شوہر یا زوجہ کی شہادت بھی ان صورتوں میں بھی جب کہ شوہر یا زوجہ کی شہادت تحت میں درخواست بغیر قبول نہیں کی جا سکتی تھی قبول کرے گی۔

(د) جب مرافعے میں کوئی ایسا سوال پیدا ہو جس کے لیے دستاویزات یا حسابی کتب کی طویل جانچ یا سائنٹفک یا مقامی دریافت ضروری ہو۔ اور جو عدالت کی رائے میں عدالت میں سہولت کے ساتھ نہ کی جا سکتی ہو تو اس سوال کی حسب ضابطہ دریافت و رپورٹ کے لیے کسی خاص کمشنر کے

حوالے کرنے کا حکم دے گی جس کو خود عدالت مقرر کرے گی۔ اور رپورٹ کمشنر پر جہاں تک اس سے اتفاق عدالت مناسب سمجھے عمل کرے گی۔ اور

(ھ) جب علم و ہنر کے خاص معلومات کسی مقدمے کے مناسب تصفیے کے لیے ضروری ہوں تو ماہر فن کو بطور اسیسر مقرر کرے گی۔

و نیز کارروائی عدالت سے متعلق دوسرے ایسے اختیارات بھی استعمال کرے گی جو عدالت مرافعۂ دیوانی دیوانی مرافعات میں استعمال کرتی رہتی ہے۔ اور اپنے احکام اور سزاؤں کے نفاذ کے لیے ضروری حکمنامے بھی جاری کرے گی لیکن شرط یہ ہے کہ کسی ایسی شہادت کی بناء پر یا اس کی وجہ سے جو تحت میں نہ دی گئی ہو کسی سزا میں اضافہ نہیں کیا جائے گا۔

قانونی امداد مرافع۔

دفعہ (۱۰)۔ عدالتِ مرافعۂ فوجداری مرافع کے لیے کسی نوبت پر ایک بالیسٹر و کونسل یا صرف کونسل کسی مرافعے میں یا مرافعے کے ماقبل یا مرافعے کی ضمنی کارروائی میں مقرر کرے گی۔ اگر اس کی رائے میں اغراض انصاف کے لیے مناسب ہے کہ مرافع کو قانونی مدد مہیا ہو۔ اور مرافع کو اس کی مقدرت نہ ہو۔

مرافع کو عدالت میں موجود رہنے کا حق

دفعہ (۱۱)۔ (الف) مرافع باوجود اس کے کہ وہ حراست میں ہو۔ سماعت مرافعہ کے وقت عدالت میں موجود رہنے کا مستحق ہوگا لیکن جب مرافعہ کسی امر قانونی ہی پر ہو۔ یا جب اجازت مرافعہ یا ماقبل مرافعہ یا مرافعے کی کوئی ضمنی کارروائی ہو تو مرافع کو ایسا استحقاق نہیں ہوگا بجز اس کے کہ قواعد عدالت کی رو سے اس کو موجود رہنے کا حق دیا گیا ہو یا عدالت نے حاضری کی اجازت دی ہو۔

صفحہ ۹۱۶

(ب) قانون ہٰذا کے تحت عدالت کا سزا سنانے کا اختیار استعمال کیا جائے گا باوجود اس کے کہ مرافع چاہے کسی وجہ ہی سے ہو عدالت میں حاضر نہ ہو۔

فرض ناظم چالانات سرکاری

۴۴ و ۴۴ وکٹوریا باب ۱۲

دفعہ (۱۲)۔ قانون ہذا کے تحت عدالت مرافعۂ فوجداری میں ہر مرافعہ دائر ہونے پر ناظم چالانات سرکاری کا فرض ہوگا کہ سرکار کی جانب سے عدالت میں پیروی کریں بجز اس کے کہ کسی سرکاری محکمے کا سالیسٹر یا استغاثے کی صورت میں مستغیث مرافعے کی پیروی اپنے ذمے لے۔ نیز قانون چالان جرایم ۱۸۷۹ء اس طرح قابل پابندی ہوگا کہ دفعۂ ہذا کے تحت ناظم مذکور کا فرض قانون مذکور کے دفعہ (۲) کا فرض متصور ہوگا۔ اور عدالت متعدے سے متعلق تمام ایسی دستاویزات اکزبٹ وغیرہ کے ناظم مذکور کے پاس بھیجے جانے کے لیے قواعد مرتب کرے گی۔ جن کی ناظم مذکور کو اس دفعہ کے عاید کردہ فرض کے لحاظ سے ضرورت ہو۔

اخراجات مرافعہ

دفعہ (۱۳)۔ (۱) قانون ہذا کے تحت کسی مرافعے یا کارروائی ماقبل یا بضمن مرافعہ کی سماعت وفیصلے کی بابت فریقین کو کوئی خرچہ نہیں دلایا جائے گا۔

(۲) کسی سالیسٹر یا کونسل کے اخراجات جس کو قانون ہذا کے تحت کسی مرافع کی جانب سے پیروی کے لیے متعین کیا گیا ہو۔ ان گواہوں کے اخراجات جو عدالت کی طلبی پر حاضر ہوئے ہوں۔ یا مرافعے کے ضمن میں کسی کارروائی میں جن کا اظہار ہوا ہو۔ نیز مرافعے یا کارروائی ماقبل یا بضمن مرافعہ میں حضوری مرافعہ کے اخراجات۔ اور تمام وہ اخراجات جو ایسے گواہوں کے اظہار قلمبند کرنے میں ہوئے ہوں جن کو کسی شخص مقرر کردۂ عدالت نے قلمبند کیا ہو۔ یا کسی خاص سوال کے تصفیے کے لیے کسی خاص کمشنر مقرر کردۂ عدالت نے کئے ہوں۔ یا کسی ایسے شخص نے کئے ہوں جس کو عدالت نے اسیسر مقرر کیا ہو۔ تا بحد منظوری عدالت سرکاری اخراجات متصور ہوں گے لیکن شرح ادائی میں ان قواعد کی پابندی کی جائے گی۔ جن کو سکرٹری آف اسٹیٹ نے دوسرے جرایم قابل دست اندازی کے چالانات میں مقرر کیا ہے۔

دفعہ (۱۴) (۱) جب کسی مرافعے کے تصفیے تک کسی مرافع کو ضمانت پر رہا نہ کیا گیا ہو تو اس کے ساتھ برتاؤ قواعد محبس کے مطابق حسب منشائے قانون محبس سنہ ۱۸۹۸ء کیا جائے گا۔

(۲) مرافع کی درخواست پر عدالت مرافعۂ فوجداری اگر مناسب سمجھے تو تا تصفیۂ مرافعہ مرافع کو ضمانت پر رہا رکھ سکتی ہے۔

(۳) وہ مدت جس میں کوئی مرافع ضمانت پر تصفیۂ مرافعہ تک رہا رہا ہو۔ اور بلحوظی اس حکم کے جو عدالت مرافعۂ فوجداری مرافعے میں اس کے خلاف دیں۔ وہ مدت جس میں مرافع حراست میں ہو۔ لیکن اس دفعہ کے تحت اس کے ساتھ خاص برتاؤ کیا گیا ہو اس کی سزائے قید یا قید بامشقت میں شمار نہیں ہوں گے۔ اور جب اس ایکٹ کے تحت مرافعہ کیا جائے تو مرافع کے حکم سزا کی کوئی قید یا قید بامشقت۔ چاہے یہ حکم سزا صادرہ عدالت سماعت کنندہ ہو۔ یا عدالت مرافعۂ فوجداری بلحوظی اس حکم کے جو عدالت مرافعۂ فوجداری فوجداری مرافعے میں اس کے خلاف دیں حسب صراحت ذیل شروع۔ یا دوبارہ شروع ہوئی۔ جیسی بھی صورت ہو تصور کیا جائے گا۔ یعنی اگر مرافع حراست میں ہو تو تاریخ فیصلۂ مرافعہ سے اور اگر وہ حراست میں نہ ہو تو اس تاریخ سے جس پر وہ حکم سزا کے تحت محبس میں داخل کیا جائے۔

(۴) قانون مقدمات تلخ سنہ ۱۸۴۸ء کے تحت جب کوئی مقدمہ لکھ کر بھیجا جائے تو یہ دفعہ اسی طرح اس شخص سے بھی متعلق ہوگا جس کے حکم سزا کی وجہ سے مقدمہ لکھ کر بھیجا گیا ہو۔ جس طرح کہ وہ مرافع سے متعلق ہوتا ہے۔

(۵) قانون محبس سنہ ۱۸۹۸ء کے تحت قواعد محبس کے ذریعے سے ایسے احکام وضع کئے جائیں۔ جن کے مطابق کوئی زیر حراست مرافع کسی ایسے مقام پر لایا جاسکے جہاں کہ اس ایکٹ کے اغراض کے لیے وہ استحقاقاً حاضر رہ سکتا ہو۔ یا کسی اور مقام پر بھیجا جاسکے۔ جہاں عدالت مرافعۂ فوجداری یا اس کا کوئی جج اس کو بھیجنے کا اپنی عدالت کی کارروائیوں کے اغراض

کے لیے حکم دیں۔ نیز جن کے مطابق مرافع مجلس سے ان اغراض کی وجہ سے غیر حاضری کے زمانے میں حراست میں رکھا جا سکے۔ جو مرافع ان قواعد کے مطابق حراست میں رکھا جائے گا۔ وہ قانونی حراست میں متصور ہوگا۔

رجسٹرار کے فرائض مرافعے کی اطلاعات وغیرہ کے متعلق۔

دفعہ (۱۵)۔ (۱) ایسے مرافعے یا درخواستوں کی سماعت کروانے کے لیے جن کی اطلاع اسے دی گئی ہو۔ رجسٹرار ہر ضروری فعل کرے گا۔ اور اس عدالت کے مجلس میں کہ مرافع یا درخواست گزار کے مقدمے کی ابتداءً سماعت ہوئی تھی تمام ایسے دستاویزات۔ کاغذات (اکزیبٹس = Exhibits) و فرد کارروائیاں جو مرافعے یا درخواست کے تصفیے کے لیے ضروری ہوں حاصل کرے گا۔ اور عدالت مرافعۂ فوجداری کے روبرو پیش کرے گا۔

(۲) اگر رجسٹرار پر ظاہر ہو کہ حکم سزا کے فیصلے کے خلاف مرافعے کی جو اطلاع دی گئی ہے وہ ایسی وجہ مرافعہ پر مبنی ہے۔ جو محض سوال قانونی پر مشمول اور اہمیت سے خالی ہے تو وہ اس کو عدالت کے سامنے سرسری فیصلے کے لیے پیش کردے گا۔ اور اس صورت میں عدالت اگر اس کی رائے ہو کہ مرافعہ بے وجہ یا تنگ کرنے کی غرض سے کیا گیا ہے اور سماعت کامل کے لیے ملتوی کرنے کے بغیر فیصل کیا جا سکتا ہے تو سرسری طور پر کسی شخص کو طلب کرنے یا تاج کی جانب سے پیروی کا حکم دینے کے بغیر خارج کردے گی۔

(۳)۔ کسی ایسے شخص کے چالانی مقدمے کی کارروائیوں سے متعلق دستاویزات۔ اکزیبٹس یا دوسرے امور جو مجرم قرار دیے جانے پر قانون ہذا کے تحت مرافعہ کرنے کا مستحق یا مجاز ہو۔ عدالت سماعت کنندہ کی حفاظت میں ان قواعد عدالت کے مطابق جو اس غرض کے لیے بنائے جائیں گے۔ اس مدت تک جس کی ان قواعد میں صراحت ہوگی۔ رکھے جائیں گے۔ اور ان دستاویزات وغیرہ کی اس حفاظت سے مشروط منتقلی بھی ان اختیارات کے تحت ہوگی جو ان قواعد کی رو سے عطا کیے گئے ہوں۔

ص ۶۱۸

(۴)۔ رجسٹرار قانون ہذا کے تحت مرافعے یا درخواست ہائے مرافعہ

کی اطلاعات کے ضروری فارم (نمونہ جات) وہدایات طلب کرنے والے شخص عہدہ داران عدالت۔ مہتمان محبس ودیگر ایسے عہدہ داران اور اشخاص کو جن کو مہیا کرنا وہ مناسب سمجھے مہیا کرے گا۔ اور مہتمم محبس ان کو ایسے قیدیوں تک پہنچا دے گا جو قانون ہذا کے تحت مرافعہ کرنا یا درخواست دینا چاہتے ہوں۔ اور جب اس کے زیر حراست کوئی قیدی کوئی اطلاع دے تو اس کو رجسٹرار کے پاس بھیجدے گا۔

(۵)۔ رجسٹرار کسی ایسے مقدمے کی عدالت یا اس کے کسی جج کو اطلاع دے گا۔ جس میں اس کی رائے ہو کہ گو اس خصوص میں کوئی درخواست نہیں دی گئی ہے۔ لیکن مرافع کے لیے سالیسٹر و کونسل یا صرف کونسل کا قانون ہذا کے تحت اختیارات عدالت کے استعمال میں مقرر کرنا مناسب ہو گا۔

دفعہ (۱۶)۔ (۱) ہر ایسے شخص کے سماعت مقدمہ کی کارروائیوں کے شارٹ ہینڈ نوٹس (نسق مختصر میں یادداشتیں) (Short hand notes) لیے جائینگے جس کو چالان کیا گیا ہو اور جو مجرم قرار دیے جانے پر قانون ہذا کے تحت مرافعہ کرنے کا مستحق یا مجاز ہو۔ اور مرافعہ یا درخواست مرافعہ پیش کیے جانے پر ان نوٹس کی اگر رجسٹرار حکم دے تو صاف انگریزی خط میں کتابت کی جائیگی اور عدالت مرافعۂ فوجداری یا اس کے جج کے ملاحظے کے لیے یہ نوٹس رجسٹرار کو دیئے جائیں گے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ کتابت شدہ نوٹس کسی ایسے فریق کو بھی دیے جائیں گے جسے دلچسپی ہو اور جو ان کے اخراجات مقرر کردہ خزانہ ادا کرے۔

سماعت مقدمہ کے شارٹ ہینڈ نوٹس

(۲)۔ سکرٹری آف اسٹیٹ بھی اگر کسی مقدمے میں مناسب سمجھے تو ان شارٹ ہینڈ نوٹس کی صاف خط میں کتابت کیے جانے اور اپنے ملاحظے میں پیش کیے جانے کا حکم دیں گے۔

(۳)۔ شارٹ ہینڈ نوٹس اور ان کی کتابت کے جب کتابت کا حکم رجسٹرار یا سکرٹری آف اسٹیٹ دیں اخراجات اس شرح کے مطابق

جو خزانے سے فی الوقت مقرر کی گئی ہو۔ پارلیمنٹ کے منظورہ موازنے سے ادا کئے جائیں گے۔ اور ان نوٹس کی صحت وکتابت کی تصدیق کے لیے قواعد عدالت کی رو سے احکام بنائے جائیں گے۔

رکن عدالت کے اختیارات

دفعہ (۱۷)۔ عدالت مرافعۂ فوجداری کے اجازت مرافعہ دینے۔ مرافعہ یا درخواست اجازت مرافعہ کی مدت میں توسیع کرنے۔ مرافع کے لیے قانونی امداد مہیا کرنے۔ مرافع کو ان کارروائیوں میں حاضر رہنے کی اجازت دینے جہاں کہ وہ بغیر اجازت حاضر نہیں رہ سکتا ہو۔ اور مرافع کو ضمانت پر رہا کرنے کے اختیارات کو اس کا کوئی جج بھی اسی طرح اور انھیں احکام کی ملحوظی کے ساتھ استعمال کرے گا جس طرح کہ خود عدالت کرتی ہے۔ لیکن اگر یہ جج کسی مرافع کی ان اختیارات کو اس کے حق میں استعمال کرنے کی درخواست کو نامنظور کرے تو مرافع کو حق ہوگا کہ اس کی درخواست عدالت مرافعۂ فوجداری کے ویسے ہی اجلاس سے تصفیہ پائے جیسا کہ مرافعات کی سماعت وتصفیے کے لیے اس قانون کے تحت بنایا جاتا ہے۔

۶۱۹

قواعد عدالت

دفعہ (۱۸)۔(۱) اغراض قانون ہذا کے لیے قواعد عدالت بمنظوری لارڈ چانسلر اور جہاں یہ قواعد مہتمم یا کسی اور عہدہ دار محبس یا ایسے عہدہ دار پر جس کے زیر حراست مرافع ہو موثر ہوں تو بمنظوری سکرٹری آف اسٹیٹ لارڈ چیف جسٹس اور عدالت مرافعۂ فوجداری کے ارکان یا تین رکن ایسی کمیٹی کے مشورے وامداد سے بنائیں گے۔ جس کا بعد میں ذکر کیا جائے گا۔ ان قواعد کی رو سے ان امور کے متعلق احکام وضع کئے جائیں گے۔ جن کے متعلق قانون ہذا کے تحت قواعد عدالت کے ذریعے سے احکام وضع کئے جانے کا حکم ہے۔ اور ان سے ضابطہ وعملدرآمد تحت قانون ہذا کو منضبط کیا جائیگا اور محبس کے مہتمم یا دوسرے عہدہ دار یا وہ عہدہ دار جس کی زیر حراست مرافع ہو۔ یا دوسرے عہدہ دار واشخاص ان قواعد کی پابندی جہاں تک

یہ قواعد ان عہدہ داران و اشخاص پر موثر ہوں گے۔ اور عدالت مرافعۂ فوجداری کے حکم سے ان قواعد کی پابندی کرائی جائے گی۔

(۲) مذکورہ بالا کمیٹی۔ صدر نشین کو ازرہ نشین مقرر کردہ سکریٹری آف اسٹیٹ ہوم ڈپارٹمنٹ کے برسرعہدہ مستقل سکریٹری آف اسٹیٹ رجسٹرار عدالت مرافعۂ فوجداری۔ کلارک عدالت میقاتی۔ ایک کلارک آف دی پیس مقرر کردہ بیرمجلس۔ ایک سالیسیٹر مقرر کردہ برسرعہدہ صدر نشین لا سوسائٹی۔ اور ایک بیرسٹر مقرر کردہ جنرل کونسل آف بار۔ ارکان پر مشمول ہوگی۔ اور ان کی مدت کینیت وہی ہوگی۔ جو ان کے حکم تقرر میں معین کی گئی ہو۔

(۳) ہر قاعدہ جو قانون ہذا کے تحت بنایا جائے گا۔ پارلیمنٹ کے ہر ایوان میں فوراً پیش کیا جائے گا۔ اور اس طرح پیش کیے جانے کے تیس دن بعد اگر دونوں ایوان ہائے پارلیمنٹ ہز مجسٹی کی خدمت میں معروضہ داخل کریں تو ہز مجسٹی ان کونسل اس قاعدے کو منسوخ کر سکینگے جس کے ساتھ ہی وہ کالعدم متصور ہوگا۔ لیکن منسوخی کے قبل اس کے تحت جو کچھ کیا گیا ہو اس کے صحت وجواز پر موثر نہ ہوگا۔

ضمیماتی احکام

صفہ ۶۲۰

دفعہ (۱۹): قانون ہذا کا کوئی حکم امتیاز ترحم پر موثر نہیں ہوگا۔ لیکن جب کوئی درخواست ہز مجسٹی کے امتیاز ترحم کے استعمال کے لیے کسی ایسے شخص کے مجرم قرار دیئے جانے پر دی جائے۔ جس کو چالان کیا گیا تھا۔ یا سزائے موت کے سوائے کوئی اور سزا دی گئی تھی۔ تو سکریٹری آف اسٹیٹ ایسی درخواست پر غور کرنے کے بعد اگر مناسب سمجھے تو۔ یا تو

امتیازی حق ترحم

(الف) کل مقدمے کو عدالت مرافعۂ فوجداری کے پاس بھیجدے گا۔ اور عدالت موصوفہ اسی طرح اس کی سماعت وفیصلہ کرے گی جس طرح کہ وہ

مرافع مجرم کی سماعت کرتی ہے۔ یا

(ب) یا اگر تصفیۂ درخواست کے لیے اس کو مقدمے کے کسی سوال کے متعلق عدالت مرافعۂ فوجداری کی مدد کی ضرورت ہو تو وہ اس سوال کو اس کے سپرد کرے گا۔ اور وہ اس پر غور کر کے اپنی رائے عزیز موصوف کے پاس بھیجدے گی۔

دفعہ (۲۰)۔ (۱) حکمنامۂ غلطی۔ و فوجداری مقدمات میں از سر نو سماعت یا اس کی اجازت کے لیے درخواستوں کا طریقہ اور عدالت عالیہ کے ان کے متعلق اختیارات کو ذریعۂ ہذا موقوف کیا جاتا ہے۔

(۲) فوجداری اطلاعات پر مجرم قرار دے جانے کا رونر کی تحقیقات اور قانونِ بدمعاشان (Vagrancy Act) سنہ۱۸۲۴ء کے تحت کسی شخص کو ناقابل اصلاح بدمعاش قرار دئے جانے کی صورتوں میں یہ قانون اسی طرح متعلق ہوگا۔ جس طرح کہ وہ چالانات کی بنا پر سزا دیے جانے پر متعلق ہوتا ہے لیکن کسی امیر یا امیر زادی یا کسی اور شخص کے جو امتیازاتِ عدالت کا ادعا کرتا ہو کسی ایسے جرم کی بنا پر چالان یا ان کے متعلق دریافت کئے جانے کی صورت میں جو عدالت میقاتی کے قابل سماعت نہ ہو۔ یہ قانون متعلق نہیں ہوگا۔

(۳)۔ گو کسی اور قانون میں کوئی حکم اس کے خلاف ہو کسی شاہراہ پل۔ یا قابل کشتی رانی دریا میں مزاحمت پیدا کرنے یا اس کی تعمیر نہ کرنے کی بنا پر قانون عمومی کی رو سے چالان کئے جانے۔ اور اس کی سماعت کسی بھی عدالت میں ہونے پر متصور ہوگا کہ حکم سزا عدالت میقاتی کا ایک دیوانی فیصلہ ہے۔ اور اسی حیثیت سے حق مرافعہ کو حاصل ہوگا۔ لیکن قانون ہذا کے تحت کوئی حق مرافعہ نہیں حاصل ہوگا۔

(۴)۔ فوجداری مقدمات کے سوالات قانونی سے متعلق

قانون مقدماتِ تاج کے تحت تمام اختیار سماعت و اقتدار جو دفعہ ۴ قانون محکمۂ جات عدالتی کی رو سے عدالت عالیہ کے ججوں کو منتقل کیا گیا ہے۔ قانون ہذا کے تحت عدالت مرافعۂ فوجداری کو حاصل ہو جائیگا اور کسی ایسی صورت میں جب کہ کوئی شخص مجرم قرار دئے جانے پر قانون ہذا کے تحت اپنے حکم سزا کے خلاف کسی ایسی وجہ پہ مرافعہ کرے جو صرف سوال قانونی پر مشمول ہو تو عدالت مرافعۂ فوجداری مناسب سمجھے تو فیصلہ کر سکتی ہے کہ مقدمے کو لکھ بھیجنے کے ضابطہ محکمۂ قانون مقدمات تاج۔ کی پابندی کی جائے۔ اور حکم دے سکتی ہے کہ قانون مذکورہ کے تحت مقدمہ اسی طرح لکھ کر بھیجا جائے گویا کوئی سوال قانونی محفوظ کیا گیا ہے۔

ملا ۶۲

دفعہ ۲۱: اس قانون میں سوائے اس کے کہ تقاضائے متن دوسرا ہو۔ "مرافع" سے مراد وہ شخص ہے جو مجرم قرار دیا گیا ہو اور جو قانون ہذا کے تحت مرافعہ کرنا چاہتا ہو۔ اور "حکم سزا" میں عدالت کا کوئی ایسا حکم بھی شامل ہوگا جو مجرم قرار یافتہ شخص یا اس کی زوجہ و طفل کے متعلق دیا گیا ہو۔ نیز مجرم قرار یافتہ شخص کے اخراج کے متعلق عدالت کی کوئی سفارش بھی اس میں شامل ہوگی۔ اور عدالت مرافعۂ فوجداری کے حکم سزا صادر کرنے کے اختیار میں مذکورۂ بالا حکم یا سفارش کرنے کا اختیار بھی داخل ہوگا۔ اور ایسی سفارش جو عدالت مرافعۂ فوجداری کرے۔ اس کا دفعہ (۳)۔ قانون اجانب سنہ ۱۹۰۵ء کے اغراض کے لیے وہی اثر ہوگا جو مجرم قرار دینے والی عدالت کے صداقت نامے و سفارش کا ہوتا ہے۔

تعریفات

۵ ایڈورڈ ہفتم باب ۱۲

دفعہ ۲۲۔ منسلکہ جدول میں جن قوانین کا ذکر ہے وہ ذریعۂ ہذا اس حد تک منسوخ کئے جاتے ہیں جس کا ذکر جدول کے خانہ نمبر (۳) میں ہے۔

دفعہ ۲۳۔ (۱) یہ قانون "قانون مرافعۂ فوجداری سنہ ۱۹۰۱ء" کے نام سے

عنوان، وسعت، معیاد و اطلاق

موسوم ہوگا ۔

(۲) وہ اسکاٹ لینڈ اور آئرستان میں بھی نافذ ہوگا ۔

(۳) اس کا اطلاق ان اشخاص پر ہوگا جو ۱۸ اپریل سنہ ۱۹۰۸ء کے بعد مجرم قرار دئے گئے ہوں ۔ اور وہ مرافعات سے متعلق ان اشخاص کے حقوق پر موثر نہیں ہوگا جو اس تاریخ سے پہلے مجرم قرار دئے گئے ہوں ۔

فہرست قوانین منسوخ شدہ

سنہ جلوس و باب	مختصر عنوان	حد تنسیخ
۷ و ۸ ولیم سوم باب ۳	قانون بغاوت ۱۶۹۵ء	دفعہ ۹ میں عبارت ذیل "لیکن باوجود اس کے" سے آخر دفعہ تک
۱۱ و ۱۲ وکٹوریا باب ۱۲	قانون متعلقات تاج ۱۸۴۸ء	دفعات ۳ و ۵ ۔
۳۸ و ۳۹ " " " ۷۷	قانون محکمہ جات عدالت ۱۸۷۵ء	دفعہ ۱۹ کی عبارت ذیل "محفوظ کردہ متعلقات تاج کے عملدرآمد و ضابطہ کے شمول کے ساتھ"
۴۴ و ۴۵ وکٹوریا باب ۶۸	" " " ۱۸۸۱ء	دفعہ ۱۵ ۔

صفحہ ۲۳
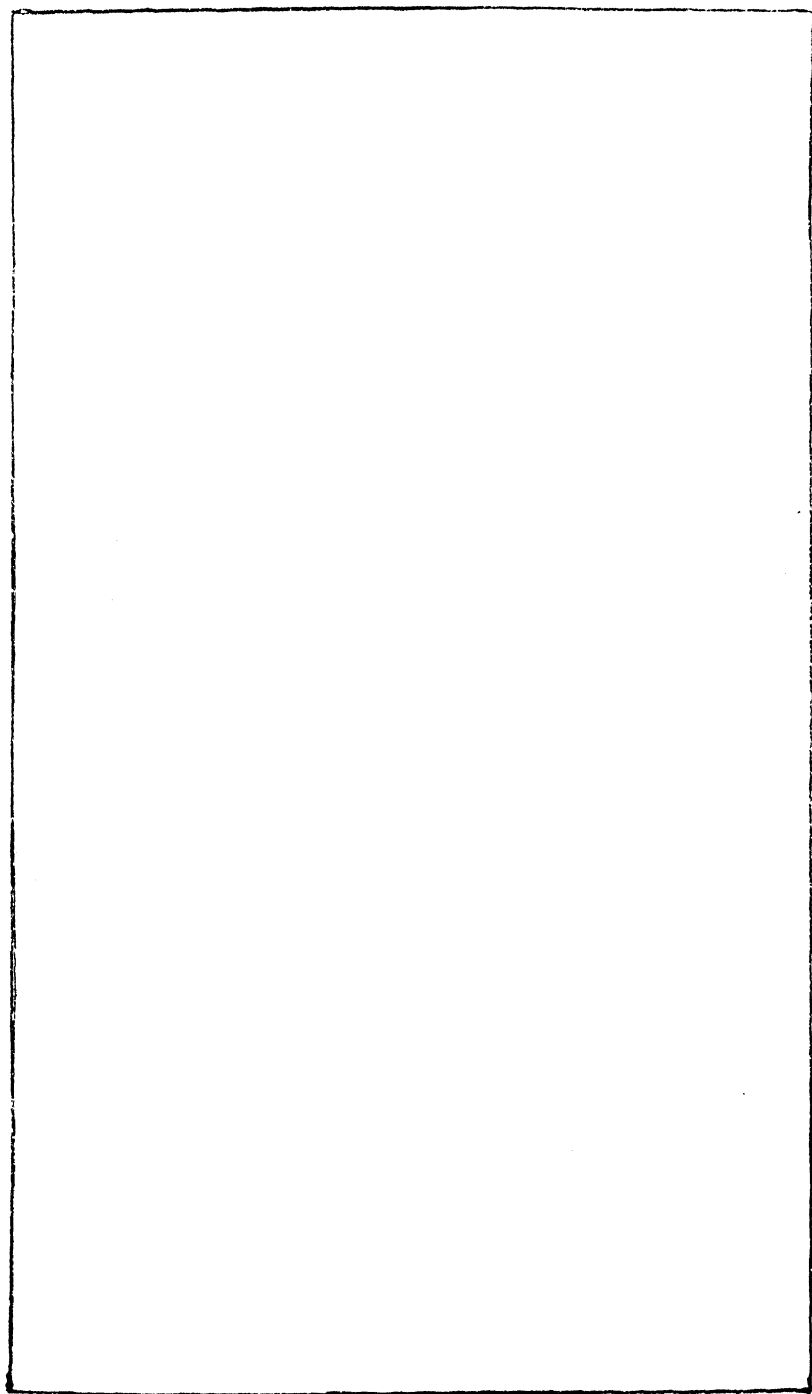
(اشاریے میں کتاب ہذا کے انگریزی صفحات کا حوالہ دیا گیا ہے۔ دفعات کا نہیں۔ ہر باب کی ابتدا میں فہرست مضامین دی گئی ہے۔ اور کتاب کی ابتدا میں ایک عام فہرست مضامین۔ ان دونوں فہرستوں کو اکثر فایدے کے ساتھ دیکھا جا سکتا ہے)۔

ABANDONMENT (دست برداری) حق آسایش سے دست برداری کا کب قیاس کیا جائے گا ......۳۳۵۔

ABDUCTION : (بھگالے جانا۔ فریب یا زبردستی سے)۔

بھگالے جانے کے مقدمات میں اناث مستغیثین ہیں گواہی دینے کی قابلیت ہوتی ہے چاہے ملزم سے ان کا نکاح ہوا ہو ......۱۶۶۔

ABSCONDING : (روپوش ہو جانا)۔

روپوش ہو جانے سے قیاس جرم ۲۸۹ تا ۲۹۲ دیکھئے Flight from Justice (انصاف سے فراری)۔

ABSENCE (غیر حاضری)۔

سات سال کی غیر حاضری سے قیاس موت۔ ۳۴۸ تا ۳۵۱۔ دیکھئے Death (موت)۔

غیر حاضر گواہ کی شہادت کب قابل ادخال ہوتی ہے۔ ۸۹ تا ۹۱۔

ACCIDENT: (حادثہ)۔

حادثہ کب مادی شہادت سے متعلق ایک مفروضہ ہوتا ہے۔ ۲۰۲۔

ACCOMPLICES (شرکائے جرم) دیکھئے Approvers (سرکاری گواہ) Corroboration ۔ تائید ۔ تائیدی شہادت)۔
شرکائے جرم کی شہادت قابل ادخال ہوتی ہے۔ ۱۶۱ تا ۱۶۲ ۔
جج کو مشورہ دینا چاہیئے کہ جوری کو صرف شرکائے جرم کی شہادت پر سزا نہیں دینی چاہیئے۔ ۱۶۳۔

ACCUSATION: (الزام ۔ الزام لگانا)۔
کسی خط میں اگر ناشائستہ حرکت کا الزام لگایا جائے تو جواب نہ دینے سے قیاس جرم نہیں کیا جاتا ہے ۵۹۲۔

ACCUSED PERSONS: (ملزم اشخاص)۔
قدیم قانون کے تحت گواہی دینے کے قابل نہیں ہوتے تھے۔ ۵۳۵۔
کمیشن مجموعۂ تعزیرات کی ان کے متعلق سفارش۔ ۵۳۷۔
قانون شہادت فوجداری ۱۸۹۸ء کی رو سے ان کی ناقابلیت کو دور کر دینا۔ ۵۳۸۔
۱۸۹۸ء سے پہلے کے ۲۸ خاص قوانین کی فہرست۔ ۵۳۵-۵۳۶ (نوٹ ۳)
برطانوی نوآبادیات میں اس ناقابلیت کا دور کیا جانا۔ ۵۳۸ (نوٹ ۵)
ملزم اشخاص معصوم تصور کئے جاتے ہیں۔ ۲۹۴ تا ۲۹۷-۳۰۶ تا ۳۰۷ دیکھئے Innocence (معصومی)۔
ان کے غیر حلفی بیانات جو بطور جواب دہی کئے جائیں شہادت میں قبول کئے جاتے ہیں۔ ۵۴۰-۵۵۸۔
قانون روما (سول لا) میں ان پر عدالتی احتساب کا کیا جانا۔ ۴۷۷۔
لیکن انگریزی قانون میں ایسا نہ ہونا۔ ۴۷۷۔
ایسے احتساب کے مالہ وما علیہ دلائل۔ ۴۷۹ تا ۴۸۱

ACQUIESCENCE- رضامندی بذریعۂ عمل)۔ دیکھئے Admissions (اقبالات
خطوط یا بیانات پر اعتراض نہ کرنے یا ان کا جواب نہ دینے سے کب رضامندی کا قیاس کیا جاتا ہے۔ ۴۵۴ تا ۴۵۵ ۔ ۵۳۲ ۔ ۵۹۲ ۔

ACQUITAL : (برأت)۔
ثبوت سزا یا برأت کا طریقہ۔ ۲۱۴۔
۶۲۴ ACTING IN ACAPACITY (کسی حیثیت سے کام کرنا)۔
اس طرح کام کرنے کی حقیت کی شہادت ہوتا ہے۔ ۳۱۲۔
سرکاری عہدہ داروں کی صورت میں ۳۱۳۔ ۳۱۴۔
اس قاعدے کا اصول ۳۱۵۔
لیکن خانگی اشخاص کی صورت میں شہادت نہیں ہوتا ہے۔ ۳۱۴۔
عدالتی افعال کے متعلق محدود استعمال۔ ۳۱۵۔ تا ۳۱۶۔
ACTION : (مقدمہ)۔
سماعت مقدمہ سے پہلے شہادت کے متعلق ضابطہ ۵۴۶۔ ۵۵۰۔
سماعت مقدمہ کے وقت ضابطہ ۵۵۱ تا ۵۷۰۔
گواہ (مقدمہ) پر توہین زبانی کے لیے نالش نہیں کی جا سکتی۔ (سیمان بنام سیدر کلفٹ) ۱۲۲۔ ۵۸۶۔
ACT OF PARLIAMENT: قانون موضوعہ پارلیمنٹ۔
شہادت سے متعلق اہم قوانین کی فہرست۔ ۱۰۶ تا ۱۱۰۔
شاہی منظوری کے بعد نافذ ہوتے ہیں۔ ۲۹۸۔
۱۷۹۳ء سے پہلے شاہی منظوری اجلاس پارلیمنٹ کے روز اول سے شمار ہوتی تھی۔ ۲۹۸۔ (نوٹ بی)۔
تاریخ نفاذ بعض وقت ملتوی کی جاتی ہے۔ ۲۹۸۔
ان کا نفاذ شاہی منظوری کی اشاعت سے ہوتا ہے۔ ۲۹۹۔
یہ سابق میں بذریعۂ فرمان نافذ ہوتے تھے۔ ۲۹۹۔
بار ثبوت بعض وقت مدعی علیہ پر عاید کیا جاتا ہے۔ ۲۵۴۔
تمام قوانین موضوعہ کی اطلاع اب عدالتوں کو از خود ہوتی ہے۔ ۲۹۹۔ (نوٹ سی)۔
لیکن عام قوانین موضوعہ کے مضامین کو اغذات پارلیمنٹ سے بھی

ثابت کئے جاسکتے ہیں۔ ۲۹۹۔
اور مقامی و شخصی قوانین موضوعہ کو نقل مطبع شاہی سے ۲۹۹۔
اختیار کردہ قوانین موضوعہ۔ اختیار کرنے کا واقعہ کس طرح ثابت کیا جاتا ہے۔ ۳۰۰۔
قوانین موضوعہ سے لاعلمی۔ ان کی خلاف ورزی پر عذر متصور نہیں ہوتا ہے۔ ۲۹۸۔
یہ قاعدہ اشخاص ملک غیر یا اجنبیوں پر بھی اطلاق دیا جاتا ہے۔
ACTS (افعال)۔
افعال کے قدرتی نتائج کے متعلق قیاس ہوتا ہے کہ وہ ارادی تھے۔ ۲۷۲۔
جواز افعال کا قیاس پسندیدہ ہے۔ ۳۱۲ تا ۳۱۸۔
ACTUS NON FACIT REUM NISI MENS SIT REA فعل جرم نہیں ہوتا جب تک نیت بھی مجرمانہ نہ ہو۔ ۳۰۸۔
ADMISSIBILITY OF EVIDENCE: شہادت کا قابل ادخال ہونا۔
اس میں اور وقعت شہادت میں فرق۔ ۶۶۔
یہ امر قانونی ہے۔ ۶۶۔
وقعت شہادت امر واقعاتی ہے۔ ۶۶۔
عام اصول ـــــ بہترین شہادت پیش ہونی چاہیے۔ ۶۶۔ ۷۶ تا ۷۹
دیکھیے Best Evidence (بہترین شہادت)۔
ADMISSIONS (اقبالات ـــــ دیکھو Self-regarding Evidence (اپنے سے متعلق شہادت) نیز Confessions (اقبالات فوجداری)
اقبالات قبل سماعت مقدمہ۔ ۵۴۶ تا ۵۵۰۔
دستاویزات کا اقبال کرنے کے لیے اطلاع ۵۴۹ تا ۵۵۰۔
دستاویزات پیش کرنے کے لیے اطلاع ۴۰۰۔
تحریر۔ علامات یا خاموشی سے اقبالات۔ ۵۴۴ تا ۵۵۴۔

اقبالات مضامین تحریر سلاٹری بنام پولی (Slatterie v. Pooley)
۵۵۶-۵۵۹-۵۹۲-
نیند میں جو اقبال کئے جائیں قابل ادخال شہادت نہیں ہوتے ہیں
-۴۶۰
خاموشی یا عمل کے ذریعے سے۔ ۴۵۴- ۵۳۲-
ایسے خطوط کا جواب نہ دینا جن میں کسی ناشایستہ حرکت کا الزام لگایا گیا ہو۔ کہاں تک اقبال تصور ہو سکتا ہے ۵۳۲-۵۹۲-
اقبال زوجہ شریک مدعی علیہ کے خلاف شہادت نہیں ۴۸۶-
اقبال سے متعلق ہدایتی مقدمات ۵۹۲-
اقبال خود فریق کرسکتا ہے۔ یا اس کے پیشرو ان حقیت یا اس کے کارندے۔ ۴۶۱-

۶۲۵ ADULTERY : (زنا یا زناکاری)۔
جب زن و مرد ایک ہی مکان میں رہتے ہوں تو زناکاری کے جاری رہنے کا قیاس ہوتا ہے۔ ۳۴۶-
زناکاری کی وجہ سے فوجداری کارروائیوں میں فریقین گواہی دینے کے قابل ہوتے ہیں۔ ۱۶۸- ۱۶۹-
ان کی زوجہ و شوہر بھی گواہی دینے کے قابل ہوتے ہیں۔ ۱۶۹-
کلیسائی قانون میں محض اقبال فوجداری سے ثابت نہیں کی جاسکتی
-۴۸۵
متن دفعہ کلیسائے انگلستان ۴۸۵-
اقبال زنا کے الفاظ کی غلط تعبیر۔ ۴۹۰-
فوجداری اقبال زوجہ شریک مدعی علیہ کے خلاف شہادت نہیں
-۴۸۶
گو وہ اس کے خلاف شہادت ہوتا ہے۔ ۴۸۵-۴۸۶-
اعتبار سے متعلق جرح میں گواہ کو ارتکاب زنا سے متعلق جواب

دینے پر مجبور کیا جا سکتا ہے - ۱۲۲ -
ثبوت زنا کے لیے اسلام میں چار مرد گواہ ضروری ہیں - ۵۷ تا ۵۸ -
ADVERSE WITNESS: مخالف گواہ -
خود فریق کا گواہ کب مخالف تصور کیا جا سکتا ہے - ۵۶۶ - ۵۶۸ -
اس کے متعلق جج کی صوابدید ۵۶۸ -
ADVOCATE : (اڈووکیٹ) -
کس حد تک قابل گواہ ہوتا ہے - ۱۷۵ - ۱۷۷ - دیکھیے Counsel
(کونسل) -
AFFECTION FOR OTHERS. دوسروں سے محبت -
دوسروں سے محبت ہونا گواہوں میں طرفداری کا اکثر ماخذ
ہوتا ہے - ۱۸۲ -
AFFIDAVITS (حلف ناجات) -
عدالت چانسری میں شہادت بذریعۂ حلف ناجات کی تاریخ
- ۱۰۲ -
حلف ناجات ان واقعات تک محدود ہوتے ہیں جن کا مظہر
کو علم ہوتا ہے - ۴۲۷ -
اس سے درمیانی درخواستیں مستثنیٰ ہیں - ۴۲۷ -
اطلاق سختی سے کیا جاتا ہے - ۴۲۰ -
حلف ناجات کے ذریعے سے خاص واقعات کا ثبوت ۹۰ -
سماعت مقدمہ پر حلف ناجات کب پڑھے جا سکتے ہیں - ۹۰ -
AFFILIATION, ORDER OF : حکمنامہ متعلق ولایت -
اس سے متعلق درخواست کی صورت میں تائیدی شہادت
ضروری ہوتی ہے - ۵۳۱ تا ۵۳۲ -
AFFIRMATION. اقرار صالح - دیکھیے Oaths (حلف) -
حلف کے بجائے اقرار صالح کی کب اجازت دی جاتی ہے - ۱۵۶ تا ۱۵۹ -

جب حلف اٹھانے پر اعتراض یہ ہو کہ ضمیر اس کی اجازت نہیں دیتا ہے۔ ۱۵۶ تا ۱۵۹۔

ایسا اعتراض سپریٹیسٹ موریوں یا کویکر (Separatist, Moravian, Quaker) کرتے ہیں۔ ۱۵۶۔

جب حلف قابل پابندی نہیں ہوتا ہے۔ ۱۵۷۔

جج کو اس کا اطمینان ہونا چاہیے۔ ۱۵۷۔

قانون شہادت ۱۸۶۹ء ...... ۱۵۷۔

قانون حلف ۱۸۸۸ء ...... ۱۵۸۔

AFFIRMATIVE مثبت۔

مثبت واقعات یا قضیوں کا بار ثبوت اس فریق پر ہوتا ہے جو ان کو بیان کرتا ہے۔ ۲۴۸۔ دیکھیے Burden of Proof بار ثبوت۔

AGE OF WITNESS: گواہ کی عمر۔ دیکھو Children (اطفال)۔

بچوں کی شہادت کس حد تک قابل ادخال ہوتی ہے۔ ۱۳۸۔ ۱۴۷۔

AGENT کارندہ۔

کارندۂ مجاز کے اقبالات مالک کے خلاف شہادت ہوتے ہیں۔ ۶۱۴۔

AGREEMENT: اقرار۔ دیکھیے Contract (معاہدہ) اور Consent رضامندی

کن اقسام کے اقرارات کو دستخطی تحریر میں ہونا چاہیے ۴۷۔ ۴۸۔

کس حد تک قواعد شہادت میں تخفیف کی جا سکتی ہے۔ ۸۴۔

ALIBE (عذر عدم موجودگی)۔

قاتل کا خود اپنے عذر عدم موجودگی کی تائید کرنے سے قاصر رہنا۔ ۵۴۲

ALLEGANS CONTRARIA NON EST AUDIENDUS جو شخص متضاد بیانات کرتا ہے اس کی شنوائی نہیں ہوتی۔ ۶۲۶

اس اصول متعارفہ کا قانون عمومی میں اطلاق۔ دیکھیے۔ Estoppel

امر مانع تقریر مخالف۔
ALLEGANS SAUM TURPITUDINEM NON EST UDIENDUS.
جو شخص خود اپنے فعل ناجائز کو بیان کرے اس کی شنوائی نہیں ہوتی رومی قانون کا یہ اصول متعارفہ کہاں تک قانون عمومی تھا۔ ۴۶۰۔
ALMANAC. (تقویم جنتری)۔
تقویم یا جنتری کا شہادت میں حوالہ دیا جا سکتا ہے۔ ۲۳۴۔
ALTERATIONS. (تبدیل ترمیم)۔
عبارت دستاویزات میں تبدیل یا ترمیم کا اثر۔ ۲۱۳۔ دیکھیے Documents دستاویزات۔
وصیت ناموں وغیرہ کی صورت میں تبدیلیوں کے متعلق قیاسات ۲۱۴۔
AMBIQUITY. (ابہام) دیکھیے Documents (دستاویزات)۔
ابہام خفی و ابہام جلی میں فرق۔ ۲۱۱۔
ابہام خفی ہوتا ہے جب کہ خود دستاویز غیر مبہم ہوتی ہے ۲۱۱۔
ابہام جلی ہوتا ہے جب کہ خود دستاویز مبہم ہوتی ہے۔ ۲۱۱۔
مبہم دستاویزات کے متعلق قیاس ہوتا ہے کہ ان کے کوئی ایک جائز معنی ہیں۔
AMENDMENT OR VARIANCES. (تبدیل یا ترمیم)۔
قوانین موضوعہ جو دیوانی مقدمات میں ان کو جائز رکھتے ہیں۔ ۲۵۹
" " جو فوجداری مقدمات میں ان کو جائز رکھتے ہیں۔ ۲۵۹۔
ANCIENT DOCUMENTS. (قدیم دستاویزات)۔
قدیم دستاویزات کے ثبوت میں خط کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔ ۲۲۱ تا ۲۲۶۔
ANCIENT LIGHTS. (قدیم روشندانیں)۔
ان کے متعلق حق بیس سال کے تمتع کے بعد قطعی ہو جاتا ہے۔ ۳۲۳۔

ANSWER. (جواب)۔
جواب کی طرف کب گواہ کو ایما نہیں کیا جا سکتا ۱۶۱ تا ۱۶۳۔
ANTIQUARIES (علمائے آثار قدیمہ)۔
ان کی شہادت کسی خط کی تاریخ کے متعلق قابل ادخال ہوتی ہے۔ ۳۴۷۔
APPEAL. (مرافعہ)۔ دیکھیے New Trial (از سر نو سماعت)۔
شہادت کی بیجا منظوری یا نامنظوری پر مرافعہ۔ ۷۰ تا ۷۱۔
۲۸۹۔ ۵۶۹ تا ۵۷۰۔
دیوانی مقدمات میں مرافعہ۔ ۷۰ تا ۷۱۔ ۲۸۹۔ ۵۶۹۔
فوجداری مقدمات میں مرافعہ۔ ۷۰ تا ۷۱۔ ۱۱۰۔ ۵۶۹ تا ۵۷۰۔
APPOINTMENTS, OFFICIAL, (سرکاری تقررات)۔
سرکاری حیثیت سے کام کرنا سرکاری طور پر مقرر کیے جانے کی شہادت ہوتا ہے۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔
APPROVERS. (سرکاری گواہ)۔ دیکھیے Accomplies. (شرکائے جرم)
سرکاری گواہوں کی شہادت۔ ۱۶۱ تا ۱۶۳۔
ARBIRATOR. (ثالث) دیکھیے Refree (شخص منحصر علیہ ثالث)۔
دعوی نفاذ فیصلۂ ثالثی میں ثالث کو بطور گواہ طلب کیا جا سکتا ہے۔ ۱۸۰۔
وہ یہ ثابت کر سکتا ہے کہ اس کے سامنے کونسی شہادت دی گئی۔ ۱۸۰۔
لیکن وہ اپنے فیصلۂ ثالثی کے وجوہات بیان نہیں کر سکتا۔ ۱۸۰۔
ATHEISM. (دہریت)۔
یہ پہلے شہادت دینے کی ناقابلیت کی وجہ ہوتی تھی۔ ۱۵۴۔
گواہ کے دہریہ ہونے کی صورت میں اقرار کا نمونہ۔ ۱۵۷ تا ۱۵۸۔
یہ نمونہ اقراری حلف کے لیے نہیں تھا۔ ۱۵۷ تا ۱۵۸۔
مقدمۂ مسٹر براڈلا۔ ۱۵۸۔

قانونِ حلف ۱۸۷۳ء ۱۵۰۔
دہریت بیان قبل مرگ کے قبول کرنے میں کہاں تک مانع ہے
۴۲۷۔

ATTEMPT. (اقدام)۔
کوئی شخص جس پر کسی جرم کا الزام ہو۔ اس جرم کے اقدام کا مرتکب
قرار دیا جا سکتا ہے۔ ۲۵۰۔

ATTENDANCE AT TRIAL (سماعت مقدمہ پر حاضر ہونا)۔ دیکھئے
Trial (سماعت مقدمہ)۔

ATTESLATION. (گواہی حاشیہ)۔
گواہ حاشیہ کا طلب کرنا ضروری نہیں بجز اس کے کہ قانوناً
حاشیے کی گواہی ضروری ہو۔ ۲۰۴ تا ۲۰۵۔
مثلاً وصیت نامے کی صورت میں۔ ۲۰۵۔

ATTORNEY. (اٹرنی)۔ دیکھئے Solicitor. (سالیسیٹر)۔
موکل کی اٹرنی کو اطلاعات امتیازی ہوتے ہیں۔ (یعنی ان کے متعلق
استحقاق ہوتا ہے کہ ان کو شہادت میں فاش نہ کیا جائے) ۴۹۷ تا ۴۹۸۔

AUSTRALIA (آسٹریلیا)۔
آسٹریلیا میں قوانین وضع ہوئے ہیں جن کی رو سے ملزم کی شہادت
قابل ادخال ہوتی ہے۔ ۵۳۰ (نوٹ ای)۔

AUTHORITY.- (اقتدار)۔ دیکھیے Agent. (کارندہ)۔
جو اقبال فوجداری شخص ذی منصب کی ترغیب کی وجہ سے
کئے جائیں ناقابل ادخال شہادت ہوتے ہیں۔ ۴۷۲ تا ۴۷۴۔
دیکھو Confession (اقبال فوجداری)۔

AUTOGRAPH. خود خطی یا خود تحریری
یہ لفظ (حاں) ان دستاویزات کے متعلق استعمال کیا جاتا ہے جو کلیۃً
فریق کے خط میں ہوں ۲۱۷۔

ایسے دستاویزات کو خود تحریری بھی کہتے ہیں۔

BACON LORD. (لارڈ بیکن)۔
لارڈ بیکن کی ابہامات "خفی" و "جلی" پر شرح ۲۱۱۔
ان کا اصول کہ "کوئی قانون دوامی نہیں ہے" ۶۳۔

BADELEY. MR.
"مہر اقبال مذہبی" پیران کے رسالے سے انتخاب۔ ۵۰۴۔

BANKER'S BOOKS: کتب بنکران۔
ان کتابوں کی تصحیح شدہ نقل ان کی بادی النظری شہادت ہوتی ہے۔ ۲۰۹۔ ۴۱۲ تا ۴۱۳۔
قانون شہادت کتب بنکران پر فیصلہ جات ۴۱۲ تا ۴۱۳۔

BARRISTER. (بیرسٹر)۔ دیکھئے Counsel (کونسل)۔
یہ کس حد تک قابل گواہ ہوتے ہیں۔ ۱۷۳۔

BASTARDY: (غیر صحیح النسبی۔ حرامی ہونا)۔
قیاس اس کے خلاف ہوتا ہے۔ ۳۰۹۔
اس کی کارروائیوں میں تائیدی شہادت ضروری ہوتی ہے ۵۳۱ تا ۵۳۲۔
حرامی بچے کو اس کی ماں کے قتل کر ڈالنے کا قدیم قیاس۔ ۳۷۱۔

BECK. MR: مسٹر بک۔
ان کا دو بار سزا پانا۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔
ان کا بلاشبہ معصوم ہونا۔ ۴۴۹۔
ان کے مقدمے کی رپورٹ سے خلاصے ۴۴۹۔ ۴۵۰۔

BEGIN, RIGHT TO. (ابتدا کرنے کا حق) دیکھیے Reply (جواب)۔
اس کو منضبط کرنے والے اصول۔ ۵۵۷ تا ۵۶۰۔

BELIEF. (یقین۔ اعتبار۔ عقیدہ)۔
انسان کی گواہی پر اعتبار کرنے کے مالہ و ماعلیہ دلایل۔ ۱۲۔

مذہبی عقیدے کا فقدان سابق میں ناقابلیت کی وجہ ہوتا تھا ۔
۱۲۷ تا ۱۲۹ ۔ ۱۴۸ تا ۱۵۰ ۔ ۱۵۴ ۔ دیکھئے Atheism (دہریت)۔
کب بجائے حلف اقرار صالح کی اجازت ہے ۔ ۱۵۶ تا ۱۵۷
دیکھیے Oaths (حلف)۔
گواہ کے عقیدے کے متعلق حلف نامہ مع وجوہات ہونا چاہیے
۴۲۷ تا ۴۲۸ ۔
BENEFIT : (فائدہ ۔ استفادہ)۔
۴۲۸
جائداد کی عطا کی صورت میں استفادے کا قیاس کیا جاتا ہے ۔
۳۰۴ تا ۳۰۵ ۔
فائدے کے قبول کرنے کی رضامندی کا قیاس کیا جاتا ہے۔ ۳۰۵
BEST EVIDENCE (بہترین شہادت)۔
بہترین شہادت دی جانی چاہیئے ۔ ۶۶ ۔ ۶۷ تا ۹۷ ۔
مضامین معاہدہ کو خود دستاویز پیش کر کے ثابت کرنا چاہیئے
۳۹۹ ۔ ۴۰۴ ۔
دستاویز گم ہوگئی ہو تو منقولی شہادت کے ذریعے سے ثابت
کرنا چاہیئے ۔ ۴۰۴ ۔
(یعنی) پہلے دستاویز کی تلاش کو ثابت کر دینے کے بعد ۔
۴۰۴ تا ۴۰۶ ۔
مقدمہ گادرکول بنام میال (Gather Cole v. Miall) ۴۰۴ ۔
BIAS. : (تعصب طرفداری)۔
طرفداری یا تعصب گواہ کے اعتبار کو متاثر کرتا ہے ۔ ۱۸۱ تا ۱۸۲
دیکھئے Interest (مفاد ۔ ذاتی غرض)۔
دوسروں سے محبت طرفداری کی ایک وجہ ہوتی ہے ۔ ۱۸۳ ۔
BIBLE. : (انجیل)۔
خاندانی انجیل شجرۂ نسب کی شہادت ہوتی ہے ۴۲۲ ۔

گواہ کا انجیل کو بوسہ دینا یا چومنا - ۱۵۱ - دیکھئے Kissing the Book (انجیل کو چومنا)۔

BIGAMY, PROSECUTION FOR (بگمی، دو زوجی کے چالانات)۔
ان چالانات میں شوہر یا زوجہ ثانی قابل گواہ ہوتے ہیں - ۱۶۶ -
شوہر یا زوجۂ اول کی سابقہ ناقابلیت - ۱۶۵ تا ۱۶۶ -
زوج اول اب گواہی دینے کے قابل ہوتا ہے - ۱۶۶ -
سات سال کی غیر حاضری سے جرم دو زوجی عاید نہیں ہوتا ہے - ۳۴۹ -
اسی طرح اگر زوج اول کے مرنے کے یقین کی بنا پر سات سال کے اندر ہی شادی کی جائے ۳۴۹ -
مقدمۂ ملکہ بنام ٹولسن (Req. v. Tolson) ۳۴۹ (نوٹ ۵)۔
تسلسل زندگی و معصومی کے متضاد قیاسات -
مقدمۂ ملکہ بنام ولشیر (Req. v. Willshire) ۲۹۷ -

BIRTH : (پیدائش)۔
سنے سنائے بیانات تاریخ پیدائش ثابت کرنے کب قابل ادخال ہوتے ہیں - ۲۱۴ تا ۲۲۴ -
مقام پیدائش مقام توطن ہوتا ہے - ۳۶۰ -
اس وقت تک جب تک کہ کوئی دوسرا مقام مقام توطن ظاہر نہ کیا جائے - ۳۶۰ -
رجسٹر پیدائش - واقعہ و تاریخ پیدائش کی شہادت ہوتا ہے - ۱۰۴ تا ۱۰۵ -

BLOOD : (خون)۔
خون کے دھبوں سے غلط نتائج - ۱۹۰ - ۱۹۴ -

BODY : (نعش) دیکھئے Corpus Delicti نفس جرم -
قتل کا مجرم قرار دینے کے لیے نعش کا ملنا ضروری ہے - ۳۷۴ -

BOND. : (تمسک)
تمسک کی بنا پر دعوے میں بدل کے ناجائز ہونے کا عذر کیا جا سکتا ہے۔ ۴۶۸۔
KISSING THE BOOK.: (انجیل کو بوسہ دینا)۔
اس کی ابتدا اور عملدرآمد ۱۵۱ دیکھیے Kissing the Books (انجیل کو بوسہ دینا)۔
BOOK : (کتب) : دیکھیے Public Documents (سرکاری دستاویزات)
اندراجات کتب بنکران کا طریق ثبوت ۱۰۹۔ ۴۱۲ تا ۴۱۳۔
کتب تاجران حافظے کو تازہ کرنے قابل ادخال ہوتے ہیں۔ ۴۲۵۔
متوفی پادری کے کتب قایم مقام کے لیے شہادت ہوتے ہیں (یعنی وہ ان کو شہادت میں پیش کر سکتا ہے مترجم) ۴۲۶۔
BOUNDARY. : (حد ۔ سرحد)۔
سنی سنائی شہادت ضلع یا کلیسائی حلقے کے حدود کے متعلق کب قابل ادخال ہوتی ہے۔ ۴۲۰۔
BOX. WITNESS : (کٹہرہ ۔ خانۂ شہادت)۔
شخص ملزم کی شہادت کٹہرے سے دی جائے گی۔ ۵۰۴۔
BRADLAUGH MR. M.P. (مسٹر براڈلا ۔ رکن پارلیمنٹ)۔ ۶۲۹
ان کا دارالعوام سے مناقشہ ۔ ۱۵۰۔
اس کا تصفیہ قانون حلف ۱۸۸۸ء کے ذریعے سے کیا گیا ۱۵۰۔
BREACH OF PROMISE OF MARRIAGE: (خلاف ورزی اقرار نکاح)
اس کی نالشات میں ضروری نہیں کہ اقرار تحریری ہو ۔ ۴۸ تا ۴۹۔
دیکھیے Marriage, Promise of (اقرار نکاح)۔
ان میں فریقین قابل گواہ ہوتے ہیں ۱۶۸۔
مدعی کی گواہی کی تائید دوسری شہادت سے ہونی ضروری ہے ۵۲۲

BROWN, DAVID PAUL,
اظہار گواہان کے متعلق ان کے "زرین اصول"۔ ۵۸۱ تا ۵۸۴۔
BURDEN OF PROOF, OR ONUS PROBANDI, (بار ثبوت یا ثابت کرنے کا بار)
بار ثبوت کو منضبط کرنے والے قدرتی اصول۔ ۲۴۵۔
"بار ثبوت مدعی پر ہوتا ہے" ۲۴۶۔
ایسے ہی متعدد دوسرے اصول۔ ۲۴۶ تا ۲۴۷۔
بار ثبوت متعین کرنے کا معیار۔ ۲۴۸ تا ۲۵۱۔
بار ثبوت اس فریق پر ہوتا ہے جو مثبت امر بیان کرتا ہے۔ ۲۴۸۔
اس اصول کا مغالطہ کہ منفی امور ثابت نہیں کیے جا سکتے۔ ۲۴۹۔
منفی اور منفی بیان میں فرق۔ ۲۵۰۔
بار ثبوت حقیقی مثبت بیان کے لحاظ سے نہ کہ ظاہرا مثبت بیان سے متعین ہوتا ہے۔ ۲۵۰ تا ۲۵۱۔
بار ثبوت معلومات کے خاص وسایل رکھنے والے فریق پر عائد ہوتا ہے۔ ۲۵۲ تا ۲۵۴۔
بعض وقت فریقین پر بذریعۂ قانون موضوعہ عاید کیا جاتا ہے۔ ۲۵۴
مثلاً قوانین تحقیقات سرسری میں ۲۵۴۔
BUSINESS: (کاروبار)۔
متوفی اشخاص کے بیانات جو اثنائے کاروبار میں کئے جائیں قابل ادخال شہادت ہوتے ہیں۔ ۴۲۴۔
لیکن اگر وہ مفید ذات ہوں تو قابل ادخال نہیں ہوتے ہیں۔ ۴۲۴۔
اور ان بیانات کا زمانہ کاروبار کے ہمعصر ہونا ضروری ہے ۴۲۴۔
سرکاری دفاتر کے طریق کاروبار سے قیاس ۳۴۴۔
خانگی دفاتر کے طریق کاروبار سے قیاس ۳۴۵۔
رازہائے کاروبار کے فاش نہ کئے جانے کا استحقاق نہیں ہوتا ہے۔ ۵۰۷۔

BY-LAWS. (قواعد - ذیلی قواعد)۔
ان کا طریق نفاذ - ۲۹۹۔
CALIGULA. : (کالیگولا)۔
اس نے قوانین کو چھوٹے حروف میں لکھ کر بلند مناروں پر لٹکایا تھا تاکہ لوگوں کو دام میں لاسکے - ۲۹۹۔
CAMERA. : (جج کا چیمبر)۔
چیمبر میں مقدمات کی سماعت کی کب اجازت ہے - ۹۲۔
CANADA. : (کنیڈا)۔
ملزم کی شہادت کو قابل ادخال کرنے ۱۸۹۳ء کا قانون وضع ہوا۔
CANCELLATION, : (قلم زد کرنا)۔
قلم زد کرنا تنسیخ دستاویز کی بادی النظری شہادت ہے - ۳۴۳۔
CANON LAW. : (قانون کلیسا)۔
قابلیت گواہان کے متعلق قانون کلیسا کے قواعد - ۵۴۵۔
تعداد ذرائع ثبوت جو قانون کلیسا کی رو سے ضروری تھی - ۵۶-۵۷
قانون کلیسا میں زنا محض اقبال سے ثابت نہیں ہوتا تھا (قاعدہ ۱۰۵) - ۵۸۴۔
قانون کلیسا کے تحت اس پادری کا استحقاق جو اقبال مذہبی سنتا ہے (قاعدہ ۱۱۳) ۵۰۱ تا ۵۰۳۔
قانون کلیسا میں اذیت رسانی کا عملدرآمد - ۴۷۴ تا ۴۷۸۔
CARRIERS. (باربرداران)۔ ۶۳۰
ان سے متعلق قیاس - ۳۶۶۔
قانون موضوعہ کی رو سے ذمہ داری سے خلاصی - ۳۶۶ (نوٹ کے)
بیمہ کنندگان اشیا کی حیثیت میں ان کے خلاف قیاسات ۳۶۶۔
قانون موضوعہ کی رو سے ذمہ داری کی تحدید - ۳۶۶ - (کے)۔
CERTAINTY : یقین - دیکھیے Proof (ثبوت)۔

اس کے ابتدائی معنی - ۴ -
اس کے ثانوی معنی ــــ اخلاقی طور پر تعین - ۴ -
دیوانی مقدمات سے زیادہ فوجداری مقدمات میں زیادہ درجے کا یقین ضروری ہوتا ہے - ۴۷۳ تا ۴۷۳ -

CERTIFIED COPIES. (نقول مصدقہ) -
نقول مصدقہ کے ذریعہ سے ثبوت دستاویزات - ۴۱۰ تا ۴۲۴ -

CESTUI QUEVIE معمر لہٗ -
قانون ملکۂ آن کے تحت معمر لہٗ کو پیش کرنے کی ذمہ داری - ۳۵۰ -

CHANCERY, COURT OF: (عدالت چانسری) دیکھئے Equity, (نصفت) -
عدالت چانسری میں مقدمات کا تصفیہ جوری کے بغیر کیا جاتا ہے - ۶۰ -
اس میں زبانی شہادت دیے جانے کا آغاز - ۱۰۲ - دیکھئے Affidavits : (حلف نامہ جات) -

CHANGE,: (تغیر تبدیل حالت) -
تبدیل حالت کے خلاف قیاس ہوتا ہے - ۳۴۵ -
طریق زندگی میں تبدیلی سے جرم کا قیاس ہوسکتا ہے - ۳۸۹ -

CHARACTER, EVIDENCE : (چال چلن کی شہادت) -
فریقین کے چال چلن کی شہادت -
قابل ادخال نہیں ہوتی ہے - ۲۳۶ -
مستثنیات: (۱) جب کہ چال چلن امر تنقیح طلب ہو - ۲۳۷ -
(۲) عصمت زن - ۲۳۷ - ۲۳۸ -
(۳) فوجداری مقدمات - ۲۳۷ - ۲۳۸ -
اس کے متعلق غلط فہمی ہوسکتی ہے - ۲۳۸ -
ملکہ بنام روٹن (Reg.v. Rowton) - ۲۳۹ -

اس مقدمے پر جسٹس اسٹیفن کی تنقید۔ ۲۳۹۔ (نوٹ اے)۔
چال چلن کی شہادت کی تردید کی جاسکتی ہے۔ ۲۳۹۔
برے چال چلن کی عام شہادت پیش کرنے سے ۲۴۰۔
لیکن معمولاً خاص خاص برے افعال کی شہادت نہیں پیش کی جاسکتی۔ ۲۴۰۔
چال چلن کی شہادت دینے والے گواہوں کے ساتھ بہت زیادہ نرمی کی جاتی ہے۔ ۲۴۰۔
چال چلن کی شہادت پر قانون شہادت فوجداری ۱۸۹۸ء کا اثر۔ ۵۳۹۔
گواہوں کے چال چلن کی شہادت ۲۴۱۔
سچ کہنے کے متعلق عام برے چال چلن کی شہادت دی جاسکتی ہے۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔
ان سے ان کے سزایاب ہونے کے متعلق سوال کرنے کی اجازت قانون موضوعہ کی رو سے ہے۔ ۲۴۲۔
کسی جرم کے مجرم قرار دئے جانے کے متعلق خاص سوالات ۲۴۲۔
ان سے انکار کرنے پر مجرم قرار دئے جانے کو ثابت کیا جاسکتا ہے۔ ۲۴۲۔
CHASTITY: (پاک دامنی)۔
پاک دامنی کی تردید کرنے شہادت۔ زنا بالجبر کے مقدمات میں قابل ادخال ہوتی ہے۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔
دوسرے مقدمات میں پاک دامنی کی شہادت۔ ۲۳۸۔
CHILD-BEARING (حمل سے ہونا)۔
حمل سے ہونے کی قابلیت کے متعلق قیاس۔ ۳۰۲ تا ۳۰۴۔
CHILDREN: (اطفال)۔ دیکھئے Parent (ماں یا باپ والدین)۔

BASTARDY (غیر صحیح النسبی) LIGITIMACY (صحیح النسبی)۔
بچے صحیح النسب متصور رہوتے ہیں۔ ۳۰۹۔
قانون اعلان صحیح النسبی۔ ۱۰۵۔
ان کے ارتکاب جرم کی قابلیت کے متعلق قیاس۔ ۳۰۲۔
جب ان کی عمر سات سال سے کم ہو تو نہیں ہوتا ہے۔ ۳۰۲۔
جب عمر سات اور چودہ سال کے مابین ہو تو بعض وقت قیاس ہوتا ہے۔ ۳۰۲۔
والدین جب اولاد کو رقومات دیں تو ہبہ نہ کہ قرض دینے کا قیاس ہوتا ہے۔ ۲۹۲۔
اطفال کے بیان قبل مرگ کب قابل ادخال ہوتے ہیں۔ ۲۲۶، ۲۳۱۔
ان کی گواہی منظور کرنے کے قواعد۔ ۱۳۰ تا ۱۴۷۔
کیا وہ بجائے حلف کے اقرار صالح کر سکتے ہیں۔ ۱۴۵۔
قانون ترمیم قانون تعزیرات ۱۸۸۹ء کے تحت ان کی غیر حلفی شہادت۔ ۱۴۵۔
ایضاً۔ قانون اطفال ۱۹۰۸ء کے تحت۔ ۱۴۵۔
ان کے رجحانات شہادت دینے میں۔ ۱۴۷۔
CHINA, (چین)۔
چین میں جرائم قابل سزائے موت کے متعلق جھوٹے اقبال جرم کئے جاتے ہیں۔ ۴۸۸ (نوٹ بی)۔
بعض وقت اس کی وجہ محبت ہوتی ہے۔ ۴۸۸ (نوٹ ۱۵)۔
چینی گواہوں کو کس طرح حلف دیا جاتا ہے۔ ۱۵۲۔
CIRCUMSTANTIAL EVIDENCE (شہادت قرائن یا قرائنی شہادت)
دیکھئے Relevancy (واقعات کا متعلق ہونا)۔
اس کی تعریف۔ ۲۶۱۔
اس کے تمثیلات ۹۷ تا ۱۰۰۔ ۲۶۲ تا ۲۶۷۔

خطوط جونیس (Junius) سے میکالے کا نمونۂ شہادت ۔ ۲۶۱ (نوٹ ا ے) ۔

CIVIL LAW : (قانون روما ۔ رومی قانون) ۔
قابلیت گواہان کے متعلق اس کے قواعد ۔ ۵۲ ۔
تعداد ذرائع ثبوت کے متعلق اس کا عملدرآمد ۔ ۵۱۶ ۔
اذیت دہی کے متعلق اس کا عملدرآمد ۔ ۴۷۷ ۔
اس میں اقبال جرم کو مبالغہ آمیز وقعت دی جاتی تھی ۔ ۴۷۵ تا ۴۷۶ ۔
الفاظ جو مختلف اقسام کے ثبوت کے لیے اس قانون میں استعمال کئے جاتے تھے ۔ ۶۰ ۔

CLERGYMAN, CONFESSIONS MADE TO. (اقبالات مذہبی جو پادری سے کیے جائیں) ۔
ان اقبالات کا قابل ادخال ہونا ۔ ۴۹۹ تا ۵۰۲ ۔ دیکھیے Priest پادری ۔

Client, : (موکل) ۔
موکل جو اطلاعات سالیسٹر کو دیتا ہے وہ فاش نہیں کئے جا سکتے ۔ ۴۹۷ تا ۴۹۸ ۔

COGNIZANCE JUDICIAL, (وقوف عدالت ۔ یا عدالتی واقفیت) ۔
۲۳۲ تا ۲۴۲ ۔ دیکھیے Judicial Notice (علم عدالت) ۔

COHABITATION, (مل جل کر شل مرد عورت کے رہنا ۔ زناشوئی) ۔
اس سے نکاح کا قیاس ہوتا ہے ۔ ۲۰۹ ۔

COIN, : (سکہ) ۔
جعلی سکے کے قبضے سے بار ثبوت ملزم پر عاید ہو جاتا ہے ۔ ۳۴۸ ۔

COLONIAL LAWS, : (نو آبادیاتی قوانین) ۔
یہ نقول مصدقہ سے ثابت کئے جاتے ہیں ۔ (۱۱۰) ۔
یہ ملزم اشخاص کی شہادت سے قابل ادخال کرتے ہیں ۔ ۵۳۰ (نوٹ ای) ۔

COMMENT ON FAILURE OF ACCUSED TO GIVE :
EVIDENCE, (ملزم کے شہادت دینے سے قاصر رہنے پر تنقید)۔
بہتر ہے کہ منجانب چالان یہ تنقید نہ کی جائے۔ ۵۳۹۔
جج یہ تنقید کر سکتا ہے۔ اور اس کی صوابدید قطعی ہوتی ہے۔ ۵۳۹
COMMISSION TO EXAMINE WITNESSES کمیشن برائے اظہار گواہان۔
اس سے متعلق قوانین موضوعہ۔ ۸۸ تا ۹۰۔
COMMON CALAMITY (مشترک حادثہ)۔
قیاس پسماندگی جب کہ مشترک حادثے سے اموات ہوئی ہوں۔ ۱۵۲۔
قانون روما میں زیادہ قوی شخص کے پسماندگی کا قیاس ہوتا تھا۔ ۱۵۳۔
قانون انگریزی اس کے خلاف ہے۔ (ونگ بنام آنگریف (Wing v. Angrave) ۱۵۳ تا ۱۵۴۔
COMMON CARRIERS : (باربرداران عامہ)۔
ان کی بیمہ کنندوں کی حیثیت کے لحاظ سے قیاس ان کے خلاف ہوتا ہے۔ ۱۹۳ دیکھیے Carriers (باربرداران)۔
COMMORIENTES, (ایک ساتھ مرنے والے) ۱۵۱ تا ۱۵۴۔ دیکھیے Common Calamity (حادثۂ مشترک)۔
COMMUNICATIONS, اطلاعات۔
کن اطلاعات کے متعلق فاش نہ کیے جانے کا استحقاق ہوتا ہے۔
دیکھیے Privileged Communications امتیازی اطلاعات۔
COMPARISON, : (مقابلہ)۔
مقابلے کے ذریعے سے خط کو ثابت کرنا۔ ۲۱۷۔ ۲۲۰ تا ۲۲۸۔ دیکھیے Handwriting خط۔
COMPELLABILITY گواہی دینے پر مجبور کیا جا سکنا۔ ۱۱۳ تا ۱۲۳۔ دیکھیے Witness (گواہ)۔

۶۳۲

COMPETENCY: قابلیت - ۵۲ - ۵۶ - ۶۵ - ۱۲۵ تا ۱۴۵ ۔
COMPLAINT: (استغاثہ۔ شکایت)۔
زنا بالجبر کے مقدمات میں شکایت کرنے کا واقعہ مع تفصیلات
شہادت میں قبول کیا جاتا ہے۔ ملک بنام للیمان (Reg. v. Lillyman)
۴۱۸ - ۴۱۹ - دیکھیے RAPE زنا بالجبر۔
CONDUCT: عمل۔
امر مانع تقریر مخالف بذریعۂ عمل ۴۶۶ تا ۴۶۸ دیکھیے Estoppels
امور مانع تقریر مخالف۔
CONFESSION: اقبال فوجداری۔ اقبال جرم۔
ایسے شخص ثالث کا اقبال جرم جس کا بطور گواہ اظہار نہ لیا گیا ہو۔
بہت بعید (غیر متعلق) ہونے کی وجہ سے ملزم کی جانب سے
شہادت نہیں ہوتا ہے۔ ۹۷ ۔
اقبال جرم اقبال کنندہ کے خلاف شہادت ہوتا ہے۔ ۴۵۵ ۔
اقبال جرم ازخود کیا جانا چاہیے۔ ۴۷۲ ۔
اور مثبت طور پر اس طرح کیا گیا ہے ثابت ہونا چاہیئے ۔
ملکہ بنام تھامپسن (Reg. v. Thompson) ۔ ۴۷۳ ۔
کیا محض اقبال جرم سزا دینے کے لیے کافی ہوتا ہے۔ ۴۷۴ ۔ ۴۷۵ ۔
مکمل و غیر مکمل اقبال جرم ۴۵۵ ۔
رجوع از اقبال جرم۔ یا اقبال جرم کا واپس لینا۔ ۴۵۵ ۔
عبارت اقبال جرم کی غلط تعبیر۔ ۴۹۰ تا ۴۹۱ ۔
حالت خواب کا اقبال جرم ناقابل ادخال ہوتا ہے۔ ۴۶۰ ۔
غلط اقبال جرم۔
بوجہ غلطی ۴۸۲ ۔
بوجہ سیری از زندگی ۴۸۴ ۔
بوجہ خودستائی ۔ ۴۸۶ ۔

دوسروں کو نقصان یا فایدہ پہنچانے کی خواہش کی وجہ سے
۴۸۵ تا ۴۸۸۔
غلط اقبال جرم کو قانوناً قابل سزا قرار دینا چاہیئے ۴۸۷۔
اقبال جرم جو ایذا دہی کے ذریعے سے حاصل کیے جائیں ۴۷۶ تا ۴۷۸۔
اقبال جرم جو محتسبانہ نوعیت کے عدالتی سوالات کے ذریعے سے
حاصل کیے جائیں ۴۷۷۔
زوجہ کا زنا کا اقبال جرم کرنا مدعی علیہ کے خلاف شہادت نہیں
ہوتا ہے ۴۸۶۔ دیکھیے Adultery زنا۔
اقبال جرم جو پادری سے کیے جائیں۔ فاش نہ کیے جانے کا استحقاق
ان سے کہاں تک متعلق ہے۔
ان کے متعلق کلیسائی قانون کا قاعدہ ۱۱۳۔ ۵۰۳۔
CONFIDENTIAL COMMUNICATION اعتمادی اطلاعات۔
ان کے قابل ادخال ہونے کے متعلق قواعد ۴۹۵ تا ۵۰۷۔
دیکھیے Privileged Communications امتیازی اطلاعات۔
CONFLICTING PRESUMPTIONS AND ESTOPPELS
متضاد قیاسات و امور مانع تقریر مخالف۔
متضاد قیاسات ایک دوسرے کو بے اثر کر دیتے ہیں ۲۹۰-۲۹۷
دیکھیے Presumptions قیاسات۔
متضاد امور مانع تقریر مخالف کا بھی یہی اثر ہوتا ہے ۴۶۵۔ دیکھیے
امور مانع تقریر مخالف؛ Estoppels۔
CONFUSION OF MIND: (پریشانی۔ گھبراہٹ)۔
اس سے قیاس جرم پیدا ہوتا ہے۔ ۳۹۳۔
اس کے ایسے وجوہات جو معصومی پر دلالت کرتے ہیں۔
۳۹۳-۳۹۴۔
CONSENT. (رضامندی)۔

قواعد شہادت میں بر بنائے رضامندی کہاں تک تخفیف
کی جا سکتی ہے۔ ۴۸۔

CONSEQUENCES. ۱۳۳ : (نتائج)۔
قیاس ہوتا ہے کہ مرتکب فعل ان کے نتائج کا ارادہ کرتا ہے۔

CONSTABLE. : (کانسٹیبل جوان پولس)۔
اس کے سوالات کے جوابات کہاں تک ملزم کے خلاف
قابل ادخال ہوتے ہیں۔ ۲۷۴ تا ۲۷۴۔

CONSTRUCTION OF DOCUMENTS, (تعبیر دستاویزات) دیکھیے
Interpretation تعبیر۔

CONTINUANCE OF PARTICULAR STATE OF THINGS,
(اشیا کی کسی خاص حالت کا باقی رہنا یا اس کا تسلسل)۔
اس کے متعلق قیاس۔ ۳۴۵۔
مثلاً کارندوں کے اختیارات ۳۴۵۔

CONTRACTS, : (معاہدات)۔
کن اقسام کے معاہدات کا تحریری ہونا ضروری ہے۔ ۴۷ تا ۵۰
خارجی (یا زبانی) شہادت معاہدات میں ترمیم یا ان کی
تردید کرنے نا قابل ادخال ہوتی ہے۔ ۲۱۰۔
فریب یا جبر کی صورتیں مستثنیٰ ہوتی ہیں ۲۱۱۔
تجارتی رواجات کی شہادت توضیحاً قابل ادخال ہوتی
ہے۔ ۲۱۲۔ ۲۱۴۔
معاہدات کے ابہامات جلی و خفی کی کہاں تک زبانی
شہادت سے توضیح کی جا سکتی ہے۔ ۲۱۱۔ دیکھیے
Interpretation (تعبیر)۔

CONTRADICTORY STATEMENTS (متضاد بیانات) دیکھیے
Inconsistent Statements (متغایر بیانات)۔

مخالف کے گواہ کے متضاد بیانات کا ثبوت ۵۶۴-۵۶۵-۵۰۶
خود فریق کے گواہ کے ایسے بیانات -۵۶۶ تا ۵۶۸-۵۰۶-

CONVICTIONS, (سزایابیاں)-
ان کے ثبوت کا عام طریقہ -۴۱۲-
سابقہ سزایابیوں کا ثبوت ملزم کے خلاف کب قابل ادخال ہوتا ہے -۲۴۰-
یہ کب گواہ کے خلاف قابل ادخال ہوتا ہے -۲۴۲-

COPIES, (نقول)-
ان کے مختلف اقسام:-گواہی شدہ نقول-دفتری نقول تنقیح شدہ نقول-نقول مصدقہ-۴۰۹-
دستاویزات جو نقول کے ذریعے سے ثابت کیے جا سکتے ہیں -۴۱۰ تا ۴۱۲-

CO-RESPONDENT (زنا یا طلاق کے مقدمے کا مدعی علیہ)-
مدعی علیہ کے اقبالات اس کے خلاف شہادت نہیں ہوتے ہیں -۴۸۶-

CORPORAL OATH, (جسمانی حلف)-
اس کے معنی-۱۵۱-(نوٹ او)-

CORPUS DELICTI (نفس جرم)-
اس کا ثبوت صاف اور غیر مشتبہ ہونا چاہیئے -۳۷۳-
نفس جرم مختلف انواع جرائم میں-
جرم جس کے واقعات غیر پائدار ہوتے ہیں ۳۷۴-
جرم جس کے واقعات پائدار ہوتے ہیں -۳۷۴-۳۷۵-
اس کا ثبوت شناخت مجرم کے ثبوت سے علحدہ کیا جا سکتا ہے ۳۷۴ تا ۳۷۵-۴۳۱-
ان واقعات کا ثبوت جو اس کی بنیاد ہوتے ہیں ۳۷۵-

اصول جس پر یہ قاعدہ مبنی ہے۔ ۳۷۵ تا ۳۷۶۔
اس کی حکیمانہ مصلحت۔ ۳۷۶۔
ثبوت قتل عینی شہود کے ذریعے سے۔ ۳۷۶۔
اس کے ثبوت کو مکمل کرنے قیاسی شہادت قابل ادخال ہوتی ہے۔ ۳۷۷۔
و نیز مقام جرم کو معین کرنے کے لیے۔ ۳۷۸۔
اس کا ثبوت ان صورتوں میں جن میں موت ظلم و طاقت کی وجہ سے واقع ہوئی ہو۔ ۳۷۸۔
علامات کا اتفاقی طور پر پیدا یا فنا ہونا۔ ۳۸۰۔
اس کا ثبوت جب کہ موت زہر سے ہوئی ہو۔ ۳۸۰
اس کی تردید کے لیے قیاسی شہادت ہمیشہ قابل ادخال ہوتی ہے۔

CORROBORATION: (تائید۔ تائیدی شہادت)۔ ۴۳۴
دروغ حلفی میں تائیدی شہادت (۵۲۰ تا ۵۲۶)۔ بغاوت میں (۵۲۷ تا ۵۳۱)۔ غیر صحیح النسبی میں۔ ۵۳۱۔
شہادت شرکائے جرم کی تائید میں۔ ۱۶۱ تا ۱۶۳۔
نالشات خلاف ورزی اقرار نکاح میں۔ ۵۳۲۔
جائداد متوفی کے خلاف نالشات میں۔ ۵۳۳ تا ۵۳۴۔

COUNSEL, (کونسل)۔
اس مقدمے میں جس کی سماعت ہو رہی ہو کونسل کہاں تک اپنے موکل کے خلاف یا اس کی طرف سے قابل گواہ ہوتا ہے ۱۷۳ تا ۱۷۷۔
دوسرے مقدمات میں وہ قابل گواہ ہوتا ہے۔ ۱۷۷۔
وہ کسی مصالحت کی توضیح کرنے کے لیے بھی قابل گواہ ہوتا ہے ہکمان بنام برنس (Hickman v. Berens) ۱۷۷۔

اس کے غیر حلفی بیانات کب کافی ہوتے ہیں۔ ۱۷۷۔
جو اطلاعات کونسل کو دئے جائیں ان کے متعلق فاش نہ کئے جانے کا استحقاق ہوتا ہے۔ ۴۹۷ تا ۴۹۸۔
کونسل کو ممانعت ہے کہ ایسے بیانات نہ کرے جو ثابت نہیں کئے جا سکتے۔

"سوالات ہدایتی" کے متعلق قواعد ۵۱۶ تا ۵۲۳۔
ابتدائی واقعات۔ شناخت وغیرہ کے متعلق استثنیٰ۔ ۵۲۶۔

COUNTY COURTS: (عدالت ہائے اضلاع)۔
ان میں قانون بابت ۱۸۴۶ء کے تحت فریقین قابل گواہ ہوتے ہیں ۱۶۴۔
وہ اب عام قانون کے تحت قابل گواہ ہوتے ہیں ۱۶۴۔

COURSE OF BUSINESS (اثنائے کاروبار)۔
اثنائے کاروبار سے قیاسات۔ ۳۴۴۔

COURSE OF NATURE: (طریق فطرت)۔
اس سے عدالتیں خود واقف ہوتی ہیں۔ ۲۳۳۔ دیکھیے Judicial Notice (علم عدالت)۔

COURT,: (عدالت)۔ دیکھئے Judge (جج یا حاکم عدالت)۔
گواہ کو عدالت سے نکل جانے کا حکم دینا۔ ۵۵۶۔

COVIN: (سازش۔ دوسروں کو فریب دینے یا نقصان پہنچانے کی خفیہ ترکیب) دیکھیے Fraud (فریب)۔
قیاس اس کے خلاف ہوتا ہے۔ ۳۰۹۔

CREDIT,: (اعتبار۔ ادھار)۔
اعتبار جو انسانی گواہی کا ہوتا ہے۔ ۱۲۔
گواہ پر اعتبار کے مستثنیات۔ ۱۸۱۔

اعتبار پر جرح - دیکھیے Cross-Examination (جرح)۔
فریب دے کر اقرار لینے کی شہادت - (ملکہ بنام دیاٹ Reg v. Wyatt) ۵۳۵ - ۲۔
CRIME : جرم - دیکھیے Corpus Delicti - (نفس جرم)۔
جرم کی وجہ سے گواہ کی ناقابلیت - اور اس کی منسوخی - ۱۳۰ - ۱۳۴ - ۱۱
قواعد شہادت جرم کے مقدمات میں وہی ہیں جو دیوانی مقدمات میں ہوتے ہیں - ۸۱ -
لیکن اثر دوسرا ہوتا ہے ۸۲ -
جرم کے مقدمات میں اعلیٰ درجے کا ثبوت ضروری ہوتا ہے - ۸۲ -
جرم کے خلاف قیاس - ۳۰۶ -
جرم کا ثبوت - مجرم کے ثبوت سے الگ ہو سکتا ہے - ۳۷۴ - ۴۳۱ -
CRIMINAL APPEAL ACT قانون مرافعۂ فوجداری ۱۹۰۷ء - صفحہ ۷۱ - (نوٹ ۸۱) ۱۱۰ - ۱۱۱ - اور اس قانون کے متن کے لیے دیکھیے سن ۹۱
CRIMINAL EVIDENCE ACT قانون شہادت فوجداری ۱۸۹۸ء ۵۴۳ تا ۵۴۴ - اور متن قانون کے لیے دیکھیے صفحہ ۱۰۰۷ تا ۱۰۰۹ -
انگریزی قوانین موضوعہ جن کے آخر میں یہ قانون وضع ہوا - ۵۳۵ (نوٹ ۳)۔
اسی کے مماثل نوآبادیات میں قوانین - ۵۳۸ - (نوٹ ای)۔
CRIMINATING QUESTIONS : (مجرم بنانے والے سوالات)۔
معمولی گواہ ان کے جواب دینے سے انکار کر سکتا ہے - ۵۱۱ تا ۵۱۲ -
ملزم تحت قانون شہادت فوجداری بابت ۱۸۹۸ء انکار کر سکتا ہے - ۵۳۹ تا ۵۴۰ -
یہ سوالات الزام عاید کردہ کے متعلق پوچھے جا سکتے ہیں - ۵۳۹ -

دوسرے جرایم کے متعلق ان سوالات سے مشروط حفاظت
کی گئی ہے۔ ۵۳۹ تا ۵۴۰۔

۹۳۵ CROSS-EXAMINATION: (جرح)۔
یہ خطرناک گو نہایت طاقتور انجن (ذریعہ) ہے۔ ۵۷۹۔
جرایم خلاف اخلاق کے متعلق جرح۔ ۱۲۲ تا ۱۲۴۔
سابقہ سزایابیوں کے متعلق جرح۔ ۲۴۲۔
سابقہ تحریری بیانات کے متعلق ۴۰۲ تا ۴۰۴۔
متخالف بیانات کے متعلق ۵۶۴۔ ۵۶۵۔
قانون شہادت فوجداری ۱۸۹۸ء کے تحت ملزم پر ۵۳۹ تا ۵۴۰
ذلیل کرنے والے سوالات کا جواب دینا ہوگا۔ ۱۲۲ تا ۱۲۴۔
احکام قانون شہادت ہند متعلق جرح۔ ۱۲۳ تا ۱۲۴۔
طریق جرح کے متعلق عام مشاہدات۔ ۵۷۲ تا ۵۷۳۔
جرح کرنے کے متعلق کوانٹیلین کی نصیحت ۵۷۳۔ ۵۷۵۔

CROWN: (تاج)۔
قانون عمومی میں تاج کے خلاف کوئی حق قدامت حاصل نہیں
ہوتا۔ ۳۲۰۔
قانون بے مدت ۱۷۶۹ء کی رو سے قانون میں تبدیلی۔ ۳۲۰۔
بحیثیت امتیاز تاج کے تحت ایذا دہی۔ ۴۷۶۔
تاج کی عطا کے لیے قیاس پیدا ہونے کی مدت۔ ۳۲۰۔ (نوٹ ۱۷)
ساحل سمندر کے متعلق قیاس ہوتا ہے کہ وہ تاج کی ملک ہے۔
۳۶۲۔
سطح آب سے نیچے تالاب کی زمین کا ملک تاج ہونا مشکوک
ہے۔ ۳۶۲۔

DATE: (تاریخ)۔
دستاویزات کے متعلق قیاس ہوتا ہے کہ وہ تاریخ کے دن لکھے گئے۔ ۳۴۳ تا ۳۴۴۔

یہی اصول خطوط سے متعلق ہوتا ہے۔ ۳۴۳۔
نیز ہنڈیوں۔ نوٹس۔ اور چیکوں سے۔ ۳۴۳۔
اس قیاس کی تردید۔ ۳۴۴۔
خط کی تاریخ کے متعلق ماہر علم آثار قدیمہ کی شہادت۔ ۴۳۷۔

DAY, : (دن۔ روز)۔
دن کے کسی جزو کا کب لحاظ نہیں کیا جاتا ہے۔

DEAF AND DUMB PERSONS (بہرے اور گونگے اشخاص)
یہ کب گواہ ہو سکتے ہیں۔ ۱۲۴۔
ان کا اظہار علامات یا تحریر کے ذریعے سے لیا جاتا ہے۔ ۱۲۴۔

DEATH : (موت) دیکھیے Life (زندگی)۔
سات سال کی غیر حاضری سے موت کا قیاس ہوتا ہے۔ ۳۴۸ تا ۳۴۹۔
حادثۂ مشترک سے۔ ۳۵۱ تا ۳۵۴۔
موت کے متعلق کوئی قیاس نہیں ہوتا ہے (ونگ بنام انگریف
(Wing.v. Angrave) ۳۵۲ تا ۳۵۳۔
بیان قبل مرگ موت کو عنقریب حاضر جانکر دینا چاہیے۔ ۴۲۲۔
موت کی صورتوں میں نفس جرم کا ثبوت۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔
قانون قیاس زندگی (اسکاٹ لینڈ) ۱۸۹۱ء۔ ۳۴۹۔

DEBTS, : (دیون۔ قرضہ جات)۔
دیون کے باقی رہنے کا قیاس۔ ۳۴۶۔
ان کی ادائی کا قیاس۔ ۳۴۷۔

Declarations by, DECEASED PERSONS اشخاص متوفی دیکھیے
(ان کے بیانات)۔
جایداد اشخاص متوفی کے خلاف دعاوی کی تائید شہادت سے
ہونی چاہیے۔ ۵۳۲۔
ایسے دعاوی کو عدالتیں سخت شبہے کی نظر سے دیکھتی ہیں۔ ۵۳۳۔

ایرستان میں مدعی کی گواہی ہرگز کافی نہیں ہوتی ہے۔ ۵۳۳۔
بیاناتِ اشخاص متوفی خلاف مفاد یا دوران فرائض میں۔۴۲۳ تا ۴۲۴۔
حقوق عام یا نسب سے متعلق۔ ۴۲۰ تا ۴۲۲۔
DECISORY OATH : (فیصلہ کن حلف)
اس کی نوعیت واثر۔ ۴۵۔
DECLARATIONS (اقرار صالح)
اقرار صالح بجائے حلف۔ ۱۵۶ تا ۱۵۸۔
غیر عدالتی کارروائیوں میں۔ ۴۶۔
نمونۂ اقرار صالح جو "قانون اعلانات قانونی" ۱۸۳۵ء کے تحت مقرر کیا گیا ہے۔ ۴۶۔
DECLARATIONS, BY DECEASED PERSONS, : (بیانات اشخاص متوفی) ۴۳۶
یہ سرکاری اور عام مفاد کے امور کے متعلق کب قابل ادخال ہوتے ہیں۔ ۴۲۰ تا ۴۲۱۔
اور کب امورِ نسب کے متعلق۔ ۴۲۱ تا ۴۲۲۔
مفاد کے خلاف ۴۲۳ تا ۴۲۴۔
اثنائے کاروبار میں۔ ۴۲۴۔
مقدمات قتل میں۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔
DECLARATIONS, DYING : (بیانات قبل مرگ)
ان کا قابل ادخال ہونا بیان کنندہ کے قتل کی صورت میں۔ ۴۲۶ تا ۴۲۷۔
DEDICATION OF HIGHWAY TO THE PUBLIC, : (وقف شاہراہ برائے عوام)
اس کا قیاس۔ ۳۳۳۔ ۳۶۳۔
DEED, : (دستاویز مہری)

اس کا مہری ہونا اور حوالے کیا جانا ضروری ہے۔ ۲۰۳۔
دستاویز مہری کے بدل کا کب قیاس کیا جاتا ہے۔ ۲۰۳۔
یہ قانون عمومی میں کس طرح ثابت کی جاتی تھی۔ ۲۰۴۔
اور کس طرح قانون ضابطۂ قانون عمومی ۱۸۵۴ء کے تحت ۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵
قانون ضابطۂ فوجداری کے تحت۔ ۲۰۵۔
امر مانع تقریر مخالف بذریعہ دستاویز مہری ۴۶۵ تا ۴۶۶۔ دیکھیے
Estoppel امر مانع تقریر مخالف

DEFAMATION: (ازالۂ حیثیت عرفی۔ توہین)
گواہ پر اس کی نالش نہیں ہو سکتی (سیمان بنام نیدر کلفٹ
Seaman v. Nethercliff) ۱۲۹۔ ۵۸۹۔

DEFENDANT, (مدعی علیہ)۔
دیوانی مقدمات میں مدعی علیہ سابق میں گواہی دینے کے قابل نہیں
تھا۔ ۱۵۹۔
ایک سلسلۂ قوانین کے ذریعے سے اس ناقابلیت کو دور
کیا گیا۔ ۱۶۳ تا ۱۶۴۔
فوجداری مقدمات میں مدعی علیہ کی ناقابلیت قدیم تھی۔ ۵۳۵۔
اس کو قانون شہادت فوجداری ۱۸۹۸ء کی رو سے دور کیا گیا
۵۳۸ تا ۵۴۴۔
اور دیکھیے Accused Person (شخص ملزم)
مدعی علیہ اب گواہی دینے کے قابل ہے لیکن اس پر مجبور نہیں
کیا جا سکتا۔ ۵۳۸ تا ۵۴۴۔
اس قانون کا مکمل متن۔ ۶۰۷ تا ۶۰۹۔

DEGARDING QUESTIONS, (رسواکن سوالات)
گواہ سے ایسے سوالات کیے جا سکتے ہیں۔ ۱۲۲ تا ۱۲۴۔
جج ان کو منع کر سکتا ہے۔ ۱۲۲ تا ۱۲۴۔

قانون شہادت ہند ان سوالات کے متعلق۔ ۱۲۳ تا ۱۲۴۔

DELIVERY, : (حوالگی)

خطوط کے حوالے کئے جانے کا کب قیاس کیا جاتا ہے۔ ۳۴۴۔ دیکھئے (خطوط)

DELUSIONS: (اوہام۔ خبط)

خبط کی وجہ سے گواہ کہاں تک شہادت دینے کے ناقابل ہوتا ہے ۱۳۴ تا ۱۳۵۔

DEMEANOUR OF WITNESS: (گواہ کا طرز اور ڈھنگ)

گواہ کے اعتبار کا اندازہ لگانے میں اس کا اثر۔ ۱۲ تا ۱۴۔

DEPOSITIONS BEFORE JUSTICES OF THE PEACE

نظمائے امن کے روبرو اظہاراتِ حلفی۔

ان کو تحریر کیا جانا چاہئے۔ ۹۰ تا ۹۱۔

جب گواہ مرگیا ہو یا اتنا بیمار ہو کہ پیشی پر نہ آسکے تو ان کو شہادت میں پیش کیا جاسکتا ہے۔ ۹۰ تا ۹۱۔

ان پر جرح کے متعلق عملدرآمد۔ ۹۰ تا ۹۱۔

DERIVATIVE EVIDENCE: (مکسوبی شہادت۔ دیکھئے شہادت (Evidence)

مکسوبی شہادت وہ ہے جو دوسری اور ابتدائی شہادت پر مبنی ہو۔ ۱۰۴

اس کی پانچ قسمیں۔ ۱۰۵۔

اس کی نامنظوری انگریزی قانون کی ایک امتیازی خصوصیت ہے۔ ۹۶-۹۷۔

DESERTION, MILITARY : بھاگ جانا۔ فوج کو چھوڑ کر۔

اس کا جھوٹا اقبال قابل سزا ہوتا ہے۔ ۷۸۴۔

DESTROYED OR LOST DOCUMENT, : تلف یا گم شدہ دستاویز۔

دستاویزوں کی منقولی شہادت دی جاسکتی ہے ۴۰۴۔
گم شدہ دستاویز کی صورت میں اس کے تلاش کرنے کو ثابت
کرانے کے بعد ۔ ۴۰۴۔
تلف یا گم کردہ دستاویز سے قیاس جرم پیدا ہوتا ہے ۔ ۳۳۵۔

DIRECT EVIDENCE: (شہادت بلا واسطہ)
اس میں اور بالواسطہ و قرائینی شہادت میں فرق ۔ ۱۶۔
اس کے معنی گواہوں ۔ واقعات یا دستاویزات کی بلا واسطہ گواہی
کے ہیں ۔ ۱۶۔

DIRECT EXAMINATION (اظہار ۔ بلا واسطہ اظہار)
اس میں گواہ پر ہدایتی سوالات نہیں کیئے جاسکتے ۔ ۵۶۱ ۔ دیکھیئے
(سوالات ہدایتی) : Leading Questions

DISCONTINUANCE: (جاری نہ رہنا ۔ ختم ہوجانا)
ثابت شدہ حالت اشیا کے باقی یا جاری نہ رہنے کے خلاف
قیاس کیا جاتا ہے ۔ ۳۴۵ تا ۳۴۵۔

DISCOVERY: انکشاف فریق مخالف کے مقبوضہ دستاویزات کا
انکشاف ۔ (۵۴۷)۔

DISCREDITING WITNESSES: گواہوں کا اعتبار ساقط کرنا ۔ دیکھیئے
Cross-Examination ۔ (جرح)
فریق مخالف کے گواہوں کا :۔
۱ ۔ عام طور پر کذب بیانی کی شہادت پیش کرنے سے ۔ ۲۴۱۔
۵۶۲ تا ۵۶۴ ۔
یا کسی جرم میں سزا پانے کو ثابت کرنے سے ۔ ۲۴۲ تا ۲۴۴
۲ ۔ اس کی شہادت کے مغایر بیانات پیش کرنے سے ۔ ۵۶۴۔
۳ ۔ کارروائی سے متعلق اس کی کسی ناشائستہ حرکت کو ثابت
کرنے سے ۔ ۵۶۵ ۔

مثلاً اس کا رشوت لینا یا رشوت دینے کا اقدام کرنا۔۵۶۵
یا دشمنی کے جلے استعمال کرنا۔۵۶۵۔
خود فریق کے گواہوں کا:۔
۱۔ تحت قانونِ عمومی۔۵۶۶۔
۲۔ تحت قانون ضابطۂ فوجداری ۱۸۹۸ء جب کہ گواہ مخالف ہو جائے۔۵۶۰۔
DISGRACE, QUESTIONS TENDING TO: (رسوا کرنے والے سوالات)
آیا گواہ ان کے جواب دینے پر مجبور ہے۔۱۲۲۰ تا ۱۲۲۴۔
DISHONESTY: (بے ایمانی۔ بددیانتی)
اس کے خلاف قیاس۔۳۰۷ تا ۳۰۹۔
DIVORCE: (طلاق)
قانون شہادت ۱۸۵۲ء کے تحت مقدمات طلاق میں نااہلیت فریقین ۱۶۹۔
قانون ۱۸۶۹ء کے تحت ان کی قابلیت
مقدمات طلاق میں کس قسم کی شہادت مطلوب ہوتی ہے۔۴۸۵۔۴۸۶۔
مدعی علیہ کے اقبالات شریک مدعی علیہ کے خلاف شہادت نہیں ہوتے ہیں۔۴۸۶۔
نکاح باطل و اعادۂ حقوق زناشوی کے مقدمات عدالت چیمبر میں سنا کرتی تھی۔۹۲۔
لیکن فسخ نکاح کے مقدمات نہیں۔۹۲۔
ان مقدمات کے متعلق موجودہ عملدرآمد۔۹۲۔
DOCTORS: (ڈاکٹر۔ اطبا)۔
ڈاکٹروں کو جو اطلاعات دئیے جائیں ان کے متعلق فاش نہ کئے جانے کا استحقاق نہیں ہوتا ہے۔۹۰۴۔

DOCUMENTS : (دستاویزات)
ان کی تعریف ۔ ۱۹۹ - ۲۰۱ ۔
ان کے قابل ادخال ہونے کا تصفیہ عدالت کرے گی ۔ ۲۰۱ ۔
و نیز ان کی تعبیر کا ۔ ۲۰۱ ۔
سرکاری دستاویزات کو قوانین شہادت دستاویزی کے تحت ثابت کیا جاتا ہے ۔ ۲۱۰ تا ۲۱۲ ۔
بین السطور لکھنے اور مٹانے کا اثر ۔ ۲۱۳ ۔
ان میں تبدیل یا ان کی تردید کے لیے خارجی شہادت ناقابل ادخال ہوتی ہے ۔ ۲۱۰ تا ۲۱۱ ۔
لیکن تعبیر کرنے کے لیے یہ قابل ادخال ہوتی ہے ۔ ۲۱۱ ۔
دستاویزات میں ابہامات خفی وجلی ۔ ۲۱۱ ۔
غیر اسٹامپ شدہ دستاویزات ناقابل ادخال ہوتے ہیں ۔ ۲۱۴ تا ۲۱۵ ۔ دیکھئے Stamps (اسٹامپ)
ان کا معاینہ و انکشاف ۔ ۷۴۵ ۔
گم شدہ دستاویزات کی منقولی شہادت ۔ ۴۰۵ ۔
لیکن کافی تلاش کرنے کو ثابت کرنے کے بعد (گاذرکول بنام میال Gathercole v. Miall) ۴۰۵ ۔
دستاویزات کو تلف کرنا تلف کنندہ کے خلاف شہادت ہوتا ہے ۔ ۳۵۵ ۔
DOMESTIC JURISDICTION : (داخلی اختیار سماعت)
خارجی اختیار سماعت سے جدا ہوتا ہے ۔ ۲۷ ۔
DOMESTIC RELATIONS : (خانگی تعلقات)
یہ کہاں تک جھوٹی گواہی کا ماخذ ہوتے ہیں ۔ ۱۸۲ تا ۱۸۳ ۔
DOMICIL : (توطن)
اس سے متعلق قیاسات ۔ ۳۶۰ ۔

۶۳۸

مقام پیدائش بادی النظری طور پر مقام توطن ہوتا ہے۔ ۳۶۰
DRUNKENNESS: نشے میں چور رہونا۔ مخموری۔
اس کی وجہ سے گواہوں کی ناقابلیت ۱۲۶۰۔
DURATION OF PROVED STATES OF THINGS: (ثابت شدہ حالات اشیا کی بقا)۔ دیکھئے Continuance
اس کے متعلق قیاس ۔ ۳۴۵ تا ۳۵۴۔
DUTY, DISCHARGE OF: (ادائی فرض)
اس کے متعلق قیاس ۳۰۰ تا ۳۱۵۔
DYING DECLARATIONS, ADMISSIBILITY OF: (بیانات قبل مرگ کا قابل ادخال ہونا ۔ ۴۲۶ - ۴۲۷ -
"کسی قریب المرگ شخص کے متعلق جھوٹ کہنے کا قیاس نہیں ہوتا ہے" ۴۲۶ -
کمسن طفل کے بیانات قبل مرگ نا منظور کئے جاتے ہیں۔ ۴۲۶ -
قتل کی وجہ سے مرنے والے اشخاص کے فریادی جملے ۔ ۴۱۹ ۔
بیانات قبل مرگ کی نامنظوری جزو "حالات متعلقہ" ہونے کی وجہ سے ۔ ملکہ بنام بڈنگفیلڈ (Reg v. Bending Field) ۴۱۹ -
EASEMENTS: (حقوق آسایش)
قانون حق قدامت حقوق آسایش شخصی سے متعلق نہیں ۔ ۳۳۳
عدم استعمال سے حقوق آسایش کے ختم ہوجانے کا قیاس ہوتا ہے ۔ ۳۳۵ -
کون سے حقوق آسایش مسلسل ہوتے ہیں ۔ ۳۳۵ تا ۳۳۶ -
اور کون سے وقفوں کے ساتھ ۳۳۶ -
ELOIGNING INSTRUMENTS OF EVIDENCE: (آلات شہادت

کو دبا دینا)۔
قیاسات جو ایسا کرنے والے کے خلاف پیدا ہوتے ہیں۔ ۵۵۴۔

ENLISTMENT, FRAUDULENT, (فریبانہ فوج میں بھرتی ہونا):
فریبانہ فوج میں بھرتی ہونا قانون فوج کے تحت قابل سزا ہے۔ ۴۸۷۔

ENTRIES, (اندراجات)
اثنائے کاروبار میں اندراجات کو کاروبار کے ہمعصر ہونا چاہیئے ۔۴۲۴
خلاف مفاد اندراجات شہادت میں قابل ادخال ہوتے ہیں ۔۴۲۳ تا ۴۲۴۔
نقول اندراجات کتب بنکران کب قابل ادخال ہوتے ہیں۔ ۱۰۹۔ ۴۱۲ تا ۴۱۳۔

EQUITY : (نصفت) دیکھیئے Chancery
مقدمات (عدالت) نصفت میں حلف نامہ جات ۔۱۰۲۔

EQUIVOCATION : (ذومعنی بات کہنا) ص ۴۲۹
ایک قسم کا ٹالینے کا جواب۔ ۵۷۷۔ ''شاید میں نے کیا'' ۵۷۷۔
ذومعنی بات کہنے سے جو قیاس جرم پیدا ہوتا ہے۔ اس کو کون سے حالات کمزور کرتے ہیں۔ ۴۹۳ تا ۴۹۴۔
دستاویزات کے ابہام کو رفع کرنے میں خارجی شہادت قابل ادخال ہوتی ہے۔

ERASURES : (چھیلنا۔ مٹانا)
اس سے دستاویزات کس حد تک باطل ہو جاتی ہیں۔ ۲۱۳۔

ESTOPPELS, : (امور مانع تقریر مخالف)
ان کی ماہیت و تعریف۔ ۴۶۲۔
ناپسندیدہ امور مانع تقریر مخالف کی مثالیں۔ ۴۶۴۔

ان کے متعلق اہم اصول:-
۱- ان کو باہمی اور دو طرفہ ہونا چاہیئے - ۴۶۴-
۲- یہ عام طور پر فریقین اور ان کے بہما (شرکا) پر قابل پابندی ہوتے ہیں - ۴۶۴-
۳- متضاد امور مانع تقریر مخالف ایک دوسرے کو بے اثر کر دیتے ہیں - ۴۶۵-
اقسام امور مانع تقریر مخالف - ۴۶۵-
۱- وہ جو امور سجلات (ریکارڈس) کے ذریعے سے پیدا ہوتے ہیں - ۴۶۵-
مثلاً پلیڈنگس سے ۴۶۵-
پلیڈنگس کے اقبالات - ۴۶۵-
۲- وہ جو دستاویز مہری کے ذریعے سے پیدا ہوتے ہیں - ۴۶۵ تا ۴۶۶-
تمہیدی بیانات دستاویزات مہری - ۴۶۶-
۳- وہ جو عمل کے ذریعے سے پیدا ہوتے ہیں - ۴۶۶-
بیان پر عمل کیا جانا ضروری ہے - ۴۶۷-
امر مانع تقریر مخالف بذریعہ عمل کو پلیڈنگ میں بیان کیا جا سکتا ہے - بلکہ بیان کرنا ضروری ہے - ۴۶۸-
امور مانع تقریر مخالف فوجداری مقدمات میں - ۴۷۰-
عدالتی اقبال جرم - ۴۷۰ تا ۴۷۱-
پلیڈنگس ۴۷۱-
ضمنی امور - ۴۷۱ تا ۴۷۲-
EVASION OF JUSTICE, (انصاف گریزی):
اس سے قیاس جرم - ۳۸۹ تا ۳۹۲ - دیکھئے Flight from Justice
(انصاف سے فرار ہونا)
EVASIVE ANSWER: (ٹالنے کا جواب مبہم جواب)

ملزم کا:-
اس سے قیاس جرم۔ ۴۹۳۔
اس قیاس کی کس طرح تردید کی جاسکتی ہے۔ ۴۹۳۔
گواہوں کے ٹالنے کے جواب

EVIDENCE: (شہادت)
لفظ شہادت کے ابتدائی معنی۔ ۶۔
عدالتی شہادت کی تعریف۔ ۲۲۔ ۲۳
اصول کہ ہمیشہ بہترین شہادت پیش ہونی چاہیے۔ ۷۶
اصلی و منقولی شہادت۔ ۳۹۹ تا ۴۱۴۔ نیز دیکھیے ۱۸۔ ۹۶۔
بار ثبوت ۲۴۵ تا ۲۵۵۔
قابل ادخال شہادت ۲۳۔
شہادت بلا واسطہ۔ ۱۶۔
قرائنی شہادت۔ ۱۶۔
مادی شہادت۔ ۱۷۔ ۱۸۴ تا ۱۹۸۔ ۵۹۳ تا ۶۰۶۔ دیکھیے Real Evidence (مادی شہادت)
پہلے سے مقررہ شہادت۔ ۱۸۔ ۵۰۰ تا ۵۱۸۔ دیکھیے Pre-appointed Evidence (پہلے سے مقررہ شہادت)
اپنے سے متعلق شہادت۔ ۲۵۲ تا ۳۵۴ دیکھیے Self-regarding Evidence (اپنے سے متعلق شہادت)
دستاویزات کی تردید یا ان میں ترمیم کے لیے خارجی شہادت کب قابل ادخال ہوتی ہے۔ ۲۰۰۔ ۲۱۰۔
مستثنیات۔ ۲۱۱ تا ۲۱۳۔
ابتدائی و غیر ابتدائی یا مکسوبی شہادت۔ ۱۸۔ ۹۶ تا ۹۷۔ ۳۹۹ تا ۴۱۴۔ دیکھیے Derivative Evidence (مکسوبی شہادت)
علامتی شہادت۔ ۸۰۔ ۲۷۰۔ ۴۲۶۔ ۴۳۰۔ ۴۳۲۔ دیکھیے Indicative Evidence (علامتی شہادت)

اپنے لیے شہادت بنانا۔ ۴۳۰۔
صفحہ ۹۲۰ EVIDENCE, ENGLISH LAW OF: (انگریزی قانون شہادت)
اس پر ایک عام نظر۔ ۶۵ تا ۹۲۔
تاریخ نشو و نما۔ ترقی وغیرہ۔ ۹۳ تا ۱۱۰۔
اس کے اصول قانون کے اصول ہیں۔ ۵۴۵۔
عام طور پر یہ فوجداری و دیوانی مقدمات میں ایک ہی ہوتے ہیں۔ ۸۱ تا ۸۲۔
اس کا سراہا جانا۔ ۱۰۴۔
اس کے نقایص۔ ۱۰۴۔
قوانین محکمہ جات عدالتی کی رو سے اس میں تبدیلیاں۔ ۱۰۵ تا ۱۰۶۔
شہادت کی بیجا منظوری یا نامنظوری پر مقدمہ کی از سر نو سماعت ہونا۔ ۱۶۹۔
اگر فی الجملہ ناانصافی ہوئی ہو۔ ۱۶۹۔
اس سے متعلق قوانین موضوعہ کی فہرست۔ ۱۰۶ تا ۱۱۰۔
ہدایتی اصولوں کی فہرست۔ ۵۸۵ تا ۵۹۲۔
EXAGGERATION BY WITNESSES: گواہوں سے مبالغہ۔
جھوٹ کہنے سے زیادہ ہوتا ہے۔ ۱۶۰۔
EXAMINATION: (اظہار لینا)
کھلی عدالت میں اظہار لینا گواہوں پر ایک روک ہوتا ہے۔ ۵۵۔
فوجداری مقدمات میں ملزم اشخاص کا اظہار۔ ۵۳۵ تا ۵۴۴۔ ۶۰۷ تا ۶۰۹۔
اذیت دہی سے اظہار۔ ۴۷۶ تا ۴۷۸۔
اظہار گواہان کے ابتدائی اصول۔ ۵۷۱ تا ۵۸۰ دیکھیے Witnesses,
سوالات ابتدائی۔ ۵۵۳۔ ۵۷۲ تا ۵۷۳ جرح ۵۵۳۔ ۵۷۴ تا ۵۷۸
سوالات مکرر۔ ۵۵۳۔

اظہار از عدالت ۔ ۵۵۳ ۔

EXECUTION, (تعمیل تکمیل) دیکھئے Handwriting, Documents خط

تکمیل وصیت نامہ ۔ ۲۰ ۔

تعمیل معاہدات ۔ ۹۴ ۔

EXECUTOR, (وصی)

وصی کے خلاف شخصی مطالبہ کو دستخطی تحریر سے ثابت کرنا چاہئے ۔ ۱۴

اصول متعلق مطالبہ خلاف جائداد متوفی ۔ ۵۳۳ ۔

EXPENSES, (اخراجات)

گواہ شہادت دینے سے پہلے زرخوراک کی ادائی کا مستحق ہوتا ہے ۔

۵۸۵ تا ۵۸۹ ۔

EXPERTS, (ماہرین)

ماہرین کی شہادت قابل ادخال ہوتی ہے ۔ ۴۳۶ تا ۴۴۱ ۔

فرانسیسی قانون کے تحت ۔ ۴۳۹ ۔

ماہر کون ہے ۔ (کارٹر بنام بھون ۔ Carter v. Boehm) ۴۳۶

ماہر خط کی شہادت ۔ ۲۲۷ تا ۲۲۸ ۔ ۴۳۷ ۔

ماہر کے خلاف توہین زبانی کی نالش نہیں ہوسکتی ہے (سیمان بنام نیدرکلفٹ Seaman v. Netherclift) ۱۱۴ ۔

EXPLOSIVE SUBSTANCES ACT, قانون اشیائے دھماکہ خیز بابت ۱۸۸۳ء

اس کے تحت مجرمانہ نیت کی تردید کا بارثبوت مدعی علیہ پر ہوتا ہے ۔ ۱۷۱ ۔

EXTINGUISHMENT OF RIGHTS BY NON-USER عدم استعمال کی وجہ سے حقوق کا اختتام ۔

اس کا قیاس ۔ ۳۳۵ ۔

EXTRINSIC EVIDENCE, (خارجی شہادت)

جو دستاویزات پر موثر ہو۔ دیکھئے Documents
تحریری دستاویزات میں ترمیم یا ان کی تردید کے لیے خارجی شہادت
۲۰۸۔ ۲۱۰ تا ۲۱۱۔
ان کی تعبیر کے لیے خارجی شہادت۔ ۲۱۱۔
FABRICATION OF EVIDENCE (شہادت کا جعلی طور پر بنایا جانا)۔
اس سے جو قیاس پیدا ہوتا ہے۔ ۳۵۵۔
FACT : (واقعہ)۔
قیاسات واقعاتی۔ ۳۱۵
عام طور پر قیاسات واقعاتی کا تصفیہ جوری کرتی ہے ۳۷ تا ۴۷۔
سوالات واقعاتی پر فوجداری مرافعہ۔ ۵۶۹ تا ۵۷۰۔ ونیز
دیکھئے Appendix (ضمیمہ)
FACTS : (واقعات)
تعریف۔ ۲۳۔
تقسیم واقعات۔ ۶ تا ۷۔
اصلی و شہادتی واقعات۔ ۶۔
جسمانی و نفسیاتی واقعات۔ ۶۔
حادثات و حالات اشیا۔ ۷۔
شہادت داخلی یا شہادت خارجی سے ثبوت واقعات ۷ تا ۸۔
FALSE PRETENCES : (دغا)
دغا سے حاصل کرنے کے مقدمے میں دوسرے افعال دغا کی شہادت
دی جا سکتی ہے (ملک بنام فرانسس R. v. Francis ۲۲۵
تا ۲۲۶۔
FALSITY, : (کذب۔ جھوٹ)
"ایک جھوٹ لاکھ جھوٹ"۔ ۷۷۵۔
گواہوں کے جھوٹ کہنے کے وجوہ ہائے تحریک مختلف و متعدد ہوتے ہیں۔
۱۸۱ تا ۱۸۳۔

جھوٹے اقبال جرم کے وجوہِ تحریک مختلف و متعدد ہوتے
ہیں۔ ۱۸۴ تا ۹۸۴۔
پیشہ ور جھوٹے گواہ۔ ۵۶ (نوٹ ۱۷)۔

FEAR, : (خوف) :
"وہ جو شخص انصاف سے بھاگتا ہے وہ اقبال جرم کرتا ہے"۔ ۳۹۱۔
اس سے قیاس جرم۔ ۳۹۲ تا ۳۹۴۔
خواہش اخفا سے بھی خوف ظاہر ہوتا ہے۔ ۳۹۳۔
غرض اخفا کم مجرمانہ ہو سکتی ہے۔ ۳۹۳ تا ۹۴۔
عادی مجرم کا ایسے جرم میں گرفتار ہونے کا خوف جس کا اس نے
ارتکاب نہیں کیا ہے۔ ۳۹۳۔

FELONY, : (جرم سنگین)
جرم سنگین میں سزا پانا کب گواہ کے خلاف ثابت کیا جا سکتا
ہے۔ ۲۴۲۔
اور کب قیدی (ملزم) کے خلاف
سات سال سے کمسن بچوں کے متعلق قیاس ہوتا ہے کہ وہ
ارتکاب جرم سنگین کے ناقابل ہیں۔ ۳۰۲۔
جب عمر سات اور چودہ سال کے درمیان ہو تو قاعدہ۔ ۳۰۲۔
جب جرم سنگین معین و ممد اشخاص کی موجودگی میں کیا جائے تو
وہ سب کا فعل ہوتا ہے۔ ۲۷۰۔
الزام جرم سنگین میں اس کے اقدام کی شہادت دی جا سکتی ہے۔
۲۵۸۔
یا بعض صورتوں میں دوسرے قریبی جرائم کی۔ ۲۵۸۔
جرم سنگین کا مجرم قرار پانے کے بعد اب مرافعہ ہو سکتا ہے از سر نو
سماعت نہیں ہوتی۔ ۶۹ تا ۷۰۵۔ دیکھئے Appendix B.

FEMALE, : (عورت)۔ دیکھئے Woman

پھسلائے جانے کے مقدمے میں لڑکی کے چال چلن کی شہادت دی جا سکتی ہے۔
۲۳۷۔
فحش مقدمات کی سماعت سے عورتوں کو ہٹا دیا جاتا ہے۔ ۹۲۔
FENCES, : (باڑھ۔ مینڈھ)
سڑک پر چلنے کا حق مینڈھ سے مینڈھ تک ہوتا ہے۔ ۳۶۴۔
FICTIONS OF LAW : (مفروضات قانونی)
ان کی ماہیت۔ ۲۷۵۔
ان کا استعمال۔ ۲۷۵ تا ۲۷۶۔
ان کے متعلق قواعد۔
معصوم اشخاص کو متاثر نہیں ہونا چاہئیے۔ ۲۷۶۔
ان کا ایک ممکن موضوع ہونا چاہئیے۔ ۲۷۶۔
اقسام:-
مثبت۔ ۲۷۷۔
منفی۔ ۲۷۷۔
مفروضات تعلق۔ ۲۷۷ تا ۲۷۸۔
اشخاص کے متعلق ۲۷۸۔
اشیا کے متعلق۔ ۲۷۸۔
مقام کے متعلق ۲۷۸۔
وقت کے متعلق ۲۷۸۔
جز ویوم کے متعلق ۲۷۸ تا ۲۷۹۔
FISHERY, RIGHT OF. : (حق ماہی گیری)
ملکیت اراضی حق ماہی گیری کی بادی النظری شہادت ہوتی ہے۔ ۲۶۴۔
FLIGHT FROM JUSTICE, : (انصاف سے فرار ہونا)
اس سے قیاس جرم پیدا ہوتا ہے۔ ۳۸۹۔
قطعی نہیں ہوتا ہے۔ ۳۸۹ تا ۳۹۱۔

قدیم تحقیقات کہ "کیا وہ اس سے بھاگا" ۳۹۱ تا ۳۹۲۔
FOREIGNERS, (اشخاص ملک غیر۔ اجانب):
ان کے قانون سے واقف ہونے کا قیاس ہوتا ہے۔ جس طرح دیسی باشندے واقف ہوتے ہیں۔ ۲۹۰۔
FOREIGN LAW: (قانون ملک غیر) دیکھئے Franch Law (فرانسیسی قانون)
قانون ملک غیر کو ملکی عدالتوں میں مثل ایک واقعہ کے ثابت کرنا چاہئے۔ ۲۴۔
FORFEITURE: (ضبطی)
گواہ ایسے سوالات کے جواب دینے پر مجبور نہیں ہیں۔ جن سے وہ ضبطی کے مستوجب ہوتے ہوں۔ ۱۲۴۔
FORGERY, (جعل سازی):
دوسرے جعلی سکے چلانے کی شہادت کب قابل ادخال ہوتی ہے۔ ۲۳۵۔
مادی شہادت کا جعلی بنانا۔ اس کی ابتدا وغیرہ۔ ۱۹۱ تا ۱۱۴ دیکھئے Real Evidence
FORMER TRIAL, EVIDENCE ON, (شہادت جو سابقہ مقدمے میں پیش ہوئی ہو)
اس کو وہ اشخاص دے سکتے ہیں جنھوں نے سنی تھی۔ ۴۲۔
اور گواہ اپنی ان یادداشتوں کو دیکھ سکتا ہے جو اس نے اس وقت لی تھیں۔ ۴۲۰۔
FORMS, (نمونہ جات):
پہلے سے مقررہ شہادت کے نمونے۔ ۵۰ تا ۵۱۔
حلف کے نمونے مختلف۔ ۱۵۰۔ و بعد دیکھئے Oaths
FRACTIONS OF DAY, (جزو یوم):

اس کا لحاظ کب نہیں کیا جاتا ہے ۔ ۲۷۰ تا ۲۷۹ ۔

FRANCIS, PHILIP, (فرانسس فلپ) ۔
جونیس کا فرانسس فلپ ہونا ثابت کرنے کے لیے نکالے کا خلاصۂ قرائنی شہادت ۱۶۲ (نوٹ اے) ۔

FRAUD : (فریب) ۔
اس کے خلاف قیاس ہوتا ہے ۳۰۹ ۔
معاہدات وغیرہ کو بے اثر ثابت کرنے کے لیے فریب ثابت کیا جا سکتا ہے ۔ ۲۱۱ ۔ دیکھیے Contracts ۔

FRAUDS, STATUTE OF, (قانون انسداد فریب)
اس قانون کی روسے تحریری شہادت کا ضروری ہونا ۔ ۴۷ تا ۴۸ ۔
وصی کی شخصی ذمہ داری کو ثابت کرنے کے لیے ۔ ۴۷ ۔
دوسرے کے قرضے کی ضمانت کو ثابت کرنے کے لیے ۴۷ ۔
ایسے اقرار کو ثابت کرنے کے لیے جس کا بدل نکاح ہو ۔ ۴۸ ۔
لیکن نکاح کرنے کے اقرار کو ثابت کرنے تحریر ضروری نہیں ہے ۔ ۴۸ ۔
اراضی میں مفاد کے متعلق معاہدات کو ثابت کرنے کے لیے ۔ ۴۷ ۔
یا ایسے معاہدات کو ثابت کرنے کے لیے ۔ جن کی تعمیل ایک سال کے اندر نہیں ہوتی ہے ۔ ۴۷ ۔
ممالک متحدہ امریکہ میں اس قانون کا اطلاق ۔ ۵۰ (نوٹ ایچ)
اسکاٹ لینڈ میں اس کا عدم اطلاق ۔ ۴۹ ۔
مسودۂ ترمیم قانون انسداد فریب بابت ۱۸۸۳ع ۔ ۵۰ (نوٹ زیڈ) ۔
یہ دارالعوام میں قریب قریب منظور ہو گیا تھا ۔ ۵۰ (نوٹ زیڈ) ۔
یہ پسندیدہ نہ تھا ۔ ۵۰ ۔

FRENCH LAW, (فرانسیسی قانون) ۔
اس میں ماہروں کی شہادت ۴۴۹ ۔
اس میں محتسبانہ نوعیت کے عدالتی سوالات ۔ ۴۷۷ (نوٹ ایف) ۔

FRIENDS: (فرنڈس) دیکھیے Quakers (کویکرس)۔
ان کے اقرار صالح بجائے حلف منظور کئے جاتے ہیں۔ ۱۵۶۔
GAZETTE,: (گزٹ)۔
شاہی منشور حکم یا فرمان کا ثبوت گورنمنٹ کی نقل سے دیا جاسکتا ہے۔ ۱۱۴۔
GESTATION,: (مدت حمل)۔
کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ مدت حمل۔ ۳۰۲ تا ۳۰۳۔
GIFT,: (ہبہ)
رقم جو والدین اولاد کو دیں ہبہ قیاس کی جاتی ہے۔ ۲۹۴۔ ۳۰۴۔
موہوب لہ کے متعلق قبول کرنے کا قیاس ہوتا ہے۔ ۳۰۵۔
GILBERT, CHIEF BARON, چیف بیرن گلبرٹ)۔
انھوں نے قواعد شہادت کو ایک نظام میں مدون کیا۔ ۷۶۔
GOOD FAITH,: (نیک نیتی)۔
نیک نیتی کا عام طور پر قیاس کیا جاتا ہے۔ ۳۰۹۔ ۳۱۱۔
GOODS,: (سامان۔ اشیا)۔
دس شلنگ قیمتی اشیا کی بیع بذریعۂ تحریر ہونی چاہیے۔ ۴۹۔
متن دفعہ ۴۔ قانون بیع اشیا۔ ۴۹۔
باربردار نقصان اشیا کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ ۳۶۶۔
مال مسروقہ کا جدید قبضہ۔ ۱۹۴ تا ۱۹۸۔
GOSPELS, FOUR: (انجیل مقدس)۔
گواہ کا اس کو بوسہ دینا۔ ۱۵۱ (نوٹ ۱) دیکھیے Kissing the Book-
GRANT,: (عطا)۔
قیاس عطا۔ ۳۲۵۔
معطی لہ کے متعلق قبول کرنے کا قیاس ہوتا ہے۔ ۳۰۵۔
GUILT,(جرم)۔

جرم کو ثابت کرنا چاہیے۔ اس کا قیاس نہیں کیا جا سکتا۔ ۳۷۳۔
''قانون کسی مذموم یا بے ایمانی پر مبنی امر کا قیاس نہیں کرتا ہے''
۳۰۹۔ ۳۱۱۔

HABITS OF SOCIETY, (معاشرے یا سماج کے عادات)
اس سے جو قیاس پیدا ہوتے ہیں۔ ۳۴۲۔
اثر ادائی لگان۔ ۳۴۲۔

HAND, UPLIFTED (اوپر اٹھایا ہوا ہاتھ)۔
قانون حلف ۱۸۸۸ء کے تحت ہاتھ اوپر اٹھا کر حلف اٹھانا۔ ۱۵۱
دیکھیے Oaths۔

HANDWRITING, PROOF OF, (ثبوت خط)۔
نزاعی خط کو اصلی خط سے مقابلہ کر کے ثابت کیا جا سکتا ہے۔ ۲۱۷۔
۲۲۰ تا ۲۲۸۔
بناوٹی خط کے متعلق ماہر کی شہادت۔ ۲۲۷ تا ۲۲۸۔

HEARSAY EVIDENCE, (سنی سنائی شہادت)۔
اس اصول کی تاریخ جس کی رو سے سنی سنائی شہادت مسترد کی جاتی ہے۔ ۹۶ تا ۱۰۱۔
اس جملے کا غیر صحیح ہونا کہ ''سنی سنائی شہادت شہادت نہیں ہے''
۴۱۷۔
یہ عام طور پر ناقابل ادخال ہوتی ہے۔ ۴۱۷۔
اس کے نامنظور کرنے کے معمولی وجوہات۔ ۴۱۲ تا ۴۱۷۔
حلف ناموں میں غیر ضروری سنی سنائی شہادت کے اخراجات
۴۲۷۔
مستثنیات۔ ۴۲۰۔
سابقہ مقدمات کی گواہی۔ ۴۲۰۔
بیانات اشخاص متوفی حقوق عام سے متعلق۔ ۴۲۰۔

نسب سے متعلق - ۴۲۱ -
خلاف مفاد - ۴۲۳ -
اثنائے فرض میں - ۴۲۴ -
قدیم دستاویزات قدیم قبضے کے متعلق شہادتی وقعت رکھتے ہیں - ۴۲۲ -
کتب مکان ۴۲۵ -
متوفی پادری کے کتب ۴۲۶ -
درمیانی کارروائیوں میں حلف نامجات ۔ ۴۲۷ -

HEBREW, : (عبرانی) - دیکھیے Jew (یہودی) -
یہودی نکاح کو ثابت کرنے کے لیے خود معاہد کو پیش کرنا چاہیے - ۲۰۹ -

HIGHWAY, : شاہراہ) -
شاہراہ عام کے متعلق وقف کرنے کا قیاس ہوتا ہے - ۳۴۲ تا ۳۴۴ -
ملکیت اراضی شاہراہ کے متعلق قیاس ۳۶۲ -
شاہراہ پر حق راہ مینڈ سے مینڈ تک ہوتا ہے - ۳۶۳ -
لیکن اس کی تردید کی جا سکتی ہے - ۳۶۳ -

HINDOO LAW, : (دھرم شاستر) -
نابالغوں کی گواہی کے متعلق - ۱۳۹ - (نوٹ ۱۱) -
یہ بعض صورتوں میں جھوٹی گواہی دینے کی اجازت دیتی ہے - ۱۵۴ - (نوٹ ۱۵) -
تعداد ذرایع ثبوت جو اس کی رو سے ضروری ہیں - ۱۵۴ - (نوٹ ۴) -
ہندو گواہ کو کس طرح حلف دیا جاتا ہے - ۱۵۳ -

HISTORY, : (تاریخ) -
انگریزی قانون شہادت کی تاریخ - ۹۳ تا ۱۱۰ -

HOLOGRAPH, : (خود خطی تحریر) -

صـ ۹۴۴

کلیۃً فریق کے خط ہیں۔ ۲۱۷۔ جس کو خود تحریری تحریر بھی کہتے ہیں۔ ۲۱۷۔
HOSTILE WITNESS, (مخالف گواہ)۔
فریق کا خود اپنے گواہ کو مخالف گواہ تصور کرنا۔ ۵۶۶ تا ۵۶۸۔
اگر جج اس کو مخالف قرار دے۔ ۵۶۸۔
قانون ضابطۂ فوجداری ۱۸۶۵ء دفعہ ۳۔ ۵۶۸۔
HUSBAND AND WIFE, (شوہر و زوجہ)
یہ قانون میں ایک شخص تصور کیے جاتے ہیں۔ ۱۶۴۔
کب ایک دوسرے کے طرف سے یا مخالفت میں قابل گواہ ہوتے ہیں۔ ۱۶۵۔
تحت قانون شہادت فوجداری ۱۸۹۸ء۔ ۵۳۹۔
اس قانون کا متن۔ ۶۰۷ تا ۶۰۹۔
مقدمات زنا میں۔ ۱۶۹۔
ان کے درمیانی اطلاعات استحقاقاً فاش نہیں کیے جا سکتے۔ ۱۶۸۔ ۵۰۶۔
یہی فایدہ تحت قانون شہادت فوجداری ۱۸۹۸ء بھی ہے۔ ۵۳۹۔
شوہر و زوجہ کے درمیان جماع ہونے کی تردید کے لیے شوہر یا زوجہ کی شہادت منظور نہیں کی جا سکتی۔ ۵۰۶ تا ۵۰۷۔
IDENTITY, (شناخت)۔
شہادت شناخت کی ماہیت اور تفصیلات۔ ۴۴۱۔
ذرایع شناخت ۴۴۱۔
غلط شناخت کی مثالیں۔ ۴۴۲۔
مقدمۂ پچھورن۔ ۴۴۲ تا ۴۴۷۔
مقدمۂ بیک۔ ۴۴۸ تا ۴۵۱۔
خطوط جونیس کا مصنف کون تھا۔ ۴۶۱۔ نوٹ۔

IDIOCY, (جنون) دیکھیے Lunatic : (مجنون)۔
اس کے خلاف عام قیاس۔ ۲۹۴۔ ۳۰۲۔ ۳۶۸۔
پیدائشی گونگے اور بہرے شخص کے متعلق اس کا قیاس کیا جاتا ہے ۱۳۴۔
یہ ناقابلیت کی ایک وجہ ہوتا ہے۔ ۱۳۳ تا ۱۳۴۔
یہ جب ایک وقت ثابت کیا جاتا ہے تو قیاس اس کے جاری رہنے کا ہوتا ہے۔ ۳۴۶۔
IGNORANCE OF LAW: لاعلمی قانون۔
اس کے خلاف قیاس۔ ۲۹۸ تا ۳۰۱۔
ILLEGALITY,: ناجائز ہونا)۔
اس کے خلاف قیاس ۳۰۶ تا ۳۱۲۔
ILLEGITIMACY, : (غیر صحیح النسب)۔
اس کے خلاف قیاس۔ ۳۰۹ تا ۳۱۰۔
اس کی تردید کس طرح کی جاتی ہے۔ ۳۱۰۔
کسی صحیح النسب متوفی رکن خاندان کا بیان کہ کوئی دوسرا رکن غیر صحیح النسب ہے ناقابل ادخال ہے۔ ۴۲۲۔ (نوٹ این)
ILLNESS : (مرض۔ بیماری)۔
اظہارات حلفی قابل ادخال ہوتے ہیں۔ اگر گواہ بیماری کی وجہ سے غیر حاضر ہو۔ ۹۰ تا ۹۱۔
IMMORALITY : (بدکرداری۔ فجور)۔
اس کے خلاف قیاس ۳۰۹۔
IMPOSSIBILITY ناممکن ہونا)۔
یہ گواہی کی وقعت کا ایک معیار ہے۔ ۱۴۔
اس کے متعلق مختلف تصورات۔ ۱۵۔
مفروضۂ قانون میں اس کا کوئی جزو نہیں ہونا چاہئے۔ ۲۷۶ تا ۲۷۷۔

ص ۶۴۵

ناممکن جرایم کے اقبال جرم - ۴۸۸ تا ۴۸۹ -
IMPROBABILITY: (عدم احتمال) -
یہ گواہی کی وقعت کا ایک معیار ہوتا ہے - ۱۴ -
IMPUTATIONS, (تہمتیں)
گواہ چالان پر تہمت لگانے سے خود ملزم کے بڑے چال چلن کی شہادت قابل ادخال ہوتی ہے - ۵۳۹ - ۶۰۸ -
INCIDENTS OF TRIAL, : سماعت مقدمہ کے اجزا - دیکھیے Trail -
INCOMPETENCY CF WITNESS: (ناقابلیت گواہان) ۱۲۵ تا ۱۸۰ دیکھیے Witness -
INCONSISTENT STATEMENTS BY WITNESSES
گواہوں کے متغائر بیانات
گواہ فریق مخالف پر ان کے متعلق جرح - ۵۶۴ -
خود فریق کے گواہ کے متغائر بیانات کا جب وہ مخالف ہو جائے ثبوت - ۵۹۶ -
INCUMBENT, DECEASED (متوفی عہدہ دار یا معاشدار یا پادری) -
اس کی کتابیں کب اس کے قایم مقام کے لیے شہادت ہوتے ہیں - ۲۶۰ - ۴ -
INDECENT EVIDENCE: (فحش شہادت) -
شہادت کا فحش ہونا اس کی نامنظوری کی وجہ نہیں ہے -
اس کو چیمبر میں سنا جاتا ہے - ۹۲ -
INDIA: (ہندوستان ہند) - دیکھیے Hindoo Law .
ہندوستان میں جرح پر نگرانی - ۱۲۳ تا ۱۲۴ -
نامناسب سوالات کی نامنظوری - ۱۲۴ -
یہاں کا حکمنامہ تعبدی اظہار گواہان کے لیے - ۸۸ - ۸۹ -
INDICATIVE EVIDENCE: (علامتی شہادت)
اس کے معنی اور استعمال - ۸۰ - ۸۱ - ۲۷۰ - ۴۲۶ - ۴۳۰ - ۴۳۲ -

INDIRECT EVIDENCE: (شہادت بالواسطہ)۔
کیا ہے۔ (۱۶)۔
یہ قطعی یا قیاسی ہو سکتی ہے۔ ۱۷۔
INDISTINCTNESS: (عدم وضاحت)۔
عمومیت اور عدم وضاحت سے ٹالنے والے گواہ بہت کام لیتے ہیں۔ ۵۷۷۔
INDUCEMENT TO CONFESS: (اقبال جرم کرنے کے لیے ترغیب)۔
دیکھیے Confession۔
INFAMY: (بدنامی)۔
بدنامی کی وجہ سے گواہی دینے کی ناقابلیت اب منسوخ کردی گئی ہے۔
INFANTS: (نابالغان)۔
نابالغوں کے گواہ ہونے کی قابلیت اس کی وسعت۔ ۱۳۸ تا ۱۴۷
دیکھیے Children۔
نابالغوں کے مرتکب جرم سنگین ہونے کی قابلیت۔ اور اس کی وسعت۔ ۳۰۲۔
INJURING OTHERS, DESIRE OF: (دوسروں کو ضرر پہنچانے کی خواہش)۔
یہ جھوٹے اقبال جرم کا سبب ہوتی ہے۔ ۵۰۷ تا ۵۰۸۔
INNSKEEPERS: (مالکان سرائے)۔
ان کے متعلق قیاسات۔ ۳۶۶۔
بیمہ کنندوں کی حیثیت سے ان کے خلاف قیاسات۔ ۳۶۶۔
ان کے خلاف قانون موضوعہ کی فراہم کردہ۔ دادرسی۔ ۳۶۶۔
قانون مالکان سرائے ۱۸۶۳ء کی رو سے ان کی ذمہ داری کا محدود کیا جانا۔ ۳۶۶۔

INNOCENCE : بے گناہی معصومی)۔ دیکھیے Accused Persons-
قیاس معصومی پسندیدۂ قانون ہے۔ ۲۹۴-۲۹۷-۳۰۶ تا ۳۰۷۔
اس قیاس کی وسعت۔ ۳۰۶ تا ۳۰۷۔
الزاماتِ دوزوجی (بیگمی) میں اس کو کہاں تک اطلاق دیا جاتا ہے۔ ۲۹۵ تا ۲۹۷۔
جب اقبال جرم کئے جائیں تو بے گناہی کا ثبوت بہت دشوار ہوجاتا ہے۔ ۴۹۰ تا ۴۹۱۔
معصومی پر ترجیح دیتے ہوئے سیانگی کا قیاس کیا جاتا ہے۔ ۲۹۴-۳۶۸۔
INQUISITORIAL PRINCIPLE : محتسبانہ اصول۔ دیکھیے Judicial Interrogation محتسبانہ نوعیت کے عدالتی سوالات)۔
یہ اصول رومی اور کلیسائی قانون میں فرماں روا تھا۔ ۴۷۷ تا ۴۸۱۔
INSANITY, : دیوانگی)۔
اس کی وجہ سے گواہ کی ناقابلیت۔ ۱۳۲ تا ۱۳۸۔
اس کے خلاف قیاس ۲۹۴-۳۰۲-۳۶۸۔
اگر ایک وقت اس کا وجود ثابت کر دیا جائے تو اس کے جاری رہنے کا قیاس ہوتا ہے۔ ۳۴۵۔
INSPECTION, معاینہ)۔ دیکھیے Real Evidence -
مادی شہادت کا معاینہ۔ ۱۸۵۔
چوری کا مقام واردات کا معاینہ یا معاینۂ موقع۔ ۱۸۶۔
دستاویزات بہ قبضۂ فریق مخالف کا معاینہ۔ ۵۴۷۔
سابق میں یہ چانسلر کو درخواست انکشاف دینے سے کیا جاتا تھا۔ ۵۴۲۔
اب راست حکمنامۂ عدالت کے ذریعے سے ۵۴۶۔
ارضی و شخصی جایداد کا معاینہ۔ ۵۴۸۔
قانون پیٹنٹ و نقشہ جات کے تحت سنہ ۱۹۰۷ء۔ ۵۴۸۔

INTENDMENTS OF LAW (قانون کا صحیح منشا۔ قیاس) دیکھیے Presumptions (قیاسات)۔

INTENT, : (نیت۔ ارادہ)۔

نیت فعل کا قیاس۔ ماقبل ومتاخر افعال سے کیا جا سکتا ہے۔ ۲۶۶۔

تحریر کنندۂ دستاویزات کے بیانات دستاویز کا منشا ظاہر کرنے عام طور پر ناقابل ادخال ہوتے ہیں۔ ۲۰۸۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔

INTEREST : (مفاد۔ غرض)

غرض کی وجہ سے ناقابلیت۔ اس کے متعلق قدیم قانون۔ ۱۲۹ تا ۱۳۱۔ ۱۵۹ تا ۱۶۳۔

قانونِ موضوعہ کی رُو سے اس میں تبدیلیاں۔ ۱۳۱۔ ۱۶۳۔ وبعد۔

اب وہ صرف گواہ کے اعتبار پر موثر ہوتی ہے۔ ۱۳۱ تا ۱۳۲۔

اشخاصِ متوفی کے خلاف مفاد بیانات ۴۲۳۔

مفاد یا تو مالی یا کسی جایداد میں ہونا چاہئیے۔ ۴۲۳۔

شہادت قابل ادخال ہوتی ہے چاہے مقدمے کی نوعیت کچھ بھی ہو۔ ۴۲۳۔

INTERLINEATIONS IN DOCUMENTS, : (دستاویزات میں بین السطور تحریر)۔ دیکھیے Documents۔

ان سے دستاویز کالعدم نہیں ہوتی بجز یہ کہ وہ اہم حصے دستاویز میں ہوں۔ ۲۱۳۔

INTERLOCUTORY MOTIONS, (درمیانی درخواستیں)۔ دیکھیے Affidavits۔

حلف نامجات میں مظہر کے یقین کے تفصیلات درج ہونا چاہئیں ۴۲۷۔

حلف نامجات میں غیر ضروری سنی سنائی باتوں کا خرچہ مظہر پر پڑتا ہے۔ ۴۲۷۔

اس عملدرآمد پر سختی سے عمل ہوتا ہے۔ ۷۲۴۔
INTERNATIONAL LAW, قانون بین الاقوام۔ بین قومی قانون)۔
عام۔ اس کو قانون عمومی میں اختیار کر لیا گیا ہے۔ ۳۵۹۔
اس میں قیاسات۔ ۳۵۹ تا ۴۰۱۔
INTERPRETATION, تعبیر)۔ دیکھیے Contracts, (معاہدات) اور Wills (وصیت نامہ جات)۔
تعبیر کی اعانت میں خارجی شہادت کہاں تک قابل ادخال ہوتی ہے۔ ۲۱۱۔
"رواج سے تمام معاملات کی توضیح ہوتی ہے۔" ۲۱۲ تا ۲۱۴۔
INTERROGATION, JUDICIAL, محتسبانہ نوعیت کے عدالتی سوالات
ملزم اشخاص پر محتسبانہ نوعیت کے عدالتی سوالات ۷۷۴ تا ۸۰۴۔
دیکھیے (Judicial Interrogation)۔
INTERROGATORIES (سوال بند)۔
گواہوں کا اظہار بذریعۂ سوال بند۔ ۸۰۸ تا ۹۰۰۔
سماعت سے پہلے فریقین کو سوال بند کا بتایا جانا۔ ۸۴۵ تا ۹۴۵۔
ازدواجی مقدمات میں ۹۴۵۔
عدالت ہائے اضلاع میں ۹۴۵۔
INTOXICATION, نشے میں چور ہونا۔
ناقابلیت کی وجہ ہے۔ ۱۲۶۔
IRELAND : (آیرستان)۔
قانون شہادت فوجداری ۱۸۹۸ء کا اطلاق آیرستان پر نہیں ہوتا ہے۔ ۶۰۹۔
قانون فریب بھی نہیں۔ ۹۴۔
اسی کے مماثل آیرستانی پارلیمنٹ کا قانون ہے۔ ۵۰۔
رومن کیتھولک اشخاص کو حلف کس طرح دیا جاتا ہے۔ ۱۵۲۔

IRREBUTTABLE PRESUMPTIONS,:(ناقابل تردید قیاسات)
دیکھیے،Presumptions-
IRREGULARITY,: (بے ضابطگی۔ بے قاعدگی)۔
اس کے خلاف قیاس ۳۱۲ تا ۳۱۸-۳۴۲ تا ۳۴۴۔
IRRELEVANCY OF EVIDENCE:(شہادت کا غیر متعلق ہونا)۔
دیکھیے Relevancy-
جج کب جرح میں سوالات کو غیر متعلق ہونے کی بنا پر نامنظور کر سکتا ہے۔ ۱۲۲ تا ۱۲۴۔
IRRELEGION : (بے مذہبی)۔
اس کے خلاف قیاس - ۳۱۱۔
ISLANDS :(جزایر)۔
ان کی جایداد کے متعلق قیاس ۔ ۳۶۰۔
ISSUE : (اولاد)۔
ان کی صحیح النسبی کا قیاس - ۳۰۹ تا ۳۱۰۔
JEWS : یہود۔
ان کو توراۃ پر حلف دیا جاتا ہے ۔ ۱۵۰۔
تاریخ ختنہ کا اندراج عمر کی شہادت نہیں ہوتا ہے۔ ۴۲۴ (نوٹ ا ی)۔
JOURNALS OF PARLIMENTS(روزنامچہ پارلیمنٹ)۔
اس کا ثبوت ۔ ۴۱۲۔
JUDGE : (جج)۔ دیکھیے Courtاور Jury
امور قانونی و واقعاتی کے متعلق جج و جوری کے فرائض ۶۸ تا ۷۴۔
جج ہی مقدمے کی تمام کارروائیوں کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ ۶۹۔
جج کو قواعد شہادت کی پابندی ضروری ہوتی ہے ۔ ۱۰۰۔
جج کو اپنے ذاتی علم پر فیصلہ نہیں کرنا چاہیے۔ ۷۶۔ ۷۷۔
نہ اس کو خلافِ قانون شہادت منظور کرنی چاہیے۔ ۷۵۔ ۱۰۰۔

ص ۶۴۸

گو بعض ذیلی امور کے متعلق اس کو صوابدید حاصل ہوتی ہے ۱۷۵ - ۱۰۰
وہ کب گواہ ہو سکتا ہے - ۱۷۹ تا ۱۸۰ -
عدالت ضلع کے جج کو نوٹس لینے کا حکم ہے - اراکین ہائیکورٹ کو نہیں - ۲۰۸ -
JUDGEMENTS, (فیصلہ جات) - دیکھیے Res judicata Estoppel - Records,
امر فیصل شدہ کو صحیح باور کیا جاتا ہے - ۳۰ تا ۳۱ - ۴۶۵ - ۵۰۸ تا ۵۱۳ -
JUDICIAL INTERROGATION, (محتسبانہ نوعیت کے عدالتی سوالات) - دیکھیے Inquisitorial Principle -
اس کی قانون روما میں اجازت تھی - ۴۷۷ تا ۴۹۱ -
یورپ کا عملدرآمد - ۴۷۷ تا ۴۸۷ -
اس کی موافقت میں دلایل - ۴۷۹ -
اس کے خلاف دلایل ۴۷۹ و بعد -
JUDICIAL NOTICE, (واقفیت عدالت - علم عدالت)
"جو امر عدالت کے نزدیک اس کے علم کی وجہ سے ثابت ہے اس کے لیے گواہوں کی مدد کی ضرورت نہیں" ۲۳۳ -
"اس میں کون سے امور داخل ہیں" ۲۳۲ تا ۲۴۴ -
طریق فطرت - ۲۳۳ -
دستور حکومت ۲۳۳ -
اعلی عدالتوں کا اختیار سماعت اور ان کی مہریں - ۲۳۳ -
قانون شاہراہ ۲۳۳ -
تقویم یا جنتری - ۲۳۴ -
دن کا وقت - ۲۳۴ -
JUDICIAL RECORDS, عدالتی ریکارڈس - سجلات عدالت -
ان کی صحت کا قیاس - ۳۰ تا ۳۱ -

امر فیصل شدہ صحیح متصور ہوتا ہے۔ ۳۰ تا ۳۱ دیکھیے Judgement و نیز Records-

JUNIUS, LETTERS OF, (خطوط جونیس) دیکھیے Identity -

ان کی شناخت کی قرائنی شہادت کے متعلق میکالے کی رائے۔ ۲۶۱ - (نوٹ الف) -

یہ رائے اب غیر صحیح تصور کی جاتی ہے - ۲۶۱ (نوٹ اے) -

لارڈ ہالینڈ کی رائے ۲۶۱ - (نوٹ اے) -

JURY, : (جوری) - دیکھیے Judge -

جج کا سماعت مقدمہ جوری کے ساتھ یا جوری کے بغیر - ۴۰ تا ۴۷ -

جوری کا "معائنہ موقع" کس طرح کیا جاتا ہے - ۱۸۶ -

رکن جوری گواہ ہوسکتا ہے - ۱۷۸ -

رکن جوری خانگی علم پر تصفیہ نہیں کرسکتا - ۱۷۸ - ۱۷۹ -

قیاسات واقعاتی کے متعلق جوری کو ہدایات - ۲۸۶ -

JUSTICES OF THE PEACE, : (نظمائے امن)

ان کا اختیار سماعت تحقیقات سرسری - ۴۸ -

"کھلی" عدالت میں - ۴۸ (نوٹ جی) -

ان کا تحقیقات کے لیے سپرد کرنے کا اختیار سماعت ۴۸ -

یہ "کھلی" عدالت میں نہیں کیا جاتا ہے - ۴۸ (نوٹ جی) -

ان کے بحیثیت نظمائے امن کام کرنے سے ان کے صحیح طور پر مقرر کیے جانے کا قیاس ہوتا ہے - ۳۱۴ -

KISSING THE BOOK, : (انجیل کو بوسہ دینا - چومنا) -

گواہ کا حلف اٹھاتے وقت انجیل کو چومنا اب بھی جائز ہے - ۱۵۱ -

یہ عملدرآمد گیارہویں صدی عیسوی سے چلا آرہا ہے - ۱۵۱ - (نوٹ ۱۵) -

سابقہ عملدرآمد انجیل کو ہاتھ لگانے کا تھا - ۱۵۱ -

اسی سے "جسمانی" "حلف" نکلا - ۱۵۱ - (نوٹ او) -

انجیل چاروں نویدات (Gospels) پر مشمول ہونی چاہیے۔ ۱۵۱۔ (نوٹ ۱و)۔
عملاً یہ صرف انجیل (New Testament) (بلا توراۃ) ہوتی ہے۔ ۱۵۱ (نوٹ ۱و)۔

KNOWLEDGE : (علم)
اس کی تین قسمیں: بذریعۂ وجدان۔ دلیل اور حواس۔ ۴۔
قانون کے معلوم ہونے کا قیاس ہوتا ہے۔ ۲۹۰۔
مرتکب کو اپنے افعال کے نتائج کے علم ہونے کا قیاس ہوتا ہے۔ ۳۰۵۔

KORAN : (قرآن شریف)۔
جھوٹی قسم کے متعلق قرآن شریف کے الفاظ۔ ۱۰۰۔
مسلمان گواہ کو حلف دینے کا طریقہ۔ ۱۵۲۔

LAKE, PROPERTY IN SOIL OF,: (اراضی تالاب کی ملکیت)۔
ایک مشکوک امر ہے۔ ۳۶۲۔

LANDLORD : (زمیندار۔ مالک مکان)
کرایہ دار کے بیمہ نہ کرانے کے واقعے کا بار ثبوت مالک مکان پر ہوتا ہے۔ ۲۵۴۔

LARCENY, : (سرقہ)
قبضۂ مال مسروقہ سے سرقے کا قیاس ہوتا ہے۔ ۱۹۴ تا ۱۹۸۔
قبضۂ مال مسروقہ جدید اور بلا شرکت غیرے ہونا چاہیے۔ ۱۹۷۔
ملزم کا قبضۂ مال مسروقہ کی توضیح کرنا۔ ۱۹۸۔
چھ مہینوں کے اندر تین سرقوں کی شہادت کو ایک ہی چالان میں شامل کیا جا سکتا ہے۔ ۲۳۶۔

LATENT AMBIGUITY: (ابہام خفی) دیکھیے Ambiguity)۔

LAW : (قانون):

صـ ۶۴۹

تعریف۔۱۔
قانون اور واقعات میں تعلق۔۱۔
لاعلمی قانون کے خلاف قیاس۔۱۶۸۔
اشخاص ملک غیر کے خلاف بھی۔۲۹۸۔
نفاذ و اشاعت قوانین پارلیمنٹ۔۲۶۸۔
ذیلی قوانین۔۲۹۹۔
قانون کا علم از خود عدالت کو کب ہوتا ہے۔۲۳۲۔
LEADING QUESTIONS, (ہدایتی سوالات)۔
کون سے سوالات ہدایتی ہوتے ہیں۔۵۶۱۔
عام طور پر ان کی جرح میں اجازت ہوتی ہے۔سوالات ابتدائی میں نہیں ہوتی۔۵۶۱ تا ۵۶۲۔
اس کے وجوہات۔۵۶۱
عملاً اکثر سوالات ہدایتی پر کوئی اعتراض نہیں کیا جاتا ہے۔۵۶۱۔
مستثنیات:۔
۱۔شناخت اشخاص و اشیا۔۵۶۲۔
۲۔گواہ سابق کی تردید کے لیے۔۵۶۲۔
۳۔جب گواہ اس فریق کا مخالف ہو جس نے اس کو طلب کیا تھا۔۵۶۳۔
۴۔قصور حافظہ کی صورت میں ۵۶۳۔
۵۔جب موضوع پیچیدہ ہو۔
مصلحتاً سوالات ہدایتی کرنے کی کب اجازت ہوتی ہے۔۵۶۳۔
LEASE: (اجارہ) دیکھیے Landlord Tennancy,
اجارے جب غیر معین مدت کے لیے ہوں تو وہ جب چاہے ختم کر دیے جا سکتے ہیں۔۳۴۲۔

جب صرف واقعۂ کاشتکاری معلوم ہو تو اجارہ صرف ایک سال کے لیے ہوتا ہے۔ ۲۰ ۳۴۲۔
مدت اجارہ کے بعد قابض رہنے سے نیا اجارہ پیدا ہوتا ہے۔ ۳۴۲۔

LEGACY : (ہبہ بالوصیت)
گواہ حاشیہ کو ہبہ بالوصیت باطل ہوتا ہے۔ ۱۳۲۔

LEGAL MEMORY : (قانونی حافظہ)
اس کی مدت۔ ۳۲۱۔

صن ۶۵۰

LEGITIMACY : (صحیح النسبی)
اس کا قیاس۔ ۳۰۹۔
اس کی تردید کس طرح کی جاتی ہے۔ ۳۰۹۔
قانونِ اعلان صحیح النسبی ۱۸۵۸ء ۱۰۵۔
نکاح والدین یا اجداد کا اس قانون کے تحت ثبوت۔ ۱۰۵۔

LETTERS : (خطوط)
ڈاک میں ڈالے ہوئے خطوط کے متعلق قیاس ہوتا ہے کہ وہ منزل مقصود کو پہنچے۔ ۳۴۴۔
قانون اندراج رائے دہندگان پارلیمنٹ۔ قانون انتقالات اور قانون حقیت ہائے اراضی کے تحت یہ قیاس قطعی ہوتا ہے۔ ۳۴۴۔ نوٹ ہی۔
خطوط میں عاید کردہ الزامات کا جواب نہ دینے سے کوئی قیاس نہیں پیدا ہوتا ہے۔ ۵۳۲۔

'LIAR' : "جھوٹا"
بدنامی جو اس لفظ میں ہے۔ ۱۰۔

LICENCES : اجازت نامہ جات۔
مدت تمتع سے ان کے موجود ہونے کا قیاس ہوتا ہے۔ ۳۳۶۔

LIFE: (زندگی۔جان)
زندگی کے جاری رہنے کے متعلق کوئی قیاس قانونی نہیں ہوتا ہے۔
۳۴۸۔
بطور امرِ واقعہ کے زندگی کے جاری رہنے کا قیاس کیا جا سکتا ہے
۳۴۸ تا ۳۵۴۔
سات سال کی غیر حاضری سے قیاس موت پیدا ہوتا ہے۔
۳۴۸۔ (نوٹ ۱۴)۔ دیکھیے Death.
قانون قیاس زندگی (اسکاٹ لینڈ) ۱۸۹۱ء۔ ۳۴۹۔
مشترک حادثے میں مرنے والوں میں پسماندگی کا قیاس نہیں ہوتا ہے۔
۳۵۱ تا ۳۵۴۔ دیکھیے Common Calamity Commorientes.
LIGHTS, ANCIENT: (قدیم روشنیاں)
ان کا حق بیس سالہ تمتع سے۔ ۳۲۶۔
LOAN: (قرض)
والدین کے اولاد کو قرض دینے کے خلاف قیاس۔ ۲۹۴۔
LOCKS, (احاطہ ہائے آب)
ان کا مالک ان کی تعمیر نہیں کر سکتا ہے۔ اگر ان سے وصول شدہ ٹیکس ناکافی ہو۔ ۳۶۴۔
LOSS, : (نقصان)
بار بردار کوئی نقصان پہنچائے تو غفلت کا قیاس ہوتا ہے۔ ۳۶۶
دیکھیے Goods ونیز Carriers
گم شدہ دستاویز کے متعلق قیاس ہوتا ہے کہ وہ پورے اسٹامپ پر تھی۔ ۲۱۴۔
ایسی دستاویز کی منقولی شہادت دی جا سکتی ہے۔ ۴۰۴ تا ۴۰۶۔
کافی تلاش کو ثابت کرنے کے بعد۔ ۴۰۵۔
گم شدہ عطا کی بنا پر حقیت ۳۳۵۔

LUNATIC, (مجنون) دیکھیے Idiocy
گواہی دینے کی ناقابلیت مجنون -۱۳۳ تا ۱۳۴ و بعد -
قیاس سیانگی -۳۰۲-
مگر دیوانگی کے جاری رہنے کا قیاس بھی ہوتا ہے -۳۴۶-
MACAULAY, LORD, (لارڈ میکالے) -
خطوط جونیس سے قراینی شہادت کے متعلق ان کی رائے -۲۶۱-
(نوٹ اے)
MAHOMEDAN WITNESS: (مسلمان گواہ)
اس کو قرآن شریف پر کن رسومات کے ساتھ حلف دیا جاتا ہے -
-۱۵۲
MALAY FEDERATED STATES وفاقی ممالک ملایا)
گواہ کے اقرار صالح کا نمونہ ان ممالک میں -۱۵۳-
MANDAMUS, (حکمنامہ تعبدی)
ہندوستان کے گواہوں کے اظہار کے لیے -۸۸ تا ۸۹-
MANORS :: (فوجی جاگیرات)
ان سے متعلق قیاسات
بادی النظری طور پر جاگیردار تمام افتادہ اراضی کا مالک ہوتا ہے -
-۳۶۳
MORITIME LAW (بحری قانون)
اس کے قیاسات -۳۶۱-۳۶۲-
Marriage (نکاح-)
عورت و مرد کے باہم مل کر رہنے اور شہرت سے نکاح کا قیاس
ہوتا ہے -۳۰۹-
نالش خلاف ورزی اقرار نکاح میں فریقین گواہ ہوتے ہیں -۱۶۸-
ان نالشات میں تائیدی شہادت ضروری ہوتی ہے ۱۰۹-۵۳۲-

ص ۱۵۱

اقرار نکاح کا تحریر میں ہونا ضروری نہیں۔ ۴۸ تا ۴۹۔
ایک سابقہ فیصلہ اس کے خلاف تھا۔ ۴۸ (نوٹ ۱۵)۔
دوران نکاح کے اطلاعات کے متعلق کب فاش نہ ہونے کا استحقاق ہوتا ہے۔ ۱۶۸۔ ۵۰۶۔
MATRIMONIAL COMMUNICATIONS, (ازدواجی اطلاعات)
ان کو کب استحقاق حاصل ہوتا ہے۔ ۱۶۸۔ ۵۰۶۔
MAXIMS, : (اصول۔ اصول متعارفہ مسلمات قانونی)
"بار ثبوت مدعی پر ہوتا ہے" ۲۴۶۔
"فعل مجرمانہ نہیں جب تک نیت بھی مجرمانہ نہ ہو" ۸۲۔
"جو شخص متضاد بیانات کرے۔ اس کی شنوائی نہیں ہوتی" ۴۶۳۔
"جو شخص خود اپنے فعل ناجائز کو بیان کرے اس کی شنوائی نہیں ہوتی" ۴۶۸۔
"الفاظ کے ابہام جلی کو شہادت سے دور نہیں کیا جا سکتا" ۲۱۱
"مقامی رواج کی پابندی کرنی چاہیئے" ۲۱۲۔
"قانون کی رو سے اذیت مذموم ٹھہرائی گئی ہے" ۴۷۸۔
"جو شخص اپنے فن میں ماہر ہو۔ اس پر اعتبار کیا جاتا ہے" ۴۳۶۔
"جب شہادت اشیا موجود ہو تو پھر الفاظ کی کیا ضرورت ہے" ۱۸۵۔
"جو شخص انصاف سے بھاگتا ہے وہ اقبال جرم کرتا ہے" ۲۹۱۔
"مفروضات قانونی میں ہمیشہ نصفت ہوتی ہے" ۲۷۵ تا ۲۷۶۔
"عدالتی کارروائیوں میں گواہی پر اعتبار نہیں کیا جاتا ہے جب تک وہ حلفیہ نہ ہو" ۱۴۷۔
"قانون میں سبب بعید کا نہیں بلکہ سبب قریب کا لحاظ ہوتا ہے" ۷۸۔
"مضرت کا قیاس نہیں کیا جاتا ہے" ۳۱۱۔

"مملکت کا فایدہ اس میں ہے کہ نالشا نالشی کم ہو" ۴۶۳-۵۰۸
"نابالغ حلف اٹھانے کے قابل نہیں" ۱۳۹-
"فطرت عظیم ترین قوت ہے" ۲۹۳-
"کوئی شخص خود اپنے مقدمے میں گواہ نہیں ہوسکتا" ۱۵۹-
"کسی قریب المرگ شخص کے متعلق جھوٹ کہنے کا قیاس نہیں کیا جائے گا" ۴۲۶-
"کوئی شخص اپنے کو مجرم قرار دلوانے پر مجبور نہیں کیا جاسکتا۔ ۱۱۵-۱۱۷-۴۷۴ تا ۴۷۸-
"بحالت نزاکتوں کو قانون پسند نہیں کرتا" ۳۵۲-
"ہبہ کا کبھی قیاس نہیں کیا جاتا" ۳۰۵-
"مرور رعایت بادشاہ کے لیے کوئی سدّ راہ نہیں" بادشاہ کے لیے کوئی میعاد نہیں" ۳۰۷-
"قانون کسی مذموم امرایا ایسا امر پر عینی امر کا قیاس نہیں کرتا ہے" ۳۰۹ تا ۳۱۰-
"مرتکب فعل ناجائز (غاصب) کے خلاف ہر امر کا قیاس ہوتا ہے" ۱۹۱-۳۵۴-
"تمام امور کے متعلق قیاس ہوتا ہے کہ وہ صحیح و باضابطہ طریقے پر کئے گئے ہیں" ۳۱۲-
"رواج معاملات کا بہترین ہادی ہوتا ہے" "یا رواج سے معاملات کی بہترین ترجمانی ہوتی ہے" ۲۱۲-
"باپ وہ ہے جس کا باپ ہونا نکاح سے ظاہر ہو" ۳۱۰-
"یہ ایک ابدی قانون ہے کہ کوئی انسانی و صریحی قانون دوامی و غیر متبدل۔ (یا ابدی و سرمدی) نہیں" ۹۳-
"ایک گواہ جو رویت کی شہادت دے سنی سنائی شہادت دینے والے دس گواہوں کے برابر ہوتا ہے" ۹۶-

"گواہوں کو تولنا چاہیے۔ گننا نہیں" یعنی گواہوں کی وقعت دیکھنی چاہئے تعداد نہیں" ۴۱۵۔
"جو شخص ایک وقت خطاکار ہوتا ہے۔ اُسی قسم کے معاملات میں اس کے ہمیشہ خطاکار ہونے کا قیاس ہوتا ہے" ۳۶۹۔
"جو شخص خاموش رہتا ہے" رضامند سمجھا جاتا ہے" ۴۵۴۔
"جو امر عدالت کے نزدیک اس کے علم کی وجہ سے ثابت ہے۔ اس کے لیے گواہوں کی ضرورت نہیں" ۲۳۳۔
"دو اشخاص کے باہمی معاملات سے کسی تیسرے شخص کو متاثر نہیں ہونا چاہئے" ۹۶۔ ۴۲۹۔
"امر فیصل شدہ صحیح متصور ہوتا ہے" ۳۰ تا ۳۱۔ ۴۶۵۔ ۵۰۰ تا ۵۱۳۔
"اولاد کی صحیح النسبی کا ہمیشہ قیاس ہوتا ہے" ۳۰۹۔
"قیاس قایم ہو تو مخالف امر کو ثابت کرنا ہوتا ہے" ۲۹۰۔
"گواہ رویت دوسرے تمام گواہوں سے بڑھ کر ہوتا ہے" ۹۶۔
"حوالگی دستاویز مہری کو گویا (بولتا) کر دیتی ہے" ۲۰۴۔
"گواہ واحد کی شہادت منظور نہیں کی جانی چاہیے" ۵۱۵۔ (نوٹ جی)
MEDICAL MEN (طبی اشخاص)
ان کو جو اطلاعات دئے جائیں ان کے متعلق فاش نہ کئے جانے کا استحقاق نہیں ہوتا ہے۔ ۴۹۰۔
بحیثیت ماہران کی شہادت کے متعلق مشاہدات۔ ۴۰۴۔
MEMORY, : (حافظہ)
گواہ کی قوت حافظہ کا لحاظ کرنے کی اہمیت ۴۱۔
حافظہ تازہ کرنے کے لیے یادداشتیں کب قابل ادخال ہوتی ہیں۔ ۲۰۹ تا ۲۱۰۔
ضروری نہیں کہ یہ یادداشتیں خود گواہ نے بنائی ہوں ۲۱۰۔
لیکن اس غرض سے نقول عام طور پر استعمال نہیں کیے جا سکتے۔ ۲۱۰۔

قانونی حافظہ۔ یہ کیا ہوتا ہے۔ ۳۲۰ تا ۳۲۱۔
اس میں اور زندہ اشخاص کے حافظے میں فرق۔ ۳۲۱۔
MESNE ASSIGNMENTS (انتقال واصلات)
اس کا قیاس کیا جا سکتا ہے۔ ۳۱۳۔
MINISTER OF RELIGION: (پادری) دیکھیے Priest
اس ملک میں اس کو اقبال مذہبی کو ظاہر کرنے پر مجبور کیا جا سکتا ہے۔ ۵۰۱ تا ۵۰۶۔
امریکی مملکتوں اور فرانس میں وہ اس کو فاش نہیں بھی کر سکتا ہے۔ ۵۰۶۔
MINORS, : (نابالغ)۔ دیکھیے Children.
کمسن نابالغوں کی شہادت۔ ۱۳۸ تا ۱۴۷۔
"نابالغ حلف اٹھانے کے قابل نہیں ہوتے ہیں"۔ ۱۳۸۔
MISCONDUCT, : (ناشایستہ حرکت)
اس کے خلاف قیاس۔ ۳۰۹ تا ۳۱۱۔
MISINTER PRETATION, (غلط تعبیر)
اقبالِ جرم کے الفاظ کی غلط تعبیر۔ ۴۹۰ تا ۴۹۱۔ دیکھیے Confession
MISNOMER AND MISDESCRIPTION (غلط نام و غلط تفصیل)
ان کو صحیح کرنے خارجی شہادت کہاں تک قابل ادخال ہوتی ہے۔ ۲۱۱۔
MISTAKE, : (غلطی) دیکھیے Misnomer.
غلطی کے تحت دئے ہوئے اپنے مضر بیانات کا اثر۔ ۴۸۲۔
واقعے کی غلطی کا اثر۔ ۴۸۲۔
قانون کی غلطی کا اثر۔ ۴۸۲۔
شخصی شناخت کے متعلق غلطی۔ ۱۴۴۔
مقدمۂ ٹچبورن۔ ۴۴۲ تا ۴۴۷۔

مقدمۂ ہک ۔ ۴۴۸ تا ۴۵۱۔
دستاویزات میں غلطی کے متعلق شہادت کہاں تک قابل ادخال ہوتی ہے۔ ۲۰۸۔ ۲۱۰ تا ۲۱۱۔
MIXED PRESUMPTIONS: (مخلوط قیاسات) ۲۸۶ تا ۲۹۰۔
Models (بت ۔ نمونے)۔ دیکھیے (Real Evidence)
ان سے جو مادی شہادت حاصل ہوتی ہے۔ ۱۸۶۔
MONOMANIAC, : (ایک خبطی) دیکھیے Lunatic; Ideocy.
ایک خبطی شخص کی شہادت ۔ ۱۳۳ تا ۱۳۴۔ دیکھیے Insanity
MORAL CERTANITY: (اخلاقی طور پر یقین)
اخلاقی طور پر یقین علم کے مترادف ہوتا ہے ۔ ۴۔
یہ فوجداری مقدمات میں مجرم قرار دینے کے جواز کے لیے مطلوب ہوتا ہے ۔ ۸۲۔
MORAVIANS: (موریوین اشخاص)
ان کے اقرار صالح قابل منظوری ہوتے ہیں ۔ ۱۵۶۔
MOTIVES TO COMMIT OFFENCE, : (ارتکاب جرم کے وجوہ تحریک)۔ ص ۲۵۳
ان سے جرم کا قیاس ۳۸۴ تا ۳۸۵۔
ان کی عدم موجودگی ملزم کے موافق امر ہوتا ہے۔ ۳۸۵۔
MUNIMENTS OF TITLE, : (اسناد حقیت)
گواہ کو استحقاق ہوتا ہے کہ ان کو نہ پیش کرے: ۱۱۸ تا ۱۱۹۔
MURDER, : (قتل)
اپنے پر قتل کا غلط الزام لگانا ۔ ۴۸۴ تا ۴۸۶۔
وایٹ چاپل والے قتل بابتہ ۱۸۸۸ء تا ۱۸۸۹ء ۔ ۴۸۷
نعش کا ملنا ضروری ہوتا ہے ۔ ۳۷۳ تا ۳۸۲۔
سوائے اس کے کہ قتل گواہان رویت سے ثابت ہو۔ ۳۷۶ تا ۳۷۷۔

مقتول کے حیرت یا فریاد کے جملے قابل ادخال ہوتے ہیں۔ ۹۱۴۔
" بیان قبل مرگ قابل ادخال ہوتے ہیں۔ ۴۲۶۔
MUTE, (گونگا۔گنگ)۔
گونگے شخص کی شہادت کس طرح دی جاتی ہے۔ ۱۳۴۔
MUTILATION: قطع و برید اعضا۔
معصوم شخص کو صرف ایسے شخص کی شہادت پر مجرم قرار دینا جس نے اپنے اعضا آپ قطع کر لیے ہوں۔ ۵۱۸۔
اپنے اعضا آپ کاٹ لینے کا اقبال جرم۔ ۵۱۸۔
سزا یافتہ کی معافی اور معاوضہ پانا۔ ۵۱۸۔
NATURE, (فطرت):
طریق فطرت کی اطلاع عدالت کو ازخود ہوتی ہے۔ ۲۳۳۔
قیاسات جو طریق فطرت سے مستنبط ہوتے ہیں۔ اتفاقی قیاسات سے قوی ہوتے ہیں۔ ۲۹۳۔
مادی طریق فطرت سے۔ ۲۹۴۔ ۳۰۲۔
مثلاً سات سال سے کمسن بچہ مرتکب جرم سنگین نہیں ہو سکتا۔
مدت حمل سے متعلق۔ ۳۰۲ تا ۳۰۴
اخلاقی طریق فطرت سے۔ ۳۰۲ تا ۳۰۴۔
مثلاً والدین اولاد کو ہبہ دیتے ہیں۔ ۳۰۴۔
فعل کے قدرتی نتائج کے متعلق قیاس ہوتا ہے کہ مرتکب ان کو جانتا ہے۔ ۲۲۷۔ ۳۰۵۔
NEMO IN PROPRIA CAUSA TESTIS ESSE DEBET,
کوئی شخص خود اپنے مقدمے میں گواہ نہیں ہو سکتا۔
یہ قانون روما کا اصول ہے۔ اور پہلے انگریزی قانون کا بھی تھا۔
۱۵۹ تا ۱۷۰۔ ۵۳۵۔
انگریزی قانون میں دیوانی مقدمات کی حد تک منسوخ کر دیا گیا۔ ۱۶۸ تا ۱۷۰

فوجداری مقدمات میں۔ ۵۳۵ تا ۵۴۰۔

NEW TRIAL: (سماعت نو)

دیوانی مقدمات میں شہادت کی بیجا منظوری یا نامنظوری کی بنا پر سماعت نو کا حکم نہیں دیا جاتا ہے تاوقتیکہ فی الجملہ ناانصافی نہ ہوئی ہو۔ ۷۰۰۔ ۱۷۱۔ ۵۶۹۔

نہ قیاسات کو نظرانداز کرنے سے۔ ۲۸۹۔

نہ فوجداری مقدمات میں ۱۷۱۔ ۵۶۹ تا ۵۷۰۔

NEW ZEALAND: (نیوزی لینڈ)

قانون ۱۹۰۴ء منظوری شہادت ملزم کے لیے۔ ۵۳۰۔ نوٹ (ای)۔

یہاں کوئی قیاس یہ نہیں ہوتا ہے کہ شوہر نے زوجہ پر جبر کیا ہے۔ ۳۶۵۔

NON COMPOS MENTIS (غیر صحیح الدماغ)۔ دیکھیے Idiocy - Lunatic - Insanity

NON PRESUMITUR DONATIO "ہبہ کا کبھی قیاس نہیں ہوتا"۔ ۳۰۵۔

NOTES OF JUDGE: (جج کے نوٹس یا یادداشتیں)

یہ کن صورتوں میں شہادت ہوتے ہیں۔ ۲۰۸۔

رکن عدالت عالیہ نوٹس لینے کا پابند نہیں ہوتا ہے۔ ۲۰۸۔

ناظم ضلع پابند ہے۔ اگر درخواست کی جائے۔ ۲۰۸۔

NOTICE (اطلاع)

کن امور کی عدالتوں کو ازخود اطلاع ہوتی ہے۔ ۲۴۳ تا ۲۴۳۔ دیکھیے JUDICIAL NOTICE

نفاذ ذیلی قانون کی اطلاع۔ ۲۰۹۔

دستاویز سے اقبال کرنے کی اطلاع۔ ۵۴۹ تا ۵۵۰۔

اقبال کرنے سے انکار کرنے کی صورت میں دستاویز کو ثابت کرنے کے اخراجات دینے ہوتے ہیں۔ ۵۵۰۔

دستاویزات پیش کرنے کی اطلاع۔ ۲۰۰۔

Plurality Witnesses تعداد گواہان دیکھئے **NUMBER OF WITNESSES**

Oaths: حلف۔ دیکھیے **Witnesses** گواہان

ان کی قدامت و عام استعمال۔ ۴۲۔

ان کے افادے سے متعلق چند مشاہدات۔ ۴۴۔

اس پر اکثر شبہہ کیا گیا ہے ۴۴۔

جے۔ ایم۔ (غالباً جسٹس ملر) نے ان پر سنہ ۱۸۷۷ء میں کس طرح شبہہ کیا ہے۔ ۱۵۹۔ (نوٹ ای)۔

ان کے متعلق دفعہ ۳۹۔ کا متن۔ ۱۵۶۔ (نوٹ ٹی)۔

از خود حلف لینا قانوناً ممنوع ہے۔ ۴۶۔

قانون انگریزی میں حلف کے نمونے۔ ۱۵۰ تا ۱۵۴۔

"جسمانی"۔ ۱۵۱۔

"انجیل کو بوسہ دینا"۔ اور حلف اٹھانے پر اعتراض ۱۵۱۔

حلف کے اسکاچی نمونے ۱۵۲۔

ان کا انگلستان میں اختیار کیا جانا۔ ۱۵۲۔

حلف اٹھانے کے طریقے گواہ کے مذہب کے مطابق ہوتے ہیں۔ ۱۲۹۔

اقرار صالح کے نمونے جو بجائے حلف مقرر کئے گئے ہیں۔ ۴۶۔

حلف کے نمونے جو رومن کیتھولک آیرستان میں استعمال کرتے ہیں۔ ۱۵۲۔

جو اشخاص ملک غیر استعمال کرتے ہیں۔ ۱۵۲۔

جو پارسی استعمال کرتے ہیں ۱۵۲۔ جو ہند.و۔ ۱۵۳۔ و چینی ۱۵۳۔ استعمال کرتے ہیں۔

قانون حلف سنہ ۱۸۸۸ء کے تحت عام نمونہ۔ ۱۵۸۔

اس کے عملی دشواریاں (ملکہ بنام مور (Reg v. Moore) ۱۵۸۔

قانون حلف سنہ ۱۹۰۹ء کے تحت عام نمونہ۔ ۱۵۰۔

انجیل کو بوسہ دینا۔ ۱۵۱۔
Unsworn statement of Child طفل کا غیر حلفی بیان ۴۵ دیکھیے
(دفتر): OFFICE,
قیاسات جو دفتر کے طریق کاروبار سے پیدا ہوتے ہیں۔ ۲۴۴۔ دیکھیے Business
سرکاری تقررات کی موافقت میں قیاسات۔ ۳۱۲ تا ۳۱۶۔
مثلاً تقرر ناظمِ امن۔ ۳۱۴۔
تقرر کمشنران حلف ۳۱۴۔
کلیسائی حلقے کے جوانوں کا تقرر ۳۱۴۔
اس قیاس کے تین وجوہات۔ ۳۱۵۔
سرکاری راز فاش کئے جانے سے محفوظ ہوتے ہیں۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔
قانون راز ہائے سرکاری کے تحت فاش کرنا جرم خفیف ہے ۴۹۵۔ (نوٹ ۲)۔
منقولی شہادت دفتر کے نقول کے ذریعے سے دی جاتی ہے۔ ۴۰۹
سرکاری دستاویزات کو بھی انھیں نقول کے ذریعے سے ثابت کیا جاتا ہے۔ ۴۱۰ تا ۴۱۱۔
قانون شہادت دستاویزی ۱۹۳۸ء ۴۱۱۔
مرتکب فعل ناجائز کے خلاف ہر شئے کا قیاس ہوتا ہے۔ ۱۹۱۔ ۲۵۴
OMNIA PRAESMUNTUR ESSE RITE ACTA -
"تمام امور کے متعلق قیاس ہوتا ہے کہ وہ صحیح و باضابطہ طریقے پر کئے گئے ہیں"
OMNIA PRAESUMUNTUR CONTRA SOPLIATOREM
اس اصول متعارفہ کی اہمیت۔ ۳۱۲۔
اس پر ایک عام نظر۔ ۳۱۳۔
اس سے ماتحت عدالتوں کو اختیار سماعت حاصل نہیں ہوتا۔ ۳۱۶۔
اس کے اطلاق کی مثالیں: دستاویزات مہری سے۔ ۳۱۶۔

وصیت نامہ جات سے ۔ ۲۱۷۔

اسٹامپ لگانے سے ۲۱۴ تا ۲۱۵۔

ONUS PROBANDI : (بارِ ثبوت ۔ ثابت کرنے کا بار) ۲۴۵ تا ۲۵۴۔

دیکھیے Burden of Proof.

صہ ۲۵۵

OPEN COURT, : کھلی عدالت ۔

اس کے عام فوائد ۔ ۶۴ تا ۶۸ ۔

جب نظائے سرسری کارروائیوں میں اجلاس کرتے ہیں۔

۶۴ (نوٹ ۷) ۔

لیکن سماعت کے لیے سپرد کرتے وقت نہیں ۔ ۶۸ ۔ (نوٹ ۱۱)

چیمبر میں سماعت کی کب اجازت ہے ۔ ۹۲ ۔

OPINION EVIDENCE : رائے کی شہادت ۔

عام طور پر قابل ادخال نہیں ہوتی ہے ۔ ۴۳۴ ۔

اس اصول کے معنی ۔ ۴۳۵ ۔

توہین زبانی کے مفہوم پر اس کا اطلاق ۔ ۴۳۵ ۔

"ماہروں" کی رائے کے لیے استثنا (کارٹر بنام بوہم .Carter v

Boehm) ۴۳۶ تا ۴۳۷ ۔

سرکاری ماہر قرائنسں میں ۴۳۹ ۔

شہادت شناخت کی صورت میں استثنیٰ ۔ ۴۴۱ تا ۴۴۲ ۔

غلط شناخت کے مقدمات ۔ ۴۴۲ ۔

مقدمہ بچھورن ۔ ۴۴۲ تا ۴۴۷ ۔

مقدمہ بک ۔ ۴۴۸ تا ۴۵۰ ۔

OPPORTUNITIES OF COMMITTING OFFENCE

ارتکاب جرم کے مواقع ۔

ملزم کا اس کو ناواجبی وقعت دینے کا خطرہ ۔ ۳۸۵ ۔

OPTIMUS INTERPRES RERUM USUS : رواج تمام اشیا کا

بہترین ترجمان ہے۔ ۲۱۲۔
ORAL EVIDENCE: زبانی شہادت دیکھیے Poral Evidence اور
Extrinsic Evidence
تحریری دستاویزات پر اثر انداز ہونے کے لیے۔ اس کا قابل ادخال یا ناقابل ادخال ہونا۔ ۲۰۸۔ ۲۱۰ تا ۲۱۱۔
ORDER IN COUNCIL: حکم بہ اجلاس کونسل۔
اس کا ثبوت ۴۱۱۔
ORDERING WITNESSES OUT OF COURT: گواہوں کو عدالت سے باہر جانے کا حکم دینا۔ ۵۶۶۔ دیکھیے Witnesses
ORIGINAL EVIDENCE: ابتدائی شہادت۔ ۱۸۔ ۹۶ تا ۹۷۔ دیکھیے Evidence
ORTON, ARTHUR: (اورٹن آرتھر)۔
اس کو مجرم قرار دیا گیا۔ کیونکہ اس نے جھوٹا حلف اٹھایا تھا کہ وہ ٹچبورن ہے۔ ۵۴۴۔
دوگونہ دروغ حلفی کے لیے اس کو دوگونہ سزا۔ ۴۱ تا ۴۲۔
اس کے اقبال جرم کے خلاصے۔ ۴۶ تا ۴۷۔
OWNER SHIP, (ملکیت)۔
قبضے سے قیاس ملکیت پیدا ہوتا ہے۔ ۳۱۸ تا ۳۴۱۔
ملکیت اراضی۔ ساحل سمندر اور دریا۔ ۳۶۲ تا ۳۶۳۔
PAGANS: (کافر) دیکھیے Competency ۔ ونیز Oaths
ابتدائی زمانے میں ان کی شہادت ناقابل ادخال ہوتی تھی۔ ۵۰۳ تا ۵۰۴۔
PAIS, MATTER IN: (لغوی معنی ملک کے امور۔ اصطلاحی معنی۔ عمل)
امر مانع تقریر مخالف بذریعۂ عمل۔ ۴۶۶ تا ۴۶۷۔
PARENT: (باپ یا ماں)۔ دیکھیے Children - Legitimacy ونیز Bastardy

والدین جو رقومات اولاد کو دیں وہ ہبہ قیاس کی جاتی ہیں۔ ۲۹۴۔
"باپ وہ ہے جو نکاح سے ایسا ثابت ہو"۔ ۳۰۹ تا ۳۱۰۔
PARLIMENT, (پارلیمنٹ)۔
شہادت سے متعلق اس کے وضع کردہ قوانین کی فہرست۔ ۱۰۶ تا ۱۱۰۔ و نیز دیکھیے Act of Parliment
اس کے دونوں ایوانوں کے روزناموں کا ثبوت۔ ۴۱۲۔
PAROL EVIDENCE, : لفظی یا تقریری شہادت دیکھیے Secondary and Extrinsic Evidence.
اس کے مختلف معانی۔ ۲۰۸ (نوٹ ۵)۔ ۲۱۰۔
کس معنی میں یہ تحریری شہادت سے کمتر درجے کی ہوتی ہے۔ ۲۲۷۔
تحریری دستاویزات کی تردید ترمیم یا اخراج کے لیے ناقابل ادخال ہوتی ہے۔ ۲۰۸۔ ۲۱۰ تا ۲۱۱۔
تعبیر دستاویزات کے لیے قابل ادخال ہوتی ہے۔ ۲۱۱۔
PARSEE WITNESS (پارسی گواہ)۔
اس کو اس کتاب پر حلف دیا جاتا ہے جو وہ اپنے ساتھ لاتا ہے۔ ۱۵۳۔
PARTIES TO SUIT OR PROCEEDING: (فریقین مقدمہ یا کارروائی)
قدیم قانون کا عام اصول کہ وہ قابل گواہ نہیں ہوتے تھے۔ ۱۲۹ تا ۱۳۱۔ ۱۵۹ تا ۱۶۳۔
مستثنیات:۔
قانون عمومی میں۔ ۱۶۰ تا ۱۶۳۔
چالان کنندگان۔ ۱۶۰۔
سرکاری گواہ اور شرکائے جرم۔ ۱۶۱ تا ۱۶۳۔
عدالت چانسری سے امور تنقیح طلب ۱۶۳۔
قانون شہادت ۱۸۵۱ء کی رو سے ان کی شہادت کا عام طور پر قابل ادخال ہونا ۱۶۴۔

خلاف درزی اقرار نکاح میں ۱۶۸۔
لیکن تائیدی شہادت ضروری ہوتی ہے۔ ۱۶۸۔ ۵۳۲
عدالت طلاق میں ۱۶۹۔
چالانات مال میں ۱۷۰۰۔
فوجداری کارروائیوں میں ۵۳۵ تا ۵۴۴۔
متن قانون شہادت فوجداری ۱۸۹۸ء ۶۰۷ تا ۶۰۹۔
شوہر و زوجہ کی شہادت کب قابل ادخال ہوتی ہے۔ ۱۶۵ تا ۱۶۹۔
ان کے اقبالات دیکھیے Admissions
ان کے موافق یا مخالف فیصلے۔ دیکھیے Judgements

PARTNERSHIP, (شراکت):
بادی النظر میں شراکت میں حصے مساوی ہوتے ہیں۔ ۳۴۵۔

PARTY-WALL (دیوار فارق):۔
جس اراضی پر یہ بنی گئی ہو اس کی ملکیت کے متعلق قیاس۔ ۳۶۴۔

PATENT AMBIGUITY, (ابہام جلی) ۲۱۱۔ دیکھیے Ambiguity,

PATENTS.ETC.ACT 1907 : قانون پیٹنٹ وغیرہ ۱۹۰۷ء۔
اس قانون کے تحت حکم معاینہ دینے کا اختیار۔ ۵۴۵۔

PATER EST QUEM NUPTIAE DEMONSTRANT.
باپ وہ ہے جس کا باپ ہونا نکاح سے ظاہر ہو۔

PAYMENT : (ادائی)۔
وہ حالات جن سے ادائی کا قیاس پیدا ہوتا ہے۔ ۳۴۶ تا ۳۴۷۔

PECUNIARY INTEREST مالی مفاد۔ دیکھیے -Interest.
اس کی وجہ سے گواہ کی ناقابلیت۔ ۱۲۹ تا ۱۳۱۔ ۱۵۹ تا ۱۶۳۔
اپنے مالی مفاد کے خلاف اشخاص متوفی کے بیانات قابل ادخال ہوتے ہیں۔ ۴۲۳۰۔

PEDIGREE, (نسب۔ شجرۂ نسب)۔

اس سے متعلق امور کو ثابت کرنے سنی سنائی شہادت قابل ادخال ہوتی ہے۔ ۴۲۱۔
یہ سنی سنائی شہادت قبل نزاع ہونی چاہئے۔ ۴۲۱۔
تصاویر پر مرقوم تحریریں قابل ادخال ہوتی ہیں۔ ۴۲۱۔
اسی طرح کتبہ جات قبور و انگشتریوں وغیرہ کی تحریریں۔ ۴۲۱۔
شجرۂ نسب سے متعلق شہادت پر شبہے کے وجوہات ۴۲۱۔

PENALTY, (تاوان)۔
گواہ ایسے سوالات کے جواب دینے پر مجبور نہیں ہیں جن سے وہ تاوان کے مستوجب ہوتے ہیں۔ ۱۲۴۔

PENTATEUCH, : (توراۃ کی پہلی پانچ کتابیں)۔
یہودیوں کو ان پر حلف دیا جاتا ہے۔ ۱۵۰۔

PERJURY: (دروغ حلفی)۔
اس کی سزا سات سال قید بامشقت تک ہو سکتی ہے۔ ۱۴۔
اورٹن کو چودہ سال قید بامشقت دی گئی۔ ۱۴۔
ٹی۔ اوٹس کو سزائے تازیانہ دی گئی۔ ۱۴۔ (نوٹ ایچ)۔
ملکۂ ایلزبیتھ کے ایک قانون کے تحت چونچ کر کے کانوں میں کیلے ٹھوکے جاتے تھے۔ ۱۴۔
قانون اسکاچ ۱۵۵۵ء کے تحت زبان میں سوراخ کیا جاتا تھا۔ ۱۴۔ (نوٹ ۱۲)۔
دروغ حلفی کو ایک گواہ کی شہادت سے زیادہ شہادت سے ثابت کرنا چاہیے۔ ۵۲۴۔
اس کے وجوہات جو معمولاً بیان کیے جاتے ہیں۔ ۵۲۱۔
صحیح وجہ۔ ۵۲۱ تا ۵۲۲۔
مقدار شہادت جو ہر گواہ سے مطلوب ہوتی تھی۔ یا قدیم قواعد کے تحت ثبوت۔ ۵۲۳ تا ۵۲۵۔

کیا دروغ حلفی کے ذریعے سے سزائے موت دلانا قتل ہوتا ہے۔ ۵۲۲ (نوٹ ۱۱)۔
ملزم اگر جھوٹی گواہی دے تو چالان کیا جا سکتا ہے۔ ۳۴۵۔

PERPETUATION OF TESTIMONY ACT (قانون استمرار شہادت ۱۸۴۲ء)۔
ایسے دعاوی کو ثابت کرنے کے لیے جو مستقبل کے کسی واقعہ پر موقوف ہو۔ ۱۰۷۔

PEWS RIGHT TO (پیو کا حق۔ گرجے میں نشست کا مقام)۔
ان کے متعلق حقوق قبضہ یا قطعی (مالکانہ) حقوق۔
ان کا حق قدامت کی بنا پر ادعا کیا جا سکتا ہے۔ ۳۲۹۔
ایسے دعووں کی کس طرح تردید کی جا سکتی ہے۔ ۳۲۹۔
شہادت جو ان کے متعلق حق کا قیاس پیدا کرنے مطلوب ہوتی ہے ۳۲۹۔

PHOTOGRAPHS, (تصاویر عکسی)۔
یہ کہاں تک قابل ادخال شہادت ہیں۔ ۲۴۴۔

PHYSICIAN, (طبیب حکیم) دیکھیے Medical Man,
اطلاعات جو طبیب کو دیے جائیں فاش کیے جانے سے محفوظ نہیں ہیں۔ ۴۹۸۔

PHYSIOGNOMY (علم قیافہ)۔
یہ کسی فریق کے خلاف قانونی شہادت نہیں ہوتا ہے۔ ۷۹۔
فرانسیسی مقننوں کا خیال ہے کہ اس کو ایسی شہادت ہونا چاہیے۔ ۷۹ (نوٹ ای)۔

PILLORY, (چوبخہ)۔
دروغ گو حلفی کے کانوں میں سوراخ کر کے چوبخہ کیا جاتا تھا۔ اگر وہ جرمانہ ادا نہیں کرتا تھا۔ ۱۴۔

ملکہ ایلزبیتھ کے قانون کی رو سے اس کا حکم تھا۔ ۱۴۱۔
۱۸۳۷ء میں جو یہ نحہ موقوف کر دیا گیا۔ ۱۴۱۔

PLENARY CONFESSIONS: (مکمل اقبال جرم) ۵۵۴۔ دیکھیے
Confessions, و نیز Self-regarding Evidence-.

PLURALITY OF WITNESSES: (تعدد گواہان) ۵۱۴ تا ۵۳۴۔
قانون فریب کی رو سے اراضی کے وصیت نامے کے لیے تین گواہ ضروری تھے۔ ۲۰۰۔
قانون وصیت نامہ جات کی رو سے کسی اور وصیت نامے کے لیے دو گواہ ضروری تھے۔ ۲۰۰۔
قانون انگریزی میں عام طور پر ایک گواہ کافی ہے۔ ۵۱۴۔
مستثنیات:-
دروغ حلفی۔ ۵۲۰ تا ۵۲۵۔
بغاوت۔ ۵۲۷ تا ۵۳۱۔
وصیت نامہ جات۔ ۵۲۹۔
تعین ولدیت۔ ۵۳۱ تا ۵۳۲۔
خلاف ورزی اقرار نکاح۔ ۵۳۲۔
عورتوں کی عصمت ریزی۔ ۵۳۳۔
مطالبات خلاف جائداد اشخاص متوفی مستثنیٰ نہیں ہیں۔ ۵۳۳۔
لیکن شہادت کو بہت احتیاط کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ ۵۳۳۔
شہادت شریک جرم مستثنیٰ نہیں۔ ۱۶۱ تا ۱۶۳۔
لیکن جوری کو اس کے متعلق متنبہ کر دیا جاتا ہے۔ ۱۶۳۔

POISON, DEATH OR MURDER BY: (موت یا قتل بذریعہ زہر)
ان مقدمات میں نفس فعل مجرمانہ کا ثبوت۔ ۳۰۰۔ دیکھیے
-Corpus Delicti

اس کی مادی شہادت۔ ۳۰۰۔
اس کے کیمیائی امتحانات۔ ۳۰۰۔
اس کے علامات کے متعلق ماہر کی شہادت۔ ۴۰۰۔
دوسری زہرخورانیوں کی شہادت ملزم کی نیت ظاہر کرنے
قابل ادخال ہوتی ہے۔ ۲۳۵۔
POLITICAL MATTERS:(سیاسی امور)۔
ان امور کے متعلق مصلحت عامہ کی بنا پر فاش نہ کئے جانے کا
استحقاق ہوتا ہے۔ ۵۹۴ تا ۵۹۶۔
POLITICAL SANCTION OF TRUTH: صداقت کی
سیاسی تہدید۔ ۱۰۔
POSSESSION,: (قبضہ)۔
اس سے قیاس حق ۳۱۸ تا ۳۴۱۔
قبضہ علم اصول قانون میں بہت پسندیدہ ہے۔ ۳۱۸۔
نیز دیکھیے Ownership, و Prescription-
قبضۂ مال مسروقہ سے قیاس جرم ہوتا ہے۔ ۱۹۵ تا ۱۹۸۔
POST OFFICE:(ڈاک خانہ ٹپہ خانہ)۔
اس کے تقررات کے متعلق قیاس۔ ۳۱۳ تا ۳۱۴۔ دیکھیے
Acting in a Capacity,-
خط کے حسب معمول حوالے کیے جانے کا قیاس۔ ۳۴۴۔
یہ قیاس بعض وقت قانون موضوعہ کی روسے قطعی کر دیا گیا ہے۔
۳۴۴۔
PRE-APPOINTED EVIDENCE,:(پہلے سے مقررہ شہادت)۔
اس کی تعریف جو بنتھم نے کی ہے۔ ۱۹۔
اس کے اقسام و نمونے ۵ تا ۱۵۔
قوانین وصیت نامہ جات کے تحت۔ ۲۰۔

تحت قانون علم تشریح الابدان بست ۱۸۳۲ء۔ ۲۰۔
قانون اندراج پیدائش واموات۔ ۱۰۴۔
قانون استمرار شہادت۔ ۱۰۵۔
قانون اعلان صحیح النسبی۔ ۱۰۵۔
قانون اندراج رائے دہندگان پارلیمنٹ۔ ۲۱۔
دفعہ ۷۔ قانون خفیہ رائے دہی۔ ۲۱۔
اسی کے مماثل نو آبادیاتی قوانین۔ ۲۱۔ (نوٹ ۱۲)۔
شہادت بذریعۂ حلف نامجات کے قواعد۔ ۱۰۵ تا ۱۰۶۔
ذاتی غرض کے نقش سے پہلے سے مقررہ شہادت کو محفوظ کرنا۔ ۱۳۲۔
مثلاً گواہ کے لیے ہبہ بالوصیت کو ناجائز ٹھہرانے سے
۔ ۱۳۲

PREJUDICE, COMMUNICATIONS MADE WITH-OUT بلاذمہ داری کے اطلاعات۔
یہ شہادت میں منظور نہیں کیے جاتے ہیں۔ ۵۸۹۔

PREPARATIONS FOR COMMISSION OF OFFENCE ارتکاب جرم کے لیے تیاریاں۔
اس سے قیاس جرم۔ ۳۸۵ تا ۳۸۷۔

PRESCRIPTION: حق قدامت۔
اس کی تعریف۔ ۳۱۹۔
حق قدامت کی مدت میں کمی۔ ازروئے قانون حق قدامت ۱۸۳۲ء۔ ۳۳۰ تا ۳۳۱۔
اس قانون کے تحت فیصلہ جات۔ ۳۳۲ تا ۳۳۳۔

PRESENCE: (موجودگی)۔
بیانات جو کسی فریق کی موجودگی میں دئے جائیں۔ کب اس کے خلاف اقبال متصور ہوتے ہیں۔ ۵۳۲۔

PRESUMPTIONS, (قیاسات)۔
اس حد (لفظ) کے مختلف معنی ۔
قیاسات قانونی و واقعاتی ۔ ۲۷۱۔ ۲۸۰ تا ۲۸۱۔
تعریف ۲۱۷۔ ۲۸۰ تا ۲۸۱۔
ناقابل تردید ۔ ۲۷۳۔
قابل تردید ۔ ۲۷۳۔
شدید ۔ احتمالی ۔ وخفیف ۲۸۱۔
لاعلمی قانون کے خلاف ۲۹۰۔
طریق فطرت سے ۲۹۳۔
حمل سے ہونے کی قابلیت ۳۰۲ تا ۳۰۴۔
قیاسات کے افعال کے قدرتی نتائج ارادی ہوتے ہیں۔ ۲۲۷۔ ۳۰۵۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸ تا ۳۶۸۔
ناشائستہ حرکات کے خلاف ۔ ۳۰۹۔ ۳۰۸ تا ۳۱۲۔
جواز وصحت افعال کی موافقت میں ۔ ۳۱۲ تا ۳۱۸۔
قبضے اور استعمال سے ۔ ۳۱۸ تا ۳۴۲۔
عادات و دستورات یا رواجات بنی نوع انسان سے ۔ ۳۴۲۔
طریق کاروبار یا تجارت سے ۔ ۳۴۲۔
حالت اشیا کے کماہی (حسب سابق) رہنے سے ۔ ۳۴۵۔
مرتکب فعل ناجائز (غاصب) کے خلاف ۔ ۳۵۴۔
قانون بین الاقوام میں (۳۵۹)۔
قانون بحری میں (۳۵۹)۔
تعزیرات میں ۔ ۳۶۶۔
متفرق ۔ ۳۶۲۔
مخلوط قیاسات قانونی و واقعاتی ۔ ۲۸۶ تا ۲۹۰۔
PREVIOUS ATTEMPTS TO COMMIT OFFENCE: (ارتکاب جرم کے سابقہ اقدامات)۔

اس سے قیاس جرم - ۵۸۳ تا ۳۸۷ -
PREVIOUS CONVICTIONS: (سابقہ سزایابیاں) -
یہ کب شہادت میں قابل ادخال ہوتی ہیں -
فریقین کی سابقہ سزایابیوں کی شہادت - ۲۴۰ تا ۲۴۱ -
گواہوں کے سابقہ سزایابیوں کی شہادت ۲۴۲ تا ۲۴۳ -
PREVIOUS INCONSISTENT-STATEMENTS (سابقہ مغایر بیانات) -
مخالف کے گواہ پر جرح - ۵۶۴ تا ۵۶۵ -
خود فریق کے گواہ پر - جب وہ مخالف ہو - ۵۶۶ تا ۵۷۰ -
PREVIOUS QUARRELS, (سابقہ لڑائیاں) -
ان سے قتل کا قیاس - ۲۸۴ -
PRIEST, : (پادری) - دیکھیے Privileged Communications (دیکھیے اطلاعات امتیازی یا وہ اطلاعات جن کے متعلق فاش نہ ہونے کا استحقاق ہو) -
پادری سے اقبال مذہبی -
قانون انگریزی میں اس کے متعلق فاش نہ کیے جانے کا استحقاق نہیں ہوتا ہے - ۴۹۹ تا ۵۰۶ -
متن دفعہ ۱۱۳ (قانون کلیسائی) -
اس کو منظور کرنے کے متعلق ججوں کا عملدرآمد - ۴۹۹ تا ۵۰۱ -
اس کے متعلق جبل - ماسٹر آف رولس کا قول عدالتی -
" " جیوں - جج کا قول عدالتی -
مسٹر باڈیلے کے رسالے سے خلاصہ جات - ۵۰۴ - ۵۰۵ -
امریکہ میں اقبال مذہبی کے متعلق فاش نہ کیے جانے کا استحقاق ہوتا ہے - ۵۰۶ -
PRIMARY EVIDENCE: (اصلی شہادت) ۳۹۹ تا ۴۱۴ -

PRIMARY MEANINGS, (اصلی معنی)۔ دیکھیے Documents
دستاویزات کے اصلی معنی میں تبدیل کرنے کے لیے خارجی شہادت
ناقابل ادخال ہوتی ہے۔ ۲۰۸۔۲۱۰ تا ۲۱۱۔
PRINCIPAL, : اصلی مالک۔ دیکھیے Agent. اور Admissions-
PRISINOR ON TRIAL, (قیدی جس پر مقدمہ چلایا جا رہا ہو) دیکھیے
Accused Person –
اس کی گواہی دینے کی قابلیت۔ ۵۳۸ تا ۵۴۴۔
PRIVILEGE, : (استحقاق۔ امتیاز)۔
استحقاق گواہ۔ خود اس کے اسناد حقیت کے متعلق ۱۱۸۔
" " مختلف اطلاعات سے متعلق دیکھیے Privileged
Communications-
PRIVILEGED COMMUNICATIONS: (امتیازی اطلاعیں
یعنی وہ اطلاعات جن کے متعلق فاش نہ کیے جانے کا استحقاق ہو)۔
وہ صورتیں جن میں یہ اطلاعات ناقابل ادخال ہوتی ہیں:۔
(۱)۔ سیاسی۔ ۴۹۵ تا ۴۹۶۔
راز مملکت کا افشا قانون راز ہائے سرکاری کے تحت جرم
خفیف ہے۔ ۴۹۵۔(نوٹ بی)
(۲)۔ عدالتی۔ ۴۹۶ تا ۴۹۷۔
راز ہائے جوری۔ ۴۹۷۔
گواہ پر توہین کے لیے نالش نہیں کی جا سکتی۔ ۱۲۶۔ ۵۸۶۔
سیمان بنام نیدرکلفٹ (Seaman v. Netherclift) ۱۲۶۔
۵۸۶۔
(۳)۔ پیشہ ورانہ۔ ۴۹۷۔
اطلاعات جو مشیر قانونی کو دیے جائیں۔ ۴۹۷۔
اطلاعات جو طبی مشیر کو دیے جائیں۔ انگلستان میں فاش کیے جانے سے محفوظ نہیں
۴۹۸۔

دیگر ممالک میں محفوظ ہیں۔ ۴۹۸۔
مذہبی مشیر کو اطلاعات محفوظ نہیں ہیں۔ ۴۹۹ تا ۵۰۶ دیکھیے
PRIEST
(۴)۔ معاشرتی۔ ۵۰۶۔
زوجہ و شوہر کے درمیان۔ ۱۶۸۔ ۵۰۶۔
یہی استحقاق۔ قانون شہادت فوجداری ۱۸۹۸ء کی رو سے
۵۳۹۔
(۵)۔ اپنے آپ کو مجرم بنانا۔ ۱۱۵ تا ۱۲۰۔
"کوئی شخص اپنے آپ کو مجرم قرار دینے پر مجبور نہیں"۔ ۱۱۵۔
اس سے متعلق قانون شہادت کے احکام۔ ۵۳۹ تا ۵۴۰۔
اس قانون کے تحت ملزم کی گواہی دینے کی قابلیت ۵۳۹۔
لیکن وہ گواہی دینے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا۔ ۵۳۹۔
اس کے مستثنیات۔ ۵۴۰۔
PROABILITY, (امکان۔ احتمال)۔
شہادت کی وقعت کا اندازہ کرتے وقت اس کا لحاظ کرنا چاہیے
۱۴۔
احتمال غالب دیوانی مقدمات میں فیصلے کی بنا ہو سکتا ہے۔ لیکن
فوجداری مقدمات میں نہیں۔ ۸۲۔
شمار احتمالات ۶۲۔
PROCLAMATION, : (منادی۔ اعلان)۔
یہ جب بادشاہ نے کرائی ہو تو کس طرح ثابت کی جا سکتی ہے۔ ۴۱۱۔
PROFESSIONAL MATTERS: (پیشہ سے متعلق امور) دیکھیے (Privileged Communications)
کب ان کے متعلق مصلحت عامہ کی بنا پر فاش نہ کیے جانے کا
استحقاق ہوتا ہے۔ ۴۹۷۔

PROMISE, (اقرار)۔
کون سے اقرارات کا تحریری ہونا لازمی ہے۔ ۴۷ تا ۵۰۔
خلاف ورزی اقرار نکاح کی نالش میں فریقین گواہی دینے کے قابل ہوتے ہیں۔ ۱۲۰۔
تائیدی شہادت اس میں مطلوب ہوتی ہے۔ ۳۲۵۔
قانون فریب کی روسے اس کا تحریری ہونا ضروری نہیں۔ ۴۸ تا ۴۹۔
اس کے خلاف قدیم فیصلے۔ ۴۸ (نوٹ بی)۔
PROOF, (ثبوت) دیکھیے Evidence - Certanity -
اس لفظ کے معنی۔ ۵۔
بار ثبوت بیان کنندہ فریق پر ہوتا ہے۔ ۴۴۳۔ دیکھیے Burden of Proof,
ثبوت کے قدیم نظامات۔ کُل ثبوت۔ نصف ثبوت وغیرہ۔ ۹۵ تا ۱۴۲
PROPRIETARY INTEREST, (جایدادی مفاد)۔
اس کے خلاف متوفی اشخاص کے بیانات قابل ادخال ہوتے ہیں۔ ۲۲۴۔
PROSECUTOR, (چالان کنندہ)۔
بار ثبوت چالان کنندہ پر ہوتا ہے۔ دیکھیے Burden of Proof, -
وہ (فوجداری) کارروائیوں کا فریق نہیں ہوتا ہے۔ ۵۲۵۔
وہ جوری کو مخاطب نہیں کر سکتا۔ ۵۵۲۔
PUBLIC DOCUMENTS, (سرکاری دستاویزات)۔
نقول مصدقہ کے ذریعے سے ان کا ثبوت۔ ۴۱۰ تا ۴۱۲۔
قانون شہادت کے تحت ۱۸۵۱ء۔ ۴۱۰ تا ۴۱۲۔
قوانین شہادت دستاویزی کے تحت۔ ۴۱۰ تا ۴۱۲۔
مقامی و نجی قوانین کا ثبوت۔ ۲۹۹۔
PUBLIC OFFICES (سرکاری دفاتر)۔

ان کے طریق کاروبار سے قیاسات - ۴۴۳ -
ان کے عہدے داروں کے حسب ضابطہ تقرر کے قیاسات -
۳۱۳ تا ۳۱۵ -

PUBLIC POLICY : (مصلحت عامہ) -
شہادت جو اس کی بنا پر نامنظور کی جاتی ہے - ۵۹۴ و بعد - دیکھیے
-Privileged Communications.

PUBLICITY OF JUDICIAL PROCEEDINGS, (عدالتی کارروائیوں کا علی الاعلان ہونا) -
یہ انگریزی قانون کی ایک خصوصیت ہے - ۴۵ تا ۴۷ -
اس کے مفید نتائج ۴۵ تا ۴۷ -
چیمبر میں سماعت کی استثنائی شکل - ۹۲ -

QUAKERS, : (کویکرس) -
بجائے حلف ان کا اقرار صالح قابل ادخال ہوتا ہے - ۱۵۶ -

QUALIFICATION OR EXCEPTION, :(شرط یا استثنا) -
فوجداری مقدمات میں اس کا بار ثبوت ۲۵۴ -

QUANTITY OF EVIDENCE :کمیت شہادت - مقدار شہادت
دیکھیے Plurality of Witnesses
انگریزی قانون میں معمولاً ایک گواہ کافی ہوتا ہے - ۵۱۴ -
مستثنیات : ۵۲۰ تا ۵۲۳ -

QUEEN CAROLINE'S CASE : (مقدمۂ ملکۂ کارولین) -
اس میں ججوں کے جوابات - ۴۰۰ -
ان کو نقادان فن نے غلط ٹھہرایا ہے - ۴۰۳ -
دفعہ ۲۴ قانون ضابطۂ قانون عمومی سنہ ۱۸۵۴ء کی رو سے قانون
بدل دیا گیا ہے - ۴۰۳ -
اس قانون کی توسیع فوجداری مقدمات میں بھی - ۴۰۳ (نوٹ ۴) -

QUINTILIAN: (کوئنٹیلین)۔
گواہوں سے سوالات کرنے کے متعلق اس کے قواعد۔۵۷۳۔
اس کے جرح کرنے کے قواعد۔۵۷۴۔
بچوں کی شہادت کے متعلق اس کے ریمارک (اقوال)

RAPE : (زنا بالجبر)۔
الزامات زنا میں مستغیثہ کے بُرے چال چلن کی شہادت قابل ادخال ہوتی ہے۔۲۳۷ تا ۲۳۸۔
زنا بالجبر کے متعلق طفل کی شہادت قابل ادخال ہوتی ہے۔۱۴۵۔
رضامندی کی تردید کرنے کے لیے عورت کے شکایت کرنے کا واقعہ قابل ادخال ہوتا ہے۔۱۸۴۔
اور اس شکایت کی تفصیلات بھی ۱۸۴۔
ملکہ بنام للیمان اور ملکہ بنام اوسبورن
Reg v. Lillyman & Reg. v. Osborne

REAL EVIDENCE (مادی شہادت) ۱۷۔۱۸۴ تا ۱۸۹۔۵۹۳ تا ۶۰۶۔
دیکھیے Inspection (معاینۂ موقع)۔
تعریف ۱۷۔۱۸۴۔۵۹۳ و بعد۔
اس کے مختلف معانی کی جانچ۔۵۹۳ تا ۶۰۶۔
یہ شخصی شہادت کے مقابل ہوتی ہے ۱۷۔۵۹۳ تا ۶۰۰۔
بلا واسطہ و جزئی ۱۸۵۰۔۵۹۴۔۶۰۲۔۶۰۶۔
"معاینۂ موقع" ۱۸۶۔
جعل۔ جعل سازی۔۱۹۱ تا ۱۹۴۔

REASONABLE AND PROBABLE CAUSE, (معقول و ممکن وجہ)۔ ص ۹۶۲
اس کا تصفیہ جج کے ذمے ہوتا ہے۔۶۹۔
جوری کے واقعات کو ثابت قرار دینے کے بعد ۶۹۔

REBUTTABLE PRESUMPTIONS, (قابل تردید قیاسات)۔۲۷۳۔

دیکھیے Presumptions

RECEIPT : (رسید)۔

رسید ادائی کی دوسری شہادت کو ناقابل ادخال نہیں کرتی ہے۔

رسید مہری ادائی کی کہاں تک قطعی شہادت ہوتی ہے۔۳۴۶۔

رسید جو مہری نہ ہو صرف بادی النظری شہادت ہوتی ہے۔ ۳۴۶۔

بعد کے لگان کی رسید پہلے کے لگان کی ادائی کی بادی النظری شہادت ہوتی ہے۔ ۳۴۷۔

RECEIVING STOLEN GOODS (داشتن مال مسروقہ)۔

اس کے اور سرقے کے مدات ایک ہی بیان میں شامل کیے جا سکتے ہیں۔ ۱۹۵۔ اور دیکھیے Stolen -Goods,

RECENT POSSESSION OF STOLEN PROPERTY : (جدید قبضۂ مال مسروقہ)۔

اس سے قیاس جرم۔ ۱۹۴ تا ۱۹۰۔

RECITALS, : (تمہید دستاویز)۔

امر مانع تقریر مخالف بذریعۂ تمہید دستاویز۔ ۴۶۶۔

RECOLLECTION, : (حافظہ۔ یاد)۔ MEMORY

گواہ کے حافظے کو تازہ کرنا۔ ۲۰۹ تا ۲۱۰۔

RECONVEYANCE : (واپس منتقل کرنا)۔

اس کا قیاس۔ ۳۳۸ تا ۳۴۰۔

RECORD, : (ریکارڈ۔ سجل)۔ دیکھیے: Judgments: – Estoppel: اور Res judicata

امر فیصل شدہ صحیح متصور ہوتا ہے۔ ۳۰ تا ۳۱۔ ۴۶۵۔ ۵۰۸ تا ۵۱۳۔

شبہے وغیرہ کی صورت میں مستثنیات۔ ۵۱۰۔

RECOVERIES, FINES AND : (علاے قید اولاد نکالنے کی نالشات)۔

جوازحقیت بربنائے قبضہ کے لیے ان کا قیاس کرلیا جا سکتا ہے۔
-۳۳۷

RECTOR, DECEASED: (متوفی رکٹر (کلیسائی عہدہ دار۔ پادری)۔
اس کی کتابیں کب اس کے قائمقام کے لیے شہادت ہوتی ہیں۔
-۴۲۶
ثبوت رواج کے لیے اس کے بیانات قابل ادخال ہوتے ہیں۔
-۴۲۶

RE-EXAMINATION: (سوالات مکرر)۔ ۳۰۵۵۔ دیکھیے Examination-

REFEREE: (پنچ۔ ریفری۔) دیکھیے Arbitrator-
فیصلۂ ثالثی کو نافذ کرنے کے لیے اس کو بطور گواہ طلب کیا جا سکتا ہے۔ ۱۸۰-

REFRESHING MEMORY OF WITNESSES: (گواہوں کا حافظہ تازہ کرنا)۔ ۲۰۹ تا ۲۱۰۔ دیکھیے Memory-

REGISTERS, (رجسٹر۔ کتب)۔
ولادت۔ نکاح و موت کے رجسٹر۔ ۱۰۴ تا ۱۰۵۔
پارلیمنٹ و بلدیہ کے رجسٹر واقعات مندرجہ کے قطعی ثبوت ہوتے ہیں۔ (۲۰)۔
دفعہ ۷۔ قانون خفیہ رائے شماری ۱۸۷۲ء۔ ۲۱۔
عورتوں نابالغوں اور اجنبیوں کے لیے استثنیٰ۔ ۲۱۔

REGULARITY OF ACTS: (افعال کی باضابطگی)۔
اس کا عام طور پر قیاس کرلیا جاتا ہے۔ ۳۱۲ تا ۳۱۸۔ ۳۴۲ تا ۳۴۴۔

REJECTION OF EVIDENCE, (شہادت کی نامنظوری)۔
اگر فی الجملہ ناانصافی شہادت کی نامنظوری کی وجہ سے ہوئی ہو تو دیوانی مقدمات میں ازسرنو سماعت کا حکم دیا جاتا ہے۔ لیکن فوجداری مقدمات میں نہیں۔ ۷۰ تا ۷۱۔

حصہ ۲۶۳ . . : REJECTION OF EVIDENCE ON GROUND OF

REMOTENESS, ۲۲۲ تا ۲۳۶- دیکھیے ,Relevancy

: مصلحت عامہ اور استحقاق کی بنا پر - ۴۹۵- دیکھیے

-Privilege

RELEASE OF DEBT, : (قرض سے ابرا)-

حالات سے اس کا قیاس کیا جا سکتا ہے۔ ۳۴۷-

RELEVANCY : واقعات کا متعلق ہونا -

اس کے تحت احکام - ۷ تا ۸۰ - ۲۲۴ تا ۲۳۶ -

کہاں تک غیر متعلق سوالات کی جرح میں اجازت ہوتی ہے -

۱۲۲ تا ۱۲۴ -

RELIGION,: (مذہب)-

صداقت کی مذہبی تہدید ۱۰ -

سابق میں مذہب کے نہ ہونے کی وجہ سے گواہ کی ناقابلیت - صفحہ

۱۴۷ و بعد -

اس کے تین اقسام - ۱۴۸ -

۱ - فقدان معلومات مذہبی - ۱۴۸ -

۲ - فقدان عقاید مذہبی - ۱۴۸ تا ۱۵۵ -

اس پر تنقید - ۱۴۸ تا ۱۵۰ -

۳ - مذہبی رسومات کی پابندی سے انکار - ۱۵۵ -

مذہبی وجوہات کی بنا پر - ۱۵۵ -

کویکرس وغیرہ کی قابلیت ۱۵۷ تا ۱۵۸ -

غیر مذہبی وجوہات - ۱۵۸ -

دہریوں کی قابلیت - ۱۵۸ تا ۱۵۹ -

گواہ پر مذہب سے متعلق سوالات کرنے کا اختیار - ۱۲۶ -

REMOTENESS: (بعید ہونا)-

اس کی بنا پر شہادت کی نامنظوری۔ ۴۳۳ تا ۴۳۶۔ دیکھیے Relevancy
REPLY: (جواب)۔
جواب کا حق۔ ۵۵۹۔
REPUTATION: (شہرت۔ نیکنامی)۔
دروغ حلفی کا ارتکاب اکثر گواہ کی شہرت و نیکنامی کو بچانے کے خیال سے کیا جاتا ہے۔ ۱۸۳۔
اس کی شہادت۔ دیکھیے Character۔
حقوق عام کے ثبوت کے لیے شہادت شہرت قابل ادخال ہوتی ہے۔ ۴۲۰۔
RES GESTAE, (حالات متعلقہ)۔
یہ ابتدائی شہادت ہوتے ہیں۔ ۴۱۷۔
ان کو سنی سنائی شہادت سے مخلوط نہیں کرنا چاہیے۔ ۴۱۷۔
عورت کی شکایت کی تفصیلات کب قابل ادخال ہوتے ہیں۔ ۴۱۸ تا ۴۱۹۔
بیمہ شدہ شخص کے بیانات کب قابل ادخال ہوتے ہیں۔ ۴۱۹۔
ایسے شخص کے فریاد و حیرت کے جملے جو قتل کی وجہ سے مررہا ہو کب جزو حالات متعلقہ نہیں ہوتے ہیں۔ ۴۳۰ تا ۴۳۱۔
RES INTER ALIOS ACTA ALTERI NOCERE NON DEBT, دوسروں کے درمیانی معاملات میں تیسرے شخص کو متاثر نہیں ہونا چاہیے۔
اس اصول اخراج کی قدامت۔ ۹۶ تا ۹۷۔ ۴۲۹ تا ۴۳۳۔
اس کو قانون روما میں تسلیم کیا جاتا تھا۔ ۹۶۔
اس قاعدے کے معنی۔ ۴۲۹۔
مکسوبی شہادت یا شہادت بلاواسطہ اور اس اصول میں فرق۔ ۴۳۰۔

حالاتِ متعلقہ کی شہادت اس اصول سے خارج نہیں کی جاتی ہے۔ ۴۳۰ تا ۴۳۱۔

اس قاعدے کے موجودہ مستثنیات ۔ ۴۳۲ تا ۴۳۳۔

اپنے مفید ہونے کی صورت میں بھی یہ اصول ناقابل ادخال ہوتا ہے ۔ ۴۳۰۔

RES JUDICATA PRO VERITATE ACCIPITUR, "امر فیصل شدہ صحیح متصور ہوتا ہے"

اس اصول کو عام طور پر تسلیم کیا جاتا ہے ۔ ۳۰ تا ۳۱ ۔ ۴۶۵ ۔ ۵۰۸ تا ۵۱۳۔

اس اصول کے معنی اور اطلاق ۔ ۵۰۸ تا ۵۰۹۔

REVENUE PROCEEDINGS, (مالگزاری کی کارروائیاں)۔ صـ ۶۶۴

ان میں فریقین کے شوہر و زوجہ اب قابل گواہ ہوتے ہیں ۔ ۱۷۰۔

سابق میں عدالتیں اس امر پر مساوی طور پر مختلف الرائے تھیں ۔ ۱۷۰۔

عہدہ داران مال کے تقرر کا قیاس اس حیثیت سے کام کرنے سے کیا جاتا ہے ۔ ۳۱۴۔

REWARDS, : (انعامات)۔

دریافت جرم کے لیے انعام مقرر کرنے کے نقصانات ۔ ۳۹۴ تا ۳۹۵۔

RIGHT TO BEGIN AND REPLY, (۵۵۷ تا ۵۵۹) دیکھیے Reply. -Begin:

ROAD, : (سڑک) ملکیت اراضی سے متعلق قیاسات ۔ ۳۶۲۔ دیکھیے Highway.

ROMAN CATHOLIC, : (رومن کیتھولک)۔

اقبال جو پادریوں سے کیے جائیں فاش کیے جانے سے محفوظ نہیں ہوتے ہیں ۔ ۴۹۹ تا ۵۰۶۔

گواہوں کو ایرستان میں کس طرح حلف دیا جاتا ہے۔۱۵۲۔ دیکھیے
(حلف) Oaths.

SALE, (بیع)۔
بیع اراضی بذریعہ تحریر ہونی چاہیے۔ اور اس پر دستخط بھی ضروری
ہیں۔۷۸۔
نیز دس شلنگ مالیتی اشیا بھی۔

SAMPLES, : (نمونے)۔
ان کا اغراض شہادت کے لیے لینا۔۱۸۶۔
اناج کے نمونوں کا جعل۔ (ملکہ بنام ویرونس Reg. v. Vreones)
۔۱۹۴

SANCTIONS OF TRUTH, (تہدیدات صداقت)۔
قدرتی ۔ ۸ ۔
اخلاقی ۔ ۹ ۔
مذہبی ۔ ۱۰ ۔

SANITY, : (سیانگی)۔
اس کا عام طور پر قیاس کیا جاتا ہے۔۲۹۴۔ ۳۰۲۔ ۳۶۸۔
اسی طرح ایک وقت ثابت کر دینے کے بعد اس کے جاری رہنے
کا بھی۔۳۴۶۔
معصومی پر ترجیح دیتے ہوئے خودکشی کرنے والے کی سیانگی کا
قیاس کیا جاتا ہے۔۳۶۸۔

SATISFIED TERM : (اجارۂ منقضی المیعاد)۔
اس کی سپردگی کا کب قیاس کیا جاتا ہے۔۳۴۰۔
قانون اجارۂ منقضی المیعاد ۱۸۴۵ء۔۳۴۰ تا ۳۴۱۔

SCIENCE, : (سائنس)۔
اس کے امور سے متعلق ماہرین کی شہادت قابل ادخال ہوتی ہے۔۴۳۶۔ دیکھیے
Experts.

SCINTILLA OF EVIDENCE (قلیل اجزائے شہادت)۔
یہ مقدمے کو جوری پر چھوڑنے کے لیے کافی نہیں ۶۹۔
SCOTLAND, : (اسکاٹ لینڈ)۔
یہاں ہاتھ کو اوپر اٹھا کر حلف لیا جاتا ہے۔ ۱۵۲۔
ایسے حلف کے ساتھ جو الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں۔ ۱۵۲۔
حلف کی اس قسم کا انگلستان میں اختیار کیا جانا۔ ۱۵۲۔
اسکاٹ لینڈ میں دروغ حلفی کی سزا۔ ۱۴۔
یہاں قانون فریب کو اطلاق نہیں دیا جاتا ہے۔
قانون شہادت فوجداری کو یہاں اطلاق دیا جاتا ہے۔
یہاں سابق میں عورتوں کی گواہی نامنظور کی جاتی تھی۔ ۵۵۔
جب وہ دستاویزات کی گواہ ہوتی تھیں ۱۸۶۸ء تک۔
۵۵۔
ان کی شہادت کو قابل ادخال کرنے والے قانون کا متن۔ ۵۵۔
قانون قیاس زندگی (اسکاٹ لینڈ) ۱۸۹۱ء۔ ۳۴۹۔
SCRIPTURE, : (کتاب مقدس)۔
حلف کے استعمال کے خلاف کتاب مقدس کو پیش کرنا۔ ۱۵۶۔
انچالیسویں دفعہ مذہب کی توضیح۔ ۱۵۶۔ (نوٹ ۱۹)۔
اس کا حکم تعداد گواہان کو ضروری قرار دینے کے لیے۔ ۵۱۵ تا ۵۱۸ دیکھیے
Plurality
SEAL, (مہر)۔
دستاویز سے مہر کو چھیل دینا منسوخی دستاویز کی بادی النظری شہادت ہوتا ہے۔ ۳۴۳۔
بعض اجارہ جات میں اس کی ضرورت ۴۷۔
رسید مہری کہاں تک قطعی ہوتی ہے۔ ۳۴۶۔
قدیم اعلیٰ عدالتوں کی مہروں سے عدالتیں از خود واقف ہوتی ہیں۔ ۲۴۳۔

صـ ۶۶۵

دستاویز مہری کے بدل کا قیاس کر لیا جاتا ہے۔ ۲۰۳۔ ۳۶۶۔
SEARCH, (تلاش) گم شدہ دستاویز کے مضامین کی شہادت قابل ادخال ہونے سے پہلے اس کو تلاش کرنا ثابت کیا جانا چاہیے۔ ۴۰۴ تا ۴۰۵۔
گادر کول بنام میال (Gathercole v. Miall): ۴۰۴ تا ۴۰۵۔

SEA-SHORE, (ساحل سمندر)۔
ساحل سمندر کی ملکیت کے متعلق قیاس۔ ۳۶۲ تا ۳۶۳۔
ساحل سمندر کی ملکیت تاج کو حاصل ہوتی ہے۔ ۳۶۲۔
عوام کو یہاں نہانے کا کوئی حق نہیں ہوتا ہے۔ ۳۶۲ (نوٹ یم)۔

SEWORTHINESS: سمندر کے قابل ہونا)۔
اس سے متعلق قیاسات ۳۶۱۔
عارضی خامی سے متعلق قیاسات۔ ۳۶۱۔
طرز عمل جب کہ جہاز سمندر میں ہوتا ہے۔ ۳۶۲۔

SECONDARY EVIDENCE. (منقولی شہادت)۔
اصلی و منقولی شہادت میں فرق۔ ۳۹۹ تا ۴۱۴۔
منقولی شہادت اس وقت تک قابل ادخال نہیں ہوتی ہے جبتک اصلی شہادت نہ پیش کرنے کی توجیہ نہ کی جائے۔ ۳۹۹۔ ۴۰۴۔
اصلی شہادت کی کافی تلاش کرنے کے بعد منقولی شہادت قابل ادخال ہوتی ہے۔ ۴۰۴ تا ۴۰۵

SECRECY, (راز تنہائی۔ خلوت)۔
جرایم کا ارتکاب معمولاً چھپ کر کیا جاتا ہے۔ ۳۷۲۔
خواہش اخفا سے خوف کے علامات کا ظاہر ہونا۔ ۳۹۳۔
راز مملکت کے متعلق فاش نہ کئے جانے کا استحقاق ہوتا ہے۔ ۴۹۵ تا ۴۹۶۔ دیکھیے Privileged Communications.
فاش کرنا قانون راز ہائے سرکاری کے تحت جرم خفیف ہوتا ہے۔ ۴۹۵۔ (نوٹ بی)۔
مخفی طور پر چیمبر میں مقدمے کی سماعت ۹۲۔

SEDUCTION, : (بھسلائے جانا)۔
پھسلائے جانے کی نالش میں چال چلن کی شہادت۔۲۳۷۔
SELF REGARDING EVIDENCE: (متعلق ذات شہادت۔
اپنے متعلق شہادت)۔
تعریف۔۴۵۲۔
فریق کے الفاظ یا طرز و ڈھنگ کے ذریعے سے۔۴۵۲۔
یہ یا تو مفید ذات یا مضر ذات۔ یعنے اپنے مفید یا اپنے مضر ہوتی ہے۔
اپنے مفید شہادت اکثر ناقابل ادخال ہوتی ہے۔۴۵۳۔
ایسی شہادت کا استثنیٰ جو جزاً اپنے مضر ہو۔۴۵۳ تا ۴۵۴۔
اپنے مضر شہادت قابل ادخال ہوتی ہے۔۴۵۳۔
خاموشی کا اثر۔۴۵۴ تا ۴۵۵۔
اقبالات۔۴۵۵۔ دیکھیے Admissions.
اقبالات جرم ۴۵۵۔ دیکھیے Confessions
SELF-MUTILATION : (اپنے اعضا کی قطع و برید کرنا)۔
یہ مادی شہادت کی ایک قسم کی جعل سازی ہے۔۱۹۳ تا ۱۵۸۱۔
SEPARATISTS, : (سیپریٹسٹ۔ ایک عیسائی فرقہ)۔
ان کے اقرار صالح بجائے حلف قابل ادخال ہوتے ہیں۔۱۵۶۔
SEXES, RELATION BETWEEN,: (جنس ذکور و اناث میں تعلقات)
یہ جھوٹی گواہی کا ایک ماخذ ہوتے ہیں۔۱۸۲ تا ۱۸۳۔
و نیز جھوٹے اقبالات جرم کا ایک سبب۔۵۰۸۔
ازدواجی اطلاعات کا فاش نہ کیا جانا۔۱۶۸۔۵۰۶۔
الزام دو زوجی کے چالان میں زوجہ اول اب قابل گواہ ہوتی ہے۔
۱۶۶۔
SEXUAL INTERCOURSE: (مباشرت۔ جماع)۔

صـ ۶۹۶

چودہ سال سے کمسن مرد کے متعلق قیاس ہوتا کہ وہ اس کے قابل نہیں ہوتا ہے۔ ۳۰۲۔
قیاس صحیح النسبی کب ناقابل تردید ہوتا ہے۔ ۳۰۹۔ دیکھیے
Presumptions
شوہر و زوجہ کے درمیان اس کی کب نفی کی جا سکتی ہے۔ ۳۰۹۔
SHIP, : (جہاز)۔
اس کی بیع کے ثبوت کے لیے تحریر ضروری ہوتی ہے۔ ۴۹۔
جہاز کے سمندر رانی کے قابل ہونے کا کب قیاس ہوتا ہے۔ ۳۶۱ دیکھیے۔
SHIP-WRECK: (جہاز کی تباہی)۔ دیکھیے قیاسات۔
لاپتا جہاز کے ڈوب جانے کا قیاس۔ ۳۶۱۔
جہاز کی تباہی کی وجہ سے اموات ہوں تو قیاس پسماندگی۔ ۳۵۱ تا ۳۵۴۔
انگریزی قانون میں ایسا قیاس نہیں کیا جاتا ہے۔ ۳۵۲ تا ۳۵۴۔
"SHOP-BOOKS": (دکان کی کتابیں۔ بہی کھاتے۔
قانون رد یا میں ان کا قابل ادخال ہونا۔ ۴۲۵۔
و نیز تحت غیر منسوخ شدہ قانون جیمس اول باب ۱۲۔ ۴۲۵۔
ایک سال سے قدیم قرض کی یہ شہادت نہیں ہوتے ہیں۔ ۴۲۵۔
گواہ ان سے حافظہ تازہ کر سکتا ہے۔ ۲۰۹ تا ۲۱۰۔ ۴۲۵۔
SIGNATURE, (دستخط)۔
قانون فریب کی رو سے کن معاہدات کے لیے ضروری ہے۔ ۴۹۔
وصیت نامے کے لیے ضروری ہے۔ ۲۰۵۔
دستخط کا مقام۔ ۲۰۶۔
SILENCE, : (خاموشی)۔
اس سے اپنے مضر شہادت کا پیدا ہونا۔ ۴۵۴ تا ۴۵۵ دیکھیے
Self-regarding Evidence

ناشائستہ حرکت کا تحریری الزام لگانے پر خاموشی صداقت الزام کی شہادت نہیں ہوتی ہے۔ (ویڈمان بنام والپول) Wiedeman v. Walpole
۵۳۲-۵۹۲-

SINGLE Witness: (منفرد گواہ)۔ دیکھیے Plurality of Witnesses
عام طور پر منفرد گواہ ثبوت مقدمہ کے لیے کافی ہوتا ہے۔ ۵۱۴-
مستثنیات۔ ۵۲۰ تا ۵۲۳-
گواہ واحد کی شہادت پر عمل کرنے کے اثرات۔ ۵۱۸-

SKILL, QUESTIONS OF. سوالات مہارت)۔
ان کے متعلق ماہرین کے آراء قابل ادخال ہوتے ہیں۔ ۴۳۶-
دیکھیے Experts

SLANDER. (ازالہ حیثیت عرفی زبانی۔ توہین زبانی)۔
اس کے مقدمات میں مدعی کے چال چلن کی شہادت قابل ادخال ہوتی ہے۔ ۲۳۷-
گواہ پر اس کی نالش نہیں ہوسکتی۔ (سیمان بنام نیدرکلفٹ (Seaman v. Nether clift) ۱۲-۵۰۶-
الفاظ جن سے توہین زبانی کا ہونا بیان کیا جائے۔ ان کے معنی ۵۳۴-

SLEEP, (خواب نیند)۔
حالت خواب کے بیانات اقبالات نہیں ہوتے ہیں۔ ۴۶۰-

SOCIETY, HABITS OF, PRESUMPTIONS FROM, (عادات معاشرہ سے قیاسات۔ ۲۴۴-)

SOIL, PRESUMPTIONS AS TO PROPERTY IN, ملکیت اراضی کے متعلق قیاسات) ۴-

SOLDIERS (فوجی سپاہی)۔
میدان جنگ کے سپاہیوں کے وصیت نامے ایسی تحریرات کے

صد ۶۷

ذریعے سے بھی جائز ہوتے ہیں جن پر گواہی نہ ہو ۲۰۶۔
اور زبانی وصیت کرنا بھی جائز ہے۔ ۲۰۶۔
SOLICITOR : (سالیسٹر) دیکھیے Counsel
سالیسٹر موکل کے خلاف یا اس کی طرف سے گواہ ہو سکتا ہے۔ ۱۷۴۔
دیکھیے Privilege
موکل کی سالیسٹر کو اطلاع کے متعلق فاش نہ کیے جانے کا کب استحقاق ہوتا ہے۔ ۴۹۷۔
SOMNAMBULISM : (خواب میں چلنے پھرنے کی عادت) دیکھیے Sleep.
حالت خواب میں جو الفاظ کہے جائیں وہ شہادت نہیں ہوتے ہیں۔ ۹۴۔
SOVEREIGN, : (مقتدر اعلیٰ)۔
اس کو شہادت دینے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا۔ ۱۱۳۔ ۱۷۰ تا ۱۷۴۔
SPIRITUAL ADVISERS (مشیران مذہبی)۔
ان سے اقبالات جرم کا قابل ادخال ہونا۔ ۴۹۹ تا ۵۰۶ دیکھیے Priest.
SPOLIATOR : (مرتکب فعل ناجائز۔ غاصب)
اس کے خلاف قیاسات ۳۵۴۔
اس کی مثالیں (آرمیری بنام ڈیلامیری (Armory v. Delamirie) ۳۵۴۔
آلات شہادت وغیرہ کو دبا دینا۔ ۳۵۵۔
دستاویزات کے مرتکب فعل ناجائز کے متعلق ان قیاسات کی وسعت۔ ۳۵۵۔
بعض وقت اس اصول کے اطلاق میں مبالغہ کیا جاتا ہے۔ ۳۵۷۔
خصوصاً فوجداری مقدمات میں۔ ۳۵۸۔

ان کو بین قومی قانون میں تسلیم کیا جاتا ہے۔ ۳۶۰۔
SPORT, : (کھیل۔تفریح)۔
محض کھیل میں مادی شہادت کا جعل۔ ۱۹۴۔
SPOUSES, : (ازداج)۔دیکھیے Husband and Wife,
یہ دوران نکاح کے اطلاعات کو فاش کرنے پر مجبور نہیں کیے جاسکتے۔
۱۶۸-۵۰۶۔
STAMPS, : (اسٹامپ)۔
اس کی ضرورت از روئے قانون۔ ۲۱۴ تا ۲۱۵۔
گم شدہ دستاویزات کے متعلق حسب ضابطہ اسٹامپ شدہ ہونے کا قیاس ہوتا ہے۔ ۲۱۴۔
نوٹس دینے کے باوجود جو دستاویزات پیش نہ کئے جائیں ان کے متعلق حسب ضابطہ اسٹامپ شدہ ہونے کا قیاس ہوتا ہے
۲۱۴۔
غیر اسٹامپ شدہ دستاویزات خلاف قانون امر یا فریب کو ظاہر کرنے ناقابل ادخال ہوتے ہیں۔ ۲۱۴ تا ۲۱۵۔
سوائے فوجداری کارروائیوں کے۔ ۲۱۴۔
یا بعد ادائی تاوان ۲۱۴۔
یا سالیسیٹر کے اسٹامپ لگانے کا ذمہ لینے پر۔ ۲۱۵۔
STATEMENTS IN PARTY'S PRESENCE (بیانات بموجودگی فریق)۔
کہاں تک قابل ادخال ہوتے ہیں۔ ۴۱۹ تا ۴۲۰۔
STATIONARY OFFICE, : (دفتر مصادر)۔
اس محکمے کے طبع کردہ دستاویزات کا ثبوت۔ ۱۱۰۔
STATUTES, : (قوانین موضوعہ)۔
شہادت سے متعلق قوانین موضوعہ کی فہرست اور خلاصہ۔ ۱۰۶ تا ۱۱۰۔

بار ثبوت بعض وقت قانون موضوعہ کی رو سے عاید کیا جاتا ہے۔
۲۵۴۔
STATUTORY DECELARATIONS, : (اعلانات قوانین موضوعہ
۴۴۔
STOLEN PROPERTY, : (مال مسروقہ): مال مسروقہ کے جدید قبضے سے
قیاس سرقہ پیدا ہوتا ہے۔ ۱۹۴ تا ۱۹۵۔
جانکر داشتن مال مسروقہ کا ثبوت۔ ۱۹۵۔
SUBPOENA, : (حکمنامہ)۔
شہادت دینے کے حکمنامے کی تعمیل۔ اور اس کو بجالانے کا فرض۔
۱۱۳۔
قبل از وقت تعمیل بے اثر متصور ہوگی۔ ۱۱۳۔
بادشاہ کے خلاف یہ جاری نہیں ہوسکتا۔ ۱۱۳۔ ۱۷۰ تا ۱۷۳۔
نپولین اول پر اس کی تعمیل کی کوشش۔ ۱۱۳۔ (نوٹ ۱۷)۔
"تم لاؤ" کیا ہے۔ اور کس طرح یہ حکمنامہ دیا جاتا ہے۔ ۲۰۰۔
عذر عدم تعمیل۔ ۱۱۳۔
کب اس کا بیجا استعمال ہوتا ہے۔ ۱۱۳۔
SUBSTANCE OF ISSUE, : (امر تنقیح طلب کا جزو اہم)۔
صرف یہی ثابت کرنا ہوتا ہے۔ ۲۵۶۔
SUICIDE, : (خودکشی۔ خودکشی کنندہ)۔
معصومی پر ترجیح دیتے ہوئے اس کی سیانگی کا قیاس کیا جاتا ہے۔
۳۶۵۔
SUPPLETORY OATH, : (اتمامی حلف)۔
اس کی ماہیت واثر۔ رومی قانون میں۔ ۵۴۔
SUPPRESSING INSTRUMENTS OF EVIDENCE, (آلات
شہادت کو دبا دینا)۔

صہ ۲۶

ایسا کرنے والے کے خلاف قیاس۔ ۲۵۵۔

SURRENDER, : (سپردگی)۔

سپردگی اجارۂ منقضی المیعاد کا کب قیاس کیا جاتا ہے۔ ۳۴۰۔
دیکھیے Satisfied Term

SURVIVOR-SHIP. : (پسماندگی) دیکھیے (Commorientes.)

جب متعدد اشخاص ایک ہی حادثے سے فوت ہوں تو قیاس پسماندگی۔ ۳۵۱ تا ۳۵۴۔
پسماندگی کے متعلق انگریزی قانون میں کوئی قیاس نہیں ہوتا ہے۔ ۳۵۲ تا ۳۵۴۔ دیکھیے Common Calamity

SUSPICION, (شبہہ)

زبانی شہادت پر شبہے کے وجوہات۔ ۱۸۱ تا ۱۸۳۔
مالی غرض۔ ۱۸۲۔
قرابت۔ ۱۸۲۔
نیک نامی کو بچانے کی خواہش۔ ۱۸۳۔
دوسروں میں دلچسپی یا ان سے ہمدردی۔ ۱۸۳۔
زندگی وغیرہ میں ہم موقف ہونے سے۔ ۱۸۳۔
شریک جرم کی شہادت مشتبہ ہوتی ہے۔ ۱۹۱ تا ۱۹۳۔

SWEARING. : (قسمیں کھانا)۔ دیکھیے Oaths

حلف کے اقسام جو گواہ کے ضمیر پر قابل پابندی ہوتے ہیں۔ ۱۵۰ تا ۱۵۴۔
مذہب کے انچالیسویں دفعہ کا متن۔ ۱۵۴۔ (نوٹ ٹی)۔
دروغ حلفی کی سزائیں۔ ۲۱۰۔

TABLE. : (فہرست۔ تختہ)

شہادت سے متعلق قوانین موضوعہ کی فہرست۔ [illegible]۔

TALKATIVE WITNESSES. : (باتونی گواہ)۔

ان کے ساتھ برتاؤ کیسا ہونا چاہیے۔ ۵۷۹۔
(TALLIES, (EXCHEQUER, خزانے کی دندانہ دار تختیاں)۔
یہ دستاویزات سمجھی جاتی تھیں۔ ۱۹۹ تا ۲۰۱۔
تاج کے قرضوں کی شہادت ان کے ذریعے سے ۔۔ ۲۰۰ (نوٹ بی)۔
ان کی موقوفی۔ اوران کے بجائے رسیدات کا اجرا۔ ۲۰۰ (نوٹ بی)
ان کا آگ کی وجہ سے تباہ ہوجانا۔ ۲۰۰ (نوٹ ۲)۔
اسی آگ سے ایوانات پارلیمنٹ کا تباہ ہوجانا۔ ۲۰۰ (نوٹ بی)
TECNICALITY: (فنی یا اصطلاحی امر)۔
قواعد شہادت کا محض فنی ہونا۔ بہت ہی عظیم خطرہ ہوتا ہے۔ ۹۲۔
TENANCY. : (حقیت کاشتکاری)۔ دیکھیے Land Lord.
کسی حقیت کاشتکاری کے شرائط کو دوسری حقیتوں کے شرائط سے
ثابت نہیں کیا جا سکتا۔ ۲۳۵۔
TESTIMONY, : (گواہی)۔
گواہوں کی گواہی کے سچ ہونے کا عام طور پر قیاس کیا جاتا ہے۔
۱۱۳۔
قانون استمرار شہادت ۱۸۴۲ء۔ ۱۰۷۔
TESTIS DE VISU PRAEPONDERAT ALIIS گواہ رویت
تمام گواہوں سے بڑھ کر ہوتا ہے۔"
THERMOMETER OF PERSUASION (حرارت نمائے یقین)۔
بنتھم کا اس کو ایجاد کرنا۔ اس کا مغالطہ۔ ۶۲۔
THUMB MARKS : (نشانات ابہام)۔
نقوش ابہامات کی شہادت۔ ۲۴۴۔
TICHBORNE CASE, : (مقدمۂ ٹچبورن)۔
اس کے مختصر حالات۔ ۲۴۴ تا ۲۴۷۔
گواہ کی تحقیر کرنے والے سوال کا اس مقدمے میں منظور کیا جانا۔ ۱۲۲۔

اس میں دعویدار کو دروغ حلفی میں سزا دیا جانا۔ ۴۱ تا ۴۲۔
یعنی چودہ سال کی قید بامشقت ۴۱ تا ۴۲۔
دعویدار کے اقبال جرم سے خلاصے۔ ۴۴٦ تا ۴۴۷۔

TIME, : (وقت)۔
اس کے متعلق مفروضہ۔
قوانین موضوعہ اور دستاویزات میں مراد گرینوچ وقت سے ہوتی ہے۔ ۲۲۴۔

TITLE DEEDS : (اسناد حقیت)۔
ان کو پیش نہ کرسکنے کا استحقاق ہوتا ہے۔ دیکھیے **Privilege.**

TOMB STONE. : (کتبۂ قبر)۔
اس پر منقوش تحریر کی شہادت۔ ۴۲۱۔
یہ شجرۂ نسب کے مقدمات میں قابل ادخال ہوتی ہے۔ ۴۲۱۔

TORTURE. : (اذیت دہی)۔
سابق میں شہادت جو اذیت دے کر حاصل کی جاتی قابل ادخال ہوتی تھی۔ اب نہیں ہوتی۔ ۴۷٦ تا ۴۷۸۔
اذیت دہی تحت مبینہ امتیاز شاہی کے تحت۔ ۴۷٦۔
"قانون کی رو سے اذیت مذموم ٹھہرائی گئی ہے"۔ ۴۷۵۔
جادوگری کے اقبال جرم جو اذیت دہی سے حاصل کیے جاتے تھے ۴۸۸۔ ۴۸۹۔

TRADE, USAGES OF, : (رواجات تجارت)۔
طریق رواجات تجارت سے قیاسات۔ ۴۴۳۔
(کتب تاجران) دیکھیے **Shop Books.** :
ان کے ذریعے سے شہادت۔ ۴۲۵۔

TREASON, TRIALS FOR, : (بغاوت کی سماعت)۔
یہ امر مشکوک ہے کہ کیا مقدمات بغاوت میں شوہر و زوجہ ایک دوسرے کے

کے خلاف گواہی دینے کے قابل ہیں۔ ۱۶۶ تا ۱۶۷۔
ان مقدمات میں دو گواہ ضروری ہوتے ہیں۔ ۵۲۷ تا ۵۳۱۔
اس پر تفہیم کی تنقید۔ ۵۳۰

TRIAL, : (سماعت مقدمہ)۔
ترمیم یا تبدیل بروقت سماعت۔ ۲۹۵۔
سماعت پر گواہ کی شخصی حاضری کی تعمیل قانوناً کرائی جاتی ہے
۱۱۱۳۔ نیز مقابلہ کیجیے ۴۸ تا ۵۹۔
اس اصول کے مستثنیات۔ ۴۷ تا ۵۹۔
سماعت سے پہلے دستاویزات و جائداد کا معاینہ و انکشاف۔
۵۴۶ تا ۵۵۰۔
اس کے اہم مراتب۔ ۵۵۱۔ ۵۵۷۔

TRUSTEES. (امنا)۔
قیاس انتقالات امنا۔ ۳۴۰۔
امنا کا اجارہ جات کا سپرد کرنا۔ ۳۴۰ تا ۳۴۱۔
قانون اجارہ جات منقضی المیعاد ۱۸۴۳ء۔ ۳۴۰ تا ۳۴۱۔

TRUTH, : (سچ۔ صداقت)۔
صداقت کی قدرتی تہدیدیں۔ ۹۔
اخلاقی تہدیدیں۔ ۱۰۰۔
مذہبی تہدیدیں۔ ۱۰۰۔
گواہ کو قسم کھانا چاہیے کہ وہ سچ۔ پورا سچ۔ اور سوائے سچ کے
کچھ اور نہیں کہے گا"۔ ۱۵۰ تا ۱۵۱۔

UNSWORN STATEMENT: (غیر حلفی بیان)۔
طفل کا غیر حلفی بیان قانون ترمیم قانونِ تعزیرات کے تحت۔
۱۴۵۔
قانون اطفال۔ ۱۴۵۔

صن ۹۷

قانون ترمیم مزید قانون شہادت ۱۸۸۷ء۔ ۱۴۴۔
رائے مسٹر جسٹس اسٹیفن۔ ۱۴۴۔
نظما کے سامنے ملزم کا غیر حلفی بیان۔ ۴۵۔
یا سماعت مقدمہ کے وقت۔ ۵۸۸۔

UNUS NULLUS RULE (قاعدۂ گواہ منفرد)۔
رومی قانون میں تعدد گواہان کا قاعدہ۔ ۵۱۴ (نوٹ g)۔
اس قاعدے کے مالہ وماعلیہ دلائل ۵۱۵ تا ۵۱۹ دیکھیے

UPLIFTED HAND. (اوپر اٹھا ہوا ہاتھ)۔
اسکاٹ لینڈ میں ہاتھ اوپر اٹھا کر حلف لینا۔ ۱۵۲۔
ونیز انگلستان وایرستان میں۔ ۱۵۲۔

USER AND POSSESSION (قبضہ واستعمال)۔
ان کی شہادت سے قیاس ملکیت پیدا ہوتا ہے۔ ۲۱۰ تا ۲۱۴
دیکھیے Possession.

VALIDITY OF ACTS: (جواز وصحت قوانین)۔
اس کی موافقت میں قیاسات۔ ۳۱۲ تا ۳۱۰۔

VANITY. (خودپسندی۔ عجب)۔
یہ جھوٹے اقبالات جرم کی ایک وجہ ہوتی ہے۔ ۴۸۶۔

VARIANCE BETWEEN PLEADING AND PROOF
(پلیڈنگ وثبوت میں اختلاف)۔
اس کا اثر قانون عمومی میں۔ ۲۵۹۔
قوانین موضوعہ جو ترمیم پلیڈنگ کی اجازت دیتے ہیں۔
دیوانی مقدمات میں۔ ۲۵۹۔
فوجداری مقدمات میں۔ ۲۵۹۔

VEXATIOUS QUESTIONS. (دق کرنے والے سوالات)۔
جرح میں ایسے سوالات کی جج کہاں تک اجازت نہیں دیگا۔ ۱۲۲ تا ۱۲۴۔

VICE, (گناہ)۔

اس کے خلاف قیاس - ۳۰۹۔

VICTORIA, (ملکۂ وکٹوریہ)۔

شخص ملزم کی شہادت ملکۂ وکٹوریہ کے قانون کی رو سے قابل ادخال ٹھیرائی گئی - ۳۸۵ (نوٹ e)۔

VIEW, (معاینہ موقع)۔ دیکھیے INSPECTION- اور REAL EVIDENCE.

اس سے جو مادی شہادت حاصل ہوتی ہے - ۱۸۶۔

فوجداری مقدمات میں - ۱۸۶۔

VILLENAGE, PROOF OF, (ثبوت حقیت اسامی زرعی)۔

کہا جاتا ہے کہ اس میں عورتوں کی گواہی ناقابل ادخال ہوتی تھی - ۵۶۔

یہ امر مشکوک ہے کہ کیا یہ ثبوت ایک گواہ کے ذریعے سے ہو سکتا تھا - ۵۲۷۔

VIVA VOCE EXAMINATION: (زبانی اظہار)۔

قانون محکمہ جات عدالتی کی رو سے اس کے شرائط - ۵۰۱۔

اس کی اہمیت - ۵۰ تا ۵۶۔

VOIR DIRE: (ابتدائی اظہار قابلیت)۔

حکمنامۂ "ابتدائی اظہار قابلیت" پر گواہ کا ابتدائی اظہار یعنی "سچ کہنے کے لیے" ۱۲۶ تا ۱۲۷۔

ایسے اظہار کے ذریعے سے گواہی دینے کی قابلیت کا ثبوت ۱۲۶ تا ۱۲۷۔

VOTERS (PARLIAMENTARY): (پارلیمانی رائے دہندگان)۔

یہ اگر رجسٹر پر ہوں تو گواہی دے سکتے ہیں - ۲۰۔

وگرنہ نہیں - ۲۰۔

عورتیں سابق میں اس کے نا اہل تھیں۔ ۲۱۔
لیکن اب رائے دینے کے اہل ہیں۔ ۲۱۔
WARRANT OF ATTORNEY : (وکالت نامہ)۔
اس پر سالیسیٹر کی گواہی ضروری ہوتی ہے۔ ۱۰۵۔
WASTE WITHIN MANOR : (فوجی جاگیر کے حدود میں افتادہ اراضی)
بادی النظر میں جاگیرداران سب کا مستحق ہوتا ہے۔ ۳۶۳۔
WATER, : (پانی)۔
جزر و مد کے درمیانی ساحل سمندر تاج کی ملک ہوتا ہے۔ ۳۶۲۔
اور ایسے ساحل سمندر کے متعلق قیاس ہوتا ہے کہ وہ دیہی علاقہ نہیں ہوتا ہے۔ ۳۶۲۔
WATER-MARK, (واٹر مارک۔ کاغذ کے نشانات ساخت)۔
دریافت جرم اس کے ذریعے سے۔ ۱۸۹۔
WAY, : (راستہ)۔
اس کی اراضی کی ملکیت کے متعلق قیاس۔ ۳۶۳۔
عوام کے حق میں اس کے وقف کا قیاس۔ ۳۳۴ تا ۳۳۵۔ ۳۶۳۔
WED-LOCK, : (عقد نکاح۔ دوران نکاح)۔
بچہ جو دوران نکاح میں پیدا ہو وہ صحیح النسب ہوتا ہے۔ ۳۰۹۔
دیکھیے LEGITIMACY۔ اور Presumption
WHITE CHAPEL MURDERS : (مقام وائٹ چاپل کے قتل)۔
ان کے متعلق غلط الزامات۔ ۷۸۴۔
ان کی دریافت کے لیے حکومت کی جانب سے کوئی انعام مقرر نہیں کئے گئے۔ ۳۹۴۔
WIFE, : (زوجہ) دیکھیے HUSBAND
زوجہ کی شہادت کا قابل ادخال ہونا۔ ۱۶۵۔
فوجداری مقدمات میں شوہر کی درخواست پر۔ ۵۳۹۔

متن قانون شہادت فوجداری۔ ۶۰۷ تا ۶۰۹۔
فوجداری مقدمات میں شوہر کے خلاف بغیر اس کی رضامندی کے۔ ۵۳۹ (نوٹ ے)۔
جرم سنگین میں زوجہ پر شوہر کے داب ہونے کا قیاس۔ ۳۶۵۔
اس قاعدے کی ترمیمات۔ ۳۶۵۔
نیوزی لانڈ میں ایسا کوئی قاعدہ نہیں ہے۔ ۳۶۵۔
WILLS: (وصیت نامہ جات)۔
ان کی تکمیل کس طرح کی جانی چاہیے۔ ۲۰۵ تا ۲۰۶۔
سپاہیوں کے۔ ۲۰۶۔
گم شدہ وصیت ناموں کا ثبوت (سگڈن بنام لارڈ سینٹ لیونارڈس (Sugden v. Lord St. Leo-nards ۲۰۶ -
مضامین کی منقولی شہادت سے۔ ۲۰۶۔
وصیت نامہ کے گواہ کو وصیت یا ہبہ بالوصیت باطل وکالعدم ہوتے ہیں۔ ۱۳۲۔
خارجی شہادت وصیت ناموں پر موثر ہونے کب قابل ادخال ہوتی ہے۔ ۲۰۸۔ ۲۱۰ تا ۲۱۱۔
WITCH CRAFT: (جادوگری۔ سحر)۔
اس کے اقبال فوجداری اکثر کیے جاتے ہیں اور غیر معمولی ہوتے ہیں۔ ۴۸۸ تا ۴۸۹۔
اسکاٹ لینڈ میں ان کی حد درجہ انسانیت سوزی ۴۸۸ تا ۴۸۹۔
اذیت دہی کے ذریعے سے اس کا اقبال جرم۔ ۴۸۹۔
شیطان کا بپتسمہ کرنے کا اقبال جرم کیا گیا ہے۔ ۴۸۸۔ (نوٹ بیس)۔
اس کے لیے ۱۶۷۰ء میں نو عورتوں کو زندہ جلا دیا گیا۔ ۴۸۸۔ (نوٹ بیس)۔

صـ ۶۷۲

WITH-HOLDING, : (روک رکھنا)۔
شہادت کو روک رکھنا اس کے مرتکب کے خلاف قیاس پیدا کرتا ہے۔
۵۵۴ تا ۵۶۳۔
WITHOUT PREJUDICE: ("ذمہ داری بغیر")۔
"ذمہ داری بغیر" جو اطلاعات دیے جائیں وہ ناقابل ادخال شہادت ہوتے ہیں۔ ۵۹۴ تا ۶۰۴۔
دیکھیے ADMISSIONS.
WITNESSES. : (گواہان)۔ دیکھیے Plurality of Witnesses.
ان کے متعلق ہدایتی مقولات کا مجموعہ۔ ۵۸۵ تا ۵۹۲۔
"ایک گواہ رویت سنی سنائی شہادت دینے والے دس گواہوں کے برابر ہے"۔ ۹۶۔
گواہ ہونے کی قابلیت عام طور پر ہوتی ہے۔ ۵۲۔ ۵۶۔ ۱۲۵ تا ۱۴۵۔ ۱۶۰ تا ۱۷۰۔
ملزم اشخاص کی گواہی دینے کی قابلیت۔ ۵۳۰۔
متن قانون شہادت فوجداری۔ ۷۰۶ تا ۷۰۹۔
کب ایک گواہ کافی ہے۔ ۱۴۵۔
کب تائیدی شہادت ضروری ہے۔ ۵۲۰ تا ۵۳۳۔
حلف اٹھانے کا طریقہ۔ ۱۵۰ تا ۱۵۴۔ دیکھیے Oaths.
"انجیل کو بوسہ دینے سے" ۱۵۱۔
اوپر ہاتھ اٹھا کر۔ ۱۵۲۔
گواہ شہادت دینے سے پہلے زر خوراک پانے کے مستحق ہوتے ہیں ۵۸۵ تا ۵۸۶۔
ان کو احاطۂ عدالت سے باہر جانے کا حکم دینا۔ ۵۵۶۔
جواب نہ دینے پر ان کو دوسری عدالت میں سپرد کرنا۔ ۱۲۱۔
ان کو گواہی دینے سے روکنا ایک جرم خفیف ہے۔ ۱۱۰ (نوٹ یو)

ان پر سوالات کسی جرم کے مجرم قرار دیے جانے کی نسبت ۲۴۲-
کسی شرمناک حرکت کی بابت - ۱۲۲ تا ۱۲۴-
فریق کا خود اپنے گواہوں کو مخالف تصور کرنا - ۵۶۶ تا ۵۶۸-
ان کا سوال بندوں کے ذریعے سے اظہار - ۸۸ تا ۹۰ - ۵۸۴ تا ۵۸۹-
دو گواہوں کی شہادت کب ضروری ہوتی ہے - ۵۲۰ تا ۵۳۴-
ان کا دروغ حلفی - ۴۱ تا ۴۲ - ۵۲۰ تا ۵۲۶-
سزائے دروغ حلفی - ۴۱-
سابق میں پھر گواہی دینے کے ناقابل ہونا - ۴۱-
اس کی منسوخی - ۴۱-
اظہار گواہان کے زرین اصول - ۱۸۵-
'' اکتا دینے والے گواہوں سے کام کی بات کہلوائی جا سکتی ہے''
۵۸۹-
وصیت ناموں کی صورت میں گواہوں کی پہلے سے مقرر کردہ شہادت - ۲۰-
اراضی کے وصیت نامہ کے لیے تین گواہ عرصے سے ضروری تھے
۲۰-
گواہوں پر توہین زبانی کی نالش نہیں کی جا سکتی - ۱۲۶ - ۵۸۶-
WOMEN : (عورتیں)-
ایسے مقدمہ کی سماعت سے جس میں فحش باتیں ہوں عورتوں کو ہٹا دیا جاتا ہے - ۹۲-
WOMEN TESTIMONY OF, : (عورتوں کی گواہی)-
ہندوؤں و مسلمانوں میں اس کی نامنظوری - ۵۴-
سابق میں اسکاٹی قانون کی رو سے بھی بعض صورتوں میں
۵۵-
قانون ۱۵۶۳ء کی رو سے اس کا قابل ادخال ہونا - ۵۵-

باکرہ بیوہ سے زیادہ اعتبار کی مستحق ہوتی ہے۔ ۵۵۔
جوسیفس نے عورتوں کی گواہی کی نامنظوری موسیٰ علیہ السلام سے منسوب کی ہے۔ ۴۵۔

۴۶۲ WOMEN, VOTING OF, AT PARLIMENTARY ELECTIONS, : (پارلیمنٹ کے لیے انتخابات میں عورتوں کی رائے دہی)۔
سابق میں باوجود رجسٹر پر ہونے کے رائے دینے سے ممنوع تھیں۔ ۲۱۔

WORDS, : (الفاظ)۔
عورتوں کی شکایت (زنا بالجبر)۔ کی تفصیلات ثابت کی جا سکتی ہیں۔ ۱۸۴ تا ۱۹۴۔

"WRITING" AND "WRITTEN EVIDENCE" : (تحریر و تحریری شہادت)۔
اس کے ذریعے سے ثبوت کن مقدمات میں ضروری ہوتا ہے۔ ۴۷ تا ۵۰۔
جہاز کی بیع۔ ۴۷۔
بیع حق تصنیف۔ ۴۷۔
بیع اراضی ۴۷۔
بیع اشیا مالیتی دس پونڈ۔ ۴۹۔
دوسرے کے قرض کی ضمانت۔ ۴۷۔
اقرار جس کی تعمیل ایک سال کے اندر نہیں ہوگی۔ ۴۷۔
لیکن اقرار نکاح کے لیے تحریر ضروری نہیں۔ ۴۸۔
گو ایک سابقہ فیصلہ اس کے خلاف تھا۔ ۴۸ (نوٹ بن)
وصیت نامہ جات۔ ۲۰۵ تا ۲۰۶۔
ان کی منقولی شہادت۔ (سگڈن بنام لارڈ سینٹ لیونارڈس ۲۰۶۔
مضامین تحریر بذریعۂ اقبال ثابت کئے جا سکتے ہیں۔ (سلاٹری بنام پولی) ۴۵۶ تا ۴۵۹۔

زبانی شہادت کے ذریعے سے تحریر کی تردید یا اس میں تبدیلی نہیں
کی جاسکتی۔ ۲۰۸۔ ۲۱۰ تا ۲۱۱۔
اس کا ثبوت۔ منقولی شہادت کے ذریعے سے ۳۹۹ تا ۴۱۴۔
نقول مصدقہ وغیرہ کے ذریعے سے۔ ۴۰۹ تا ۴۱۳۔
WRONGFUL CONDUCT, : (حرکت ناجائز)۔
اس کے خلاف قیاس۔ ۳۰۸ تا ۳۱۱۔
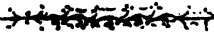
صحت نامہ

اصول قانون شہادت

(جلد دوم)

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴
۷۷۷	۹	محاتے	مچاتے
۷۸۵	۱۳	جالنے	جانے
۷۸۶	حاشیہ سطر ۶	کہا سٹرد	کیا سٹرڈ
۷۸۹	۳	ٹج بورنسن	ٹیج بورنس
۸۳۵	۹	کہتے	کہنے
۸۳۸	۲۲	کیا	گیا
۸۵۰	حاشیہ سطر ۳	وھپلنگ	وھیلنگ
۸۵۱	کالم ۲ سطر ۱۰	لے	لیے
۸۶۰	۱۷	شہادت	شہادت

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴
۸۶۲	۲	کردینے ترغیب	کردینے کے لیے ترغیب
۸۶۷	حاشیہ سطر ۴	یہ	یہ
۸۶۸	۸	سے	سے
″	حاشیہ سطر ۳	ببکن	بیکن
″	″	ڈراحسٹ	ڈائجسٹ
۸۸۱	۱۲	بھولا	بھلا
۸۸۵	۱۳	میں تو وہ	تو وہ
۸۹۰	حاشیہ سطر ۴	بیسن وولزلی	میسن وولزلی
۸۹۱	۱۱	بیایا	بتایا
″	حاشیہ سطر ۱	چارٹرٹن	چاٹرٹن

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴
۸۹۲	حاشیہ سطر ۵	میسن وولزلی	میسن وولزلی
״	״	رسل ورہان	رسل وریان
۸۹۶	۱۵	جیسا کہ کہ	جیسا کہ
۸۹۷	۷	اشار	اشارہ
۸۹۹	۱۶	جل	جسل
״	۲۲	کی	کے
۹۰۵	۱۲	شمیسفورڈ	شیمسفورڈ
۹۰۸	پیشانی	اور اس کا اثر ہے	اور اس کا اثر
۹۱۰	۸	شاہستگی	شایستگی
		ایلٹ پیریج	پولٹ پیریج
״	حاشیہ سطر ۹	کیس سنہ ۱۹ء	کیس سنہ ۱۹۰۳ء
۹۱۳	״ ״ ۱	دمہ	دفعہ
״	״ ״ ۴	اذ	از
۹۱۷	״ ״ ۸	تیر	تیز
۹۲۱	״ ״ ۵	شاثر	متاثر
۹۲۴	پیشانی	طریق ثبوت	شہادت کا قابل ادخال ہونا اور اس کا اثر
״	״	حصہ دوم	کتاب سوم
۹۳۱	۳	بے قاعدہ گی	بے قاعدگی
״	״	ظاہرہی	ظاہری

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴
۹۶۱	حاشیہ سطر ۶	Masson	Masson V.
״	۲	Scat-lond	Scotland
۹۶۵	۷	حسنبہ	حسبہ
۹۶۹	حاشیہ سطر ۷	نیوزی لانڈ	نیوزی لینڈ
۹۷۱		تیا	یا
۹۷۴	۱۱	Brauzil	Brazil
۹۷۶	حاشیہ سطر ۳	نیوزی لانڈ	نیوزی لینڈ
۹۷۷	۱۹	قبل ازین	قبل ازیں
۹۹۴	۳	دلواہ ئیں	دلوا دیں
״	۴	ہوجائے ستو	ہوجائے تو
״	۱۵	ہونے	ہوتے
۱۰۰۰	۱	نقدمہ	مقدمہ
״	۱۶	نقدمہ	مقدمہ
۱۰۰۹	۵	چاہئے	چاہیے
״	۱۲	من سے	جن سے
۱۰۱۳	۱	نقض	نقص
״	۲۰	جال چلین	چال چلن
۱۰۱۴	۱۵	کرنے لکس گے	کرنے لگیں گے
۱۰۲۰	۱۶	سابقہ	سابقہ کے
״	۱۷	بڑے	برے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴
۱۰۲۱	۴	سے	کے
۱۰۲۵	کالم ۱ سطر ۱	اتھار	اظہار
″	″ ۲ ″ ۱۱	حھوٹی	چھوٹی
۱۰۳۹	حاشیہ سطر ۵	سے لیے	کے لیے
″	″ ۶	س	اس
″	حاشیہ سطر ۹	تازیاتوں	تازیانوں
۱۰۴۰	۲	تجہت	تحجت
″	۱۸	نقض	نقص
۱۰۴۱	۲	ہا واقعات	یا واقعات
۱۰۴۲	۲	Daviel	David
۱۰۴۴	۱۳	نا میدی	نا امیدی
۱۰۴۶	حاشیہ سطر ۱	ڈیوو دبال برائن	ڈیوڈ ڈیال براؤن
۱۰۵۳	۴	گاڈول	گاڈون
″	۱۸	بنیان Daed Thomos Baynon	Doce 'L Thomas Beynon بائتن
۱۰۵۷	۲۳	دئیے	دیے
۱۰۶۱	۲۰	طوربہ	طور پر
۱۰۶۵	۱۶	ہ	یہ
۱۰۶۸	۱۳	واقعہ موسنوع	واقعہ موضوع
″	۲۰	بتینہ	بینہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴
۱۰۷۰	۵	تبوت	ثبوت
۱۰۷۲	۱	ادی	مادی
″	۲۲	ماڈی	مادی
۱۰۷۳	۵	دونون	دونوں
۱۰۷۷	۲	تطائر	نظائر
۱۰۸۱	۱۴	بادی	مادی
۱۰۸۲	۸	کہتے	کہیے
۱۰۸۹	پیشانی	سنہ ۹۰۰	سنہ ۱۹۰۷ء
″	۱۹	بایت ہے حس	بابت ہے جس
۱۰۹۴	۹	کی	گی
۱۰۹۵	۲	تں	ہیں
۱۰۹۶	۹	لسی	کسی
″	۱۸	با	یا
۱۰۹۷	۱۲	سکرٹری	سکریٹری
۱۱۰۳	۱۴	فوجداء	فوجداری
۱۱۰۵	۵	حفوق	حقوق
″	۹	وکٹوربا	وکٹوریا
۱۱۱۴	۱۲	ادستاویزات)	(دستاویزات)
۱۱۱۵	۸	لقدمات	مقدمات
۱۱۲۰	۲	نمسک	تمسک
۱۱۲۱	۹	ثبوت	ثبوت

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴
۱۱۲۱	۱۰	ثوت	ثبوت
۱۱۲۵	۲۰	۱۵	۳
۱۱۳۳	۱	کانی	کافی
۱۱۵۸	۳	اہ بھرے	اور بھرے
۱۱۶۶	۲۰	نجیل	انجیل
۱۱۶۷	۶	جواس	حواس
۱۱۶۸	۱۹	کسا	کیا
۱۱۷۱	۲۵	تاسیدی	تائیدی
۱۱۷۲	۱۵	تہرانی	ٹھیرائی
۱۱۷۵	۱۶	دیکھیے	دیکھیے
۱۱۷۵	۱۷	تفصبل	تفصیل
۱۱۹۱	۹	طرق	طریق
۱۱۹۱	۲۵	سلی	اصلی
۱۱۹۸	۲۲	شہامت	شہادت
۱۲۰۱	۳	قاعدمے	قاعدے
۱۲۱۷	۲۲	گیے	کئے
۱۲۱۸	۶	نیوزی لانڈ	نیوزی لینڈ
۱۲۲۰	۱۸	عورتین	عورتیں
۱۲۲۱	۲۰	جریہ	تحریر